

بنام حق تعالی که بندگان را از گمراهی و ضلالت
راهد و بندگان را به هدایت و سعادت رساند



مطبع می می منشوری نو کشتی و منقوش آستان
مطبع می می منشوری نو کشتی و منقوش آستان



۴۶ صفحہ

اطلاع

۶۹۱۵۱۳۱۳

Checked 1968

Checked 1969

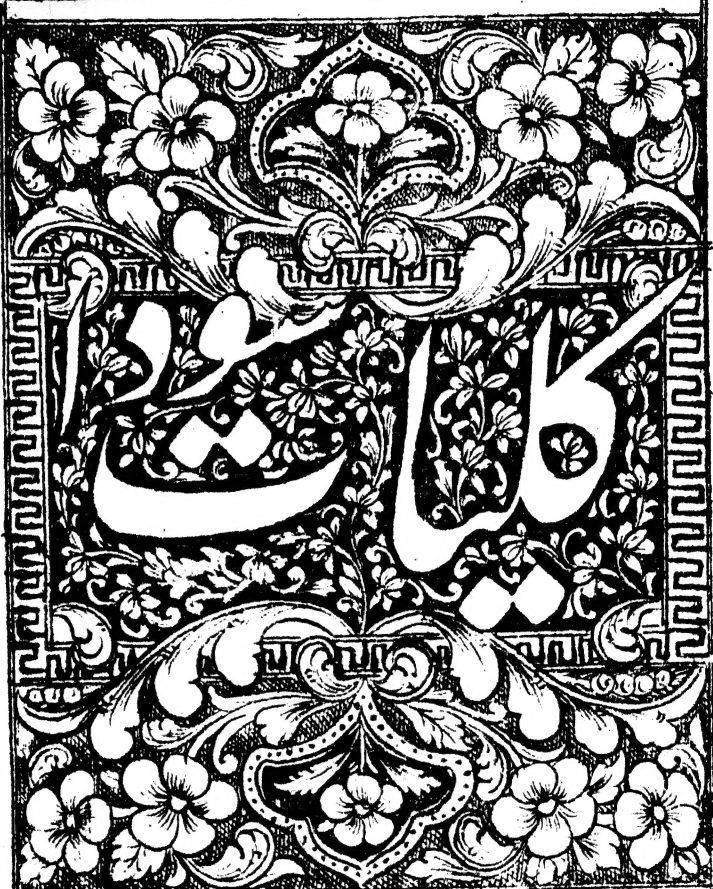
اس طبع میں بر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے اور ہر کتاب کی ایک شاخ کو چھاپے خانے سے لی گئی ہے جس کے معیار و ملاحظہ سے شائقان اہل حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ سادہ میں کتب کلیات و دواوین اور دو کتب کلیات و دواوین قصائد فارسی و چند کتب تذکرہ شعرا و شاعرانہ ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانے سے قدر دانوں کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

کلیات و دواوین اردو

کلیات ظفر - کلام الملوک ملک الکلام از حضرت
سراج الدین غفر بادشاہ -
انتخاب - ہر چار جلد - کلیات ظفر -
کلیات میر تقی - ستاد و سلم الثبوت سنخوری -
کلیات حسن - کامل فن از مومن خان دہلوی -
کلیات ناسخ - کلام استاد زبان آفرین شیخ امام بخش
ناصح لکھنوی -
کلیات آتش - کلام خواجہ حمید علی آتش لکھنوی -
کلیات انشا و اندخان - شاعر نامی -
کلیات نساخ - شامل دس کتاب (۱) شاہد عشرت
(۲) سخن شہر اسرار (۳) اشعار نساخ - (۴) مرغوب دل -
(۵) دفتر جمیال - (۶) گنج تواریخ - (۷) چتر فیض -
(۸) قندبارسی (۹) زبان ریختہ - (۱۰) قطعہ منتخب
اور شاہد عشرت - سخن شہر - مرغوب دل گنج تواریخ - زبان ریختہ
قطعہ منتخب علمکہ بھی ملتے ہیں -
کلیات شاہ تراب - کلام عارف باہر حضرت
شاہ تراب کا گوری -
کلیات نظیر اگر آبادی -
کلیات مہدی - کلام سنخورد کامل منشی شیوہ شاد و شجر
اور دوا اخبار تخلص بوہی -
کلیات دلی - موجود شعرو کی زبان اردو و ہندی و سنخورد

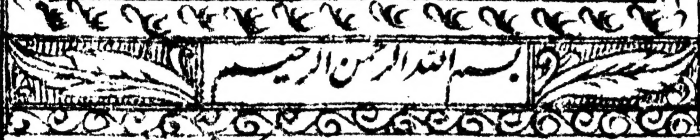
تذکرہ شاہ ولی اللہ -
بہارستان سخن - تین و ستاد کا کلام عزیز
دہم ردیف - ناسخ - آتش - آبادی
مہدی حسین خان آباد -
دیوان فروق - کلام سید البرہہ علی فروق -
دیوان مرآۃ الغیب - کلام میر احمد متخلص بہر -
دیوان فدا جلد اول - کلام مولوی فدا حسین
متخلص بہ فدا -
ایضاً جلد ثانی سنخورد - بیاض گلشن -
مصنفہ ایضاً -
دیوان رند - سید محمد سنخورد عشق - ابواب
سید محمد خان رند -
دیوان گویا - کلام فقیر محمد خان سالوار قانع گویا -
دیوان غافل - شاعر عقل کا خوش فکیر نیا
محمد علی بیگ دہلوی -
دیوان غالب دہلوی - کلام میر اسد اللہ دہلوی
دیوان قلقل سنخورد - کلام آفتاب الدولہ
خواجہ اسد تخلص - قلقل -
دیوان خواجہ میر درد - سنخورد صاحب اہل کلام -
دیوان بہار عرب - کلام مولوی محمد نذیر علی صاحب -
دیوان لطیف - کلام حافظ محمد لطیف علی خان
میلوی -

بن حریق می دانم که با تو کی خوشی آن که دل و بدن



مطیع می گردانی منشی نو کشته از منقبول همان هوا

کران فروزش
 ده سین خرید و فروزش
 کرانی بازدار **ش** کنه فروزش
 کے قماش کنه و مستعمله فروزش
ش متاع بازدار زده جنس
 بکر در بازدار برودہ باشد و چون
 خرید نشدہ باشد **ش** کالا آب
 که وان قیمت زیادہ از ارزش
 گفتن **ش** و کانداری گنبدان
 چوب زبانی و تکلف در فروخت
 کالا سے سہل نہی ہے

[illegible][illegible]

اذ انشأ سواد زلف مشکبارش منقبت آل محب آل رنگی دارو که زبان
 در وصفش لال که محب همیشه مانند لال در جامه آل بر کس را که نجست رنگ بست
 افتاد و دیگر بر فرق فرقان پنداند آنکه هیچ آل فیض مال شتافته اند در درج دین ددان
 را سلک لال یافته محمّد اصحاب نازش بیخ خلفای راشدین اند که رفتی
 چارطاق دین اند منکران را که چار اند چار میگفتند و بخواب چهار پهلوی خفتند
 چار پنج انتقام زدند کان پاک زه را چار خسم کردند چو چنی چار چار گو که لیاقت بر
 سم یکباشستن نادر چسان بر چار بالشت چار یار چار زانو زدند تمسید بر چند سیم
 لیاقتی ندارد که حرف درق گیر کبرگی نشاند اما غود را پروانه نهر همان بشیخه خنوری سخن
 ریخته قلمش دیدنی دارد و گفته زبانش تنیدنی که میرزا رفیع سودا شاعری
 بود از نکات سخن ماهر و دانش آراسته و پیراسته بصفات باطن و ظاهر و دین کا
 و طبع ارجمند داشت و فکر مسا و خیال بلند بپای نام دویده می رفت و آهوی مانده
 نمی گرفت اصنام غیر مکرر آراستن کار دست بسته آن بزرگوار بود و در پی صید
 زخیم خورده شتافتن حوصله بنای روزگار تو پوشتان که ترا زوی نظمی افرا
 از دین غیر شایسته نگاشت از دست انداختند آنکه خود را من ترا زوی سخن میگفتند
 چنان از همیشه رخصت پرورش کردند که سخن ترا زودون و ترا زو شدن از من

به لال گوشتی که آن را بختی تمام
 به لال گوشتی که آن را بختی تمام
 به لال گوشتی که آن را بختی تمام
 به لال گوشتی که آن را بختی تمام

و چار دست و پا بی پارسی کان زوین
 و چار دست و پا بی پارسی کان زوین
 و چار دست و پا بی پارسی کان زوین
 و چار دست و پا بی پارسی کان زوین

دست انداختن سخن ترا زودون و ترا زو شدن از من
 دست انداختن سخن ترا زودون و ترا زو شدن از من
 دست انداختن سخن ترا زودون و ترا زو شدن از من
 دست انداختن سخن ترا زودون و ترا زو شدن از من

فرواموش کردند هر اسب افکنی که همچنان آن فارس مضامینی فرس راند بر نعل و آرد
 بستن خویش نعل و آردن خواند بزرگ زادوهای طبع و الایش از شتم ناسجان کسوت
 تناسخ پوشیدند و چون عمر طینت از نام آرمیدن کرد و با کرده رسیدند محمد حسین خان
 صاحب طبع مصطفای دلی که توانا فرزند است و یگانه زمانه با اتفاق
 عبد الرحیم خان صاحب و دیگر صاحبان که نظم بر طبع او نشان قسم بخور و طبع
 بطبعش نهاد و او دخی پرتوی و او نخل اعلا را که بوجه کنگی تا شاخ کاو زمین ریشه دو آید
 از پانداخت و بکلمه شیرینی از صرف زردیده و زردیده طبع کلیات پر دوخت چون
 قلت شی حریف کثرت مشتریان گردید بانگ بهائی هوی محرومان در مطبع
 او دود اخبار رسید مالک مطبع یعنی نقشی نول کشور که رب النوع
 گریه نیست و اصل فرع اقسام بخشش و انواع احسان گیتی خدیو وجود و انعام است
 جهان سالار نوال و اگر ام صیت نبش اکناف عالم فر گرفته و آوازه همت او
 بالای آسمان رفته گرامی ذاتش بستوده کاری موصوف و صفت یکتایش
 در ربع سکون معروف انطباع این نسخه در مطبع کانیور که آنم شاخ مطبع و اخبار
 است تجویز فرمودند و با تنطاش مولوی محمد اسمعیل را که آن کارخانه
 بسر کردگی او شانست نامور نمودند اگر در نگارش حال این بزرگ قلم رود

اسب افکن بهادری که یک در جویون
 شد نعل و آردن بستن گنبد از
 کردن کار سبب نعل که بیان زند
 تناسخ نعل و آردن نعل
 و در آمدن بقایا و دیگر
 طینت آنکه یک در گ
 باب بیستی شوی و غوغا
 عالم از قلوب با است
 رب النوع فرشته کشف
 برای پرورش و خلقت
 نوع از انواع نباتات و حیوانات
 و جادات متفرقه و در دنیا که برای
 پرورش برین فرشته علیّه است

جواب مصنف

تھانور لٹور اوہ کہ تسلیم سے جسکے
دستور ہے شعر کے کہنے کا جان میں
لیتا ہے معافی کے تین طبع میں ٹھہرا
تیری یہ عجب فکر ہے حسین نہیں کرتا
کیونکر ترسے اشعار میں ہو فور معافی
روشن تر ہے سنی و ضمون کی اک شمع
تیرے سبھی اشعار کے رمزی کہ کیا نہیں
تمہید قہیدہ کے تینیں بس ہو جو تو نے

منہ

دیوان کو میر سے لگا ہاتھ تو نادان
اعجاز خلی کو کوئی چوہے بین وہ لوگ
ہر چند کہ دون کامری تو بہت نیاں
پہچتا ہے کب دیکھتے تیں عطار کا دھوکہ
خوشامش کے دانا کو اگر وہ دھرمین
ہر چند کہ یا قوت کے دھنگ اس میں ہوں سکا

ہر صفحہ کا غدیہ ہے یان شیر کی تصویر
چالاک سے ہاتھ کی بجھاتے ہیں جو زنجیر
پر قیمت کا فور کو کب ہوئے طلبا شیر
دکانوں میں جھکے ہوئے ہاؤن نہ عقا قیر
شیرینی نہ پیدا کرین جو دائہ انجیر
پر ہو دے گیدک کو نہ یا قوت کی تو قیر

مصنف کا بعد از ان کا جو شعر ہے
کہ میں تو چھوڑ دیتی ہوں کی طرف
میں نے چھوڑ دیا ہے کہ جو ہر دو
میں نے چھوڑ دیا ہے کہ جو ہر دو

معنی سے رہا باز تو غصا پہ ہوا شیر
کرتا ہے بقدر اپنی طبیعت کے جو تحریر
کرتا ہے پھر الفاظ میں لا اوسکو گرہ گیر
رکھنے کے معافی کی تو الفاظ میں تیرا
طینت کی تری طبع کی ظلمت سے ہی تیر
از بسکہ چھایا ہے تری طبع نے اٹھیر
ہے بند غرض جو علی سینا کی بھی تقریر
کھینچی ہے ہر اک شعر میں ضمون کی تصویر

دیوان کو میر سے لگا ہاتھ کہ نادان
ہر صفحہ کا غدیہ ہے یان شیر کی تصویر
چالاک سے ہاتھ کی بجھاتے ہیں جو زنجیر
پر قیمت کا فور کو کب ہوئے طلبا شیر
دکانوں میں جھکے ہوئے ہاؤن نہ عقا قیر
شیرینی نہ پیدا کرین جو دائہ انجیر
پر ہو دے گیدک کو نہ یا قوت کی تو قیر

مصنف کا بعد از ان کا جو شعر ہے
کہ میں تو چھوڑ دیتی ہوں کی طرف
میں نے چھوڑ دیا ہے کہ جو ہر دو
میں نے چھوڑ دیا ہے کہ جو ہر دو

ہر شاعر و شاعرین سے اس شعر کا
 ہر شاعر و شاعرین سے اس شعر کا
 ہر شاعر و شاعرین سے اس شعر کا
 ہر شاعر و شاعرین سے اس شعر کا

کہتے ہیں سبھی چہرے کی تصویر کا لکھنا
 اس طرح سنا کہ کہ مصور کے تئیں کو
 اس شعر کو اس رنگ سے اس وقت تو
 ہر چند تصور نے گل و لالہ کا لے رنگ
 پائے کو رہ راست کی تقریر بیان کے
 پر دیکھنے و تباہین تبکو طرف اور سکے
 اس رنگ کی تصویر سے تصویر کا رنگ
 سودا کا قصیدہ وہ کہ جو شعر ہے اس کا
 یہ تیری زبان سے جو ادا ہے نہ ہرگز
 نادریہ مقولہ ہے کہ اس کہنے پر تو نے

ہر شاعر و شاعرین سے اس شعر کا
 ہر شاعر و شاعرین سے اس شعر کا
 ہر شاعر و شاعرین سے اس شعر کا
 ہر شاعر و شاعرین سے اس شعر کا

منہ

سودا سے کہا نضر قصیدہ میں یہی نہ
 مصرع سے بعد خون جگر مصرع کو چپان
 مصرع کا جو مصرع میں تر و لفظ چلے کو
 سوطی کے وہ نظم میں ہر شعر میں تیرے

ہر شاعر و شاعرین سے اس شعر کا
 ہر شاعر و شاعرین سے اس شعر کا
 ہر شاعر و شاعرین سے اس شعر کا
 ہر شاعر و شاعرین سے اس شعر کا

ہر شاعر و شاعرین سے اس شعر کا
 ہر شاعر و شاعرین سے اس شعر کا
 ہر شاعر و شاعرین سے اس شعر کا
 ہر شاعر و شاعرین سے اس شعر کا

یہ کتاب جو کہ درج ذیل ہے اس کی تصنیف و تالیف حضرت مولانا محمد رفیع الدین صاحب دہلوی نے فرمائی ہے۔ اس کتاب میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب سچا و درست ہے۔ اس کی تصدیق و تصدیق فرمائی ہے۔ اس کی تصدیق و تصدیق فرمائی ہے۔

مصنف	
گرمز کے سوار جلاوے تجھے تقدیر	ایسی نہ زمان کی تری زہار ہو تقریر
تقریر وہ یہ معنی کی تصویر ہے جسکے	خامہ کو میرے فخر ہوا کرنے سے تحریر
سودا	
مستغنی ذاتی نہ جنوس کی ہوں تسخیر	
معدن ہر جہاں سونے کا وان خاک ہر اکسیر	
لبریز ہے کیسہ درمکنوں سے جسکا	کشبہ فرشتوں کو حضوروں کے ہر توفیر
ہے لعل سے نسبت نگہ چشم کو جسکے	جاتی ہے دو پلکی پہ نظر ادن کی بختیر
ہے وہ ڈر مکتا بجان جسکی زبان کی	لڑتی ہے سدا بر گہر بار سے تقریر
یوں صفی پہ بولے ہے صریا دیکے قلم کی	تعلیم ہے مثنیٰ فلک کو میرے تحریر
ہوتا جو سخن فہم تو ہزار سمجھتا	پرداز کو معنی کے جو کھینچے ہیں وہ تصویر
تیرا دیکے کرے فکر رسا کا او سوز بال	مضمون چھپے کوہ میں ہو صورت خیر
معنی کی جو ہونا م سے مشہور موکل	اوسکو بھی بچو دین وہ کچھ بن کیے خیر
اوسانہ ہو کوئی کجوا فاق کے اندر	ما فیض سخن اوسکی نہ طینت میں ہو خیر
روکش ہو وہ ایوں کو جنہیں حق فوج	نادانی سے کب اپنے تئیں کرتے تئیں

یہ کتاب جو کہ درج ذیل ہے اس کی تصنیف و تالیف حضرت مولانا محمد رفیع الدین صاحب دہلوی نے فرمائی ہے۔ اس کتاب میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب سچا و درست ہے۔ اس کی تصدیق و تصدیق فرمائی ہے۔ اس کی تصدیق و تصدیق فرمائی ہے۔

یہ کتاب جو کہ درج ذیل ہے اس کی تصنیف و تالیف حضرت مولانا محمد رفیع الدین صاحب دہلوی نے فرمائی ہے۔ اس کتاب میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب سچا و درست ہے۔ اس کی تصدیق و تصدیق فرمائی ہے۔ اس کی تصدیق و تصدیق فرمائی ہے۔

راجہ گاروادی نے کی اہل حقین
 دوزخی اور کفری گمباری
 صافی نمن اور سکی سہا زنی
 دھڑلے اور اسکا ذرا جلوہ
 وقت بکھے اور اسکو جو کو
 اور موزن اپنے کو بھٹا ہے
 معنوں و معانی کی توان سکا
 اعجاز تراوش کسب سے بڑا

اور اونکا کوئی فضل و کمال آن کر دیکھے سر قہ کو نہ سمجھے نہ توار کو گراون سے پھر بعد تال بجوا بل و سکے یہ ذوی پیش محسوس نشا نہ ہے تخیل میں اونھوں کے اتنا نہ سمجھتے نہیں نادان کہ جہان میں سرشتہ ہر عزت کا فقط ماتھ خدا قطرہ وہی پانی کا ہے قسمت کی ہر تفریق انکا ہو اگر بو علی سینا بھی معلم نسبت سے فلات کے مس ہو دہر فنا	بین طرفہ معجون جو ہون خط سے تخمیر پوچھے جو کوئی کیا ہے یہ دونوں مکر و تفریق رو بہ کہین سر قہ کو توار کو کہین شیر ہووے نہ گمان حسد اونکے و جدا حاصل نہیں ہوتی جو کچھ ان باتوں سے تفریق افزائش قدر اپنی میں جلتی نہیں ہو میر ہو ایک نگر ایک گھر ہو کے گرہ گیر تعلیم کرے کس روش او کی انھیں تندر پتھر کی جو ہر جنس وہاں کیا کرے کسیر
--	---

مصنف

استاد کو منظور جو اکسیر پر تھی چٹ دیکھا سکو ہے استادوں کی تقریر کا طبع کیا ربط ہے سودا کے تجھے طرز سخن سے معنوں و معانی سے نہیں بہرہ کچھ او سکھو	ہر چاہے جڈی رنگ سے کیا صرف کی کہیر آزدو کی حفظ صاف زبان او کی ہر تقریر گھسکا یا عجب تونے یہ لے مرکب و تفریق اون کے تین تو یوں کے شکی یہ ہر تقریر
---	---

ہم مصرع و اشعار پر چشم نہ دوں
 سمجھا تو یہ کہ وہ میں سودا سدا
 کسکے لے پیدا کر دے گاوت و دوتم
 تو تم بڑھانے سکیں گی یہ تفریق
 ایک ہر تم کی فن میں نہ فرق اور سکا

جسک او کے تین تھے تفریق
 جان بڑی شب سے رے مہر کی تفریق
 اس میں سودا کے مصلحت کا خیال
 دوزخی جہان او کی ہر تقریر کا طبع
 چھپکا طوف او کے تفریق
 پوچھ کیا اپنی تو اوقات کو مناسبت
 نوا دے

بہشتیہ غزل ہی میں نہیں درج ہوئی
یہ میر کے بھی نام کا اس لئے نہیں کہ میر کی توہید
شعر میں اس نے ذکر اور کیا تو نامی یہ غزل میں
سودا کی غزل گوئی کا اسطرح جو نہ کہ
سنتا ہوں تو جبران ہوں لیکن جہاں میر کے
اس سب میں اور فکر میں شاعر
غزل گو کہ خاطر و شگفتہ و دود
فکری ہو کہ کھتا نہیں شاعر

تو او اسکے عوض دیکھنا اپنے ہی سخن کو
پر حق نے تیرے تھے اس پر متوجہ
تو کیا کرے ہے طور ہی سب حقا کا
جو ہو سخن خوب برا کہتے ہیں او اس کو
بین متفق اللفظ وہ اس بات کے اوپر
کہتے ہیں غزل اور قصیدہ کی زبان کے
ہے طرز غزل اور قصیدہ کی جو طرز اور
مصرف غزل گوئی میں لیکن گہ دنا گاہ
کہتے ہیں قصیدہ بھی غزل ہی کی زبان
طور غزل اپنے کی قصیدہ میں بھی ہرگز
پایانہ قصیدہ میں جو کچھ وزن غزل سے
ثابت یہ ہوا اس سو کہ انہیں نہیں قدرت
ہے طرفہ یہ تقریر کہ اس کہنے پہ اپنے
کہنے کا غزل اور قصیدہ کا جو مذکور
سودا کی غزل کے تئیں رکھا نہیں منظور

کچھ آتی رہے معنی یہ شاید تیری تقریر
ہونے نہ دیا ملک تیری مطلق نہیں تقصیر
طبع انکی زبس ہوتی ہے تمحیق کی جاگیر
اور کرتے ہیں ذکر اوسکے مصنف کا تحقیر
ان داہیوں کی بس کہ جو صاحب بنعین ہیں
تقریر جو بیان کرنے میں ہے فاصلہ سیر
آپس میں یہ ان دونوں کے فرق زبرد
کرتے ہیں قصیدہ جو بصد فکر بہ تحریر
مطلق انھوں کی کرتی تفاوت نہیں تقریر
کرنے میں رعایت کی نہیں کہ تو میں تقصیر
اور دیکھے کلام اوسکے کی یکساں ہے جو تقریر
تقریر قصیدہ کو غزل سے کہیں قصیر
ما وصف کہ اک حرف میں انکو نہیں تاثیر
آتا ہے تولا تے ہیں یہ اسطرح پتہ تکمیر
جو طو غزل کا ہے سو کہتے ہیں اوسے سیر

جون پور اودھ
 منظور علی اودھ
 اوس سے جی بڑا ہو گا وہ پیر
 سودا سے بڑا شاعری میں تاقیاست
 ممکن ہی نہیں اوس سے بڑا نامور
 اوس کے سخن دشمن کو دی حق نے پیغمبر
 ۱۹
 شاعر جو یہ مودہ میں ایمن سے تقریر
 سودا کی ہی ہرگز بہت نہ تقریر
 اس فکر میں تھا کہ کیا ہم
 سودا کی ہی ہرگز بہت نہ تقریر
 اس فکر میں تھا کہ کیا ہم

اور اداریہ رتبہ ہوتا ہے کہ سینئر بہ جوان
اس کے لئے یہ نادان بہ تقاضا سے سنا بہت
لکھا کہ ان سودا کے یہ قدر کم کر لیا
بہرینہ کہ مقتدر نہیں ایک علمی عربی
سوا سے جان ابھی اس میں زور دے کہ
اوس رتبہ تک ان کو نہیں لیگا تو صرف

ایک سہ ماہی کا قصیدہ میں بی بی بونہ
 ایک سہ ماہی کا قصیدہ میں بی بی بونہ
 ایک سہ ماہی کا قصیدہ میں بی بی بونہ
 ایک سہ ماہی کا قصیدہ میں بی بی بونہ

ہر ایک کو وہ سیر بھر اور اپنی سو اسیر
 یہ ضبط نہ ہو دے کسی خاطر میں گرہ گیر
 دانائی کی گواہی کے مقرر ہوں جاہیر
 واناؤں میں ہوگی نہ سخن اس کے کو تو قیر
 کرتا ہوں اونھوں کی تہنشی کو میں تحریر
 ہر ایک ہوگا کہ کہ فن لپٹے میں تحریر
 اللہ نے اس وقت کو بخشی تھی بیتا شیر
 حاجت نہیں اظہار کی سب میں وہ شاکر
 اس عصر کے کرنے میں زبان کر لی ہر قصیر
 گلشن میں سخن کے تھار کہ چھہ تقریر
 گر گوش سپہر برین پر گوش جاہیر
 وہ بلبلوں کا زمرہ و نغمہ جاہگیر
 بلبل نکیا زمرہ اوں کا سا بہ تحریر
 بجتی رہے گی ادنیٰ ہی و شاکلی ہم دریر
 اگر فہم سے کچھ بہرہ تو رکھتا ہے بہ تقدیر

ہر سچ پیش عقل کو جاتے ہی ہر شخص
 لیکن سمجھتا ہے حماقت یہ دلالت
 وانا جو میں کرتے نہیں دانائی کا اقرار
 کیسی ہی بنایا کرے باتیں کوئی نادان
 منظور جو رکھتے نہیں سودا کی غزل کو
 لے رو کی سے تابہ خیزتے تھے شاعر
 گذرے پر آفاق میں جو اکبر می در
 اوس عہد میں کامل ہوئی ہر فن میں ہزاروں
 تعریف خصوصاً طبقی کی شعرا کے
 وہ بلبلین تھیں گرچہ ہزاروں کو زیادہ
 ایک لیک کی ہے چھہ و شور و آتک
 اوس دور کے اوں بلبلوں سے ہر زیادہ
 نام و نگاظوری و نظیری ہو کہ کوئی
 گلزار فن شاعری میں تابقیامت
 اگر سیر میں گلشن دیوانوں کی اوں کے

ایک سہ ماہی کا قصیدہ میں بی بی بونہ
 ایک سہ ماہی کا قصیدہ میں بی بی بونہ
 ایک سہ ماہی کا قصیدہ میں بی بی بونہ
 ایک سہ ماہی کا قصیدہ میں بی بی بونہ

ایک سہ ماہی کا قصیدہ میں بی بی بونہ
 ایک سہ ماہی کا قصیدہ میں بی بی بونہ
 ایک سہ ماہی کا قصیدہ میں بی بی بونہ
 ایک سہ ماہی کا قصیدہ میں بی بی بونہ

سودا کی ہر ایک شے سے باریک بینی سے دیکھا جائے تو اس کی ہر ایک شے میں
 کتنا بڑا کمال ہے جو اس نے خدا سے سب سے پہلے پیدا کیا اور اس کے
 کمال کو دیکھ کر انسان کو خود کو بے شمار اور بے قدر قرار دینا چاہیے
 اور اس کے مقابلے میں اپنے آپ کو بے شمار اور بے قدر قرار دینا چاہیے
 اور اس کے مقابلے میں اپنے آپ کو بے شمار اور بے قدر قرار دینا چاہیے

<p>ہرگز نہیں رکھتا کہ دلیل کا رتبہ جب تک کہ نہ نوں گ نہ نوں گ نہ نوں گ سو انہیں ہر ایک بات پر اس کا سخن و شعر کہیں باتیں خدا نے یہ تمام ادنیٰ سخن پر ہیں وہ دیکھتا جہاں جنکے زبان کے یہ کیا غضب فہام جہاں پر ہے خدایا جو ایسی زبان میں ہو غزل او سکھ میں آیا ہے عجب دور یہ تاجہند کرے گا نادان و سفینہ اپنے تئیں سمجھیں گودانہ اچھوں کو برا جو کہے شکہ ہر ہر تبھسا نہ برا ہو دیکھا اتفاق میں کوئی مانند تیرے اور بھی بے معنی کجی میں کہ کہ نہ پریشان میں کچھ اس کے سخن کی جو خاک کوئی پھینکے ہے خورشید کو اپنے نازان ہے عجب تو سخن پرچ پر اپنے</p>	<p>دیکھا سخن اہل جہاں تا سخن میر اتا ہے سخن کب گھر دلیل کی توقیر رکھتا نہیں جتنے میں گناہ و مشاہیر وصف اپنے میں یہ شعر جنھوں نے کیا خوب لڑتی ہے سدا اگر گھر بار سے تقریر انکو دنیا تو نے مگر قسم بہ تقدیر اور لہجہ میں ہو عام کے سو پاوے وہ تو اسطور سے اور وضع سے گردش فلک اور لائیں گے داناؤں کی کہ جو بہ تجر ہو دی گی بردن کی نہ کجوا چھوں میں اچھوں سے جو اچھے ہیں تو ان کی کجی زندان حماقت میں ہے جو جو کوئی نہ بھیج رکھتی ہے زیادہ یہ مثل مہر سے شیر سو ڈالے ہر خاک اپنی ہی انھوں میں جو معنی سے تیرے طبع کا ہرگز نہیں سمجھ</p>
--	---

سودا کی ہر ایک شے سے باریک بینی سے دیکھا جائے تو اس کی ہر ایک شے میں
 کتنا بڑا کمال ہے جو اس نے خدا سے سب سے پہلے پیدا کیا اور اس کے
 کمال کو دیکھ کر انسان کو خود کو بے شمار اور بے قدر قرار دینا چاہیے
 اور اس کے مقابلے میں اپنے آپ کو بے شمار اور بے قدر قرار دینا چاہیے
 اور اس کے مقابلے میں اپنے آپ کو بے شمار اور بے قدر قرار دینا چاہیے

۲۱
 ہر ایک شے سے باریک بینی سے دیکھا جائے تو اس کی ہر ایک شے میں
 کتنا بڑا کمال ہے جو اس نے خدا سے سب سے پہلے پیدا کیا اور اس کے
 کمال کو دیکھ کر انسان کو خود کو بے شمار اور بے قدر قرار دینا چاہیے
 اور اس کے مقابلے میں اپنے آپ کو بے شمار اور بے قدر قرار دینا چاہیے
 اور اس کے مقابلے میں اپنے آپ کو بے شمار اور بے قدر قرار دینا چاہیے

مشرب عنایہ میرزا رفیع المودا
 بافاخر لکین و احوال بقا
 اشرف علی خان نامی باخلاق و مندوب
 سلطان محمد اسلم سے دہلی ۱۲۰۴

احوال کو جان سب کو جو وہ دیکھا متعجب
 اوس حال سے کہ وہ فاقہ فتن میں
 سن اوسے اس احوال کو حالت ہونے
 جو فتنہ کھلا دن کی کئی کئی
 کئی ہفتہ جو عالم سب کو
 تین روز کا ایک کے سر اودین سے اوسنے

اوس نے کہ کلاس آدھیا سہنٹ آدھیا سہنٹ
 لاہور میں ہوا اوس نے کہ کلاس آدھیا سہنٹ
 سودا کے لئے لاہور میں ہوا اوس نے کہ کلاس
 اس غلام کا انصاف کرو دو غلام کا انصاف
 میں درنگریبان کو ڈالوں گا انصاف کرو
 سودا کے لئے لاہور میں ہوا اوس نے کہ کلاس
 اوس نے کہ کلاس آدھیا سہنٹ آدھیا سہنٹ
 لاہور میں ہوا اوس نے کہ کلاس آدھیا سہنٹ
 سودا کے لئے لاہور میں ہوا اوس نے کہ کلاس
 اس غلام کا انصاف کرو دو غلام کا انصاف
 میں درنگریبان کو ڈالوں گا انصاف کرو
 سودا کے لئے لاہور میں ہوا اوس نے کہ کلاس

ایسی بہت اگر آپ کو کہیں ہے
افضان طلب چچران شاخص رجا
جو فاری کوئی بین بین بقول شاہ
میں ریمت کو ہوں مجھے اب کیے معاف
و کھلاتے اس کو اذیتیں اچھی کرتے ہیں
رہنمائی ہو آرزو ہو سودا سے پسند
رہے کہ گئے لئے ہا جالت غیب
میں کہ کوئی کڑواں کئے لئے وہ خا
اوس نگر کے کوڑاں کے رہا پس وہ تار
اسو اسے سودا کے پودہ ہوا
ناچار ہوا اس پودہ ہوا
میں جاکر اودن

مصرف اویسین ہے جب تک کہ ہوا زیر
اون خان نے کیا تماغ سے ایک تذکرہ
جہیں کسی لکھ کے دیکھانے کی تھی تدبیر
اشرف علیخان نے جو باواہ مجاہد
رکھے ہے وہ اس شہر میں اسناد کی تھی
تادیکہ دہ اس تذکرہ کے شعر تباخیر
اور سست کے احوال کو دیوسندہ تغیر
تب عذر دماغ اپنا بیان کر وہ بتکریر
جو جو اسے منظور تھا لا اوس کو بقریر
لایا جو بتکرار وہ اقبال میں تاجیر
جو باتیں کہ پائیں تھیں قرار اسکی تدبیر
تاہو دے باسناد مغزین بہ تحریر
وہ مشکبے مسند تعلیم مجاہد
کرتی زبان جسکے بیان کرنے میں تاخیر
تمی زادہ طبع ادنیٰ جو گذرے میں نشان

تھا شعر کا شوق اور لکھنے کی سہولیت
ایک ترکہ عربی میں بہت شوق و شغف
ان جمعی تھی منتخب اپنی سے سواد کے
مذکورہ سند فارسی گوئی کا مکین کے
نہل اور کے میں کیا اسے یجایے اس یا
اس تذکرہ کو لے گئے القصبہ ۱۵۱۵ اس
جو شعر و چہرہ ادیبین کے سے صادر و
لکھا یا جملہ اس تذکرہ کو خان لکھن
تھیں رعشی اور کی کئی شدہ پہ موقوف
جس میں ان شریف علی خان کی اشرف علی خان
ہاتھ لپٹے سے ایک ہندو لکھ اور سے وہ شریف
پہر ان سے کہا کیسے مہراپی اس
اصلاح کی لکھو اسند اشرف علی خان
اسطرح ہوا تذکرہ اور پر متوجہ
ایک اور مضامین و معانی کے سب اس میں

[illegible]

[illegible]

حاضری و غیبت کا بیان ہے کہ اگر کسی کو حاضری ہو تو اس کا نام لکھا جائے گا ورنہ غیبت ہوگی۔
 حاضری و غیبت کا بیان ہے کہ اگر کسی کو حاضری ہو تو اس کا نام لکھا جائے گا ورنہ غیبت ہوگی۔
 حاضری و غیبت کا بیان ہے کہ اگر کسی کو حاضری ہو تو اس کا نام لکھا جائے گا ورنہ غیبت ہوگی۔

شاگردوں کی اس خدمت سے نوازاں ملے گی تو ہر
ایک حق

اس سو دا کی من سا قاف کی ہوا سے بھرا
 اس سو دا کی من سا قاف کی ہوا سے بھرا
 اس سو دا کی من سا قاف کی ہوا سے بھرا
 اس سو دا کی من سا قاف کی ہوا سے بھرا

احق ہے سجانے سے قہر سے جو کس کی
 سو دا کی من میں پڑی اوس کی پڑی لڑی
 کہنے سے ہو کر کوئی بنی یا دلی کوئی
 ممکن نہیں ہو چکا ہے ہم تیرے معصوم
 سو دا کی خطا ہے بشریت کا لوازم
 پاک اپنے تئیں جانے جو انسان خطا
 عیب دیگر ان کے تئیں ہر ایک نگران ہے
 تیری نظر عقل کو دی حق نے جنوں کے
 آفاق میں جو عقل سے معذور ہیں ان کے
 حق لینے سے اور دن کو نہر کو کھمب
 حال اوس کے سے اک شعور نظیری جو منطق
 ایک عمر کا دوستوں کا عیب جانیں

ان باتوں سے پہلے نہ بڑھنا ہوتا
 کیونکر وہ سو دا کی ہون بھین اچھا کر دینا
 اچھا نہ بن سکے گا کہ ہر گز ہون اچھا
 اسے مصحفی اچھا نہ ہو دے گا کی جان

کلمات سو دا

اکمال سمجھتے ہیں معصوم تیرے جسکو
 کس نقص سے اوس کے تئیں کرتا ہے وہ تھوڑی
 اس قصہ کے لکھنے کا ہوا مصحفی ہٹ
 تھا اور نہ دماغ اس کے کئے کرنے کا تھوڑی

فرست گئے تئیں اچھون میں تو تیرے سے تھوڑی
 جانے گا تیرا کتب اچھون میں تو تیرے سے تھوڑی
 جو دیکھا تو او دیکھا کتب اچھون میں تو تیرے سے تھوڑی
 اس حرف کو تیرا کتب اچھون میں تو تیرے سے تھوڑی

لایا ہے کہ وہ ایک بوی شیر کو فرما دے
 دانی ہے دل اہل جہان کن کار سار
 شیریں ہوا ازین لعل و زری طبع
 جو کہ کی سخن سلسلہ در شیرین

<p> لازم ہے جوین جوہری باز سخن کے اس لطف و صفائے نگر جوہری ہرگز فرمان بلاغت کی ہے پیشانی کا طعنا جو زلف تباں اسکا ہر اک مصرعہ دگر کیا طاقت کیا تاب جواب اسکا معاند دیکھے جو مخالف کوئی اسکو جگر اوس کا لکھوں میں اتنا کہ یہ ہے محل جواہر اقلیم معانی میں ہے راقم ترا ڈنکا شاہنشہ اقلیم سخن ہے تو جہان میں ہے چار قب لفظ و بیان و سخن و حرف لیتا ہے ترا خامہ فکر اود سے سد بلج ہے طبل قذات اور عظم خامہ ہے تیرا شمشیر کی تعریف تری کیا کروں جس سے ہے فارس میدان معانی تو وہ جسکے ہے شاعری کی غر و شرف طبع سے تیری </p>	<p> اب گوہر شہو امین تو لیں تری تقریر جسطح کیے لعل و گہر تو نے گرہ گیر اس نظم کے ہر مصرعہ موزون کی تحریر ہیگا دل عاشق سخن کے پلے و نجیر لاو سے زبان اور کر سے لکھنے کی تزییر دو ڈکڑے ہوٹ کر یہ وہ بزنہ ہر شمشیر سیراد کی ہر اود کی سبب قوت تبصیر عالم میں سخن کی تری بختی ہے ہم وزیر چارون حدین او کی تری روان کی بین قامت پہ زبان کے ترے زیندہ یہ تقریر ہیں تخت نشینان سخن جتنے مشاہیر معنی ہے سیاہ اور زبان ہر تر شمشیر تو نے ہے کیا ملک سخن کے تعین سخنیر خامہ کافرس ران بیان کی ہر سدا زیر برسے کہ معانی کو دیا خلعت تو قیر </p>
---	--

جوین و سوار اسکا ہر اک بوی شیر کو فرما دے
 دانی ہے دل اہل جہان کن کار سار
 شیریں ہوا ازین لعل و زری طبع
 جو کہ کی سخن سلسلہ در شیرین
 لایا ہے کہ وہ ایک بوی شیر کو فرما دے
 دانی ہے دل اہل جہان کن کار سار
 شیریں ہوا ازین لعل و زری طبع
 جو کہ کی سخن سلسلہ در شیرین

۳۲
 مکتبہ

اس قدر کہ اس کا نہ تویر سے فلک سے
 اس کو سوار میں لکھا کہ نہ تویر سے فلک سے
 اس کو سوار میں لکھا کہ نہ تویر سے فلک سے
 اس کو سوار میں لکھا کہ نہ تویر سے فلک سے

اس فن کے کوہین قافیہ سوائے میں نہیں
سب فارسی و ہندی ملا قافیہ او سکے
ان قافیوں میں آٹھ سوا درکتے ہیں شعرا
تکرار قوافی کے ہیں اسناد کے خاطر
صائب سا ہو کوئی کلمہ فاق میں استاد
اوس شاعر ساحر کے قصیدہ کو جو دیکھا
پہونچے نہ جسے وہم فرشتہ کا بھی نہ ہا
تکرار کو پرفایہ کے حسن سمجھ کر
مصنوع معانی کو بدل اوسے کیا جو
ادستوں کے نزدیک نہیں عیب کچھ نہیں
الفصہ کہ جہدم میں فقط میں میرے
گلہ دستہ بنایا اپنے طبع عقلا میں
تا اسکے تفرج سے تفرج کریں حاصل
بہر حقا دستہ ہے تیرون کا یہ گویا
اور مرتے ہیں سن او سکے تین دہ لکے
تیزی و صفائی کو قصیدہ کی مری دیکھ
بہتر ہے کروں خاتمہ اسکا بدعائیں
تا جمل کو نسبت کریں غلام سے جہان میں

فصل فی بیان احوال و معاشی
و تجارتی و صنایع و حرفه

مضامین
بنا بر شعر عالی و ہلالی
در عجب و لطافت کلیات طرح باطن
و مضامین پر شفا و در صفائی الفاظ
کلام فردی و رایج تصنیف شہر
بے بدل و دریاب بے مثل شگدو
ارشدیادگار شعر اسے متقدّمین
بنا بر استادان تاخیرین کمال

[illegible]

اسمہ الرحمن الرحیم
مکتوبہ لا یتخلف

بر ارباب فخر و ذکا حقیقی مانند هر دور
که بخود و بسید پیر و دلدار سید و زبان
دلدار سید بخندار سید پیر و زبان
راستی بیان خدار سید جان در کلام
استانده علم اثبوت حرف جادو سید
جنتاقلین گندار و دوست و من
بیت

دین محمد مصطفیٰ صلی الله علیه و آله و سلم
من در خدمت شما ایامی که در خدمت شما بودم
از شما یاد می دارم و شما را دوست دارم

پیت

[illegible][illegible]

[illegible]

فقرت نقص و در این ابیات مطلقاً هیچ
 سبب و دلالت ندارد و نیست البته
 از چنین صاحب کیل که کیل خود را بدین
 سبب و دلالت از این سبب و دلالت
 و در این سبب و دلالت از این سبب و دلالت
 و در این سبب و دلالت از این سبب و دلالت

یکپای مردی میخاهد چندان و در نیست بنده راسخ فرایند چون کلمات التماس نمود
 خان مذکور این شعر خان آرزو بر زبان آوردند شعر آید بحال ذائقه خویش گریه
 یکت شای با مزه در روزگار نیست بعد از خواندن شعر فرمودند که اگر صاحب را
 خبر نیست این نامه ده بار کی بخاطری آرند هرگاه که بر آفتاب تابان انداخته
 در حق شمس الدین فقیر چنین می فرمایند که در رساله عرض او پنج و شش جا غلط
 فاش بر آورده ام و بر اشعار شیخ آیت الله صانع اعتراضات دارند و اشعار نورانی
 واقف اکثر بجا اصلاح مینمایند و اشعار صانع و دیگران را سهل انگاشت مینمایند
 که دیده و نادیده خط کشیدن بر اشعار ایشان موقوف نموده چون بیان اوصاف
 چنین فرمودند بنده بدو رشتی التماس نمود و عجب حال است هرگاه پیش میرزا
 همچو کسان اعتبار ندارند تا بمن بچیدان چه رسد طلب انصاف از بنده و دراز
 دانائی صاحب است عرض باوصف این همه نمایند آن اجزای قلم خورده را
 بجزر او قهر آید پیش احترام انداخته کبیده خاطر بر جاسته بخانه تو شریف بر و ند چنانچه
 درین ایام گاه بگاه که این عای سیر این ابیات نموده و در دفع اکثر اشعار
 شیخ سعدی دامیر خسرو و دهلوی و مولوی و موی جامی و غیره اساتید
 قدیم و جدید که منتخب و برگزیده عالم اند قلم خورده بنظر آورده و بسبب نارسائی

کون اشعار سوال نمائید و جواب
 جواب به خودی صورت و حکایت بسیار
 نباشد علی الخصوص در حکایت
 ایشان معلوم آید که خط کشیدن
 و استادان علم الثبوت و دیگر
 از جهان که در این کتاب
 بین بر دو چیز تکیه نموده
 و عالم سخن بر از این است و هر یک
 را که ملاحظه لازم بود که شعر و کلام
 مستوفی سانس و بایستی به شعر و کلام
 و بانی را به بصادق و من شعر و کلام
 این اشعار و کلام و من شعر و کلام
 و اکثر اشعار و کلام و من شعر و کلام
 در بیان اشعار و کلام و من شعر و کلام
 و در بیان اشعار و کلام و من شعر و کلام

حضرت امیر خسرو و علی
 و در این سبب و دلالت از این سبب و دلالت
 و در این سبب و دلالت از این سبب و دلالت
 و در این سبب و دلالت از این سبب و دلالت
 و در این سبب و دلالت از این سبب و دلالت
 و در این سبب و دلالت از این سبب و دلالت

مولانا روم علیه السلام
 دلبری عشقه گری سحرش و غوارش ده
 تابد اندک شب بیدار شد و بیدار شد
 دلبری عشقه گری سحرش و غوارش ده
 تابد اندک شب بیدار شد و بیدار شد

<p>تو اے صنم که مراد دے چه سود ازین آنچه من دیدم و من میکشم از درد فراق زانسان شده ام غوار بیش تو که هر چند من اشک بیدلان را خنجر پنداشتم و گویند که از خوابان بد نام شدی خسرو کرشمهای تو از بسکه هست رنگ آمیز خسرو که سوخت و می دلش دید زانم هر ترا در دل چه افتاد تنافل کردنت بے فتنه نیست سخن باقی و شب در گفت گرفت</p>	<p>که در میان من و دل هزار فرنگ است که شنید است که دید است و گرا پیش آمد از جو تو کردم گل انکار نه کردی کنون بر مید بخم که من میکشم روزی دل چون ننگ فرمان خسرو چه کند آن را نه آشتی تو داند که نه جنگ ترا دال دل که سوخته بود آتشش دید که دادی صحبت ویرینه برباد فریب صید باشد خواب صیاد سپیده مومید و موم فرو رفت</p>
---	---

سعدی علیه الرحمة

<p>بر من که صبوحی زده ام خرقة حرام است آرزو میکشم با تو دمی در بستان چون تنگ نباشد دل مسکین حامی کش یا بر هم آواز نگیس نند باد</p>	<p>لے مجلسیان باده خرابات کدام است یا بهر گوشه که باشی تو که خوبستانی کش یا بر هم آواز نگیس نند باد</p>
---	---

دلبری عشقه گری سحرش و غوارش ده
 تابد اندک شب بیدار شد و بیدار شد
 دلبری عشقه گری سحرش و غوارش ده
 تابد اندک شب بیدار شد و بیدار شد

مولاوی جانی علیه الرحمة
 دلبری عشقه گری سحرش و غوارش ده
 تابد اندک شب بیدار شد و بیدار شد
 دلبری عشقه گری سحرش و غوارش ده
 تابد اندک شب بیدار شد و بیدار شد

دلبری عشقه گری سحرش و غوارش ده
 تابد اندک شب بیدار شد و بیدار شد
 دلبری عشقه گری سحرش و غوارش ده
 تابد اندک شب بیدار شد و بیدار شد

تصفیاتی اثر

نور علی بن علی بن ابی طالب

امینای خنجر

کجا شد آن بهتری که داشته اکنون

بیم صید حسن خطیب

بایا خان مختص

نشد از او چشمی بد نظر نگری

نشد از او چشمی بد نظر نگری

نشد از او چشمی بد نظر نگری

نشد از او چشمی بد نظر نگری

نشد از او چشمی بد نظر نگری

نشد از او چشمی بد نظر نگری

نشد از او چشمی بد نظر نگری

نشد از او چشمی بد نظر نگری

شود از دیگران در چشم و برهن این نشانند
تا بخت من آهسته ز کوشش گذر ایند

مولانا قسری
آتی و بگذری و من هیچ نگر

نعمت خان عالی

شد گل رویش مگر از روی گل گل رنگ تر
هر لحظه ز بس آمد و رفت تو دور انجامست

گل آشک چشم و لاله داغ دل سبیل پریشانی
اگر نشست عالی یار من شکوه تو مان کرد

و اعطان منع شراب زد و سه حرفی کرد
قد و قیمت نیست هرگز مردم بی فیض ما

صد قسم گر بخوری یک سخت نیست دست
باغ و زلف تو کار است چمنی باید کرد

به غیبت هر که حق آشنائی را نهدارد
که شد که نمی ساید افکن از بد و بدست

مهر ز احباب
مهر ز احباب

در لکافی

کرم طلب باز
مردم تو هر دل که بود در خون شد
مردم تو هر دل که بود در خون شد
مردم تو هر دل که بود در خون شد

و انای کشمیری

نکته سخن نداشتی در این جهان داشت
دست اگر ندی غم بود بسیار است
چوب مقراض کرد در ورق نازکی گل
لب گستاخ سماندن بیخ و دستم است
مضطرب اندک من نیست زانچون پهل
مهر و دوست باید که پس بای رسد
فقیه در دامن
نهمه مینا باز نماید که خواب ۱۲

طیبات سوره

فنی شهرداری

صد سفر از وی بودی از عجبی
از نیل به موزی پس که از عجبی

رضی الدین نیشابوری

کریم بن خورشید
مکن نبود که دل تو را بگذارد
این سوخته دل با امید که دارد

در وی که می کشد علم از انتظار وصل
کرده شد بر تو از تنگی جایم شمع تابان را

داند کسی که بر سر راهی نشسته است
نگین یا قوت از گشت آفرین گلین در آن

در ویش مهبلی

برنگ دیگر امروزم نصیحت میکند مدام
هنوزم می آید اعتباری هست ای همد
افسوس که کارشکل افتاد

مباد اول ز روشش برده باشد دل بانی من
که شبی باست باغیا رو پنهان میکند من
قلم برضای قاتل افتاد

میر رضی دانش

می خوید اندک شناسد ز گل گلچین ترا
چند پرشته کتم خون دل میخواران

پاسبان جن پاک نوشین بودن خوش است
شب آویند بهمن در رمضان می بایست

داود تنبولی

بیتواز شعله آه دل و پو اند ما
اقا ده بکت زلف تو کوام گرفتیم

سبیل دودی شد و بهفاست در راه
شب بر سر دست آمد و آرام گرفتیم

رضی صفهانی

صفای که جروی
دل جان

پیشانی
و نذر ایام عجب شکار سے چکنیم
تباہی و زنا پر دم و یک دم چکنیم
نیز نظام الدین بنجلی
ہر بابی کو کہ

سینہ بخاری

منہج در دل ہر نوجوان

معاونت اطلاعات و اسناد
وزارت اطلاعات و اسناد
۱۳۹۰

از قول افق است عزم و عزم است
و گرم ادمین از تو فاست معلوم است
جایی و

جانبی فریدون شائق

غیب فی آتی اگر جسم شفاعت نکند
بقیہ مال چسے آن نمازین بنارس

دل جان سپرده بسکه طعید است و در بیم
من خوش بر این گمان که قمراری گرفته است

میر رضی ارطمانی

باور من که از تو دل آزرده میروم
چند دوستی است با آن سنگدل دیگر

جنگ مرا چه صلاح تو ایچ اعتبار نیست
چه دشمنی است که با جان خوشین داری

رضای کاشی

نیاز عاشقان معشوق را در ناز می آورد | نوستر پاپا و فواد اری ترا من یهونا کرم

سعد الدین راقم

نہ از دل من کیسے ہو کم غیب گرد
شکر ہو یا بگشتہ تر گمانے کہ من عالم

میر محمد زمان خان اسخ

ز گلشت چمن بیرون جوان سر فروان شد | کشاده بال قمری سحر و احساک گریان شد

حسن بیگ فرس

نہجریا چہ گویم مثل کہ پیش است | بلطف او ستم روزگار سے ماند

سلمان شاوچی

و عوی ز بهر تو آن روز مسلم دارم
که روی بر سر آن کوچه و بهر شیا رانی
شکل صنوبری که داش نام کرده اند
سلمان بیا دقد تو در برگرفته است

مہم اینجی سرکاری

میرزا سید محمد علی
سپهسالار کبیر
کدخدائی و امید بزرگین داری
حسن دینی

حسن بیمنی

سرسوز

سایه شکی نشسته سایه
 دلجویم شوق تو خفا چنان رسید
 کمال دلجویش تو خفا چنان رسید

سری شمدی

و نشستن پای تو بسازد عشق کلاهیست
 از آن کس پیوسته و عشق که دارد از دینیت

محسن سیرتی

دل محمود شد اسیر ایاز
 ز پریدن کبوتر همه تن در اضطرابم
 کار خود کرد عشق بنده نواز
 که کجا نشسته باشد کجا رسیده باشد

سالک قزوینی

زان لب که مرده را نفسش آب ندگی است
 حسرت مرا که دخت که چون جذبه وفا
 و شام شکم هم بدعا گوئی رسد
 دست پیر گرفته بدست پدر و پدر
 این طلسم شکسته چون بستند
 بدقبای خوش را خاطر خود که مرز
 که در بر گرفته اند چشم تو افتاد است پیکار
 دست تاد کردن من که تیش خون گریست
 آن روز که بی منت پر و از توین خست
 چو اند مرز لاف محبت که نداری

میر سیادت لاهوری

چو آفتاب لب بام آخر عمر است
 رسید بر سرناخن خای عشرتین

سختور

بشک و حلا عاشق تو سه نازم
 که جان زور تو برب رسیدن چنگلت
 رباعی شاه بوعلی قلندر
 دل که بوی بهار دارد در دشت

شاه حسن

خیزد وی خورشید نازد عشق
 چند که زشت حسن خند بر حسن
 بیچاره و دلش عشق نمد بر عشق
 شاه و اسف

شاه حسن

شکریه شیرازی

شکریه جهان

۱۰۰

عبارت است با من بنیادینیا از ان ترسم
که بوی پیچیدن زمینیه راه افکند و برگردد
از دیو دل تو و آید نگردد در چپ و راست
تا با نیکو که نشسته است و خانه نشینند
من که جفا و حق بوسه از ان اعلیٰ مرتب
کنز پیری و دلم و طلب جام افتاد
بکشد پیرش که بود و داع
بکشد پیرش که بود و داع

	میر شاہی	
--	----------	--

شش بهر جهان

	شاپور	
--	-------	--

	شانی تھکو	
--	-----------	--

چند شکوفائی

اگر نابینا شام باغیان است
 تو بیک سو ناف و گوشت و استخوان
 پیر و وصل کے زہر طالع
 از فزونی غوغا بی پروا
 جو ناز القدر و سحر کے نشتر است
 دشمن

شیخ بہاؤ الدین
انجمنہ دایہ شریانی

مجلس شورای اسلامی
کمیسیون عالی برنامه ریزی و تنظیمات

۵۳
تفصیلات

کمال

مولانا ابوالکلام آزاد

کلام داد و دوزخ نیم جان گرفت
لین علی پیام

رباعی

دل تاج ملک به تلاش رزق آماده بود
در زمه کائنات دید سالی که ز کارد
این ملک بگو و خیر جز فتنه بلبل

رباعی

در میان سوسنات مودت
یک ره خیز از این فتنه داند
تا سوسناتان بوی خوش
تا سوسناتان بوی خوش

رباعی

پیدل به بندگی تو ام بیا
چون که در این عالم
تا با زلفش پیش در این عالم
تا با زلفش پیش در این عالم

رباعی

تا صبح نشوی به یاد تو که در کس
تا صبح نشوی به یاد تو که در کس
تا صبح نشوی به یاد تو که در کس
تا صبح نشوی به یاد تو که در کس

رباعی

دوش گشتی که قریب از تو شکایت دارد
هر چه خواهی تو بگو غیر چه طاقت دارد

باقش

حیران خودم که از چه جنسم
من هیچ باین و آن نمایم

مرزا بیدل علیه الرحمة

عشق گاهی قدر دان در و پیدا می کند
دل جمیع این زمان چه امکان است
ز جیب هر فتره آغوش می چکد اینجا
عقاسر در بیکم پیرس از فقر اینجا
نثار گوشه دل از دیر و حرم نمی رسد
آرزو در غم حسرت شب بکوی نویدی
ازین عبرت سرگفتم چه برون آرزو مندان
آنجا جواب نامه عاشق و ریدن است
همه عمر تو قدح زویم و زلفت رنج خمار ما
میتون تا حشر اگر ناله و گرفتار نیست
ریش گل کرد و رفت و اشتها
بیا که جایی تو در چشمم دوستان غایت
عالم همه افسانه مادر دارد و ما هیچ
سر بهزار سنگ زن در و بهم نمی رسد
روز آن شهم نیست طرفه زندگانی هست
حقیقت محرمان گفتند داغ آشنائی با
بهیوده انتظار خبر من کشیم ما
چه قیامتی که من رسی ز کنار ما بکنار ما

تا صبح نشوی به یاد تو که در کس
تا صبح نشوی به یاد تو که در کس
تا صبح نشوی به یاد تو که در کس
تا صبح نشوی به یاد تو که در کس

بابی

شوکت بخاری

خان آرزو در اول مصرعه این بیت چسبین دخل کرده اند
نه سجد گوهر دندان یا قوت لبش آنکس | که از شبنم بود سنگ زبر گل تر از ویش
میرزا صاحب بعد از خط کشیدن از تذکره مذکور بدستخط خاص نوشتند و در هر دو صورت
معنی ندارد و برابر باب فهم روشن است که بهر دو صورت بدی معنی ندارد و
در دخل خان آرزو ترقی معنی است

غنی بیگ قبول

نور محمد علی حیدر علی صاحب

بسیار است از حیا و تقوی که در این شهر است و چون رگ یاقوت در عرش

خط بچان او دور دم آرد ماہ تابان را
 بدان قیامت می برم چاک گریبان را
 این نامه سدرستہ بدلد از فرستیم
 این لایہ آرایش دستار فرستم
 چکنم نمی تو ازم ز تو احترام ز گردان
 سخت جانی ز من دوستی چنان از تو
 از بے سرو پایان چه خبر داشته باشد
 خدا کو تاه ساز و عمدا یام جدائی را
 خوش بیا ساسے کہ از جملہ بلا دوری
 خاک رہ گروی اگر تاج سرفقوری
 غم جان نیست جانان مے پرستم
 کہ پور پیہ کنعان مے پرستم
 دل آنجا دلبر آنجا دعا آنجا امید آنجا

کلبه یاقوت او ساز خجل لعل بختشان را
 نه آنم که ز خجای عشق آسان مست بردم
 دل را به نهان خاشه دیدم از فرستیم
 داغی خوشی افق دوز عشق تو بدستم
 بجفات دل نهادم مکن آنچه میتوانی
 بدو فیدنه ز من ناوک مفرگان از تو
 طفله که زمستی نه شناسد سر و پارا
 ز بچران دیده ام خار لے که کافر از اجل مید
 اگر از دیده ات بناسد زمان مستوری
 یک و ش نیست جهان گذران غنی غفل
 من آن غارت گر جان می پرستم
 سزد که ز تو کنم عهد جوانی
 من سرگشته دور از کوی جانان خانه دارم

آنجا میرزا صاحب عقل مصاحب بعد از حفظ کشیدن بر اشعار او ستادان در تذکره مذکور بدستخط خاص نوشته اند عجب حال نیست که مولف تذکره شعر بلند

چو بپایه ز مردم بود دوست ز تو
 تباری از پیرهن طاق تا باقیست
 ماه من کار ندارد و بکتمان در گرس
 زبان را نیست یازانی سخن گفتن را
 پدیدنمای دل افشاری را زینکه میدانی

۱۴۷۰
 ۲۸
 بختا کیست از تو ای که می بینی
 ز قاری کوی بینی نظری که می بینی
 زین چشم که از انتقام با می بینی
 با چند آنکه کادی فیض از با می بینی
 با چند آنکه صاحب قیامت این شوم
 ظاهر میزد از دست با می بینی

[illegible]



2

باہر و محبت تو جفا پیشہ چہ دارے	روداغ بچانے نہ خون در جگر بری کن
---------------------------------	----------------------------------

سبحان القدر این هر دو شعر حالتی را بلند رتبه دانست و در تذکره مذکور بخط خود نوشته اند
در هر دو شعر رتبه و اراون خط کشیده اند تا نیست کشیده تیغ و سر حالتی فقر اکش
خبر دهید که زمین ره چنین سوار گذشت **فصل سیوم** در بیان اصلاح
نمودن میزای مسطور بر اشعار شعرای حال و استقبال میان نورالعین
واقف ساکن میاله

دیدم سحر زمرغ چمن زنا دور قفس | نالیدنی که زلزله افتاد و قفس

میرزا صاحب در مصره ثانی بایضا بقسط بیانی تصرف نموده میفرماید که تا آنکه تعلیق
باشید این است نه بدیدن حال آنکه شعر محسن تاثیر که از استادان ثقه
و سلم الثبوت و زبانان و از اغره ایران است مندر شعر واقف است

محسن تاثیر سے فرماید

اثر ناله ام آخره قصه، آتش زد / کس جنبه، ناله ام غان گرفتار نند

و جناب فیض آباء حضرت شیراز خواجہ حافظ نزمی فرماید

ایک چہ شور است کہ در دور قمری میغم
ہمہ آفاق پیرافقند و شرمی میغم

۸۴۰

[illegible]

مكتبات سودا

۱۰۵
من با تو گفتم که در دوسه پیمان
من تو را بستی اکنون که بدو خان
میکنی صاحب بستان خاص مصر
میکنی صاحب استادن علیان
بانی را در تذکره اصلاح ننوده اند
فکاشید چنین اصلاح ننوده اند
مردی که در کانون کبر بدو خان
طهران خلیج

پیشین میں تحریر کیا گیا تھا کہ جو شخص اس کتاب کو پڑھے وہ اپنے دل سے اپنے رب سے ملے گا۔

بنیچویم بیدار بیدار
 علی السلام شاه فرزند علی
 که تیر از فرزند علی
 بنیچویم بیدار بیدار
 بنیچویم بیدار بیدار
 بنیچویم بیدار بیدار

بنظر الانصاف باد صحتی که بموجب گفتن
بلندان می گفتند بلام افلاک بود و انظار
اول ناصر علی علیه الرحمه است اگر بجای اهل همت
نیز که مذکور شد اندک است انظار
میرزا فاضل صاحب بیست و پنج
یخما افلاک اهل همت

در آن دیوین بود آب استاده است
 آب استاده است اول فقه
 با پیغمبر گفته بودند سر فوس
 تن ز شام تا بگردد غرق آب استاده
 است بر بوس تن عیان پنهان
 جباب استاده است و نامر علی حسن
 مطلع هم ساینده جواب مدعیان
 باین عبادت سفاهت و ادا
 انباشد تکیه بر باز دست کسی
 الغالب استاده است

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

	ول	
--	----	--

در بیان اشعار معترف میرزا سید فضل چهارم
دین با حاکم و در میان افغان و کور را
راستی بن باده و آب گلخانه نویسی را
من گدا می نویسی که دم پادشاه نویسی را

همی

و فیضی علیه الرحمۃ فرمود که چنانچه
حافظان این سید را مشتبه باشد در کتب
صلواتی که در کتاب پیدا شود که هر که
در نظیر سید علیه الرحمۃ برسد هر که
میگوید که آن جزء بوخاک افتد و آن
فایده دینی در مقام خداوندی و بزرگوار
و صله کشیدن بر او و آزاد او است و بزرگوار
و عمل متنی چنین است چنانچه
بوخاک در جرحه مردم از آن است
که وفاتش در جرحه مردم از آن است

کار نظیری در صانع خود خوش بودن است | دارم می مرد آزارنا خوش باو شیخ و شابابا
در عاصی نظیری علیه الرحمة ازین بیت اینست که در ضاع الکی کار نظیری
غصم خوردن و خوش بودن و همین نامی مرد آزارنا قرار داده پس خطاب میکند
بشیخ و شاباب که هر دو را دعوی این معنی است نه قسمی که میزند گفته اند که
ساتی بر ساغر مرد آزارنا صلا بزن سیرتان و دزدان سیرتان
کجا دعوی مردی دارند و شیخ ابوالفیض فیضی نیز می گوید

و فیض علیه الرحمۃ
برغم غش کرد فاشند
این می مرد آرمایند
چو کسند بر ساق
را صلا میدهند
و اهل و احمق
و پیدا است که
سیر از اخراج
مولانا فیض
نسبت زده با قباب
شاید است از آن
هم ندارد اگر از
قبل شکیان
آن مرد و شاعر
آن مرد و شاعر
نقد و ذکر
سینه را صاحب
بیشتر از صاحب
سید و ذریه
صلوات و اولاد

میرزا صاحب است
 از بهر اسباب بجایت الفاطمی نواز
 همچنین شود ولیکن رعایت لفظ از دست
 نبرد و اعتراض بقیه نوزدهم میدان
 دانستن شعر نیز از افاض قبل بکار برد
 نقل و شعور او درست است و کم
 اند

از منین این نیت سودا سوسانی
شده بود و نیز از لامت در دو ماه
دارد شد و یکم بنویس هر حال که
موصول دیگر نیست چرا که بنویس
به مشوق یکدیگر هم چنان که بنویس
مردمان لامت ننودند و بسیار
چون او را بخواه بنویس و در
باشاق

وله ملین

طریق اہل خرابات و خانقاہ یکست
دو جادہ گریہ بیان فسادہ را دیکست

عاصی گوید

طریق اہل خرابات با بارجم مختلفان غلط
بہ نیست مصراع اولی از لفظ طریق

ماشتاق او بودیم نہ مشتاق تو ولہ ملین

نغمہ عاصی فی مضرب بہ بزم غیر بی نوشت
رود برین عذاب دوزخ و دوزخ تاب

اول ایکہ بہ بزم غیر فتن چہ لازم دو دیگر کہ در بزم غیر عشوق خواستن و در از
غیرت عشق است دہر گاہ دران مجلس خواہد بود دیگران ہم نظرہ خوانند
با تو شمول انتہائی خواہید شد گفتار عاشقان غیر این است چنانچہ در بیت میفرماید

غیرت امیشم بر ہم روحی تو دیدن ندیم
گوش را نیز حدیث تو شنیدن ندیم

وله ملین

من پنهان من گروست گردم گویہد
کہ از ہر رقیبک آن چہ پنهانی نوشت شب

عاصی می گوید

بشورہ قاصد نبوشتمہ باشد کہ اہ اخبار نماید پرسیدن شاعر کو رسوا و
از قاصد بیست اگر پیام زبانی بقاصد می داد پرسیدن آن راہ بیہی
پیدا شد و از مضمون نامہ قاصد کے اطلع میسدا و کہ ما زو
ہم پرسد چنانچہ اوستاد است بہیت اوستا و

چون اسہ بران میروم از شہر بہ شہری
با من خبری ہست و مرا بہی خبر نیست

چون اسہ بران میروم از شہر بہ شہری
با من خبری ہست و مرا بہی خبر نیست

نغمہ عاصی فی مضرب بہ بزم غیر بی نوشت
رود برین عذاب دوزخ و دوزخ تاب
اول ایکہ بہ بزم غیر فتن چہ لازم دو دیگر کہ در بزم غیر عشوق خواستن و در از
غیرت عشق است دہر گاہ دران مجلس خواہد بود دیگران ہم نظرہ خوانند
با تو شمول انتہائی خواہید شد گفتار عاشقان غیر این است چنانچہ در بیت میفرماید
غیرت امیشم بر ہم روحی تو دیدن ندیم
گوش را نیز حدیث تو شنیدن ندیم
من پنهان من گروست گردم گویہد
کہ از ہر رقیبک آن چہ پنهانی نوشت شب
عاصی می گوید
بشورہ قاصد نبوشتمہ باشد کہ اہ اخبار نماید پرسیدن شاعر کو رسوا و
از قاصد بیست اگر پیام زبانی بقاصد می داد پرسیدن آن راہ بیہی
پیدا شد و از مضمون نامہ قاصد کے اطلع میسدا و کہ ما زو
ہم پرسد چنانچہ اوستاد است بہیت اوستا و
چون اسہ بران میروم از شہر بہ شہری
با من خبری ہست و مرا بہی خبر نیست

۵۱

فصیحی

ج

نغمہ عاصی فی مضرب بہ بزم غیر بی نوشت
رود برین عذاب دوزخ و دوزخ تاب
اول ایکہ بہ بزم غیر فتن چہ لازم دو دیگر کہ در بزم غیر عشوق خواستن و در از
غیرت عشق است دہر گاہ دران مجلس خواہد بود دیگران ہم نظرہ خوانند
با تو شمول انتہائی خواہید شد گفتار عاشقان غیر این است چنانچہ در بیت میفرماید
غیرت امیشم بر ہم روحی تو دیدن ندیم
گوش را نیز حدیث تو شنیدن ندیم
من پنهان من گروست گردم گویہد
کہ از ہر رقیبک آن چہ پنهانی نوشت شب
عاصی می گوید
بشورہ قاصد نبوشتمہ باشد کہ اہ اخبار نماید پرسیدن شاعر کو رسوا و
از قاصد بیست اگر پیام زبانی بقاصد می داد پرسیدن آن راہ بیہی
پیدا شد و از مضمون نامہ قاصد کے اطلع میسدا و کہ ما زو
ہم پرسد چنانچہ اوستاد است بہیت اوستا و
چون اسہ بران میروم از شہر بہ شہری
با من خبری ہست و مرا بہی خبر نیست

لفظ تو خدای تو نوع این بندش بنویس
و این لفظ مصروف گواه گرفتن است یا
کسی که بر پشت کاری بندود و چنین
بگوید تو خدای تو که این کار از من نوعی کاره

مصرعه

هر سخن جاس و هر نکته ملک است و دارد
همین سخن این قیامت است که علق
دور است میگوید من از کسی در پیج باب
شمار هرگز به مال من از من روگردان و

غزل معشوق را به عالم طفلی قرار داده اند بیک نشق گفته اند بنده در صرغ
اولای این بیت اعتراض وار و حرف درست گفتن را تعلق به لکنت
نیست هرگاه سخن درست از زبان بر آید لکنت کجا ماند و اگر مراد شاعر
از لفظ درست این باشد یعنی قول و فعل او درست پس کسی که
اینهمه طفل قرار داده اند و در صرغ ثانی اظهار نادانی او نموده اند که سبب
کس سن خاطر آزر و نودل شکستن نمیداند که چیست قول و فعل او
درست چه قسم خواهد بود و همچو مضامین را سابق برین هم استادان
بسته اند لکن باین صورت شاپور

هر چه بنیاط هر سد العیاذ بالله فخر علی بن
تقصیم چیست منت من بخیر امیر
قربان شوم بنور این ناز و انام
منت زدن و بخت چیدن کار پهلوان است
کار معشوق ناز و آواز و غم و خور باد این
نمودن تامل عاشق بسیار و فیه تشریح

صد جان اگر از کس طلب نیست نداند	طفل است و عاشق روشن نیست نداند
و اند که دل است این و دل نیست نداند	دل دارند و دل ما ز دل اغیار
با هیچدانی که ده از مبیست نداند	شاپور به محشر چه سبب است او کتاست

و است به شامی که تا توان باشد
قوی بیکل اگر شکله بگرد و خفته جسته
در چند چیدن و شست زدن سابق
مهر بسته اند از این صورت خنجر
بسیار اما صبر و دل بردن زمان می آید
درست چیدن و دل موی میان می آید
هر چه بگوید از آن موی میان می آید

دل اگر میگویم از طفلی نمیدانی که چیست		انچه روز اول اند ما برده آنرا بده
مکین فاخر		
ای بت تو خدای تو از من تمنا بخ	از کس بخود نیافته ام هیچ تاب رخ	

شهادت از کف از بهتر است بسند
کلمین و له
طول بانجام فقط نشسته و استمال گشتن
واقع شده و تا ختم بکشد که یک
و این بنام و این بنام و این بنام
و این بنام و این بنام و این بنام

اول اینکہ از غبار راه ہمگی را
 شخص بر آهوی میزد صاحب بنسنت
 دوم اینکہ ازین معنی غبار راه
 است چرا کہ شاعری گوید ہم گاه از غبار راه
 آهوی من رم میخاید پس سر سر راه بر زمین
 سواي این لطف دیگر ندارد و مکین و له
 از نزاکت به برویش می ناید چون مکین و له
 خمره چشبی که زینبوی است اگر کسی
 این لفظ نزاکت نیز بکار است
 اینجام راه بری و داشت ماه را تعلی بود
 نیست که خمره چشبی نزدیک خود چه خمره
 گویند که در چشم او حیاب است پس
 دین صورت این مضمون بگویند مکین و له

نسبت داده است چنانچه شیخ سعدی علیه الرحمه گفته است	
گفتی شبی بخواب تو آیم و له چه سود	چون من بجز خویش ندانم که خواب چیست
و نیز حضرت حافظ شیراز علیه الرحمه میفرماید	
قرار و خواب ز حافظ طبع مدامی دل	قوا چیست صبوری که ام و خواب کجا
و نیز شعر دیگر از مثنوی کس است	
بگفتا وصل من در خواب در یاب	بگفتم را غنیمت لیکن کجا خواب
از به نتیجه بیدار بنخست که عاشق شام و سحر در خواب باشد مکین و له	
چون سیه سی که بنید گوشه محراب را	چشم جادویش خم ابروی او در خواب
چشم خود بنظر نه آید مگر در آینه پس آئینه در شعر معاشنه نیست	
مکین و له	
از غبار راه کند رم آهوی من بعد ازین	سر سر خوابد ز گس جادوی او در خواب
عجب معنی غریب است شاعری گوید که آهوی من غبار راه رم مینماید پس	
سده چه طو چه نیست که ز گس جادوی او بر ذکاه بکند مگر در خواب	

در خیال باغ غنچه و شام طوبی شام نیست
 کوی او را با قد و کعبه کعبه او در خواب
 و چهری را که زیات انسان خلق و تشابه
 یا بچسب او باشد و در آن چهر خواب
 بتواند دید اگر کسی بگوید فایده را
 با بکس مکتف یا بجال تباه یا زیاده
 بابا بس مکتف یا بکس دست است
 با عمار خواب دیدم کس کی کی
 و ازین قبیل میتوان گفت مکین و له
 کوی با قد و دیدن مضمون تازه است و بنویسند
 از خندان مکین و له
 و درین آفریند و اعجاب زیوست چاره را
 عرق شرم را بنشیند بچسب نسبت است
 عرق شرم را بنشیند بچسب نسبت است
 عرق شرم را بنشیند بچسب نسبت است

ع
 ع
 ع

بایوب نسبت مخفیست
 خندیدند بر او که از نسبت بگویند میباید
 میبیند و له

در سینه غم زاده جسد ماند دل من
 نایاب کار آتش گداز یک تیر آید
 غمزدل بود و خلق نایاب که هر دو حکم هر حال دارند
 فضا که دم که دل و غم را نایاب نبوده

س	
تا به جبین او عرق شرم جوش کرد	آئینه زادگان جواهر فردش کرد
و شعر میرزا صاحب میرزا بیدل نیز	
بشبنم صبح این گلستان نشاید خوش بماند	عرق چو سیلاب ز جبین رفت ماکر و کافور
مکین و له	
آتش و رانم هزاران حیل و فن می کنم	انچه می باید که او با من کند من می کنم
معشوق را با حیل و فن کار نیست کار او ناز و داد و عشوه است و میرزا صاحب	
تجارت با فهم میفرمایند	
انچه می باید که او با من کند من می کنم	آه را چه ضرور است که ناز و عشوه را
گذاشته حیل و فن برای ملاقات ایشان نماید میرزا کار او را بجای برود گرفته اند	
شایان شان ایشان نبود مکین و له	مرا دل و در بر دار و بی صحبت اثر دارد
غم خونین جگر دار و بی صحبت اثر دارد	اثر صحبت با مصرع ثانی ربط ندارد
و غم جگر خون کن است و جگر غم خون کن نیست مکین و له	
یا قسم عشر عشیر و دروغ	محنت ایوب کردم امتحان

مکین و له
 در محبت دعا که به اثر دارد
 زین شکب انچه در دامن تزداد
 زین شکب کجا اثر دارد و چه عیب
 که ایشان تشبیه داده فقط تناسب
 نقطه تر زین شکب را یاد فرموده از یک

۴۳
 این شکل زهر است چنانچه شعر استاد است

بجای چو برسانست زین شکب عجبی را
 مبین نهاد این شوقی شداران بیانی را

عادل است بر لفظ کشتن عدال
 نه خدا آنکه معنی شده و پائین

مکین و له
 زنده بآن طهره جاده نهدی دل
 از غبارت این شعر پیدا است که بظاهر
 از غبارت این شعر پیدا است که بظاهر
 ضحاک جادوی کی دل داده بود که
 بعلت ادم از دوشش بر آمدن قطن
 از شعر و شاعری میرزا نام خدا موزن
 به بدل

با شد تا هم عاشق دزد نکند این معنی از
 نیست که در دیوار مشرف بافتادون
 موقوف بر عاشق نیست و مدعی هم را
 در دیوار هم که کیفت و کت نمی تواند کرد

مکین وله

که باز بان در از آفریده اند
 بهر گداز آفریده اند
 آفریده اند لکن بخاطر ایشان ز سر سید
 و بانده از آن راست گویند که کسی سخن
 بهر گداز آفریده اند خود را ز دود کسی را که
 و باز بان در از آفریده اند او را چه نسبت
 حریف از دهن او چنان برنی آید که
 موجب رنجش دل کی باشد پس
 در از زبان را با گداز که دل
 چنان نسبت کو این بود و شمع تعلقی
 داشتند باشد و او ستادان
 و بانده از آن شمع را با این قسم بنید
 بهای شمع شنیدیم ز پیچیده فولاد
 زبان در از سر زین میگوید بهر باو

بے بدل اندی خاک کے بطورہ جاووی صومشان دل داوہ بود کہ علت مار
 بر آمدن باشد و مشهور است کہ شیطان بر کتف او بوسہ داوہ کہ این بلا بر
 نازل شد تمثیل نزد آگاہان سخن درست نیست و این مضمون پیش را ازین شاہ
 ملول صاحب سلمہ ربہ بخوبی بستہ اند

اگر و مشاطہ بزلت تو مگر شوخی ما | مارش از نشانہ چو سخاک برون می آید

مکین وله

آنکہ کارش بنم عشق جگر خوار افتد | ہر نفس خیزد و از ضعف نگو سار افتد

در غم عشق از ضعف افتادون مسلم لکن علت نگو سار افتادون بعید از راحی

ناقص فقیر است و این مضمون را ابو القاسم خان قاسم تخلص بسیار بخوبی

بستہ است

کارم نیست بگوئی تو کہ چون ساقیہ | اگر بہنجا افتد و کہ تکلیف بدیوار کنم

مکین وله

نیست ممکن کہ رود از سر کوشش برون | بر سر عاشق او گرد و دیوار افتد

جگر از چشم افکار و بچشم زدن توان شد
 طالب بچشم زدن بچشم زدن بچشم زدن
 و اگر ز کس را اجابت بچشم زدن
 بخلاف نیست بچشم زدن و در مشعر و مشعر
 است و کس در مشعر و مشعر
 سخن نیست

مکین وله

١٠

و بخن رسے محمد مکین

از گداز خویش باشد احتراق ماسنوز

دویم اینکه لفظ بنود در مصر

کیمین

خور و سال سن نداند سیم برری منوز | یکم از طفل نزار و طاقت دوری نیند
شاعر این مضمون و اظهار از بانی و ادای طفل است. است و مادر ای این لطیفه
دیگر از این عبارت مفهوم و معلوم نمیشود

کتابیں

لعل جان بخش تباران فقر را خطا ندانند
فیسر عیسی را ز استغاب سوزن اشتداد

شاعر لعل جان بخش تباران را عیسی او نمود و خطا را سوزن قرار داد و ده میگوید

بین و

این شام بود که یخ زلف در صبح اولی
 که اگر تیغ آید و یسار بدست من
 خون بزند شمشیر بدست من
 عاقان یمن بدست من فرستد خون من
 ز یخ زلف یار گرا فتم را بدست
 یمن

قیامت را با اهل در و دیوار هم داده
کار است ایشان و تحصیل کرده که
قیامت را با موتاس بیداردی
کار نیست از چه ر دست

آفریدم تا با ای غل غلانی کنان
که با غل بر بستی گایست
پایان و ن قائل بر بستی گایست
و نزاری سلاک سبب از راه شوقی
سموع نیست و معشوقه که این
هم طفل و معشوقه که این
و معشوقه قائل باشد که باز
سنگ شود و ملکین و
خون شد و از فکر که خون و دشمن
از هر چه که برده در آغوش
در عالم فکر اندوه سبب گریبان

سری کشیده برای تناسب خاقان چین را در مصرع ثانی تصدیق داده	
و رعایت زنجیر مگر فروش افتاده چرا عوض این قیل چین را یاد نظر موده	
که از حق تناسب هر دو ادا می شد سخن فہم معنی یاب را باید که بعد از شماع	
این بیت زنجیر در نشاط زده عمل بر این آیت کلام شریف نماید بخیج	
تقلیلادیکو اکثیرا ملکین و لہ	این سید روز رقیب است کلمی
این جهان بچہ نلغ است کہ می بینی	درین بیت بحر تناسب لفظ بازو
زاع معنی دیگر پیدا نیست اگر لفظ میسر کار هم می بود با اعتقاد شاعر	
شعر ترقی میسر و ملکین و لہ	از آفت و از بلا افزون
نے نے غلط ہم برابر سی تو	این قسم معنی شعرا ترقی معکوس
میگویند در مصرع اول معشوق را از آفت و بلا افزون قرار داده اند	
و در مصرع ثانی برابر گفته بعید از گفتگوی شاعرانه است ملکین و لہ	
تا صبح بر غیر شب افسانہ شنیدی	و خواب شدی چون سخن خانہ شنیدی
معنی مصرع ثانی معلوم نشد کہ مدعای شاعر از شنیدن سخن خانہ چیست	
ولہ	
دل افروزگان از شور محشر کی بدو آید	قیامت را نباشد کار با موتای بیدار

چون که با غل بر بستی گایست
پایان و ن قائل بر بستی گایست
و نزاری سلاک سبب از راه شوقی
سموع نیست و معشوقه که این
هم طفل و معشوقه که این
و معشوقه قائل باشد که باز
سنگ شود و ملکین و
خون شد و از فکر که خون و دشمن
از هر چه که برده در آغوش
در عالم فکر اندوه سبب گریبان

قیامت را با اهل در و دیوار هم داده
کار است ایشان و تحصیل کرده که
قیامت را با موتاس بیداردی
کار نیست از چه ر دست

زندان چو گوش حرف موزون می کنند | فریاد کرد و می علی را بهانه ساخت
موزون بیچاره برندان چه چیز میگوید که حرف او گوش نمی کنند این کار تعلق
بنامح یا بواغظ دارد و از این عبارت این معنی بر می آید که موزون بشو روزی

مردود است / مردودی نیست

این خسته را بگویم قول صد گداوار
 عاصی گوید اگر کارگاه شاد و دل
 و بسیم که شود او را وسعت و حوصل
 نمیتوان گفت بلکه بنار خوف جان فدا شود
 و صله آنجا کار میکند شغف که بقوت و
 قدرت همی خرقه قادر باشد از شغل صفت
 حرف نیست و بلند بشنود چرخ نسیم
 وقتی که پاسبان ایمان آمد و صله کیان
 و بافتاده بند بجا بستم اگر نظر
 سینه بود شعر درست می شد لازم
 این و آن قسمی که گفتند اصلاح
 برب گره از خودی قول صد گداوار
 این خسته را بگویم قول صد گداوار
 عاصی گوید اگر کارگاه شاد و دل
 و بسیم که شود او را وسعت و حوصل
 نمیتوان گفت بلکه بنار خوف جان فدا شود
 و صله آنجا کار میکند شغف که بقوت و
 قدرت همی خرقه قادر باشد از شغل صفت
 حرف نیست و بلند بشنود چرخ نسیم
 وقتی که پاسبان ایمان آمد و صله کیان

که تعلق به سخن نمودار و درین صورت بسیار است
 مصطفی اولی پندین سبب اصلاح
 که تعلق به سخن نمودار و درین صورت بسیار است
 مصطفی اولی پندین سبب اصلاح
 که تعلق به سخن نمودار و درین صورت بسیار است
 مصطفی اولی پندین سبب اصلاح

دانم که دل از لاله بیا تو زخو و رفت	همزنگ بر بوی تو اگر هست و گرنیست
هست و نیست چه دخل دارد البته نیست چگونه رنگ لاله ناما بوسه مشوق	باشد اگر شاعر ما هر می بود این مضمون را این قسمی است صلا ح
از دیدن گل رفت بیا تو زخو و دل	همزنگ بر بوی تو اگر هست و گرنیست
ملکین وله	
بسکه بی نام و نشان و یکسرم یکمین	پهچان افتاده بگذارند روز محشرم
عاصی گوید که این مقام شادی است که کسی بر روز محشر نیز شادی است	چرا که از برخاستن روز محشر خوف باز پرس است چنانچه استاد می گوید
بر روز محشر زبانی ز باز پرس متوس	تو به کسی و غریبه تر که می پرسد
و با عتقاد فقیه چنین می گفتند شعر درست می شد اصلاح	
بسکه بی نام و نشان و یکسرم یکمین	پهچان افتاده بگذارند روز محشرم
ملکین وله	
اگر گیر و فلک و متش عجب دارم که برخیزد	بهر بهتر مرصع ز گس بیمار یار افتد

این خود از آئین خندید و قرار داده
 باور از این استاد بلیغ و
 ازین گزافه و شاعر ساخته اند فلک
 درویدگار و درین صفت شفاعت می
 بهر آفرینش خویش که در می قاتل خود را
 عاصی گوید بیان قاتل و مقتول
 شفاعت کننده شخصی دیگر با بی باطن او
 این خود از آئین خندید و قرار داده
 باور از این استاد بلیغ و
 ازین گزافه و شاعر ساخته اند فلک
 درویدگار و درین صفت شفاعت می

نموده است مسلم را شده و ما در ای
 این در پی سخن بود که فی سبیل الله
 عبادات را نیکو بستاند و در زمین شوم
 است و الفاظ مناسب بنهالان اند
 بشرطیکه بقاین در کل زمین شوم
 بنشانند و من سبب از دران حدیث
 باغ است و در مظهر ملاحظه
 بلبل طبیعت است و سبزه یگانه
 بدانند که باغبان سبزه یگانه
 این سخن نوزدهم چون باغ اندازد و بی
 و پاک و زات الدنیا گوید و سبزه یگانه
 حق آمد که ام است و پاک و زات الدنیا
 که است گویند چنانچه شعر میرزا بیدل
 عیبه الرحمه است
 جهان آینه دیم است و این طوطی نواز
 نفس پرده از قفاز اند و می گویند
 و حال این دو شعر که یک از میرزا است
 و یک از بنده موافق این مقال است
 کمین
 قفا و بزم دیدار و پند
 بنفاسی مانده و در گوش نشستی
 شعر عاصی
 عید یارم را تو به بوسه نشستی
 به خاسته بگوش و به پیچ نشستی
 آید باید چید که به خاسته و به پیچ نشستی
 آوده اند و به نسبت پادشاه و به نسبت
 نسبت مسلم است لکن و خل معنی و بین
 بیت در از نظم سخن سخن است
 شعر بنده عاصی بنی علی بن القیاس
 شاید بگفت به تیغ و ستادان سلف چنان
 و در عاوده او ستادان سلف چنان

مسر آفتاب عشق تاپید است عالم را
 تو فکر سایه کن اول پس انگه سائبان پیرایه
 موافق فمربنده برای مصرع آخر رباعی این مصرع مربوط است اصلاح
 این خاک نشین نشست همچون پرتو
 ناچار به پیش آفتاب تابان
 غرض از نوشتن این اشعار خدا خواسته عداوت به مصنف منظور نیست
 بلکه مدعا تبریت خود است اگر حق تعالی توفیق مطالع این اشعار به سخن سنجایی
 درین امر را سه بنده به خطا باشد از ان اطلاق بخشند تا مستند شوم و اگر صفا
 است باید که نوشتگان سخن به پیروی ایشان خامه و زبان را آلوده مرکب
 مسازند و ایشان را نیز از خط کشیدن و اصلاح نمودن بر اشعار استادان
 مسلم الثبوت پامی عداوت کسی نخواهد بود بلکه هر کوز خاطر همین قدر باشد که
 مردمان او ستاد او ستادان مسلم الثبوت ندانند و سابق برین کسانیکه
 بدرجه او ستادی رسیده اند عمر عزیز را به عیب جوی خود صرف نموده اند
 به نکهت چید که دیگران چنانچه بنده هم از چهل و پنج سال اوقات خود را در فن نیکه
 صنایع ساخته است و هنوز سخن خود را بعضی جاها از پانیه اعتراض بیرون نیانتم
 کسان را که درین فن مسلم الثبوت میدانند بامید حصول فائده زانو سه
 ادب تکرده پیش آنها می نشینند بلکه نوشق هم اگر دخل بجای در شعر این عالم

مسر آفتاب عشق تاپید است عالم را
 تو فکر سایه کن اول پس انگه سائبان پیرایه
 موافق فمربنده برای مصرع آخر رباعی این مصرع مربوط است اصلاح
 این خاک نشین نشست همچون پرتو
 ناچار به پیش آفتاب تابان
 غرض از نوشتن این اشعار خدا خواسته عداوت به مصنف منظور نیست
 بلکه مدعا تبریت خود است اگر حق تعالی توفیق مطالع این اشعار به سخن سنجایی
 درین امر را سه بنده به خطا باشد از ان اطلاق بخشند تا مستند شوم و اگر صفا
 است باید که نوشتگان سخن به پیروی ایشان خامه و زبان را آلوده مرکب
 مسازند و ایشان را نیز از خط کشیدن و اصلاح نمودن بر اشعار استادان
 مسلم الثبوت پامی عداوت کسی نخواهد بود بلکه هر کوز خاطر همین قدر باشد که
 مردمان او ستاد او ستادان مسلم الثبوت ندانند و سابق برین کسانیکه
 بدرجه او ستادی رسیده اند عمر عزیز را به عیب جوی خود صرف نموده اند
 به نکهت چید که دیگران چنانچه بنده هم از چهل و پنج سال اوقات خود را در فن نیکه
 صنایع ساخته است و هنوز سخن خود را بعضی جاها از پانیه اعتراض بیرون نیانتم
 کسان را که درین فن مسلم الثبوت میدانند بامید حصول فائده زانو سه
 ادب تکرده پیش آنها می نشینند بلکه نوشق هم اگر دخل بجای در شعر این عالم

و است طبع روان یک
 چگونه آب رود از شیب
 است و دقیقه بی نکته سر ملک
 میرزا محمد فتح سواد احمد گوشت
 است که از بام یک کار صد اوده
 کس صاحب قرانی بنامش صد اوده
 و نسیم و زمان کلامش بر گردن همان
 لازم

ہو واجب کفر ثابت ہو وہ تنہا ہی ممکن
 نہیں پیدا کر اول ترک کیجو تب لباس اپنا
 فراہم نہ کرنا باعث اندوہ دل ہو کہ
 نٹوٹی شیخ سے زنا تار تریج سلیمانی
 نہ چون تیغ بی جو ہر گردن تنگ عربانی
 نہیں کچھ جمع و غنچہ کو حامل خبر پریشانی

مطالعہ عثمانی

۳۷۲

مسطح عالم

[illegible]

پہلے سے غروب ایک سہارا تھا
اب اس کے اشارے سے دھندل گیا
جس کو غم نے شبنم سے بھرا
وہ اپنے دل سے غم کو نکال دیا
پہلے سے غروب ایک سہارا تھا
اب اس کے اشارے سے دھندل گیا
جس کو غم نے شبنم سے بھرا
وہ اپنے دل سے غم کو نکال دیا

<p>چہرہ مہر و شہنشاہ ایک سہارا تھا پہلے سے غروب ایک سہارا تھا اب اس کے اشارے سے دھندل گیا جس کو غم نے شبنم سے بھرا پہلے سے غروب ایک سہارا تھا اب اس کے اشارے سے دھندل گیا جس کو غم نے شبنم سے بھرا وہ اپنے دل سے غم کو نکال دیا</p>	<p>حسن تہاں کو دور میں ہر سحر ایک شام کیونکہ نہ مگر جو صحبت الہ کا ش ایک جام دو واقعی میں تو ایک ہیں گو کہ ہوئے نام لیونگے تجھے حشر میں اپنے یا انتقام کرتے ہیں اٹھ ہر اکین ملک خیال خام ہو وی جو تیغ آبدار کیوں نہ کریں نام زندگی اپنی ایک دم کیجیہ کیونکہ کام بیٹھا کر ایک دم کہیں ہوین جو ہم کلام دو بادہ تو انہیں ایک ہے گو کہ ہوئے نام دو ایک میر غماتو ان جسکے لیے میں نام دو ہمہ نعت و منقبت گرا سے انہیں نام دو ایک میں ہو سنگ لاج و سیرت میں نام دو ایسے کئے قصیدہ تو صبح سے لکھنا نام دو بس مجھے آکے مانگ کر کے تو کلام دو معنی تو انہیں ایک ہیں گو کہ ہوئے نام دو</p>
---	--

۵۰

خاندان کا باب زبان ہوتی ہے
اوس کے خیال میں کوئی دیکھو اپنے آپ کو
احولوں کی طرح کوئی دیکھو اپنے آپ کو
یاد میں اوس کے گرد دیکھو اپنے آپ کو
سودا اب کوئی ایک ہی اور در او
قطع کلام کوئی ایک ہی اور در او
جاسے کلام کوئی ایک ہی اور در او
کین علی بنی سے یوں اس کا حاصل نام دو
سہا سہا میں کوئی ایک ہی اور در او
ادون کو دور ایک جام دو کچھ اس کو جام دو
یاد میں اوس کے گرد دیکھو اپنے آپ کو
سودا اب کوئی ایک ہی اور در او
قطع کلام کوئی ایک ہی اور در او
جاسے کلام کوئی ایک ہی اور در او
کین علی بنی سے یوں اس کا حاصل نام دو
سہا سہا میں کوئی ایک ہی اور در او

یاد میں اوس کے گرد دیکھو اپنے آپ کو
سودا اب کوئی ایک ہی اور در او
قطع کلام کوئی ایک ہی اور در او
جاسے کلام کوئی ایک ہی اور در او
کین علی بنی سے یوں اس کا حاصل نام دو
سہا سہا میں کوئی ایک ہی اور در او
ادون کو دور ایک جام دو کچھ اس کو جام دو
یاد میں اوس کے گرد دیکھو اپنے آپ کو
سودا اب کوئی ایک ہی اور در او
قطع کلام کوئی ایک ہی اور در او
جاسے کلام کوئی ایک ہی اور در او
کین علی بنی سے یوں اس کا حاصل نام دو
سہا سہا میں کوئی ایک ہی اور در او

کہ اب نہ سے یاروں کی کھیلین پارگرہ
 غلطی تو نہ پائیں بسکھارگرہ
 ۱۹۰
 کیا کلام کی جہانگیرہ
 غضب کیا پختہ جہانگیرہ
 شامان کی ہو جاس تارگرہ
 شات چنی یاد رکھتا اعتبارگرہ
 کہ ہو موئن کی انین رکھتا اعتبارگرہ
 ۹۰
 گرنی پشت فلک پہ شکارگرہ
 تو لکشان دھنیں ہو جہاں شکارگرہ
 جواد سے عدل میں جہاں شکارگرہ
 تو ہو سکتے ہیں جہاں شکارگرہ
 کیا ہے دین جہاں شکارگرہ
 ہونی ہے پختہ خیال اور وصف گلزارگرہ
 شامان اور پختہ خیال اور وصف گلزارگرہ
 ہونا کوئی نہ سہا کوئی زینت ارگرہ
 ہر ایک پختہ خیال اور وصف گلزارگرہ

مسان دائرہ روئیدہ ایک بارگرہ
 محققہ اتنی ہر خاطر میری کہ جا نفس
 عجب نہیں عوض اشک چشم سے میرے
 نہ لٹ موئن کی ہر یارب نہ زلف محبوبا
 کھلے نہ تجھ پہ تنہا دل کی میری بات
 فلک کو ہونے سرگرداں مجھ دل کا
 طے ہلال کے ہوتا ہے ناخن تدبیر
 گیا ہے چھوڑ کے یوں دل میں عقد غم تیرا
 جہان میں جو گرہ او سکوا پائاری تو
 کھلے نہ اب جس دل کو ناک کرنے کو
 بزرگ شیشہ وقت اشک ریزی کے
 سوا ناخن دست فامیر دل سے
 علق قتل ہو دشت کا اب میری کینہ
 کہ در مرتبہ فصل ہبسا میں کھولی
 ہزار حیف کہ یہ میری دل کی شستہ کی
 کھلے جو کام سے میری پڑی ہزارگرہ
 کروں گا میں بد م واپسین شامگرہ
 چوئے بزرگ سحاب تگرہ بارگرہ
 رکھے ہو کیوں مری خاطر کو روزگارگرہ
 رہی زمانہ میں ایک یہ بھی ایک بارگرہ
 جو ساتھ آہ کے پچس کے ہو غبارگرہ
 کشادہ کار رہا رہا میں بدوارگرہ
 کہ بندیا میں دیجا ہے جسویا گرہ
 نہیں بے بسکھی دل کی پائدارگرہ
 ہمارے اشک کے جو قافلہ میں بارگرہ
 گلے سے پڑتی ہے دل تک ہزارگرہ
 کھلی نہ بحر جہان میں حساب دارگرہ
 پہونچتی ہے بدم تیغ استوارگرہ
 صبا نے غنچوں کی جاسوسے لالہ گرہ
 کھلی نہ لے نفس سرد ایک بارگرہ

۷۹
 ۱۹۰

کہ اب نہ سے یاروں کی کھیلین پارگرہ
 غلطی تو نہ پائیں بسکھارگرہ
 ۱۹۰
 کیا کلام کی جہانگیرہ
 غضب کیا پختہ جہانگیرہ
 شامان کی ہو جاس تارگرہ
 شات چنی یاد رکھتا اعتبارگرہ
 کہ ہو موئن کی انین رکھتا اعتبارگرہ
 ۹۰
 گرنی پشت فلک پہ شکارگرہ
 تو لکشان دھنیں ہو جہاں شکارگرہ
 جواد سے عدل میں جہاں شکارگرہ
 تو ہو سکتے ہیں جہاں شکارگرہ
 کیا ہے دین جہاں شکارگرہ
 ہونی ہے پختہ خیال اور وصف گلزارگرہ
 شامان اور پختہ خیال اور وصف گلزارگرہ
 ہونا کوئی نہ سہا کوئی زینت ارگرہ
 ہر ایک پختہ خیال اور وصف گلزارگرہ

ان پوجین میں

جہاں ہوں وہاں ہوں
جانبین میں ہوں گے
کیون میں تیری پائی
سے بے زبان
نہیں بات میری تو جو نہ بھی
پھر اور طائران
کہ جسے میں نے نہ مانا
دلدار کی تجھ کوئی
ظالمین نوازی میں
کہ وہاں کا فرمان
آتی
جو دیکھا
یہ نہیں

کلمہ حق ہے یہ کہ زبان سے اپنے
 دین میں قسم جہاد سے فرود فیض ہو اسی زبان تک
 دہم عیسیٰ سے فرود فیض ہو اسی زبان تک
 شمع میں گلو زمین کا ہر چھوٹا پتھر
 چوٹا پتھر کی خاک سے کچھ دودھ نہیں
 کلمہ حق ہے یہ کہ زبان سے اپنے
 دین میں قسم جہاد سے فرود فیض ہو اسی زبان تک
 دہم عیسیٰ سے فرود فیض ہو اسی زبان تک
 شمع میں گلو زمین کا ہر چھوٹا پتھر
 چوٹا پتھر کی خاک سے کچھ دودھ نہیں

سوسن کی زبان کو یہ زبان ان پر برابر
تجہ مع میں یہ نظم ہزبان ہے برابر
دل و دستون کا خرم و شادان کی برابر
آتشکدہ و سینہ سوزان ہے برابر

جس باچپن و صفت لوگ تیرے کیا ہر
سودا بد غایت کرے سہا سہا
یارب یہ سدا گوش زد اپنے ہو کہ باہم
کہتے پھرین دشمن کہ تپ غم سے ہمارا

تاسیر المؤمنین اسد اللہ الغالب علی ابن
ابن طالب صلوٰۃ اللہ علیہ

تیغِ اردو نے کیا ملک خزانِ مثال
 دیکھ کر بلخِ جہان میں کرمِ عز و جل
 ڈال سے باتِ تلک پہلے تو لکھیا پیل
 کہ جو قطعِ غلے کرنے پر نخل
 پوششِ جھینٹ قلندر کا ہر وشتِ جل
 کا رنگاشی مانی ہے دوم وہ اول
 ہار پہنانے کو اشجار کے ہر سو اول
 لوٹے ہے سبزہ پہ از بسکہ موعا پہ سبک
 شمعِ سان گرمیِ نظارہ سوجاتی ہے بگل

اودھ گیا جس منور کا چمنستان عکس
سجدہ شکر میں ہے شاخ نمودار ہر ایک
قوت نامیہ لیتی ہے نباتات کا عرض
واسطے طلعت نور و زکے ہر بلک کو بیج
بخشتی ہو گل نورست کی رنگ آئینہ
عکس گلبن یزین پر ہے کہ جسکے لگو
آبارش میں پروتے مین گہاؤ تو نگ
بار سے آب روان عکس جو ہم گل کے
شاخ مین گل کی نزاکت یہ ہم خوشی ہے

[illegible]

سناغسک سے رتہ رتہ پڑی ہے یہاں تک کہ اس کو بھوک لگی ہو
 سناغسک کے پاس پہنچ کر اس کو دیکھا تو اس کو بھوک لگی ہو
 سناغسک کے پاس پہنچ کر اس کو دیکھا تو اس کو بھوک لگی ہو
 سناغسک کے پاس پہنچ کر اس کو دیکھا تو اس کو بھوک لگی ہو

عبدقداد ہے عشقِ نونی ہو فیض
ادبی بخشش نونی ہو فیض
و کہ اس بھجان تر سا گدا کر در کا
دین و دنیا کی ہے ایشاں کین
دولت ہر دو جہان سے ہو
سیاہ مین در

خاندان بزرگوار
 شمس المصطفیٰ کی پشت پر
 بیست عدل یہ تیری ہر دم کی
 سانسے دردم آہو سے گئے
 گنگ سے گنگ سے گنگ سے
 دل مجھوں کی جو میدان میں کر رہے
 نرہین دین محمد کے سوا اور مل
 استقامت کا زمانیکہ قدم جاہی نکل
 پڑے دریا میں جو وہ تفرقہ اندازا
 دیکھ کر اوسکو علم ہاتھ میں تیری یک پل
 منجھ رہے ہیں اوسکے دین آجا خلی
 خواہ بر روئے قزو خواہ وہ پشت چل
 نہ جھڑے وہ نہ فری وہ نہ پڑو وہ میں کل
 ہے وہ محبوب جسے کیے نہایت چل
 دائرہ پنج تصور کے نہیں پڑتی کل
 زلف معشوق کا دیکھو سے نگہا دھول
 ہی چلاؤ گی کی طرح چال میں اوسکے چل
 پڑ سکے چھپے نہ اوسکے کوئی جزا اوسکے فضل
 اعتقادات حکیمانہ میں آجا خلی
 مارے جو وہی دین میں پشت فلک و کھنہ

دوسرے تین دو سر کالین کروں کیا شہین
 اوسکے قبضہ پہ جو ہو دست مبارک تیر
 کھینچ اوسے اگر تو عہد پر کرے میدان میں
 عرض میں سے دو طرف ہو کو لگے ہنر
 جمع کب رہ سکین اعدا کے جو اس خسر
 تو ام اجزا جو موالید کے ہیں یکدگر
 نرم اور سخت مساوی ہر کسو پر آوے
 اوسکو آسیب نہیں صورت شہین
 زمین راں ہے جو ترے خرش فلک شیر
 شکل کیا اوسکی تباؤں کہ جسے شوخی سو
 اوسکی سر جوئی کامین حسن کمون کیا کو
 بے گنہ و کام سے باہر ہے کچھ اوسکی نعت
 یہ وہ ہاتھ سے شاطر کے اگر سو جاوے
 جست و خیز اوسکی بیان کیجی کریش حکیم
 حاش سہن زین کو ذرہ جو ادھک جاغنا

شمس المصطفیٰ کی پشت پر
 بیست عدل یہ تیری ہر دم کی
 سانسے دردم آہو سے گئے
 گنگ سے گنگ سے گنگ سے
 دل مجھوں کی جو میدان میں کر رہے
 نرہین دین محمد کے سوا اور مل
 استقامت کا زمانیکہ قدم جاہی نکل
 پڑے دریا میں جو وہ تفرقہ اندازا
 دیکھ کر اوسکو علم ہاتھ میں تیری یک پل
 منجھ رہے ہیں اوسکے دین آجا خلی
 خواہ بر روئے قزو خواہ وہ پشت چل
 نہ جھڑے وہ نہ فری وہ نہ پڑو وہ میں کل
 ہے وہ محبوب جسے کیے نہایت چل
 دائرہ پنج تصور کے نہیں پڑتی کل
 زلف معشوق کا دیکھو سے نگہا دھول
 ہی چلاؤ گی کی طرح چال میں اوسکے چل
 پڑ سکے چھپے نہ اوسکے کوئی جزا اوسکے فضل
 اعتقادات حکیمانہ میں آجا خلی
 مارے جو وہی دین میں پشت فلک و کھنہ

شمس المصطفیٰ کی پشت پر
 بیست عدل یہ تیری ہر دم کی
 سانسے دردم آہو سے گئے
 گنگ سے گنگ سے گنگ سے
 دل مجھوں کی جو میدان میں کر رہے
 نرہین دین محمد کے سوا اور مل
 استقامت کا زمانیکہ قدم جاہی نکل
 پڑے دریا میں جو وہ تفرقہ اندازا
 دیکھ کر اوسکو علم ہاتھ میں تیری یک پل
 منجھ رہے ہیں اوسکے دین آجا خلی
 خواہ بر روئے قزو خواہ وہ پشت چل
 نہ جھڑے وہ نہ فری وہ نہ پڑو وہ میں کل
 ہے وہ محبوب جسے کیے نہایت چل
 دائرہ پنج تصور کے نہیں پڑتی کل
 زلف معشوق کا دیکھو سے نگہا دھول
 ہی چلاؤ گی کی طرح چال میں اوسکے چل
 پڑ سکے چھپے نہ اوسکے کوئی جزا اوسکے فضل
 اعتقادات حکیمانہ میں آجا خلی
 مارے جو وہی دین میں پشت فلک و کھنہ

پہلے سے جو کچھ میں نے کہا ہے وہ سب سچ ہے اور میں نے کبھی جھوٹ نہیں کہا ہے۔
 میں نے جو کچھ کہا ہے وہ سب سچ ہے اور میں نے کبھی جھوٹ نہیں کہا ہے۔
 میں نے جو کچھ کہا ہے وہ سب سچ ہے اور میں نے کبھی جھوٹ نہیں کہا ہے۔

رقص بیاض کچھ اب وہی میں پر نہیں
 کیونکہ آواز منہی ہو گئے سے باہر
 امرحق سے جو ملا کہنے یہ پیا ہوس نہیں
 عرض دونوں نے کیا یوں بجا باند
 آخرش تجھ کو ہے پایا متعل اوس کا
 دشت ازل میں جو تھکان کو کو تجھے بجا
 کر اسے کر کے بیان سمجھوں شاکہ میں نے
 مجھ سا جو کوئی در کا اسد اللہ کی ہر
 محرم گنہ جو تیرا ہو کر سے تیری روح
 وصف تیر کی ہے شایان زبان تیری
 مع اپنی نہ سمجھ یہ جو کیا میں اس سے
 عرض احوال چاہنا ہی مجھ اس سونہ
 سو تو وہ کیا ہر رہا ہو وہی جو تجھے مخفی
 سب کا احوال تیرے پیش ضمیر روشن
 پکروں کیا میں کہ جو تھو پھر دل میرا

پہچھے پوری فلک کے بھی نہ باج منڈل
 شرم سے ساز کے پردہ نہیں عدا جو مصل
 حکم کا بار ترے کوہ و فلک کو باز دل
 بوجہ امین ہے بہت ہم ہیں گرفتار کس
 جب یہ دیکھا کہ کسی سے نہیں کتا پھل
 کچھ ترے وصف تو بہت نہیں کتا پھل
 خلق سمجھے گی دماغ اوس کا ہوا پھل
 کلمہ رشیر کو رو بہ کے نہ سمجھے پھل
 سو تو جز علم خدا علم ہے سب کا مصل
 سمجھے تو آپ کو ہی یا تجھ کو خدا وند اہل
 رتبہ تجھ روح کا اعلیٰ ہے سخن ہر پھل
 تا آخر جو یہ موزون میں کیا ازل اول
 سا وہ روحی ہے مرے کیجیے پنظم حمل
 ایک سو دونوں میں کیا ماضی کیا مستقبل
 گرد مشر چرخ سے جو شیشہ ستا بیکل

میں نے جو کچھ کہا ہے وہ سب سچ ہے اور میں نے کبھی جھوٹ نہیں کہا ہے۔
 میں نے جو کچھ کہا ہے وہ سب سچ ہے اور میں نے کبھی جھوٹ نہیں کہا ہے۔
 میں نے جو کچھ کہا ہے وہ سب سچ ہے اور میں نے کبھی جھوٹ نہیں کہا ہے۔

میں نے جو کچھ کہا ہے وہ سب سچ ہے اور میں نے کبھی جھوٹ نہیں کہا ہے۔
 میں نے جو کچھ کہا ہے وہ سب سچ ہے اور میں نے کبھی جھوٹ نہیں کہا ہے۔
 میں نے جو کچھ کہا ہے وہ سب سچ ہے اور میں نے کبھی جھوٹ نہیں کہا ہے۔

قدیر خود و درویش عالمی
لطف بقا رسد عالمی
ماستار سے یہ نظم کیلئے
جب تک کہ اس سے برابر کی سیدہ
نخل سید سے اپنے پیر
و مناقب حضرت امیر المومنین
امام المتقین علی ابن
ابی طالب صلوات اللہ علیہ
سنگ کو

سر اسے منظور ہونے کی کبھی چوٹی
 فائدہ اور سکون نہیں چھوڑے گا
 چشم مطلب بیدار رہے نہ چکے
 درمیں اس رو سے جسے اب بچل چل
 دوسری کا تو نہیں ہے دیکھو
 دل میں عشق کا شمع بج رہا ہے
 حال روشن کر کے اسے غلطی نہ
 مگر اسے غلطی نہ وقت شب بیکان

ماہ کے خاطر و وقت سدا ساری
 چھوڑے جانے کے لیے جہان ہر شہر
 بیکان کے لیے جہان ہر شہر
 جس کا وہ پوسے چھوڑے جہان
 جس کی طبیعت کو کون کون
 سر پر کون کی جگہ گردش کا اب سکریان
 کر یا رن نہ چھوڑے جو چھوڑے

۱۵
 فک و ذلت پر اسے پلین غلامان
 ہم تو نکالے اسے فک و ذلت
 تار کی تار پر دیکھا صاحب
 ایک کیسے تھیں اس سلا کو نہ مفران
 جس دیر و پوینین کا ہے چین لگی پھان
 ہنسا کر اسے بھول خانی تو نہ دوسکا ذر
 کہ ہم نکل کا تیرے چین میں ہو بیان

منہ پہ لاوے آرسی تا عیب ہی مزان
 پیچ او سکے چال کا دیکھو تو ہے شکل کا
 چکین بین تو زمین خاکستر کے یہ چنگاریاں
 پھر نہ آیا اسکے گھر اسکا گلیا جیسا
 بند رہا ہے یہ معنی کو بصورت ہو رہا
 تانہ باندھا چاہے محکم کرادے یہ بگیاں
 غنچہ گل اس سبب سے بگیاں ہو کا ہر مکان
 خار ہو جاوین دوہین زنجیر باہر ہر مزان
 نام پیدا کر کے کوئی تو مٹا ہر نشان
 دکھ دہندون کی ہوا خواہیں ہی جانی
 خاک کے سر پر کرے دامان گل کا سا بیان
 پر کرے کھل الجواہر لیکے چشم سزا
 خشک کئے مزرع امید پر ہر جوان
 پوست کھینچے ہے ہما کا دیو کشت آسمان
 ہر سو ناکسان اس کو کسانکا ہر زبان

سنگ کو اتنے لیے کرتا ہے پانی آسمان
 مستعد آتا ہے یہ انہی گزند خلق پر
 خوان پر اس رو سے کہ مت سمجھو فک و ذلت
 ختم اسپر ہو چکی ہر خلق و خصلتی
 کام عالم کا ہسان جو ہے تصور ہو گیا
 کھولتا ہر گز نہیں ہے کا رستہ سگرہ
 تنگی اوقات کرتا ہے نصیب بن و لطف
 ناتوان کو دے توانائی اگر ادھیڑ
 دیکھو مکمل حوالہ عفا کا کہ اس ظالم کو ہاتھ
 در پے پنج و تعب رہتا ہے اہل درد
 پارہ بندہ در بدر محکوم چھوڑے دھوپ
 میل کھینچوید بے بنیامین یہ باریک عقل
 ابر دریا بار کو برسوں دشت تیر
 ہنس کو موتی چمکاتا ہے سدا یہ زمین
 رشتہ کو خاطر کرے سونے کو ہر کا جگر

طوطی تصویر اداسی رو بہ در کرتی ہے غلطی
 فوج دیدار کا تیرے ہوا آئینہ
 شرب نشان پر تمنا نہیں ہر دست باد
 ناز سنا کر سنا لیا مال نہ زار اہوان
 شہوہ کرتا ہے ترا بہر جہان
 علیسا ہر زمین اوس سے جلتا آسمان
 جس کو دیکھو ہر کوئی نالان ہر کون کا ہوا
 بلطف سے ان کا ذوق نہ نام جلا جلا ہوا
 دل

او کو تو سن کا جو چھائی ہو جھال
 پہنچو سطل کرا سندرین اور
 سن لطف اسٹھکی جا جکے کا لون کا بیان
 باغ بن سون نہیں کر سکتی بانہین بان
 دین فرج اچھا کو جکے شہر فوان عرب
 سب سے چرنا ہے خوش کرتا کہ چون سستہ دین پھل
 جابو بن زب کہ چون اسٹھکی کھل
 جلد کے پتے سے تھوڑا مو کا جیوان
 نقش حسن نہیں نکلتی کھل
 دین غزالان حرم نہیں نکلتی کھل
 سر سے جو ہے وہ بھی کھل نکلتی کھل
 دیکھ سو جانے سے کھل نکلتی کھل
 کھل نکلتی کھل نکلتی کھل

<p> او سکے حفظ عدل میں ہر کس تو ان کی مجال بند و بست ایسا ہر عالم میں کہ تھنکیت اس قدر رکھتی جو صولت او کی مشہور ڈال دین رویتن تن اوس ہنگام تھنکیت کب ہو جلا و فلک میں و گھڑی لڑائی او نگلیان اوڑجا دین دم پو کو دست کس میں یہ قدرت جو کوئی نہ ہو کھل دھار پانی کی دوہین پٹے زمین کو قعر صور اسرافیل سے کچھ کہ نہیں اون گیار جتنی ہے جمعیت اخلاک ہو تو شہر کیا تباؤن جس قدر او کی برش کا ہر جفا روز میدان سامی تو گر اوس تن کا جب کمر سے کھینچ کر بار ہو وہ او کو فرق ہے غرض جو ہر تو یہ او سکا جو کچھ تھنکیت ہے دو انگشت قضائی ہر م اعدا کر لے </p>	<p> دیکھ سکتا ہو حقارت ہو جو سوئی ناتوان اگر گدن کے واسطو رکھتا ہو حکم ریمان اگر صرف اعدا میں جا کر کیجیو سکا بیان موسیٰ باریک بینی گردن کو تباوین کشان ہونٹھ لاگو چاٹنے لگت کر و منحنین زبان آبداری او کی گر کیجیو قیاساً استخوان آتشا ہو دے گراو سکے عکس سو آب و دان کاٹ کر او دھڑ کو نکلے پردہ نہ آسان نکلے وہ اس میں ہو تو شور قیامت ہو جان تاب کیا باجم رہین اجزا ہی ارضی توان کیا کروں میں زور بازو اپنے مولا کا بیان کوئی نہ گردن سا جسکے سر کا ہو دھوا موسیٰ سر سے ناخن پاکٹ تھڑی دین شکل و نام او سکا تباؤن کی تحصیل لین ذوالفقار او سکے تین کہ توہین لیکن مردمان </p>
--	---

لا لار ادریم ہوشم خطی کو ہر و شان
 یو چلا دین میں یہ اوس گلگون کو دم دیا لطف
 جون پون بستے سے لہرانا ہو سکر دستان
 جب قدم رکھتا دہہ محبوب تپ ہو گام پو
 صدقہ کہنے میں خرام ناز پانا و لہر ان
 نکل و چلک جاوے شان امین بھاشان
 اسطرح اوڑجا دین پھر لے رنگ عاشقان
 اگر صرف اعدا یہ سیدھا ہو تو چون تھنکیت
 دیا تھوڑا سکھو پھینچے پھینچے رنگ عاشقان
 یہ غلط ہے کیوں او سکھو دھوا سکھان
 معذور ساز زمین کا اس قدر کہ ان
 ہو اگر شرق میں او سا تھنکیت کہ ان
 ملک دے را بکے اتنا ہی تھنکیت کہ ان
 پہنچے پناہ دے پناہ اسکان تھنکیت کہ ان
 پہنچے پناہ دے پناہ اسکان تھنکیت کہ ان
 پہنچے پناہ دے پناہ اسکان تھنکیت کہ ان
 پہنچے پناہ دے پناہ اسکان تھنکیت کہ ان

خوش ہوں میں شمع نور کا کہیں
 سو زمین ہند کو سو پہنچانے میری
 لے شہ دینا دین کے غلام کہیں
 پہنچانے میری شمع نور کا کہیں
 سو زمین ہند کو سو پہنچانے میری
 لے شہ دینا دین کے غلام کہیں
 پہنچانے میری شمع نور کا کہیں

اس چکا سو ازبان کو میری اوس مگر
 ہو کر زوڑون کو شمع نور کا کہیں
 مرتبہ جو جس جگہ اوسکا خیال عقل کل
 وہ جناب عالی ایسا ہے کہ جسکی روح میں
 انما کی آیت نازل ہونے سے پیدا ہو
 یہ سخن سنکر کہا میں نے کہ یاں تک تو قلم
 ہو یہ میری خیال ایدھر کہیں کرتا ہوں
 ہے غرض اس نظم سے اتنی کہ تاج پھیرے
 یا ولی المہر ہے مجھ پر تیغ گر چہ یہ
 لیکن ازبس جو گردن دکھایا ہو کج رنگ
 آفت نوگر ہم پہنچے کیسے واسطے
 خانہ چشم خلائیق سے اوشا کر خواب کو
 ہر کیسے بھیجے ہر اوج سعادت کو لیے
 گلشن امید سے لیکر نیم صبح دم
 گوش زد میری نکی اون کو کھو آواز خوش

مطلع بخیرم سے اس نظم میں جسکی بیان
 مجھ ہم سے نفع کو پہنچانے زمین و آسمان
 کہ میری لین سے ہم دوز اور نعل و کمر و کمان
 لیکن اس دوزخ سے پہنچانے میری دل
 فوہش دگر موافق پہنچانے چاہوں سولن

اس سوا اور کیا نہیں دنیا کی جگہ خوش
 چکیا چکیا نہ سو دایا نصیب کو دعا کی غفلان
 اس سوا اور کیا نہیں دنیا کی جگہ خوش
 چکیا چکیا نہ سو دایا نصیب کو دعا کی غفلان

[illegible]

بہشت ہے اس شرم سے بروز شمار
 جہنم ہے اس کو بھلائی دس میں
 انھوں کی نظر دین ہوگی بہشت کی قدر
 ہلک کو ہند نازک کی طرح ہو دشتار
 بنی تاش سے انھوں کو دان نہویں
 کوئی سیر کرے اس دس دیار کا گلزار
 یقین دل کو اگر ساکنان جنت سے

جہاں کی خاک کو چہرہ شرف عجب کیا ہے جہان کے مرگ کو کہتا ہے خضر عراب جو کچھ کہ مجھے سنئے صدق ہو تو باد کہ خدا سخاوت سے اگر آسمان کی گردش سے فلک سے اس کو ملا لگائے کہ ان تہوں اگر وہ خاک سے اس کو شفا کی نیت سے ہے اس قدر وہ زمین نور سے ہر لالہ اسی ہی غم سے جہان میں ظہور کرتی صبح	کہ فر عرش ہے گروہ سے اس کے قریب چار خدا انصیب کرے مجکو زندگی یکبار متحدی سے فرنگی ہو جو کرے اسکا قضا جلیب ہوئی کر مسیح ہو بہار جب دس مہار کے جادو بکش غرقت قضا قضا ہی کرے نکال کر کرتے تکرار کہ جب کی رات کے گے نہیں ہو دکو قرا ہمیشہ پنجہ خورشید سے گریبان تار
---	--

ہوا کے وصف میں ادب کے لکھو نہیں غزل مرا سخن رہے سر سبز تار بروز شمار

زہر سوا کو تراوت نے وان کیا ہر شمار اگر اس طرف سے ہوا جو صبا چہر کھین جو نخل خشک کی تصویر کھینچو وان نقاش عجب نہیں ہے کہ ہوں اس سوا دانہ بن غرض میں کیا کہوں یار چمن میں قدرت کے	شرار رنگ میں ہر شک انہ ہاے فنا نہو سوا سے زمر و عقیق وان زہار ہر ایک شاخ و دھن سبز ہو کے لادو بار اگر زمین پر گرے ٹوٹے سہر زوار عجب ہر لطف کی اس قطعہ میں پہا
--	---

ایسا شرف و مغرب شرف زمین و آسمان
 ہوا کے شرف و مغرب شرف زمین و آسمان
 ہوا کے شرف و مغرب شرف زمین و آسمان
 ہوا کے شرف و مغرب شرف زمین و آسمان
 ہوا کے شرف و مغرب شرف زمین و آسمان

ہر بلا سے پہن ساکن اوغون کو ہر طرف کو گذار
 جہاں میں کہ اسی شرم سے بروز شمار
 جہنم ہے اس کو بھلائی دس میں
 انھوں کی نظر دین ہوگی بہشت کی قدر
 ہلک کو ہند نازک کی طرح ہو دشتار
 بنی تاش سے انھوں کو دان نہویں
 کوئی سیر کرے اس دس دیار کا گلزار
 یقین دل کو اگر ساکنان جنت سے
 بہشت ہے اس شرم سے بروز شمار
 جہنم ہے اس کو بھلائی دس میں
 انھوں کی نظر دین ہوگی بہشت کی قدر
 ہلک کو ہند نازک کی طرح ہو دشتار
 بنی تاش سے انھوں کو دان نہویں
 کوئی سیر کرے اس دس دیار کا گلزار
 یقین دل کو اگر ساکنان جنت سے

کے چہ انشد ان لائے الہ اللہ
 عدم میں کفر سے یاد کر تیرے تلواری
 مخالف سے کمان کے تیرے روز بزرگ کے قرار
 چنانچہ چو پہلے ہے تیر خیال کا پیمان
 سے ہے وہ ان سے گزرتی ہے کچھ کچھ
 کمان زبان کو ہے طاقت کے چبھنے کی
 اور سلطنت اور سلیمان کی کین زینار
 جو جودین لاکھ غلبہ کی غلبہ کی
 غلبہ کی غلبہ کی غلبہ کی غلبہ کی

خدا خواستہ دیوے چار عنصر میں
 ابھی فنا کرے منفذ ہوا کا ذرہ خاک
 گراو سکا حکم اٹھاوے جہان سے رشتہ کفر
 یقین تو جان کہ میزان عدل میں اس کے
 اویس کے عدل میں ہے کہ چوینے کو خنوا
 شکوہ نیمہ گا اوس کے بیان کروں میں
 کہ جسکی کیلکے برفت خاک ہر چکر میں
 نہیں ستارہ ہیں یہ بلک لوثنا ہو گا
 کرے ہے عرش اوسے اپنی جہیہ چننا
 کیست خامہ نے ابل و سکے وصف گنگنا
 چن میں صنع کے جسکے سکر دی آگے
 غرض وہ گرم عنان ہو کے جب چلتا ہو
 بیان جلدی کا اوسکے کما تاشک میں
 چڑھا براق کے را کب نے دوش پلیٹے
 امیدوار چون غیبت سے اب باجک لانا

گراو سکی راے بدلنا طبیعتوں کا قرار
 پنچوٹے پانی کا قطرہ جہان میں ایک شمار
 مجال کیا جو سلیمان میں رہے زینار
 ہوا ہے دائہ خردل برابر کہ سار
 مجال کیا ہے کہ دم مارے آرد زخوار
 کمان خیال کو ہے پونچو کاوان تکٹ
 اویس کے بوجھ سے ہر صفو زین کو قرار
 اسی حسد سے انکار وں چرخ علیہ نما
 گراو سکے فرش کا جبار و بے پنچو عبا
 کیا ہے صفو کاغذ کو تختہ گلزار
 کجھونہ ایک قدم چل سکی نسیم بہار
 نہیں پونچتی ہے برق او کو گرد کو نوا
 ملک کو جسکے سواری کا غم چو شوا
 سکھائی جسکو سواری وہی ہو اوپو حوا
 حضور یا خلف الصدق حیدر کرار

کربن جو اوپو میں کیا کر دن بہیات
 بیان کیا ہے چو چو چو چو چو چو
 موعہ گواہ چو چو چو چو چو چو
 کربن میں خدایا اسکان کیچے چلو
 شہا گزرتی ہے شمش کا کیچے چلو
 ہر زبیں شکم میں جود نے ہے
 ۹۱
 کربن میں خدایا اسکان کیچے چلو
 شہا گزرتی ہے شمش کا کیچے چلو
 ہر زبیں شکم میں جود نے ہے
 کربن میں خدایا اسکان کیچے چلو
 شہا گزرتی ہے شمش کا کیچے چلو
 ہر زبیں شکم میں جود نے ہے

صفا نوال میں اوسکی سکین ہو گیا
 کہ نور معزت اوسکی سکین ہو گیا
 صفا نوال میں اوسکی سکین ہو گیا
 کہ نور معزت اوسکی سکین ہو گیا
 صفا نوال میں اوسکی سکین ہو گیا
 کہ نور معزت اوسکی سکین ہو گیا
 صفا نوال میں اوسکی سکین ہو گیا
 کہ نور معزت اوسکی سکین ہو گیا

گونگی ہو راستی دینا میں پیش رفت
 کی کلام متنا کو کہ خین شون و شکار
 شن کا ادھکس چتر باز گون کی زندگی سے
 بار گران سنہ سب کس کو وقت جان تلک
 کھین وہ ایک شب تو سر شمع پر نگاہ
 دہن شمع ان تلک

قبول ہو دین کجی ایسے اظہار
عیشہ دیکھے ہیں پنج ششم لیل و نہار
خدا انوسہ اعدائے نیکل ادباً

چہارم آنکھ بہہ دوستان ہر دو جہان
رہے فلک پر مہ و مہر جب تلک قائم
مواہیان کے قدم سے لگا رہے اقبال

منقبت قرۃ العین (ان) الحنین اعمی حضرت
امام کاظمین صلوٰۃ اللہ علیہ

جو ان شمع زندگانی ہے میری زبان تلک
 روشن دلون کا کام نہ چوئے بیان تلک
 لائے دو چند ہوئے چوئے چو سنگ و فلک
 ہے کسوت کج بو گل زعفران تلک
 سایہ کو امتیاج نہیں زردمان تلک
 ملک وہ ادب سے آن کر گشتگان تلک
 بے جا جرات سے گیا رہزان تلک
 شمشیر زامیل کی قیمت کہاں تلک
 پاوے نہ راہ صرف زبان سن تلک
 پہونچاوے یہ جن کوئی گردن کشان تلک

ہر پرورش سخن کی مجھ را بنی جان تلک
 خاموشی آئینہ کی کسے حال رو خلق
 ہے ظالموں کو سنتی دوران مدد کینہ
 بے ماتم اس جبین میں نہیں خندہ طر
 افتادگان نہ لین مدد غیر بہر اوج
 گرد آب تک پہنچ کے کنار ہو دو غن
 سید صون و منحرف ہو سوا پناہ و مدد
 کیا او سکی قدر ہو چسپاں نگو سید
 لاف سپید گوی نہ بکے مرز است باز
 پاچوس نہ کسو کے نہ پیدا کرین غور

گنہ گار کی ہوسرستی دینا میں پیش رفت
 پھر سستی دیکھتا ہوں سداخت اوچھین
 سختی سے گزری اہل سعادت کی لین مائل
 بہت منحصر غذا ہے اہل سعادۃ کی لین مائل
 یسین پر گھر عشق میں نقصان چشم سے
 آتش بند ہو دوس تو فرزند تماش آب
 ہو دوس دوس کو کہ نہ سود و زیان تلک
 تنہا نہیں ہو تو قصیدہ درجہ میں تلک
 ایسی غزل گون کہ پڑھیں بیلان تلک
 ۹۲
 سورت
 حکمت بیان تلک

کیفیت ہے چنانچہ
بیل سے سست ہو کر اب باغیان
صحن چین میں چرتے ہیں تہی سے
لیکچر کی میز سے اب بروان کا
نشوونما سے سبز ہو گیا
انھوں نے خود چلا کر خانہ

سویں پو اس نامک کی
آتا ہے عارف بہت مند ہے
ساقی تھا نہ شہید نہ سنا
سبک نہ نکلے

[illegible]

زبان آبرو سے ہو چکا ہے کہ اشعار زبانی
 زبان آبرو سے ہو چکا ہے کہ اشعار زبانی
 زبان آبرو سے ہو چکا ہے کہ اشعار زبانی
 زبان آبرو سے ہو چکا ہے کہ اشعار زبانی

روشن ہوا کہ چراغ سے جون نکل شمع دان میٹھا لگے ہے منہ کو میر سے زہر دشمنی مشکل بہت ہے ام قناعت جہان کو چ سہنہ زیادہ تاشب ہفتم سے ماہ کون تھا نیکو رات کی قناعت میں کافر شعر کہ زیادہ ہیں یہ دل میں کہ اس فن کی آہ تو چند بیت مدح میں اس کے قصیدہ طبع تا ہو یقین کہ نہ غیر بہت سی سے ادس کا نام چھوڑوں نہ اس کو کچھ اس ابیات کلام القصہ گذری تھی مجھ شرب اس خیال میں ایسا ہی مارا ایک تما چاکہ تا ہنوز کہنے لگا وہ مجھے کہ سودا ہزار حیف یہ قصد ہو ترا کہ میں لیکر بیاض ہاتھ بہر فلاح دامن بہت نہ چھوڑے عزت کی گر ہو گوشہ دامن پنہان	پہونچا ہے داغ دل کا مری امتحان ملک پہونچے ہر شہد دوستی امتحان ملک لیکر زمین سے چرخ کے باشندگان ملک قلعہ نہ رہتے دیکھا کھجوریں ہم جان ملک ناگہ طبع کو مرص نے جنبش دی یان ملک جا پہونچو نہیں اگر کسی خواب خان ملک ایسی ہی کہہ کے لاؤں قلم کی زبان ملک اوٹھے کسو ہی طرح نہ دور جہان ملک لی کھود کر زمین کو کنج نہان ملک ناگاہ پیر عقل نے آادس مکان ملک پہونچی ہر رنگ چہرہ گل ارغوان ملک آخاہ میں نے تجھ کو نہ سمجھا تھا یان ملک پہونچا کہ دن گاہر دروہر دربان ملک تنگی سے گر ہو چاک گریبان جان ملک دستار خوان گونہ بچھے یاں دان ملک
--	--

۹۳
 ہر چہ کہ ہو چکا ہے کہ اشعار زبانی
 ہر چہ کہ ہو چکا ہے کہ اشعار زبانی
 ہر چہ کہ ہو چکا ہے کہ اشعار زبانی
 ہر چہ کہ ہو چکا ہے کہ اشعار زبانی

ہر چہ کہ ہو چکا ہے کہ اشعار زبانی
 ہر چہ کہ ہو چکا ہے کہ اشعار زبانی
 ہر چہ کہ ہو چکا ہے کہ اشعار زبانی
 ہر چہ کہ ہو چکا ہے کہ اشعار زبانی

ہون بن حرون مسی نہ آؤن زبانی تلک
 جاکہ کوش کن سک کو قس نہ دی تلک
 یضخت خیال آؤن سنیایا وہان تلک
 جہاکہ مرغ قدر تھار اہل بال تلک
 جبریل کا توں یک اوس مکان تلک
 وہ سرزمین پوچنی ہری ہے جہاں تلک
 جہدہ گراو سطر کرس اودشان تلک
 بخشش کو پھر نہ کام پتے ان تلک
 جو معنی شریف قضا کرے اس تلک

از بس ایل و نکلے عدل سحر مور ہر جہاں
 بچہ جو گو سپنہ کا گم ہو تو گرگ و شیر
 رہنے کو جگہ میں صورت افسوس کتنی
 انگشت چو سنر کے تین طفل شیر خوا
 جب سے ہوتی ہے گلشن دنیا میں بہا
 گلچین کی کیا مجال جو توڑے چمن چوں
 ہرگز نہیں اس عہد مبارک میں یہ مجال
 قوت سے اونکے عدل کو ابے بر آسمان
 مار سید سے لینے ہیں وہ کام اندون
 کب دنکے المقون کی ثنا مجھے ہو کر
 باندھے اونھوں کو پانوں سے گر مہر و ماہ کو
 پھر نوبت شمار مہ و سال زیر چرخ
 ہیبت کی اونکے تیغ کا میں کیا کروں بیان
 نہ زبان خواب میں جو پڑے پو تھی برہن
 پس جو کوئی کہ ایسے ہوں اونکا حضور چوں
 ہونچا کہ کی طرح مری گشت جان تلک
 ایسا دیلین جاؤں میں کیسا سلسلہ تلک
 کب دست رس چو ہر کسی ارمان تلک
 ناگہ اونھیں سکے ذرہ خورشید فضل سن
 ہونچا کہ کی طرح مری گشت جان تلک
 ایسا دیلین جاؤں میں کیسا سلسلہ تلک
 کب دست رس چو ہر کسی ارمان تلک

جہاں کوش کن سک کو قس نہ دی تلک
 یضخت خیال آؤن سنیایا وہان تلک
 جہاکہ مرغ قدر تھار اہل بال تلک
 جبریل کا توں یک اوس مکان تلک
 وہ سرزمین پوچنی ہری ہے جہاں تلک
 جہدہ گراو سطر کرس اودشان تلک
 بخشش کو پھر نہ کام پتے ان تلک
 جو معنی شریف قضا کرے اس تلک

۹۴
 سورا

نقطہ پورے راہ قلم کے تیش میں تلک
 جہاں کوش کن سک کو قس نہ دی تلک
 یضخت خیال آؤن سنیایا وہان تلک
 جہاکہ مرغ قدر تھار اہل بال تلک
 جبریل کا توں یک اوس مکان تلک
 وہ سرزمین پوچنی ہری ہے جہاں تلک
 جہدہ گراو سطر کرس اودشان تلک
 بخشش کو پھر نہ کام پتے ان تلک
 جو معنی شریف قضا کرے اس تلک

یوسفین میری جھونک کی سندھ شکرانہ
 ہوا ہونے کے غناشاک دامن دریا
 ہوا ہونے کے غناشاک دامن دریا
 ہوا ہونے کے غناشاک دامن دریا

یا کاظمین چرخ ستمگر کے ہاتھ سے سدر مق مجھے ہوتھاری جناب سے اس چرخ دون پرست تلے ہر شست جو لیکن جو یہ قصیدہ کوہ دو پیکر آب برگز نہ لینے دون اسے جز ایک شست کا تاہر فراخ دامن چرخ منحصر تاشکل کمکشان ہے اژدر سے شیر	پونچ کر کار و اس کے میری استخوان ملک محتاج تا بخاؤن کسی ناکسان ملک مانند آسیا کے پھرون اب کسان ملک چاہے صلے میں ہند سے لڑ صفیان ملک سو واکو دو بلا کے گراس آستان ملک جون ہر دست لاج ہے دوستان ملک پونچا کرے گزند و مسد دشمنان ملک
--	---

قصیدہ در معرۃ العین رسول زمان حضرت امام
 ضامن علی موسی رضا شاہ خراسان

اگر عدم سے نہو ساتھ فکر و زری کا نہن میں طالب زرق آسمان کہ مجھے نخل وطن سے ہر غربت میں در کیفیت ہنر کو مفلسی ہرگز مضر نہیں کہ نہیں بلند بہت اگر ہوں نہ زیر چرخ ضعیف فتادگی میں یہ عزت ہر دیکھ اسی سرکش	تو آب و دانہ کو لے کر گھر نہ ہو پیدا یقین ہر کانسہ و اثر و نین کہ نہیں کہ آب بخت ہر جب تک چو تک میں صہبا چنار کو تہیدستی سے نقص جو ہر کا لال عید ہو عالم کا کیونکے روزہ کشا کہ نیک و بد نے کیا نقش پاکو راہ نما
---	--

۹۵
 چرخ ستمگر کے ہاتھ سے
 چرخ ستمگر کے ہاتھ سے
 چرخ ستمگر کے ہاتھ سے

وہ کہ لوگ ہیں کیسے دل شکنی سے
 کیسے دل شکنی سے وہ کہ لوگ ہیں
 کیسے دل شکنی سے وہ کہ لوگ ہیں

ہنسا کر دن میں تیری موجوں میں کھل گیا
 جیسے کہ گریبان سے گریبان سے گریبان سے
 خون نہاں ہے تو تیری زبان سے نہاں ہے
 کہان زبان کو نہاں ہے خاک سے اوجھا
 سے دیا ہے منہ سے چھوٹی کا حد استغنا
 وہ اپنے منہ سے چھوٹی کا حد استغنا
 چوٹی سے منہ سے چھوٹی کا حد استغنا
 چوٹی سے منہ سے چھوٹی کا حد استغنا

زہنہ وہ گنبد زین کہ جسکا ہر یہ شکوہ کہ کہنہ جانکے جگو جناب اقدس نے شعاع نور سے خورشید جسکے قہر کی زمیں کیا ہے مریض اد سے جو اہر سے اگر نہوے یہ کم یاب دان کو مصدق جبین آئینہ مہر و مہ نور و مشن ہر ایک حلقہ زنجیر سقف میں اد کے بیان میں کیا کروں اس لطف کو تین بسان بیہ پڑ آب عاشقان جاری دکھاؤں کس کو میں اس گنبد طلا عکس ہوا ہر دل کو یقین یہ کہ حوض کوثر میں نہ ہر وہ حوض کہ خلد سے جسکے شیشہ دلا طویل نکر مرع غائبانہ کو	فلک نے دیکھ جسے دل میں چچ کا کوکا نیا کیا ہے سدرنوسے آسمان طلا ہلک چھپکنے سے یک درجہ ہی نہیں ہے کان لعل سے خالی گھر سے ہر دیا نپاوے لعل یہ قیمت ندور کو ہو یہا غبار وڑ سے یہ او سکے اگر نپا وڑ عجب ہی لطف سے ہر حق کو نصیب چھنا ہوزلف میں محبوب کے دل عشق ہے اد کے صحن میں ایک حوض کوثر کا کہ حیطرقی ہی پانی میں اد کے جلوہ کرے ہر آن کے گرد و نرسو آفتاب شنا ہمیشہ پر وہ ظلمات میں رہے ہے چھپا نیاز لیکے یہ مطلع حضور میں تو آ
---	---

مطلع

۹۷
 ہنسا کر دن میں تیری موجوں میں کھل گیا
 جیسے کہ گریبان سے گریبان سے گریبان سے
 خون نہاں ہے تو تیری زبان سے نہاں ہے
 کہان زبان کو نہاں ہے خاک سے اوجھا
 سے دیا ہے منہ سے چھوٹی کا حد استغنا
 وہ اپنے منہ سے چھوٹی کا حد استغنا
 چوٹی سے منہ سے چھوٹی کا حد استغنا
 چوٹی سے منہ سے چھوٹی کا حد استغنا

ہنسا کر دن میں تیری موجوں میں کھل گیا
 جیسے کہ گریبان سے گریبان سے گریبان سے
 خون نہاں ہے تو تیری زبان سے نہاں ہے
 کہان زبان کو نہاں ہے خاک سے اوجھا
 سے دیا ہے منہ سے چھوٹی کا حد استغنا
 وہ اپنے منہ سے چھوٹی کا حد استغنا
 چوٹی سے منہ سے چھوٹی کا حد استغنا
 چوٹی سے منہ سے چھوٹی کا حد استغنا

اوستاد کی اس بندہ کی اور شرفی و محبتی
 شہود و دیباغی کی سب میں کہ ہر محبتی
 مضمون جو ہو ریخت کا تازہ کسی
 کرتے ہیں اور سے فارسی زبان و صحت کی
 شہرہ کیا جن نے بڑے کمال کے جوہر
 اور ان کا کوئی فضل و کمالات سے
 میں طرزدہ مہجون جوہر و خیل سے
 پوچھ کر کوئی کیا میں یہ دونوں
 پوچھ کر کوئی کیا میں یہ دونوں
 پوچھ کر کوئی کیا میں یہ دونوں

پکڑی جو لٹورے نے کہیں کھیتی سوڑیا
 یا شب کو بیاگھو نسلے میں جگہوں کو لاک
 صاحب سخن اس طبقہ شعرا میں کہی ہیں
 مصرعہ میں اگر پشہ معنی قلوب بند
 نقارہ کا مضمون بد رستی جو یہ باند
 سمجھیں میں کلام اپنا بہ از سورہ کو
 کرتے ہیں مجالس میں پھرا سو کو بہ بی
 اس خط کے عہد سے ملے وہ نہ بڑا
 اوستاد کی انکے ہی اوتھوں کو یہیت
 اتنا تو لازم رکھو الفاظ کا ملحوظ
 جب تک کہ نہ منظوم ہو پاسنگ ترا
 تم شعرو سخن اپنے کی بندش میں کیا
 چہرہ کو نہ معشوق کے دو شمع سے تشبیہ
 مضمون جو قوزلف کا معشوق کہی
 ملحوظ قرائن رکھو ہر آن نظم میں

سمجھا کہ نہیں باز کوئی مجھ سا کلاں گیر
 جانے یہ دل اپنے میں کیا ماہ کو تسخیر
 ہم بزم سخندان کو نہ ان سے کرے تقیر
 ز غم اپنے میں سمجھے میں کیا پیل کو زنجیر
 کوس من الملک کے ٹھونکین جو ہم کو
 یعنی جو میں سو خواب فراموش کی تعبیر
 سامع کرے تحسین میں او کو کچھ بدیر
 جو ملک سخن کے ہیں مہندوں میں شاہ
 انظری نہ تناسب ہو تو کچھ مت کر تو بڑا
 بے نیچہ و ناخن نہ لکھو دو وہ کو کم شہر
 باندھو نہ کبھو شعر میں تم لفظ شکمیر
 بولو نگہ یار کو یار و نہ کبھو تیر
 تازلفون کو باندھو نہ کوشک جھگڑا
 لکھو الف و لام کے سیارہ کی تفسیر
 مرجع ہو مینوش تو ضمیر اوسکی ہوتی کیم

پوچھ کر کوئی کیا میں یہ دونوں
 پوچھ کر کوئی کیا میں یہ دونوں
 پوچھ کر کوئی کیا میں یہ دونوں
 پوچھ کر کوئی کیا میں یہ دونوں
 پوچھ کر کوئی کیا میں یہ دونوں
 پوچھ کر کوئی کیا میں یہ دونوں
 پوچھ کر کوئی کیا میں یہ دونوں
 پوچھ کر کوئی کیا میں یہ دونوں
 پوچھ کر کوئی کیا میں یہ دونوں
 پوچھ کر کوئی کیا میں یہ دونوں

۹۹
 قسطہ و دیباغی میں چلی نہیں نہ پیر
 ہو ایک بڑی ایک گم ہو سکتی کی و تفریق
 تعلیم کر سکی سینا بھی مست
 نسبت سے فلذات سانس پوچھ کر کوئی
 پتھر کی جو جس تو دان کیا کہ سہ
 ہما غنیہ اوستادی و شاگردی میں لازم
 یہ ہونے تو دونوں میں کوئی نہیں نقص
 بل کو چھوڑ سنی پرورش اوستا
 ہرگز نہ کر سکتی نہ کسی پرورش اوستا
 محبت سے ہونا فائدہ بخش کو ہرگز
 یہ بات ہے برصغور دل قابل تفسیر
 شہرہ کیا جن نے بڑے کمال کے جوہر
 اور ان کا کوئی فضل و کمالات سے
 میں طرزدہ مہجون جوہر و خیل سے
 پوچھ کر کوئی کیا میں یہ دونوں
 پوچھ کر کوئی کیا میں یہ دونوں
 پوچھ کر کوئی کیا میں یہ دونوں

یہ بات ہے برصغور دل قابل تفسیر
 شہرہ کیا جن نے بڑے کمال کے جوہر
 اور ان کا کوئی فضل و کمالات سے
 میں طرزدہ مہجون جوہر و خیل سے
 پوچھ کر کوئی کیا میں یہ دونوں
 پوچھ کر کوئی کیا میں یہ دونوں
 پوچھ کر کوئی کیا میں یہ دونوں
 پوچھ کر کوئی کیا میں یہ دونوں
 پوچھ کر کوئی کیا میں یہ دونوں
 پوچھ کر کوئی کیا میں یہ دونوں

رانده ہو وودر گاہ کا تو تو دیوان ملک
 آکھون میں خلاق کے نظر اوس کی
 سایہ تلک اوس کی ناکس اوس کی
 ہمارا اوس سے لین کر کیسی ہی تہیم
 انج دینن آپ ہا پشین سنہا پش
 ہوسنی سب آسین پشین سہا پش
 اثبات ہوا جو ہر فرد اوس سے
 سیف و دینان ہے جو ہر سہا پش
 دو فلک ایک ماسے ہو دوسرے کو

سو دا جگہ کیا سو دا بنائے زمان کے
 کر اوسکی عوض مع شہر ہر دو جہان کی
 وہ شاہ خراسان نگہ فیض سے جسکے
 جسکے در سجد کا سمار ازل نے
 مانگا کرے ہے ہاتھ کو پہلا کے فلک
 کیا تاب جو صیاد اجل منہ کر اوس
 سجدے کو دو عالم کے وہ محراب اوس
 سو من یہ تصور جو نہو مقتدری اوسکا
 عدل اوسکے لرزے ہر خن خمار سے
 جس دشت میں باجے دل چرم بزکیا
 مفقود عداوت یہ عدالت سی ہوئی ہے
 شاہا تو وہ ہے عالم و آگاہ کہ جسکے
 جہا تیرے ایما سے خداوند جہان نے
 وہ چاہے بلاشبہ و شک عفو گراہی
 وہ جزو کہ کتنے ہیں جسے لایق جزے

نامہ فی جے ربط سے کرتا ہے تو تقریر
 تا عفو جہا تیرے طالع میں ہوں تجریر
 ہوتے ہوتے اکسیر نہ مائی کو لگے دیر
 پارس کو عوض نگ کیا صرف تیسر
 مہر اوسکے سدا تبتہ در گاہ سے تیر
 لیجاے پناہ اوسکے اگر سایہ میں پھر
 زائر کا جہان نقش قدم ہو دوزخ میں گیر
 مقبول نہ اوسکے ہو صلوات اور تیر کیر
 عہد اوسکے میں ہم کسے ہر تریاں کی تیر
 ہیبت سزا و دھراں کے جہا کو نہ کشتیر
 خدین کو ہے ربط ہم چون شک و تیر
 تدبیر کے ایما سے نہ باہر ہوئی تقدیر
 بخشی ہے اگر ایک گنہگار کی تقصیر
 جو خلق ہے نزدیک خدا واجب غدا
 تو اور خدا ہے جو ناخون تو ہے تکفیر

چھید سہا پشین جو ہر سہا پش
 قیام نہ طالع میں ہوں تجریر
 ہوتے ہوتے اکسیر نہ مائی کو لگے دیر
 پارس کو عوض نگ کیا صرف تیسر
 مہر اوسکے سدا تبتہ در گاہ سے تیر
 لیجاے پناہ اوسکے اگر سایہ میں پھر
 زائر کا جہان نقش قدم ہو دوزخ میں گیر
 مقبول نہ اوسکے ہو صلوات اور تیر کیر
 عہد اوسکے میں ہم کسے ہر تریاں کی تیر
 ہیبت سزا و دھراں کے جہا کو نہ کشتیر
 خدین کو ہے ربط ہم چون شک و تیر
 تدبیر کے ایما سے نہ باہر ہوئی تقدیر
 بخشی ہے اگر ایک گنہگار کی تقصیر
 جو خلق ہے نزدیک خدا واجب غدا
 تو اور خدا ہے جو ناخون تو ہے تکفیر

۱۰۰
 چو جبکو محبت نہ تیری اوسکے گویا
 شاہا وہ تیری ذات نہ تیرے گویا
 مخصوص تیری شان میں جو تیرے گویا
 سبابتیرے نہ کارے ہر جہان
 او باہر ملک کو ہے دان ملک
 جس فتنہ کا دوزخ کا دوزخ
 ہر ملک و دوزخ کا دوزخ
 ہر ملک و دوزخ کا دوزخ

ہر ملک و دوزخ کا دوزخ
 ہر ملک و دوزخ کا دوزخ
 ہر ملک و دوزخ کا دوزخ
 ہر ملک و دوزخ کا دوزخ

شیخ کا بیس صد سے زائد شاگرد تھے جن میں سے ایک ایک نے اپنے استاد کی خدمت میں بیعت کی اور ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔ ان کے شاگردوں میں سے ایک ایک نے اپنے استاد کی خدمت میں بیعت کی اور ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔ ان کے شاگردوں میں سے ایک ایک نے اپنے استاد کی خدمت میں بیعت کی اور ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔

اور اوہیں جو بدخواہ ترا ہوئے غور
 ابن اوسکو نکلے نذر سو باؤ نہیں
 قصیدہ در شہادت فخر وہ دمان ہوئی
 امام عسکری صلوات اللہ علیہ

عیب پریشی ہو لباس پر کس کو کیا ہے	مان لے آئینہ بہتر اس صفا سے نہ کہ ہے
دفع سے کم ہایہ اپنی کیا ترقی کر سکے	چاہیے دریا ہو کب ب گہر میں نہ گشت
غش ہم ہو چنانہ محرم تجلی د لکھ کر	صیقل اس آئینہ کے گرد شکست نہ گشت
مرد وہ اپنی ہنر پریشی سے جو ماری ہو	فی الحقیقت تیغ کو جو ہر سے بہتر نہ گشت
اپنے بھی مرہون منت ہوں مالی ہوتا	کوہ کی شمشیر کو کعب اختیار نہ گشت
مگر پر تو رکھنا قدم اس آستان کو گونا	خاکساری کو ہمارے سر کشی ہونا گشت
اہر وان کے کھینچے ہ شمشیر فرگانہ	سن کی خوبی میں تیرے تجھے باہم نہ گشت
آہ کس ہنر سے کہوں تجھ کو کہ مال یہ ہو	شکل سے میرے سدا بزار میرا نہ گشت
موجہ رت کرتیں کردوست اور دشمن کو	آئینہ تصویر کا دور از غبار نہ گشت
عجلم سعدا چین میں مجھ آیتا نظر	انہوں شاید وہ کچھ شور جنوں نہ گشت
پای گلبن بیامانہ سا کچھ بیٹھا ہوا	اک خول پڑھتا تھا یہ مطلع کہ نہ گشت

مطلع

میں نے اپنے استاد کی خدمت میں بیعت کی اور ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔ ان کے شاگردوں میں سے ایک ایک نے اپنے استاد کی خدمت میں بیعت کی اور ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔ ان کے شاگردوں میں سے ایک ایک نے اپنے استاد کی خدمت میں بیعت کی اور ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔

ایک ایک نے اپنے استاد کی خدمت میں بیعت کی اور ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔ ان کے شاگردوں میں سے ایک ایک نے اپنے استاد کی خدمت میں بیعت کی اور ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔ ان کے شاگردوں میں سے ایک ایک نے اپنے استاد کی خدمت میں بیعت کی اور ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔

[illegible]

جب تک کہ ہر دیک سے نہ پوچھو تو کب تک
 ساتھ اس کے دور سے گریو دیو و غول
 سماعت میں اس کے گریو دیو و غول
 نادان جانتے نہیں کہ نکلا ہے یہ جلال
 ان کو پس ہر من پڑتا ہے اوس کا عکس
 تعریف و فخر کی تم کی ہے اوس کا عکس
 جاموں سے نہ سنان میں چھین شمع کمال
 ہر ایک عجب کہ غفلت ہر غفلت کی رین

سب جن دانی و دیوچی سپہ سالار
حاضر نہیں رکھ کر کتب سادات میں کیا کر
شاید ان پر بیان شجاعت میں کیا کر
ہیات اس زبان سے کہیں گے یہ بیان
دعوائے بندگی ہو جسے اس جناب میں
کلی

جسدن سے اوسکے عہد زج کے دیانہ
اوس آب کے نقطہ کو گائی کے ہوتے
بعد از بہار رو سے خزان پر طیا پنچن
کر اسکو توفیقین کہ ورنہ و گزند کے
آہو کی وشت بین جو سنی ہے عہد اپا
از در ہو لے عین جہم کے یا شکست و

ہر خیم کے چ تب سے تو ہے پر جو دیال
چھپتا ہے نیچے درو کے دہشت سوزیاں
گلشن میں ادس کے عدل سے ہر برگ نہال
یہ خوف ادس کے عدل کو دلیں دیاں
چھپنے کو ہر ڈھونڈتے ہیں خانہ سفال
کرتے ہیں ان سے نوحہ میں سدا مورخ غلام

جو کچھ ہو زمین اور سکی سخاوت میں ہر کجا

یہ مطلع حضور مری بات پر ہی دال

چاہے اگر کوئی دوہان کا شاعر مال
بر سے تراحوابر گرامت زمین پر
مضی میں گر چلے نہ ترے ایک دم سپر
جون موم تفتہ آن میں ہو جائے محل
شہ شہیر گر علم ہو ترے جن دانش کا
ہر پر غور کے رگ گردن میں خون سے
ماہے اگر تو بر کمر آسمان اود سے
شاما تر جو بنشتر خنجر ایک دم

تیرے گدھے در سے کر کے دو حال
پیدا ہجائے دانہ گہر ہون ہر ایک سال
دست قضا بٹھاوے او دیکر گوشمال
گر تجھ فشا رنجہ سے آگاہ ہوں حبال
ہیبت سے آب موجر و زہرہ طحال
ہو جائے خشک خون رنگا قوت کی مثال
گلازمین کے تن سے نڈلاکار چہ حال
دشمن کے ولیمین سو ہو گذری اگر خیال

او کے تین سچے
 سنگین فی
 گردن استخوان کو
 سوزا اسطرح سے نمودار ہو
 چون اژدہا چارے سے
 پس جس کے ہر غلام میں
 خالق چھٹاویں
 تیرتی شادوست کو
 کھایا ب و دین
 دریا سے

سید حسنؒ
 تادوست ہو دین پناہ شتابی سے کر دیو۔
 اس بھلے کا توبہ دین نبی کے شیخ
 سو اگر کوئے توبہ کجا توبہ تو کرسے افضل
 اسکی پشت خاک ہو تیری صفت خال
 تیرے

عالمی رستم خلق دلوں جہان تہاں
ظلم سخن میں لفظ و معنی میں تو امان
بیکر جناب سے یہ نیک کہ جسطرح
ایکے جناب کی کہہ شوق میں کہم فشان
ادمکایہ شوق کہم فشان
فوسا فصاحت اسکا
نام پناہ

قند و نابود کس طرح
 مگر کسب و ن قوی پہ جانیں ہی ناتوان
 خوش کو آب سے شربت عیدین و قدر
 ہون لکھ باری سے شکر کس درسا
 سوزن ہو چلک دامن گلاب
 وہ فار جگہ حفاظت ہو گا سب ان
 اسی ہم سب کی ہے غلامی میں گزرا
 ہو دس ہزار سال شاہ نرس جان
 دلہا مر سب یقین رکھو کہ جیسا
 لکھ اوست سے بھی کاشی خفا کا
 تو گزرتی ہے وہ دیر سے اگر نہ

مطلع کس اور سے قلم اب لائق حضور
 ماد و جهان صلہ دی بھی شاہ خسروان
 مطلع

تیری وہ ذات جس سے دو عالم کی کام
 مس کو طلائف کر سکین دس سی ہوش
 جز عالم الغیوب بشر ہے وہ نہان
 بھولے طول راہ کی کرنیکو امتحان
 پہنچ نہ وان تلک ہی تیری منزلت جہاں
 جس عزت و شرف سے تیرا ہی خاندان
 پشتمن ہی دیا ہی تیرا حق فی عز و شان
 کیا تاب عقل کا کی کچھ اُسمیں این آں
 نکلے جو تجھ قدم کی دیارت کو کاروان
 جسکے لیے ہو چشم ملائک کی سرمہ دان
 تیرے گئے جو خطے بیلے بیکران
 خلقت کو اب زمانہ ہی اس امن کامکان
 بال عقاب ہی سر کنوشک کا سیلابان
 اسی وہ کہ کار بن و بشر تجھ ہی روان
 تجھ خاکپا سے فیض جہ اکسیر کو نہو
 شاہا علم و تربت تیرا جو کچھ کہ ہم
 اپنی نگاہ چشم کو قاصد جہ کر کے وہم
 پای نگہ میں اول منزل ہو آبلہ
 قربان میں خاندان کتری شاہ دین پناہ
 جبریل کی جگہ وہ نہیں جس مقام میں
 جوامر کا رخاۂ ایزد میں ہو ترا
 ناقون کے واسطی ہو جس مرسلو کا دل
 اس مرتبہ کا سرمہ ہی اوس کاروان گرد
 پہنچے خاک کو مہج گہرا بر فیض سے
 مہبت سے تیرے ہدا کے شاہانہ زیر جحف
 آہا ہی جس گھڑی کہ تمارت پہ آفتاب

۱۰۶
 بے اختیار ہو کے کار کا کہ الامان
 شمشیر ہو کر ہو کر ہو کر ہو کر
 گلگون تیرا ہے جو کچھ کہ تیرا
 یکتا ہے جو کچھ کہ تیرا
 لاہب بار ہو کر ہو کر ہو کر
 بطلان شمس ہو کر ہو کر ہو کر
 قلعہ ہوتا ہے سب ہو اور خجاستا ہو جان
 چن بن کے سنگین ہوتے ہیں وہ منتظر
 چاہتے ہیں سدرہ شجین عشق شیان
 جوان کر کے خوش آنکھوں کو اپنے وہ منتظر
 پہ سے قدم کے شیشے میں یہ صاحب الزمان
 رشتہ تیرے جہاں سے ہون شمشیر و تیرا
 رشتہ تیرے جہاں سے ہون شمشیر و تیرا
 رشتہ تیرے جہاں سے ہون شمشیر و تیرا

رشتہ تیرے جہاں سے ہون شمشیر و تیرا
 رشتہ تیرے جہاں سے ہون شمشیر و تیرا
 رشتہ تیرے جہاں سے ہون شمشیر و تیرا

سید عفتہ کونینج کے چہرے کی طرح
 سب سے زیادہ تیری تیری خلق کے
 سب سے زیادہ تیری تیری خلق کے
 سب سے زیادہ تیری تیری خلق کے

رکھے ہمیشہ تری تیج کار کفر تباہ فلک پر سب سے زیادہ تیری تیری خلق کے ترا چہرے راغز مجھ سے اس طرح روشن سجدہ و رستہ تیرے بہرہ و درہن ہائیں بسان رشتہ کہ دانو نہیں سمجھ کر جوڑے یہ نام پاک کہ گنتی میں جسکو عالمگیر جاسے ہے سچا کو سیلیمان جلال گر کیسے عالم مرتبہ تیرے نظر سے جو کوئی شاہ و نسب تیرا آفتاب کو پہونچا نہیں کلف یہ فلک سیر کا تھے لیکر نہ کرے جب آئینا تو عزم پشت پر او سکر جہیز کو ہو تو جلوریز پھر ترے آگے جہان پناہ تھے درگاہ عدالت میں جلے جو شام کو پر و اندہ زمیں تیرے شہر سنگ ہو خاشاک کو جو پہونچ کر	بحق اشہد ان لا اله الا الله پھر اگر تیری مرضی شریف کی ہمراہ کہ جیسے پر تو غور شید سے مشعل ماہ ہے رکوع میں تا قیامت سپہر دو تا تھے دلا کو ہے اسطرح دلو نہیں راہ خدا ہمیشہ رکھے زیب و زینت افواہ کہ ہی وزیر کا تیرے خطاب آصف جا ہے فلک ہی کو او اسکے برنگ شمع گاہ ہر آسمان نے پھینکی جو آسمان کلام بغل میں غاشیہ اپنے چکر پر ہر شب ماہ رکاب داب کے اقبال بولے بسم اللہ ظفر جو طرہ بولے توفیق پیش نگاہ کسی کو دیوے اذیت کوئی معاوضہ تو صبح شمع کے آٹا ہی سر پہ روز سیاہ لا آوی کھینچ کے دیوان کوہ کوہ پر گاہ
---	---

سب سے زیادہ تیری تیری خلق کے
 سب سے زیادہ تیری تیری خلق کے
 سب سے زیادہ تیری تیری خلق کے
 سب سے زیادہ تیری تیری خلق کے

شہزادہ عالم بہادر بادشاہ
 شہزادہ عالم بہادر بادشاہ
 شہزادہ عالم بہادر بادشاہ
 شہزادہ عالم بہادر بادشاہ

او استاد ہو سنین ہر پیر کو اس کا ادب سے
 اور ہفتا ہر صبح شفق تک ہو یہ
 کو یحییٰ بن قزح کی برتھنال سے
 جو بنی میں بادریوں کی اس کا حساب
 اس کی روش کی قالیں گارن ہوا زمین
 بیچ کی موم گل سنبہ بنابر
 ۱۰۸
 سوزا کیسے ہر قوم دعا یہ پر
 اسجا نہیں ہر طول سخن
 اور سخت پر بسند اقبال
 ۱۰۹
 صبح خواب

دریا کو سیر کشتی سے تھے ہو یہ شرف
روشن دلوں کو گزرنو مسجد در ترا
معبراج وہ نبی کی جو ہو عرش کو پے
یہ عدل ہے ترا کہ قوی کو ضعیف پر
کنجشک کے چلے نہ وہ تیرا شیان تلک
پہونچا نہ تیرے بعد مبارک میں ایک وز
ہیبت سے کا پنتی چرمنایا اب استقد
سامان تیرہ روزی ہے بہر سر عدد
کیا تاب ہی عدد دل جو ٹھہرے تھے حضور
ہر پرت پرت کوہ کا یوں اٹھ کر کہ جون
جزاہ نو قرینہ نہ سین تجھ کمان کا
اوس رخس برقش کی تری نہ پیشا

لائے عجب نہیں جو ہما ہضہ حباب
رکھے نشانِ بیدِ حبیبین پر نہ ہما ہضہ
معراجِ امتِ اسمین جو اسما ہو ہما ہضہ
گر بنے اب تعدی کی آغوا ہما ہضہ
پر گیری میں لگائیے جسکے پر عقاب
از دستِ عتب کوفی تپای احتساب
ہو جائے کیا عجب عرقِ بیدِ گر شراب
تیری وہ تیغ قبضہ ہو جسکا سیاہ تاب
سنکر نیبِ قہر کو تیرے گہر عتاب
کھل جاویں بادتندی شیرازہ کتاب
ترکش کا چھٹ خطوطِ شعاعی نہیں چراغ
میں کیا یہ مطلعِ روشن یہ انتخاب

مطلع

مع
چالاک نرخیال سوار و ہم سہ شتاب
آتی ہر باس جسکے عرق سوزاں گلاب

مرزا
راؤن مین اوسکو صورت سیما ضبط
گلگون بھی اوسکو کہتے تو یہ یہ سخن بجا

وزیر الممالک علی المملک
 نظام الممالک آصف جاہ
 خازن الخزانہ
 دیار دہلی آج مری آگہ چیک
 بوجہ میں کون جیو کہ وہ میں چنانچہ
 بوجہ میں کون جیو کہ وہ میں چنانچہ

بزم اگر است بزمی که در این میان
 یاس سبزه یمن سبزه یمن
 آن ده دن و کس که در این میان
 کیمین تندی و جگر و کیمین
 یان تلک شاد و کیمین و ادک
 دیوین کیمین و کیمین و ادک
 باز تنور این دنگ قوم و ادک
 کیمین و کیمین و کیمین و ادک
 باده کوها و کیمین و ادک
 کیمین و کیمین و کیمین و ادک

پس میں زانو کو گھون کیا کہ وہ ہر آنٹنی
آؤ جس بزم میں اس ساق بلوریں کا ذکر
پشت پا چھینے رو دیلی سی مجھ بنگا دل
وقت نظارہ مری جب نگہ دیدہ غور
فندق پلگی کہنے کہ نہ دیکھا ہو گا ۶۶
قامت ایسا ہی کہ مہنگا مخرام اس کو اگر
قدم اس دھج سے رکھے ہو کہ سر عالم کا
کج واک چلے جسطح وہ اٹکھیلی سے
زرق برق ایسی ہو پونٹا کہ میاج سکر کہ ہو
جیسی سج سوتھی گلے چچ حامل گل کی
کیفی بیان تک کہ یہ انداز سخن بدین سکر
بات اس لطف سے ہو کر تھی اور ہنس کر
غرض اس شکل سوائی جو نظر وہ کافر
ناگہ اس شوخ نے مجھ سے یہ کہا سحر و
یہ بھی کوئی طرز سخن کا زمین پر نادان

[illegible][illegible]

سچا لکھار کے سپان میں غنہ مران کے
 سامنے تے تے کون جی ایسا دور
 دجوان تو کر کے تے تے تے تے تے
 دست داز بین تے تے تے تے تے
 سچا لکھار کے سپان میں غنہ مران کے

عدل یہ عصر میں اوسکی ہو کہ مرادیت کرنے دیوے نہ رنو چاک کتان کو انصاف راج اتنی ہی مردت کہ غزالون کو بلنگ دور میں اوسکی ہریان تک نہ نیلیا ہمت اوسکی یہ نظر کیجے تو اک آنکج	شعلہ تپ کو بھی تیرید لکھی غار خاک تانہ رشتہ کرے یہ ماہ کی کموے سچاپ اسطی سمجھے ہی فرزند گو یاے پاک کشمش پنتا ٹھنگ سد ازیر کنگ ویسی پونچھے دو صد بار مطلع لب تک
--	--

مطلع

مجھے مومن نہ فقط روی زمین پر ہر یک ہو گہرا بچھ آگے جو حجاب نیسان آگے تجھ بھر کرم کے صدف پر گوہر چل سکے نہ کسی امر میں تدبیر حکیم حلم ترے کے جو ہوزن فلک سو کچھ شری بار قہر حلم میں ہے یہ کترے وقت خدام صدر ایسا لگا دوزمین کو پونچے دست دوران جو موالید کا سر ششہ کار پیل دنیا نہیں کچھ پیل کا پشہ کو کام	بار احسان سی تیرے وہ وقتا پشت فلک برق ہو کر متبسم اوسے مارے چنگ مٹھی اوسکی ہر جے شکے شدت جھپک مہر سے لے کے تیرے دھن لے تادنگ دال دیوے زرہ سوز خطا کوئی ملک ہوئے ذرہ بھی اگر مر کر خالی کو دھماک شاخیں ہر چند وہ کچھ لے تو کھول نہ سک نعرہ تھر کی مہیت سے تھے جالے ٹھنک حل قوت سی تری چاہیے ملک اوسکو ملک
---	--

مطلع

اس کا لکھار کے سپان میں غنہ مران کے
 سامنے تے تے کون جی ایسا دور
 دجوان تو کر کے تے تے تے تے تے
 دست داز بین تے تے تے تے تے
 سچا لکھار کے سپان میں غنہ مران کے

۱۱۱
 سچا لکھار کے سپان میں غنہ مران کے
 سامنے تے تے کون جی ایسا دور
 دجوان تو کر کے تے تے تے تے تے
 دست داز بین تے تے تے تے تے
 سچا لکھار کے سپان میں غنہ مران کے

[illegible][illegible]

اور کی مثال کبھی ہوسکتی
 ہے تب دست قضا شکل عدول کی تیری
 منہ بہتی تو حین حوث غلط کردی جا
 ایضا قصیدہ در معنوا ب
 وزیر الممالک علی والد اللہ المہم
 اصفت جاہ نظام الملک سب
 ران سے شتی تقدیر
 کی کیا

عرشِ فست میں رہ اور چلیں میں بن چیں ملک
 زمینیں تہذیب کے لیے بگڑی ہوئی تنگ
 تاری حیطہ رہیں اس اندھیری میں چٹپٹ
 اوسکو انتوں کو یہ سمجھ کر کوئی ہو زیرک
 ملنے کو مجنون ہی سن سلسلہ پاکی جھٹک
 سر کے دانسے نہ جانسکر کہ زمین جاے سرک
 دانین اک مرتبہ سو تو پہچم سنگ لٹک
 بان بجلی کی کڑک کا کچھ ہو بچے اوس تک
 پاؤں کھجلائے لگے سو ڈھ میں لیکر لو لٹک
 مہر میں ابر کے آنے سے ہوسایہ کی ٹھٹک
 پانوں کی اوسکو دل مور کو ہو بچہ نہ دیک
 کر سہی پر عرش کے ہی صورت افسانہ لٹک
 ہو دی استاد جہان تیرے جلو کی اسپک
 کہ نیٹ کہنے ہی یہ اور نہایت کو چٹک
 طبق روی زمین سہی پر پراخوان چٹک

بیٹھنے میں ہر وہ کوہ اوٹھنے میں ہر ابر سیاح
 شجر طور کا چہرہ پہ ہوا و سکی جلموہ
 جھول پراو کے ستار و نکا کوں کیلین
 یکو خطوم میں بچھیر پڑا دے وہ اگر
 لیلی نے ہانڈھ کائے ہین سیہ خیمہ سے
 روز میدان اوسی دیکھو تو دلا وراتنا
 سامنی اوسکے وہ چھوٹے ہیٹا خوں کی لٹی
 چرخ کیا چیز یلا دی وہ جسے خاطر میں
 چاہے وہ توڑ کے جون نیشکر اوڑھ کر
 بے تکان اسقدر ادا کا ہی ملاوا جیسے
 اسقدر ہی وہ سبک و رکھبو چلے وقت
 اوسکی ہوج پہ تجھے دیکھ کے سمجھتی خان
 خیمہ جاہ کا تیرے سو کر دن کیا نہ کور
 آسمان کو نہ کریں اوسکے تلے بے چوبہ
 اندلشت تری مطلع کا تجل جس کا

وزیر اعلیٰ
اصف جاہ نظام الملک
کے برکت داران سے شفیقہ
بجائے دفتر دست کیا کر اب تمہارے
پروردگار خدایا کیجا اسطرح
میں نے جو کچھ کہنا تھا وہ سب
کہ جس کی طرف سے تو مجھ کو
دیکھ کر اس میں کچھ نہ تھا
وہی اس میں کچھ نہ تھا
درست کر کے عطا کر دینا
۵

یہاں ہزاروں سال پہلے کا زمانہ ہے
 جس میں انسان کو دنیا کی ساری باتیں
 معلوم تھیں۔ وہ اپنے ہوش و حواس سے
 ہر شے کو سمجھتا تھا۔ لیکن اب
 انسان کو دنیا کی ساری باتیں
 معلوم نہیں ہیں۔ وہ اپنے ہوش و حواس سے
 ہر شے کو سمجھ نہیں سکتا۔

جو کچھ بھی یاد میں تھے خلق کے چہرے نقش
 نہیب قہر ترا ہو جو جسور و ہرادر
 وہ کہنے کو نسی ہو پودہ عدم کے بیج
 مدہری کی تری کیا شاکرے کوئی

مطلع

نہیں ہے معجزہ عیبیٰ سولم تری تیر
 رواج دین نبی کا یہ عدم میں تیرے
 شکست دے ہو تو کو جو ہر مہمات کیج
 اگر جس فتح دکن بیج جا کے اکبر نے
 عزیمت اسم کو تیرے اگر شپے کوئی
 جو تیری ذات سے ہر نیک و بد فریاد
 کہ جیسے اہل مذاہب فی جلد قرآن سے
 غرض نہ خلق ہو دنیا میں آدمی تجھ
 پس اس طرح کے بشر کی کوئی شامجھ سا
 اگرچہ میں یہ قصیدہ کہا تو ہے لیکن
 کیا ہی زندہ مرنے سے جتنے عالمگیر
 کہ شکل انس پہ عائد ہو و جواب تکفیر
 صدا نکلتی جس سے ہی کیا ہے وہ تکفیر
 لیا ہی جھاگ نگر اور قلعہ آسیہ
 کہے وہ ہند میں بیٹھا ستار و نکو تفسیر
 کیا درست سواد سکون میں کیا کروں تقریر
 لکھی ہر ایک نے اپنے طریق پر تفسیر
 کریں جو خاک کو آدم کے لاکھ بار تفسیر
 اگر کہے تو وہ ہوتا ہی واجب التعمیر
 تری شاکا مصنف ہو یہ زبان تقصیر

یہاں ہزاروں سال پہلے کا زمانہ ہے
 جس میں انسان کو دنیا کی ساری باتیں
 معلوم تھیں۔ وہ اپنے ہوش و حواس سے
 ہر شے کو سمجھتا تھا۔ لیکن اب
 انسان کو دنیا کی ساری باتیں
 معلوم نہیں ہیں۔ وہ اپنے ہوش و حواس سے
 ہر شے کو سمجھ نہیں سکتا۔

۱۱۲
 سو

یہاں ہزاروں سال پہلے کا زمانہ ہے
 جس میں انسان کو دنیا کی ساری باتیں
 معلوم تھیں۔ وہ اپنے ہوش و حواس سے
 ہر شے کو سمجھتا تھا۔ لیکن اب
 انسان کو دنیا کی ساری باتیں
 معلوم نہیں ہیں۔ وہ اپنے ہوش و حواس سے
 ہر شے کو سمجھ نہیں سکتا۔

سینک جی کیک عطار دی خوشبو
 سینک جی کیک عطار دی خوشبو
 سینک جی کیک عطار دی خوشبو
 سینک جی کیک عطار دی خوشبو

<p>جس ہا کہ میں لغات فارم کروں تو ان آئینہ سخن پہ پیمانی کے شکل کا زہنہارا دس غیری نہ پھیریں انس جی صطرح صنعت میں شکر کی غزل پنج بیت کا مجھ کو تنگ بحر معانی سے کام ہے یعنی شجاع اللہ ولہ بہادر کے فیض کا کہ اس غزل کو غور کرتیری جناب میں</p>	<p>ذرا رکھو نہ صاحب ہنگ ننگ ڈھنگ رکھتے ہیں جنکے افراط رنگ ہنگ کہتے سخن کا وسوسہ ننگ ننگ ڈھنگ کرتا ہی ان پہ قافیہ کو تنگ ننگ ڈھنگ سب سے سخن کو کیا کوئی خزانہ ننگ ڈھنگ پہونچا ہی جسکے لاکھوں ہی فرسنگ ننگ داد اسکا چاہتا ہی میرنگ ننگ ڈھنگ</p>
--	---

غزل

<p>دیکھا جو دیر کو مجھ ہنسنگ ننگ ڈھنگ کو زار پرستش اونکی جو پاتا اونھوں کی بیج کیا تجھ لبوں سے لعل کو نسبت لادونکی طرح ساقی فی سحر کے جام زمر کو یہ کہ سو دامن کیا کہوں در و دیو یاغ کا بس مجھ کو منتہم ہی کہ میری سخن کے بیج تیری تو وہ زبان ہی کہ جسپر ہم لطف</p>	<p>کچھ ایک سار کھین میں ہم سنگ ننگ ڈھنگ یار و وفار دل کے میں ہنسنگ ننگ ڈھنگ پہونچا سکی کوئی ہم سنگ ننگ ڈھنگ ہم بادہ اسین خوب ہی ہنسنگ ننگ ڈھنگ رکھتا ہی یار بن غم وہم سنگ ننگ ڈھنگ اتنا بھی دہر کا جو رکھو ڈھنگ ننگ ڈھنگ جون گلستان رکھی ہر رنگ ننگ ڈھنگ</p>
---	--

۱۱۵
 مصلح
 دیہی نہیں لکھی تہ سنگ رنگ ڈھنگ
 پادین کما تو آجمن و رنگ رنگ ڈھنگ
 دامن کشا و ابرکم یار جب کہ
 فیض کشا تیری اوست قلم رنگ ڈھنگ
 دیہی نہیں لکھی تہ سنگ رنگ ڈھنگ
 پادین کما تو آجمن و رنگ رنگ ڈھنگ
 دامن کشا و ابرکم یار جب کہ
 فیض کشا تیری اوست قلم رنگ ڈھنگ

بہادر ہر زبیر
 نجات اللہ و لعل الدین
 فیضہ درمغز اب
 وزیر الممالک
 وزیر الدین

[illegible]

میں ہرگز تو ایسا نہ ہوں کہ زبان پر ہوں کہ
 شعلہ دانِ حق کی اذیت کو بھٹاؤں
 پوری کی ہے اور حق کو تو تودہ میں
 ہرگز نہیں کیے بغیر سے پہلے اطفال
 بے زور سے ہو کر کوئی غلط
 قول پر ان کی ہنسی تو زبردست
 پوچھتے ہیں ملک سے غلام کیا
 یا تیرے کا اگر عکس پس دریا
 ۱۱۴
 ورنہ کنون سے ہوشِ صدف مالِ مال
 چاہے اب کہ بارِ پیا سے واسن
 حق چھلے جو تلوں پارِ مال
 چپچپ چپچپ تیرا کس کی
 کس کی دین میں تیرا کس کی
 جس کی جیسے کس کی
 اور او سوخت تلے سالیں
 بدیا بنارِ طلا دست نہ خیال
 کہ جسے بخورِ شیکا ہو پتھر کے
 کہ جسے تین حروفِ ج کے تیرا حال
 نطق نے تین دلاں کو جو تیرا
 سینہ داؤدِ الف و لام جو تیرا
 تودہ عادل جو تیرا
 چوٹی دست

میں ہرگز تو ایسا نہ ہوں کہ زبان پر ہوں کہ
 شعلہ دانِ حق کی اذیت کو بھٹاؤں
 پوری کی ہے اور حق کو تو تودہ میں
 ہرگز نہیں کیے بغیر سے پہلے اطفال
 بے زور سے ہو کر کوئی غلط
 قول پر ان کی ہنسی تو زبردست
 پوچھتے ہیں ملک سے غلام کیا
 یا تیرے کا اگر عکس پس دریا
 ۱۱۴
 ورنہ کنون سے ہوشِ صدف مالِ مال
 چاہے اب کہ بارِ پیا سے واسن
 حق چھلے جو تلوں پارِ مال
 چپچپ چپچپ تیرا کس کی
 کس کی دین میں تیرا کس کی
 جس کی جیسے کس کی
 اور او سوخت تلے سالیں
 بدیا بنارِ طلا دست نہ خیال
 کہ جسے بخورِ شیکا ہو پتھر کے
 کہ جسے تین حروفِ ج کے تیرا حال
 نطق نے تین دلاں کو جو تیرا
 سینہ داؤدِ الف و لام جو تیرا
 تودہ عادل جو تیرا
 چوٹی دست

میں ہرگز تو ایسا نہ ہوں کہ زبان پر ہوں کہ
 شعلہ دانِ حق کی اذیت کو بھٹاؤں
 پوری کی ہے اور حق کو تو تودہ میں
 ہرگز نہیں کیے بغیر سے پہلے اطفال
 بے زور سے ہو کر کوئی غلط
 قول پر ان کی ہنسی تو زبردست
 پوچھتے ہیں ملک سے غلام کیا
 یا تیرے کا اگر عکس پس دریا
 ۱۱۴
 ورنہ کنون سے ہوشِ صدف مالِ مال
 چاہے اب کہہ بارِ پیا سے واسن
 حق چھلے جو تلوں پارِ مال
 چپچپ چپچپ تیرے ہر اک سے
 جس کی ہری دین میں تیرے ہر اک سے
 جس کی ہری دین میں تیرے ہر اک سے
 اور او سوختے تھے سالیں
 بدیا بنارِ طلا دست نہ خیال
 کہ جسے بخود شریکا ہوئے تھے
 نطق نے تمہیں حروفِ جان سے کر کے
 سب زبانی داد و الف و لام جو زبانی
 تودہ عادل جو زبانیں کہ قلم
 چپچپ چپچپ

دل میں سے غائب کر آئے ہیں
 مظلومان
 دل میں سے غائب کر آئے ہیں
 مظلومان
 دل میں سے غائب کر آئے ہیں
 مظلومان

اسم کو جو کہ ترا او سپہ ہے
 جو سبھی کویت سن تو کھایا سنگ
 بن جوئی کا کھایا سنگ
 بن جوئی کا کھایا سنگ
 بن جوئی کا کھایا سنگ
 بن جوئی کا کھایا سنگ

<p>باد کی مروت کے طلب و سوسے سنگ وان اوٹھ کے لگین دوڑی ٹھیکہ سنگ نت مہر و وفا کر بن شرم و حیانت سنگ دل مرغ کے سینے پہ گویا باز کا ہر چنگ شیشے کا اوٹھ کر ہے ٹھکانا جگر سنگ چھٹاوسکی وزیر اب ہر جسے ہند کا اورنگ لون نام مقفل نہیں آداب کا یہ ٹھنگ چلو میں سمندر نہیں آتا ہر کسی سنگ جو اسم شریف اس کے سمجھنے کا ہے سنگ جو غوی ہے دنیا میں لگی او سکی نپنگ عاری رہیں امواج کو کنکر بلب گنگ لانا لبون تک کوئی غیر از جرس و رنگ وسعت بھی زمان کی حضور او سکی ہر چنگ ہمت کا جہان بیچ بھلا کس کا ہے یہ ٹھنگ ہمیت بچان او سکے بہر صاف اب سنگ</p>	<p>ہو خام طبع کو قوج چشم سے ان کے اظہار کرین کو رستہ دین چشم میں سر آپہرے ہوئے ان کے دل دیدہ کے اطراف مہمان سے گرفت اتنی ہو یہ محض اوپر ہے ہنسے غلط چاہیے صبیحہ تر حسم دنیا میں توقع نہیں انسان کو کسو سے کیا منہ مرا اور کیا لبہ اجہو کہ او سکا اس بحر میں وہ نام بزرگ آوی سو کنکر ان بیٹیوں کے ہر حرف سے صریح نظر کر شمع جو بیان کیجیے انصاف کا او سکے الطاف و کرم کا جو شمار او سکے کر زمین انصاف یہ اب عہد میں او سکی ہر کہ فریاد ویکھنا نہ یہ میں حوصلہ جزا او سکے بشر کا عمل او سکی تین بخش نے کنکر میں کتر بازو کا او سے درویش ہند کا کیے</p>
--	--

نہا جو کہوں سو نہیں کہیں
 جو کہوں سو نہیں کہیں
 جو کہوں سو نہیں کہیں
 جو کہوں سو نہیں کہیں
 جو کہوں سو نہیں کہیں
 جو کہوں سو نہیں کہیں

نور بیکلام از ایک جهان کا دل دین
 ناز کے وقت گریبان در عالم سحر نیاز
 تیرے کی گنجی کوئی گزشتہ کی یاد
 ناز کے وقت گریبان در عالم سحر نیاز

کھینچا ہی ز بس سر بفلک عدل نیلے	میزان کی طرف دیکھ کر ذرہ نہیں پانگ
آتش ہی لوں آب میں انصاف کی تیرے	آئینے میں جس شکل ہو عکس رخ گلگون
تجھ چشم کا ہی ز گرس شملہ چنستان ۶	پاتا ہوں موت کرتیں اونیں صبر رنگ
دل بھرنے گیا شیوہ احسان کی تیرے	خالی ہو کوئی دتر عدل کی جس رنگ
پس جو کوئی تجھ سے ہوتا وہی کی تجھے	ہرگز نہ اسے مانیو کب مجھ میں ہن مجھ
جس مرتبہ میں تجکو سمجھتا ہوں نہیں مدح	یہ مدح تو دوران غار ہمداح سو ہر رنگ
کتنے سخن واقعی بن عرض کیو میں ۶	خواہ اونکو گھر سب تو اب خواہ انصاف رنگ
سو واد چل اب آگے کہ یہ جای ادب	کرتے سخن کا تو دعائیہ پہ آہنگ
قبضے میں تری قوت شمشیر سے تیرے	لے شام کی تار دم رہی روم ستارنگ
پردہ از ہاجب ہو سوسے اوج سعادت	شہباز کا طالع کی تھے اوسیر جو چنگ

در مدح نواب زیر الممالک شجاع الدولہ بہادر نیر جہنگ

خون مری دل میں نہیں تشنہ ہو گویا تیرا	شرم کی خوں تری ہو نچی ہو آتش گداز
گردش دہران آکھوئی با گردان ہر	بخت برگشتہ کامرنگان کو تصدق انداز
جہش لب سخن آبروی شمشیر و خضر	ہوم عیسیٰ کے لیے مہج تبسم و مساز
ہر سرور ہرین تجھ زلف کی سو واد اکھ	پانچ خبر داد سے سلسلہ عمر دراز

نور بیکلام از ایک جهان کا دل دین
 ناز کے وقت گریبان در عالم سحر نیاز
 تیرے کی گنجی کوئی گزشتہ کی یاد
 ناز کے وقت گریبان در عالم سحر نیاز

۱۱۹

درین جنسی کی برکات و بھائی لادو
 نافع پیشہ عملی کی جو حق کو سار
 علم انداز ہے وہ تو کہ ان کا بقدر
 حقیقت میں کیا جائے گی جو عقل بار
 علم سادہ سادہ کی مانند ہوا میں ہر گز
 طائر روح سوامی ناکو کہ ہے ہر گز
 زیور ان ہر وہ تری راخس پیروار
 شہر قتل سے بہ از محکم کی جسی گون
 جلیو پروا کی صفائی کی پوچھ کیفت

[illegible]

۱۲

کلیں کیلے جیسا کہ باد سحر ہال کے لئے ہے
پوری خوش بزموں کی طرف سے
تایید و اس کی تائید

۵۶

نئی اور

کیفیت

طہات سودا
۱۲۰

گوشت کے مٹو لیے گا
مندیں کے توشی میں
اچھا ہٹ کر چوڑا چکر
شک کر اور غیبت
پونہ اور کسی
کسی ملک کا ملک
مولد اسکا ہر گز
نیچے میں

اچھا ہوتے
 رشک سداں میں جو کچھ چاہے
 پوزے اویسی بازو چھوڑے کہ ہے
 مولد اور سکا اگر مگر بخیر خندہ طراز
 اوس کے لئے کہ جو غریبان عرب کا انداز
 خندہ و قلم نہ جواب اور کے دیکھو پادشاہ
 جان مولا اور سکا دی شمشیر و نواز
 اوس کے لئے کہ جو غریبان عرب کا انداز
 خندہ و قلم نہ جواب اور کے دیکھو پادشاہ
 جان مولا اور سکا دی شمشیر و نواز

نہایت اعلیٰ مرتبہ نظر نہایت باریک
 حق و عالم میں کئے تجوید اباغز

صاحب پیر بہت شریف و
 حکام پورے کر کے حلقہ کی پیش

نہایت اعلیٰ مرتبہ نظر نہایت باریک
 حق و عالم میں کئے تجوید اباغز

اور کے رچای جہان او سکون کا پرورد
 کیا کردن وصف تری فیض کسیر کا
 یون بہاوت کی ہر اوستک نگین
 حسن میں سیاہ قلم کی ہر وہ تصویر
 اس طرح دانتون میں غلوم ہر اوکریے
 پائل ایسا کہ عجب کیا ہر بوقت رفتار
 بڑنگان پیری ہر دریا میں وہ اسوہ
 اس قدر ہی وہ دلاور کہ بروز سب
 لاکھ کر تو پوغر او سکے محازی تودہ
 غرض اس نظم سے تو یہ سمجھیں
 خلعت واسپ گہ تر سے آگے کچھ نہیں
 ہر تقدق جو مقرر میری خاطر و میں
 بہر پوشش مجھ ملتا ہر وہ جامہ جس کا
 مجھ کو کچھ کام نہیں تو مجھے جو چاہے رکھ
 مطلب اس سے جو سودا ہر تر پیر غلام

طاثر وہم کو پوہ نچا نہ دان تک پرورد
 تابلند اپنی زبان سو نہ سخن ہو آغاز
 ماہ نوجون شفق شام میں ہو جلوہ طراز
 خامہ صنعت حق کی نظر آئے پرداز
 موسم دی کہ مہون کوتاہ دن اور رات دراز
 سایہ اپنی کو سکے ہم ہی اپنی سے باز
 رشک کھاتر میں جس کو دیکھ سواران جہان
 استقامت کر او کی جگر گوہ گداز
 سب سے پیش کی طین او کی وغامین آواز
 کہ طبع پر تر و مداح کی ہو عرض نیاز
 نہ وہ میں سلیقہ پاس کروں دست و زار
 نمکین شیر کچھ ہو ذائقہ سے میری ساز
 دامن آلودہ کی کو حرص و رہتا ہر باز
 میں مہون بندہ ترا اور تو ہی مراندہ نواز
 اور کیا ہو سکے جزیہ کہ دعا بعد نماز

نہایت اعلیٰ مرتبہ نظر نہایت باریک
 حق و عالم میں کئے تجوید اباغز

۱۲۱
 نہایت اعلیٰ مرتبہ نظر نہایت باریک
 حق و عالم میں کئے تجوید اباغز

نہایت اعلیٰ مرتبہ نظر نہایت باریک
 حق و عالم میں کئے تجوید اباغز

اس کی ہر طرف سے گھیر کر رکھو اور اس کو ہر طرف سے گھیر کر رکھو
 اس کی ہر طرف سے گھیر کر رکھو اور اس کو ہر طرف سے گھیر کر رکھو
 اس کی ہر طرف سے گھیر کر رکھو اور اس کو ہر طرف سے گھیر کر رکھو
 اس کی ہر طرف سے گھیر کر رکھو اور اس کو ہر طرف سے گھیر کر رکھو

لیکن یہ کہ جو تو عزم شکاف
 کرتے کہیں نہ دیکھ سکی ملک ہند سے
 سودا کی سودا جو کہ تیرے مراد کا

در مدح نواب وزیر الممالک طلال لدین حیدر شجاع الدولہ
بہادر مہر جنگ و در فتح کردن بجای حمت خان

آیا عمل میں تیغ سے تیری وہ کارزار
 بے سر ہوئے ہیں آج یہ سرکش کھار
 سرخپک اسطرح کی نہ کہا کہ تاج شہر
 آتش غضب کی تو نے یہ اونکی فہر
 نام اوسکا تیری تیغ نے معدوم کیا
 اک خم تھا دل و خون کا پڑا باد غور
 تھا عزم یہ ہر ایک کا گاونگے بیٹھ ہم
 آئے تھو وہ چنانچہ اسبطر روز جنگ
 گاڑی جاتے ناچتے اور کودتے ہوئے

دیکھا جس نے ترک فلک نے بردگار
 خاک اونکی پہو تو نہ شمر لائے شاخسار
 مدفن ہوں جن میں پہ تو دل اٹھسک گیا
 تن میں نہیں ہی قطرہ خون صورت شمار
 نہ عفت کر دیو گنگ جو نہ خان نواع کو ہسا
 بین اوسین کرو یا ملک تیغ آباد ارہ
 تانوں کو کھینچ کھینچ کے قلعہ قاری ماوار
 پایا تھا جن دلوں میں خیال نہ لکڑی قرار
 ساڑ میں جھنڈیوں کے کھنڈیوں میں شہا

یہی اوس کا کہ وہ سب سے پہلے
 اس کی ہر طرف سے گھیر کر رکھو
 اس کی ہر طرف سے گھیر کر رکھو
 اس کی ہر طرف سے گھیر کر رکھو

۱۲۲
 سو

اس کی ہر طرف سے گھیر کر رکھو
 اس کی ہر طرف سے گھیر کر رکھو
 اس کی ہر طرف سے گھیر کر رکھو
 اس کی ہر طرف سے گھیر کر رکھو

اعلیٰ حضرت علی

باز رہی چھاپا کہ تو سب کا راجہ تھی
 لیکن ادھو نکو آدمی کیسے کہ دیو د
 اپدھر سے بان درمچلہ تو پتصل
 بڑھ بڑھ کے آخر فرمہ لے تو میں اغنے
 لیکن میں تجھے کیا کہوں یا یاد رکھو
 تھی کرتیاں لنگھوں کی مانند لالہ زار
 تو میں جو داغی تھی فتیو نسو آن
 گنجان مثل ہمدے لکھے تھی مہم
 بار دو گو کہ توپ میں ٹھایا وہ باغی
 فرصت کسی نے اتنی نیپائی کہ وہ کر کر
 ہر ایک جاہلی نظر آیا ہر ایک کو
 اور تے تھو یوں پیادہ کہ تو دیکھ روئی
 تھے ہاتھیو نہ بیٹھے جو حافظہ کشین
 وہ بھاگرا سطح کہ یہ کہتی تھی اونکو تو
 فرارینکو حواس تھے نہ بھاگنی کا ہوش

محبوب اور سبنت و لطافت تھو کیل
 لیکن ادھو نکو آدمی کیسے کہ دیو د
 اپدھر سے بان درمچلہ تو پتصل
 بڑھ بڑھ کے آخر فرمہ لے تو میں اغنے
 لیکن میں تجھے کیا کہوں یا یاد رکھو
 تھی کرتیاں لنگھوں کی مانند لالہ زار
 تو میں جو داغی تھی فتیو نسو آن
 گنجان مثل ہمدے لکھے تھی مہم
 بار دو گو کہ توپ میں ٹھایا وہ باغی
 فرصت کسی نے اتنی نیپائی کہ وہ کر کر
 ہر ایک جاہلی نظر آیا ہر ایک کو
 اور تے تھو یوں پیادہ کہ تو دیکھ روئی
 تھے ہاتھیو نہ بیٹھے جو حافظہ کشین
 وہ بھاگرا سطح کہ یہ کہتی تھی اونکو تو
 فرارینکو حواس تھے نہ بھاگنی کا ہوش

لیکھو تھا میر سپد علی مستقر کار
 ادھو کا قدم و غامین یہ پایا ہم تو
 پڑتی تھی پر وہ بڑھتی ہی آتی تھی سگڑا
 اوس بلو پر جہان سے جزائر کو ہر کار
 دکھائی تھی اجل نے عجیب طرح کی بہا
 تھا دو توپ اہر سیاہ کر گرا بار
 رنجک نشان سق جکتی تھی بار بار
 آواز شتر مال تھی ملاؤس کی چھکار
 جتنے کہ قوم عاوا ڈائے تھے جو غبار
 بندوق و تیر و تیغ سے جاؤنیں کا زار
 گھوڑا دھو چوڑی ہوا دھو چڑا سوا
 نڈان کا کماچہ چوچون ہری و انتشار
 ساتھ اوسکو ہم پیالہ و باہم نوالہ خواہ
 بھاگا وہ دیکھو جای ہر میدانے کو سہا
 فرسچ مر نکا ہونے جینے کا کچھ چار

مصفیہ در مع نواب وزیر الملک
 بھادر علی خان
 قن کا
 قن کا
 قن کا

سب جہاں کا غلط کام ہو رہا ہے
 وہ ہیں تو محال ہے ان ہودوں کی
 یہ لوگ اپنے آپ کو خدا کا
 در دولت سمجھتے ہیں
 بدویش کی کوئی غیبت نہ کی جائے

<p>نہیں ممکن کہ وہ بیان ہوئے دور ٹھوکر سے گر روان ہوئے اس قدر زیر آسمان ہوئے بدتر از گرد کاروان ہوئے کبھی اور قفل پاسبان ہوئے قاصر اب کہنے میں زبان ہوئے چاہیے رشک خسروان ہوئے کہ نہ وان پل و پلجان ہوئے نہ پھر کتا زیر ران ہوئے کہ نہ قیمت میں جو گران ہوئے نہ طلا یا نہ نشان ہوئے جس پہ تاسو نہ مہمان ہوئے پیر ہو کوئی یا جوان ہوئے آصف الدولہ اور جان ہوئے تو ہوا و عمر جادوان ہوئے</p>	<p>خلق کو اس قدر ہے استغنا رہہ دو گے اگر پڑا ہو کس قدر کچھ ہو دیکھا نہ ہیں کہ زرے قدر رہ نور دون کی نظرون میں کس قدر در گنجینہ پر نہیں اب رسم مشغول یہ خلق ہے حب کی لہ جگہ دار و زو شب کہ سائل تھا در و دروازہ یوں ہے اب کس کا کون جو جسکے تازی و کچی لہ نہیں بر میں کسیکے اب وہ لباس نہ کوئی باز ہے جب تلک ہتھیار خوان نعمت نہیں جو ایک کالین عیش عشرت سو ہے سدا ساز ہی جو کہ جس کئے ہو اسکی عطا دیکھ کر مہکو خلق بوسے ہے لہ</p>
--	---

جس پر یہ کہہ دوں سکے مگر نظر آتے دور
 چہ نہ سب کا تو ہر کسبان ہوئے
 قدر و انوار میں ارشاد ہوئے
 کچھ جو دیکھ کر ہر کسبان ہوئے
 جس پر یہ کہہ دوں سکے مگر نظر آتے دور
 چہ نہ سب کا تو ہر کسبان ہوئے
 قدر و انوار میں ارشاد ہوئے
 کچھ جو دیکھ کر ہر کسبان ہوئے

۱۳۲۷

وہ ہیں تو محال ہے ان ہودوں کی
 یہ لوگ اپنے آپ کو خدا کا
 در دولت سمجھتے ہیں
 بدویش کی کوئی غیبت نہ کی جائے

دبی سے چٹن نے چکھو شیشہ چٹا
 نغمہ ران تک رس کران ہووے
 تیرے نصیب کی ایک چھوٹی سی
 تیرے نصیب کی ایک چھوٹی سی

تیر تیرا نگاہ چشم قصہ نہ باد پیا تر اتعالی افش نہ زیر ران دیکھ کر تڑپاؤ کی کیا عجب ہے کہ برق کا شعلہ صرصر اوسکے قدم کو پھر شرکے جہم کرنے کا دل میں ہو جو خیال اوس جگہ تک جہان میں جکا بعد لاکھ بار ایک پل کے عرصے میں غج کا تیرے کر کے نہ شمع کثرت اوسکی ہے جب تو ہو سو آنکھیں مل مل یہ مہر ہے نور دوو ہو یہ بلب تو یون کا سقف حمام بسطح چٹکے اونکی آواز سے بدشت و کوہ کھٹ دست بسطح سیاب	اوسکو دیدار دشمنان ہووے جلوہ گر آکے وہ جہان ہووے خلق کا اوس پہ یون گمان ہووے اسکے تیسے کے درمیان ہووے لکھ کشاد اوسکی گر غنن ہووے مجھ سے لگے تو کیا بیان ہووے دور از وہم انس و جان ہووے پہونچے جہا سے پھر یہ وان ہووے گو عطار دہسابان ہووے بسکہ پر گرد آسمان ہووے جیسے شیشہ بتا بدان ہووے آتش انگیز جب دہان ہووے قطرہ زن چشم اختران ہووے زلزلہ یہ جہان تہان ہووے حالت کہ یون عیان ہووے
--	---

اور کسیدہ خشنہ بین اونی
 کوئی نواب کوئی خان ہووے
 دست بستہ بطبع نیران ہووے
 رو بہ رویہ ساجیان ہووے
 شمع آفاق میں چو جہان ہووے
 اور سودا سبغ حوران ہووے
 عین سے جہا بہ زبان ہووے
 ۱۲۵
 آئین دعا وہ کردن ہون پیک
 شادی و عیش و عشرت ہون
 قیہ و فہم نواب وزیر الملک
 کیا قلم کو دست سے ہے منظور
 کہ مراد سے ہے کار کاغذ پر

نوز مج بہر سطر جہا پین سے بغلی بین
 خطا کھنڈار کا دور
 زلف خزان عین سے بغلی بین
 کھنڈار کا دور
 باہم قلم سے ہے سرور
 اتنی روشنی سے ہے سرور

نامکس و عدل دیدہ شاہین
 خصل و انش ہوسے باد
 کن ہوسے باد
 شستہ و ہون سنن شستہ
 سہا و ہون سنن شستہ
 چکا و ہون سنن شستہ
 اکیسی و ہون سنن شستہ

ہور تم سے یہ خوشدلی کا دوز
 اوس طرف انتقال غمین شعور
 خلق میں جسکے خلق ہو مشہور
 ہو سلیان ہو نچکے جس تک مور
 شاہد اسکا ہے متفق جمہور
 اد سکے آگے کیا جو باہم زور
 ہوئے خاک سیہ عدم میں فتور
 سخت اور نرم پر باین دستور
 نرم پر جون ہوا میں بال طیور
 رن سے پھرے منظر و منصور
 ہوٹک لے خامہ بار یا ب حضور
 کسکو اوسکے اٹھانے کا مقدر
 کرتی ہے اب زبان برقی تصور
 جسکے جلوے کا ہو دی یہ مذکور
 سینہ باز نقش لعل ستور

خامہ پیش درگیاہ کیا ہے جسے
 گلر اس امر بیچ کرتا ہے
 کہ لکھا چاہتا ہے اوسکی بیچ
 یعنی نواب آصف الدولہ
 ہے تو ان بخش ناتوان کا وہ
 لیکیا پیل پیل کو پیشہ
 شعلہ پیرا ہو جہدم اوسکی تیغ
 اوسکی برش کا وصف کیا میں کن
 سخت پر جیسے تار صابن میں
 یاد میں اوسکو باندھے جو کمر
 مع غائب سے دل ہوا پناہنگ
 وہ جو تیری کمان کی سیڑھے
 وصف شوخی میں باو پاک کی تھے
 ہے فرس کسکے زیور ان ایسا
 کرنے پل میں تمام روی زمین

ہور اوس کا دین بھی یہ دوز
 چاہے سلیکس سندر بھی
 پڑی نقش نگاہ کو پر گاہ
 پڑی ہو کر چاہے نہ ہو مس
 کہ ہو جادو سا شکل پیش

۱۲۶

کہ چھوٹا لائق بھی ضرور ہے
 کہ چھوٹا لائق بھی ضرور ہے
 کہ چھوٹا لائق بھی ضرور ہے
 کہ چھوٹا لائق بھی ضرور ہے

ایہ کہ تیسے عدل کی نسبت چنانچہ
 دنیا پر جو پیر عدل کا گویا ہے ان تمام
 ایہ کہ تیسے عدل کی نسبت چنانچہ
 دنیا پر جو پیر عدل کا گویا ہے ان تمام

فتم سوداگر کے سخن بدعا	آمین سب بولیں بندگان حضور
فصل سے حق کے توجہ شمت دجا	رہے تا حشر حشرم و مسرور

قصیدہ در مدح نواب وزیر الممالک آصف الدولہ بہادر رستم جنگ

سوداچہ بیون کو کیا خواب غور خرام	لانی گھروس طیب کہ ہو عقل جنگ نام
احوال و سکا و کچھ کے کہنے لگا طیب	اب قصہ و سہل و سکو لیے ہو نصیہ نام
کہنے لگا سن او سکودہ دیوانہ و چرا	مجھ میں ہو کمان یہ تر ہو خیال غام
جو کچھ کہ میری ترن میں ہو تھسا کوئی بنا	عامل نے خیر آباد کے پی کر کیا تہام
مسہل طلب کری ہو غذا کی زیادتی	مجبو سوماہ عید بھی گذرا مہ میام
کیا سودا اس علاج سے کہ او سکد ماسوا	تا اپنی میں دو اکرون اب کر ترقی نام
تب اون بیون کہا کہ بتاؤ میں علاج	اس دروس تو پا کر شفا ہو جو شدا کام
اوس کے حضور عرض یہ کر جسکے سایہ میں	موضع پیل سے لایا انتقام

سنتے ہی یہ نوید قصیدہ برای نذر	لیکر ابراجناب میں حاضر ہوا غلام
--------------------------------	---------------------------------

اور جو یہ کہ تیسے عدل کی نسبت چنانچہ
 دنیا پر جو پیر عدل کا گویا ہے ان تمام
 ایہ کہ تیسے عدل کی نسبت چنانچہ
 دنیا پر جو پیر عدل کا گویا ہے ان تمام

ایہ کہ تیسے عدل کی نسبت چنانچہ
 دنیا پر جو پیر عدل کا گویا ہے ان تمام
 ایہ کہ تیسے عدل کی نسبت چنانچہ
 دنیا پر جو پیر عدل کا گویا ہے ان تمام

[illegible]

قصیدہ درمطرح نواب سر فرزانہ الدولہ حسن رضا خان

صبح عید پر اور یہ سخن چہ شہرہ عام
پھر اہر آج بمقصود بادۂ خواران حریف
بعیش گاہ جهان خوش موخر می شای
معالقہ بجان آج می پرستون کی

[illegible]

کہ وہ ہودو علیہ السلام کے ہونے کا سبب
 جو تیس سال تک ہونے کا سبب
 کہ وہ ہودو علیہ السلام کے ہونے کا سبب
 جو تیس سال تک ہونے کا سبب
 کہ وہ ہودو علیہ السلام کے ہونے کا سبب
 جو تیس سال تک ہونے کا سبب

جس اقحار زمان کا حسن ضیا خان نام رہو وہ خان فلک تربت ذوی الاکرام جہانین صاحب فرزند اور ایام وہ کامیاب جو ہو سر نوشت کا نام قدم کا ایک کے اوس سر زمین پہ پونہ ذخائر گرم وجود دست فیض مدام حیا و شرم ہوئی ختم اوسپہ ظم شام صدا کھر کنو کی ہو گیک کی صدا ی عام اگر یہ مطلع النور حضور میں ارقام	اوسکی عید مبارک کا ہر گریہ سبب رہو وہ خان فیض المکان عالی قدر کہ جسکی ذات فیوضات سو کما قی ہے پہونچکے ہو در دولتسران ملک اوسکے جو وہ کیا نہ کرے دستگیری نجبا ہر چشم کان مروت دل و سکا معدن ہر ہر خلق واسطے خلقت کو اوسکو گویا خلق وہ اوسکا خوان نعم جو کہ جسکو طبع میں یہ قصد خامہ ہر اب اوسکی مع غائب
--	--

مطلع

کہ باز بچہ نکالو ہر سب کے غم حمام جو کور دیدہ و متیا و شکل دیدہ دام پھری جو شیر کویشہ میں ڈھونڈھا تھا برای سکل اطفال دیکھ لے انعام یہ معدلت کا تری جزر سستی پونہ بچا کام	ترا وہ عدل ہر لے لمجا تمام انام کری نظر جو سوی عید عہد میں تیسے بروز جمعہ سدا ہاتھ لے کے ناخنگیر اسی امید پہ تاقصر کر کے ناخن شیر بیان ہو کب تلک انصاف عدل کا تیر
--	---

خداوند ہودو علیہ السلام کے ہونے کا سبب
 جو تیس سال تک ہونے کا سبب
 کہ وہ ہودو علیہ السلام کے ہونے کا سبب
 جو تیس سال تک ہونے کا سبب
 کہ وہ ہودو علیہ السلام کے ہونے کا سبب
 جو تیس سال تک ہونے کا سبب

کہ وہ ہودو علیہ السلام کے ہونے کا سبب
 جو تیس سال تک ہونے کا سبب
 کہ وہ ہودو علیہ السلام کے ہونے کا سبب
 جو تیس سال تک ہونے کا سبب
 کہ وہ ہودو علیہ السلام کے ہونے کا سبب
 جو تیس سال تک ہونے کا سبب

کہ وہ ہودو علیہ السلام کے ہونے کا سبب
 جو تیس سال تک ہونے کا سبب
 کہ وہ ہودو علیہ السلام کے ہونے کا سبب
 جو تیس سال تک ہونے کا سبب
 کہ وہ ہودو علیہ السلام کے ہونے کا سبب
 جو تیس سال تک ہونے کا سبب

کہ وہ ہودو علیہ السلام کے ہونے کا سبب
 جو تیس سال تک ہونے کا سبب
 کہ وہ ہودو علیہ السلام کے ہونے کا سبب
 جو تیس سال تک ہونے کا سبب
 کہ وہ ہودو علیہ السلام کے ہونے کا سبب
 جو تیس سال تک ہونے کا سبب

انہی باغ جہانگیر میں جو جب تک کہ وہ
نہیں پہنچے تھے وہاں سے شکل گل کے جام
میں سرور و شہر ہے جس کی طرف سے
طرف سے سیاحتی ہے

قصیدہ در مدح سرفراز الدولہ
حسن رضا خان بہادر
عزیز عظمیٰ

عزیز عقل سو دلی صبیح شاد
کند و خیزد چرخ آید بسک شاد

نہ عدل و عمل کا تیرے صفت ہو کچھ ہے
 سوا و صفت کا تیرے مجھ نہ بچا ہو کچھ
 مرا ہمیشہ یہ مقصد بدل نہفتہ ہے
 تری مخالفت مذہب ہوں کیسے ہی غلبہ
 خدا کو او انکی عبادت سے ہی منظور
 ہوا سقدر تر آلودگی سودا من پاک
 یقین ہو یہ کہ وہ بہرے تئیں کہ نہ روضا
 بس اب جہان میں کوئی ہو جو تجھے کا بخور
 ہمیشہ حق کی طرف سے وہ مور و لعنت
 عروس و دولت دنیا نے کا خیر پنا
 اگر نہ اطلاق او سکود یو تو لیکن
 غرض کہ اسلئے تیری یہ میں نہیں کی کہ
 عوض میں اسکو صلہ کر کو نہیں تجسوع میں
 مجھے تو گوشہ خاطر میں انچو دی جا کہ
 کرے ہر ختم دعائیہ پر سخن سودا

کہ رفعت و شان تیری پر دی ہر خوش فرما
 خدا ہمیشہ رکھے اوسکو با عروا اکرام
 رہن بجائے طاعت یہ بندگان و غلام
 و سمجھو کہ انھوں کا بخیر نہ انجام
 ثواب روز جزا آویزاں نکایسے کام
 کرین طواف حرم اوسکو باندھ کر احرام
 نہیں جو دوست ترا ہو وہ دشمن اسلام
 ہر زہر مرگ حلال اوسپہ شہریت حرام
 زبان خلق سے دائم ہر مورد و شانم
 کیا ہو تجھ پہ ہوا عشق باشتیاق تمام
 سجاوگی ترے در سے یہ تاب و زقیام
 کہ چاہوں تجھے میں اس کی سہلیں در ہر دم
 قبول ہو جو مرا حشا و ذوی الاکرام
 کہ تابہر کروں لیل و نہار با آرام
 ادب سے دور ہر خدمتیں تیری طول کلام

[illegible]

ویدم
زبان پر دم رسد
چون فخر کار
همانند این جهان
دولت سکندر و کلاسیع
اگر زیانگو اسطوخ
کمایت سادسی
نیمین نیلخونی
کردن هون
دیدم
ویدم

جواب

چو کیم صلابت خان
 سخن علی بن یحییٰ کے خاور کا تاجدار
 پہ پہ یون زبانی پیکر صفا پر حکم
 کہ گویا حضور سطور بنی از روزگار
 پہ پہ چرخ سوار ہو کہ جو انان برگ و بار
 (۱۳)

کتابت سودا
۱۳۰۳

[illegible]

روڈیہ حکم چاہتا تھا کہ وہ اپنے
 دوستوں کو روٹا کھائی گری کے
 بل قائم ہو کر چھٹی گری کے
 ٹکٹوں کو لالہ کرے

ویا ہی فوت اعضائے دلکو میری چوہ
 سپہ گری میں تو گذر اشباب کا عالم
 جو باندھوں اسپہ کمر تب بندھی اس طرح
 جو دست و پامین نہاسکر ہی در اطلالت
 سو اب میں تیغ و زبانی لڑوں ہونچت کس
 سلامتی میں تو اپنے روانہ رکھ چھپر
 پھرا کر نہیں لیے مشت استخوان اپنے
 سو اب تو اس سے بھی نہ بہت گذر گئی ہو گھر
 سپرد مشکوہ سر نشہ سب کی حرمت کا
 سو طالتی میں حرمت کا اب نہیں جس سے
 عوض میں دیکھو اس نقدی کو تو ایسا کانٹا
 نہ ایسا کانٹا کہ جس سے بروی دسترخوان
 نہ شکل نور علیخان ہوں کھا کو میں نہ
 بنان دال میں ہا زرش کر ایک گوشہ میں
 دعا چہ ختم کر دی ہے عرضی منظلوم +

سبب ضعیفی و طاقت ہوئی ہو پیری قی
 نہیں وہ عمر کہ اب آؤ نہیں کار سیاق
 کہ چون کمان کا قبضہ بندھو مقابل فراق
 لیا میں فن سخن کھول کر کمر سوریاق
 ہوں فتحیاب مدد کی جو ہو کویتری فاق
 ذلیل و غوار رہو نہیں چشم اہل نفاق
 میانہ میں اعمال زیر کمر نہ رواق
 گلزمین کرتے پیا کفش ہاتھ میں ہو چاق
 کیا ہوا تھی وہ مخلوق کا جو جو خلاق
 کروں معاش بسر اپنا میں یہ تم و طلاق
 بسر ہو عمر مری جس سے زیر کمر نہ رواق
 ہزار طرح کی نعمت ہوتا نہ مشک و فاق
 نہ سو حکمر ہوں طرح میر زانیع و قاق
 دام مدح میں تیری لکھا کروں اوراق
 ہو اس زمانہ میں سودا جو فن شعر میں طاق

پیدا ہوا ہے
سینہ سے
کھینچ کر
بلائے خانساں کو
تایہ کو
محل

انعام جو بار پاپ کس جاکے
 جانا جو کھینچا ہوں کیا دیکھ گیا
 جانا جو کھینچا ہوں کیا دیکھ گیا
 جانا جو کھینچا ہوں کیا دیکھ گیا
 جانا جو کھینچا ہوں کیا دیکھ گیا

معمول سے زیادہ مفید ہوں اب کی سال پس اہلکار لالہ خود رو سے یہ کہیں دھلے ہزار رنگ کی سپنا دین ابر کو تقسیم کر دین فرقہ مخمور میں جل نہیں کہدین کہ چار نہر سے گلشن کو صحرائی بار و گولی پر مغان میکہ کے چ بند و قین بے شیشوں کے بھر کر مٹی جتنے ہیں نواز جان چ اب کرین	جسطح چاہیے کرین اس فوج کا سنگار رنگین شتاب مستک فیلان کو ہمار موج ہوا تملک ہوزرہ پوشا کی بار دین دوپے رسالہ گل ہوا امیدوار چار آئینہ کوچ کے رہیں مستعد کار رکھیں نہ اب سولے کر کسیہ زنیہار اگر شتاب صحن چین میں کرین گذار پیشہ وہ کہنا ہے بجائے کا اختیار
---	--

باور اگر نہیں تو سہ آں دیکھ لو پایا ہی امر مطلع سے نے اشتہا
--

ترکش لگا کے دینے کو تصحیح ہمار لازم ہو تجھ کو پی کے شراب طرب کا جام یک گلزمین نہیں کہ جہان آیت ہے غصے سے یکدگر کئے تے ہیں یہ کہیں بن خود ایک دم نہیں رہتا سر حباب	گلگون پہ اپنے ترک ہزارا ہوا ہوا گرم و سرد تو سیر گلستان کر اب کی بار کرتا نہودی کھینچ کے شمشیر آبدار گرداب ڈھال دو کی پاری ہو جیبار ڈالو رہی ہر منہ پہ جہلم سنگ آبشار
---	---

۱۳۵
 عاویس نام وہ جو میں اس فن کا لقب
 بام آئینہ صدا اگر جوان لالہ زار
 تلوے سے دستہ بدری ہو طوطا ہو
 میدان صاف کھل کر کیسنا استوار
 تا وقت کار و امن گل سے نہاں ہو
 صدی بگ جعفری و گل شرفی نے اب
 کیسری بانی کو کسی بام کی تراز
 شکر صفت قشون خزان آدمی جگہ
 ہوا و تلسکوپ کے میدان میں کارزار
 استاد و جہان تلف بے غفلت پر
 ہوائی جسطح کو زمین پر طوطا دھار
 بھلا ہوا و بھلا ہوا ہوا ہوا
 غمزدار و غمزدار و غمزدار
 مہمان میں ترانہ بلب بلب کے دوا
 ہوا و ہوا و ہوا و ہوا

در این کتاب که در بیان احوال و سیرت
 و صفات و مناقب و کرامات و غیره
 از بزرگواران دین است و در هر یک
 از این بابها به تفصیل مذکور شده
 است و در آخر هر باب نیز بعضی از
 اشعار و قصاید و مثنویات که
 در مدح آن بزرگواران آمده است
 درج گردیده است تا با جمیع قاریان
 این کتاب آشنایند و در هر باب
 نیز بعضی از احادیث و روایات که
 در فضیلت آن بزرگواران وارد شده
 است ذکر شده است تا با جمیع قاریان
 این کتاب آشنایند و در هر باب
 نیز بعضی از اشعار و قصاید و
 مثنویات که در مدح آن بزرگواران
 آمده است درج گردیده است تا با
 جمیع قاریان این کتاب آشنایند

ہوش کا ہول توڑی دہر سے بنگل
 باہر نہیں تو دیکھ کہ نالان سدا ہر زند
 فرزند کی رکھ نہ پیر دین پر کی ہر
 ہو دریا شکست سدا اپنے ساکن
 کہ کتاب بان شینہ وساعت عجب نہیں
 اک پل میں تل کا کی گواہ ہو کر نہیں
 آبادہ مہر کین پر سدا اوس کا ہر ہنگ
 ہر مستعد لطف و غیب اس کی آواز
 قطریے کے دہانہ لگوم لگاتے ہیں

افسانہ علی خان بہادر
 غزل سحر سیف الدولہ

ایک سین دوستوں کی شادی ہوئی
 تو ہم وزیر آن میں کیا لیل کیا ہند
 ہاتھی سا ساتھ ساتھ کھانا چوہا
 غلغلہ ان پٹھ دلا بھی قواب نادر

اس عرصے میں بھر آؤ کہ شاید بھجوا
 پر ہونین پتیر و کا عدو کی ترے غلام
 ڈنڈا اوسی تو اسپہ تو جانا وہ یوں ہی
 رتبہ کی تیری جاہ کی میں کیا بیان کروں
 ہوتا نہ رنگ اطلس کروں جو ماسمی
 شہتہ کی کشان کی تئیں بھی برا چوب
 تھو مہر و مہی خوب ہی کچھ باورسیہ کو
 لیکر مگر خطوط شعاعی کو اس میں سے
 سرکار عالم غلگی میں تو کچھ نہیں
 قال کا اوس کو فرش کا اتنا ہر عرف طعل
 جتنا ہی سطح روی زمین اوس پر راوی
 جس آن تو قدم رکھو اوس پر راہ روشن
 اور ہو و گیا بھی یوں ہی تو خاطر کو کچھ
 سودا کر رہی عرض تیری خزانہ سے
 بالفعل اس قصیدہ کا مانگو ہی یہ ملا

اگر چھینکے میں نبل سیاو کی جھڑی شہار
 میدا نگر ورتجسس جو ہو جای وہ دوچار
 اوڑ جای باوند کی لگ سے جون غبار
 جسکے تئیں نہ وہم فلک کر سکی حصار
 خیمہ کے استرو کو تری تھایہ جامدوار
 دو کرتے چیر کر تو نہ بنتی وہ استوار
 پر مندرس میں برسوں کے اتن کہ پیشا
 بڑوائے طنائیں سو کتنا یہ پودوتا
 مینوں کی واسطے ہین زمین پر یہ کوہا
 صد فصل گل نہو سکین جسکو نمودوار
 جس فصل میں بھچاؤ تو ہر موسم بہار
 کھل جای و کیتی ہی تھو چشم روزگار
 صدقے سے چختن کے بتا پید روزگار
 بھر بھر سپری لینا ہی مجھ کو زریعہ
 اوسکی تئیں خطاب ہو زریعہ بہار

۱۳۸
 سو دا
 بابتی کو ہی ہونے پر نہیں
 ایک دیکھتے ہیں دل سو اسکی
 جس میں نکل پوچھوں جو ہر
 شادی نہ ہونے ہی میں نہ ہونے
 اہل جاہ و خاں حصد کے کیا چہ
 سچ میں سچ میں سچ میں
 سچ میں سچ میں سچ میں
 دیکھتے ہیں حاشی و عشق میں
 اتنا حصد ہی حاشی و عشق میں
 مہر و فاجی دیکھو جو اسے پیش
 ہر شہر سے انھوں کے موت کی
 دیکھتے ہیں حاشی و عشق میں
 ہر شہر سے انھوں کے موت کی

ہوتا نہ رنگ اطلس کروں جو ماسمی
 شہتہ کی کشان کی تئیں بھی برا چوب
 تھو مہر و مہی خوب ہی کچھ باورسیہ کو
 لیکر مگر خطوط شعاعی کو اس میں سے
 سرکار عالم غلگی میں تو کچھ نہیں
 قال کا اوس کو فرش کا اتنا ہر عرف طعل
 جتنا ہی سطح روی زمین اوس پر راوی
 جس آن تو قدم رکھو اوس پر راہ روشن
 اور ہو و گیا بھی یوں ہی تو خاطر کو کچھ
 سودا کر رہی عرض تیری خزانہ سے
 بالفعل اس قصیدہ کا مانگو ہی یہ ملا

بار تو جبکہ خود باد سلو کی عجب
نقاش زمین میں رنگ کر دینا
نقاش زمین میں رنگ کر دینا
نقاش زمین میں رنگ کر دینا

نقاش زمین میں رنگ کر دینا
نقاش زمین میں رنگ کر دینا
نقاش زمین میں رنگ کر دینا
نقاش زمین میں رنگ کر دینا

نقاش زمین میں رنگ کر دینا
نقاش زمین میں رنگ کر دینا
نقاش زمین میں رنگ کر دینا
نقاش زمین میں رنگ کر دینا

لینے وہ سیف دولہ بہادر کہ جس
ہمت کی عظم و شان کو جسکے دیتیم
نواب وح حاضر و غائب اگر تہری
بیفے سے اوسکی نسل کے نکلا کری ہا
جس دشت کی طرف ہو تری بیگاہ مہر
پائی غزالہ دام میں دان بند ہو اگر
حکم صلح سے اے اوصالح زمان
ہر شکش شراب کو جب کیجئے نظر
سید میں کیا بیان کروں تیری کانا
بیٹھے زمین پر تو اوسے پھر نیائے
خلقت کا بر و بھر کے سمیت سی ہو حال
ماگنیہاہ پشہ سے اوس آن فیلست
رہنے ندی صفای برش اوسکی تیغ کی
گر پشت آسمان پر وہ آئی تو ہر حکم
ہر دل کو یقین کہ ہنگام کارزار

پادی کوئی نہ لطف و کرم کا حسین جنگ
تعداد و موج بحر تلک بخشا ہر تنگ
بول نہ جو زبان ہی وہ گویا ہر بینک
تجہ مزع کرم سی چنے دانہ گر کلنگ
ایوستان چشم موت کے آب و رنگ
ناخن سے اپنے کھول دی جا کر گرہ پلنگ
عرصا اب اسقدر وہ نہیات پر ہر تنگ
جس وقت دیکھیے تو ہر تنگ کو کجی رنگ
سینہ عدو کا توڑ کی نکلے ہر جب خدنگ
گر سو کوڑو کو س تلک کھو دیے سرنگ
شمشیر گر علم کرے اپنی تور و جنگ
بہ جای آب و سہو کے وہیں زہرہ ہنگ
باقی کسوی طح و ضارب کر دھینگ
ہو خرق و التیام فلک کھل کر دنگ
رو میں تنو کج صفت پہ اگر ڈانٹ کر رنگ

نقاش زمین میں رنگ کر دینا
نقاش زمین میں رنگ کر دینا
نقاش زمین میں رنگ کر دینا
نقاش زمین میں رنگ کر دینا

۱۳۹

نقاش زمین میں رنگ کر دینا
نقاش زمین میں رنگ کر دینا
نقاش زمین میں رنگ کر دینا
نقاش زمین میں رنگ کر دینا

کما سکن اور سکون
مست گنوں اور سکون
اور جو عروس و
جہان پر چلے آئے ہیں
سندھ میں ایک ایک
بازار کے لیے ایک ایک
جگہ کی شہریت دینا
دامن خلق کا ہے یہ
اہل و عیال سے رہیں
گلشن

مهمون سیک پیری ایشان
عبدہ نورست زباده خیل ملان زمان
جہد و جلال یان تک دیو پریشان
گرمک چاچا تو قتیج پیری تار
ہندوستان کی راہ بیا مضمان

تہاں تو ان کی اداسی کو نظر برداشت ہو
 مورا اس کا پیچھے آؤ تو تہاں
 فوراً اس کی ہوا کا گڑبان ہو
 کہ مہلک نہیں باغبان کی بلبلی کا پیشان ہو
 عالم کا لگا کر اس میں یہ بادِ خانان ہو نہ
 رفعت نہ دیوس خاطرِ یان گوشتہ نہ کو
 پند و از عشاق کی قدرت کمان کہ دان ہو
 جس قدر مر نہ میں ہو پیدائی اوس

اگے تو کیا کہو نہیں دل چاہتا ہر شے
سنکڑے حرف بولا سودا کہ قدر و تہ
یہ تو بڑی ہین اتی آفاق میں کہ جنگو
معل و گھر جو بچھو پتھر میں اور پانی
عمرہ تو وہ کوئی ہر نزدیک فہم جسکے
نام نکو ہر بہتر دنیا میں کیا نشان ہے
ملکوں کی سرزمین سے چل ہی ہوا خبر
ارض و سما کا ہونا قبضے کے پیچ پہنچے
جو کچھ کہا ہر توفیہ یہ تنجگو سب مبارک
دیکھو ہر جسکے جلوہ پاکیزہ ملتین کی
جو مرتبہ جہانیں ہر بے نیاز یوں کا
یہ وضع لاوا بولی رکھتا ہے وہ کہ حسباً

مطلع

بیل کو گاہ سکر انعام بوستان ہو
چھوٹو نی بو سو گاہی گلشن میں گراں ہو
لاکھوں میں جس جگہ میں ہر گراں کو خرید
بکتا ہو یک نگہ کو یوسف تو دین گراں ہو

تہ ناناوان کی اوسکے منظور پرورش ہو
 موراسا سا پیچہ آوری تو پہلوان ہو
 فریڈ اوسکے نو کا ز ایو ہو مہا ب
 ہیبت سے دن بدن وہ چون بد ناناوان
 میدان میں جب کہ اہواست اوس وہ یاد
 حلقہ بکوش اوسکے ہر چند وان لکان ہو
 بندہ ہون لیک اوسکے میں ترس کا فکا
 بیٹھ سب خاک توغین اوس سے جدا جان
 جو ہر کالک بتاؤں شمشیر کا بین اوسا
 ۱۲۲
 سو و
 مسکے پیش ساس کو انا کو خان ہو
 کرنا ہون کر جس کو سہیں جان ہو
 کر کے کیو جبکہ یو نہیں اوس
 چہرہ کیو بولام جی کیو جان ہو
 نکر وہ شخص یا جان کا دین ہو
 یا سود دل ہو اس میں نکلا تو ہے سو
 پیر من کو کر کے اویا یہ کیان ہو
 کینہ لگا غلط ہے اویا یہ کیان ہو
 کہ دل میں گاہ میں کینہ کیان ہو
 ملنا تو بے عیب اوسکے میں کیان ہو
 ہووے جی جی میں کیان ہو
 وان عیب ہے کیان ہو

کہ دل میں گاہ میں کہ چشم میں بی بی پر
 لکھنے لگا غلط ہے اور یہ بی بی پر
 ملنا تو بے معنی ہے اوستا اگر تیرا کہ چشم میں
 دان چھپنے کا نادان کی کو تین گان ہے
 پود اندھے ابازت تو دیکھ دیکھ دارد
 طاقت جو یہ کہ با ہم حضار ہوں مخاطب
 ایسا ہوں ایک میں ہی جا کہ حضور اور سیکو
 مطلع اگر یہ چھون بیول و سکا شادان ہو

مطلع

یہ سب کچھ دوسروں کی غیبت کی رو سے ہے

ہون ہو کٹوری ایسین کہون غیاث
 سستی میں چھٹک جلدی ساغر زب
 پی پی شراب سنج جو انان بسم فام
 دان ہوسم بسج جو انان بسم فام
 بام یگامین ڈال سبک بایں آدین جو سیر کا
 سستی سے وہ چلیں گویا بونگ تال
 افسوس غیبی سے تائیر سے کہا
 جو نعتا ہون باغ سے کراد سبک گفتا
 بوسا کہ مدعا تو یہی ہے کہ تا اب ہم

دل چاہتا ہوں کہ بنا کیجے ایک باغ
 فیض دم مسیح کا جسکے ہوا ہو فخر
 لاوے نہ اوس زمین کی درختوں کی کاشت
 ہووے ازل سے تاباں ہر مہر کے بچ
 مانا فراغ خاطر آسودہ سے ہو کل
 بینائی و مشام کو عیسیٰ کی تقویت
 مرغ اوس چین کے بچ ہوں ایسے غریب

وہ گل زمین زیر فلک کر کے جستجو
 آب اوس جگہ کا آب خطر کی ہو آبرو
 غیبر از بر امید حلالیٰ شکر کعبو
 سر سبز دانگی خاک سے صد تخم آرزو
 جمعیت دلی سے پٹے غنچہ ہو ہو
 دیوے ہمیشہ دانگی گلستا نکارنگ ہو
 مطلع یہ جنکے حق میں سخن کی ہر آبرو

مطلع

بلبل ہو دانگی بلبل آمل سے دو بدو
 یوں منعکس صفای عمارت میں ہر چہن
 آئینہ خانہ اوسین ہو ایسا کہ ایک بیت
 ایسا ہو مطلع کر سی پہ اوس گھر کہ ایک مین
 چادھتے ہو آب کی یوں سنگ آبشار
 پاکیزگی سے جاری ہو ایسی ہی ایک نہ
 جوجی کو ہر چہن کے روان یوں ہو ہو گشت

طوطی کرے ہمیشہ نصیحتی سے گفتگو
 جواکھر و مکان ہو سو معلوم ہو درو
 موزوں نہ اس صفای گلستا نہیں کہ جھو
 کوثر ہو آب شرم ہو دان جسکے روبرو
 چین چین نقاب تلے ہوں رخ نکو
 غنبل کا جسکے ذکر نہ کر سکے بے وضو
 جون سوچ دو مٹی ہو رنگ جاکنی ہمت کو

سنہ ۱۲۲۲
 سنہ ۱۲۲۲

عالم کے دل کی اوس جگہ سے کہ
 دل میں غماز ہے کہ کیونکہ کئے
 دل میں غماز ہے کہ کیونکہ کئے
 دل میں غماز ہے کہ کیونکہ کئے

پہلی جی ذات متعلق جو چرم غنہ
 ہر جھوٹے دل میں جھوٹا چہرہ
 لیکن سطح سے تھپکا مندر ہے
 دلت سے دل میں بھی مست نہیں
 اور دل تو بیدار نہیں
 اس کی طبیعت کی گشت

مطلوع

اب ہر بارخ کوتاہی پر شست
 مقبول تہنہ کچھ ہو دی گل کی بو
 کیا یہ طہیت استدر کسی خاک کو
 و خود ہو کہین خیر جو آدم کی
 شبہ تک کی تر سے کوئی کیا بدو
 جسکا چرخ خانہ زین تا ابد بدو
 اس بابا کے وقت میں طلوع پیر

۱۲۵

مطلوع

تم منہ ہو حال میں تو اسکا دور
 جلدی میں وہ طہیت تو یہ شد فر
 جو کم میں پشیم شمس کی کیا بیان
 کے ہیں جسکو بدوہ توری کی آبد
 میدان میں کارزار سے تیرے یکتا
 کی کام یافت کجا

<p>سب دشت میں ہر اندون سوالی دریا</p> <p>دیکھا جو میں تو ہر وہ عجب اک مقام ہونا</p>	
<p>اور اس جگہ وہ یوں نظر آیا کہ کیا کہوں گذرا ہر سسری پائون کو اسکو ہر ایک غار ہمعبتان بزم سے اس کے اگر کوئی مانند شیشہ و گلگون دہن کو کھول احوال تو یہ کچھ ہے جو مینے کیا بیان اوڑتا ہر جو کچھیر تو کتا ہوا میں ہو یہ بعد از سلام شوق یہ کہیو ہمار دوست پر تو نہیں کہ پونچھے وہ پائون ہیں مگر جسے تے قدم سے جدا ہو کر رہ گئے مانند برگ خشک کہ ہر نخل سے جدا اب آرزو یہی ہو کہ آدے جو باد تند تقصیر عفو کی ہر ترے یا گستاہ کی تیرے کرم نے مجھ کو بد آموز کر دیا</p>	<p>نے طاقت شنو ہر نے تاب گفتگو اور پائون سو گذر گیا اسکا ہر ایک مو وان جا کر پوچھتا ہوں کبھو اسکو حال کو چاہوں کہ کچھ کہو تو بلو کی ہے وہ لہو اسہین جو اسل سکہ جو آ جائیں ہر کبھو جاوے سبست خان بہاؤ کو جو تو اس بوستان دل کی نینا کی رنگ و بو کوٹری گر ٹنکی ہے سدا جگہ آرزو نردین کی ہے تماشہ دنیا کی جستجو کرتے چھے ہیں دشت میں نلے لہر کبھو جو شعلہ اک اپنے تئیں دین زشت و رد انصاف یہ نہیں مجھو مجرم جو بھیجو تو تھی ورنہ معصیت کی کب اس وسیع کو</p>

انقص جس کی کام یافت کجا
 آویز در دوزخ دی تیرے بدو
 دیا دل اسقدر کہ جگ میں تمام خلق
 مغانی کچھ یاد نہ لب نکر
 ان سوال پوچھنے یاد نہ لب نکر
 ان سوال پوچھنے یاد نہ لب نکر
 ان سوال پوچھنے یاد نہ لب نکر
 ان سوال پوچھنے یاد نہ لب نکر

اسطیٰ کی جو کسے دماغ و فخر و شہرت کا زینہ بن کر بیٹھ کر رہتا ہے وہ تو کتنی ہی بے وقوفی کا مظہر ہے۔
 اور کس نام سے اپنے پیشے کو فخر دے گا تو یہ
 بولایہ خوب ہر شہر پر دیکھا دستاویز
 میری سی گزنی سلی او شاد و خوش
 کسی دیوان میں نہیں اسے تو ہر شہر
 یہ معنی سننا حال سے دیا اور کجاور

اس نظم سے غرض نہیں مدح و ثنا ہمیں
 سوداگری ہی ختم و عایہ پر سخن
 تازیر آسمان ہوز مانیہ صبح و شام
 روشن ہو تیرے دوست کا شہر حرا میں
 قصیدہ و نصاب فخر و شہرت میں
 کہا استاد نے مجھے مے سنکر اشعار

کہ کر کے تحویل دل اپنے تو کہا کر اشعار
 کیا عجب ہے کہ اُنکے جو براہ اشعار
 تیرے گے جو پڑھی کوئی سخنور اشعار
 گو ہوا تیغ زبان کا اثر جو ہر اشعار
 شعر سے میسے کیسے نہوں ہر ترا اشعار
 پڑھو دانا کی تو نفیرین پہ مکر اشعار
 تیرے دیوان میں دو انین کی فخر اشعار
 ہو میں بالفرض تری اونسی ہی ہر اشعار
 مرغ معنی سے ترے پاویں جو ہر اشعار

جب کہے مور و تحسین میں اکثر اشعار
 لے پسر چار نصاب میں کروں ہوں نکو
 ہین جو خاقانی و فردوسی و سعدی شہور
 اولایہ کہ مجالس میں زبان دانوں کے
 سخن ایسا نو سرزد کہ دل و سکا ہونیم
 دومی یہ جو تو چاہے کہ نہ مجھسا ہو کوئی
 شعر تحسین پہ بھی نادان کے نہ پڑھو کیا
 سومی گر کہ تجھ کوئی نادان ہین
 شعر میں تو نہ پڑھو جز امید صلاح
 چار میں بال زبان او کو نہ سمجھو بے فکر

نہم ارباب سخن میں جو بعد حافظ
 بزم ارباب سخن کے تو سب سے فخر و شہرت
 دل میں لا محل ہی سامع کی زبان چھین
 اب

پہنچے فہم کا غواص کہ دلیں پہنچے
 پہنچے فہم کا غواص کہ دلیں پہنچے
 پہنچے فہم کا غواص کہ دلیں پہنچے
 پہنچے فہم کا غواص کہ دلیں پہنچے

اہل مجلس تو دعا کرتے ہوں چپ ہنسی بولے کیا آپ میں صنعت ہے کہ سجان یہ کنایا نہ سمجھا جو بڑھا سب دیوان مطلب اس وضع سے پاتا نہیں شاعر نطق کے باغ کا چھل نام نکلتا ہر سویر عجز ہو تو بھجان پاسے سخن حسن قبول خرم دل کو کہا گو کہ صدق کا موتی نہیں آفاق میں دلکش سخن بے تاثیر بے اثر جبکہ سخن ہو ہن وہ شہر کیو لیے آویز جو صف میں نکالی وہ کیسے حق میں حق کی امداد ہے مقبول سخن کا ہونا آدمیت ہے بڑی شے نہ کہا شعر تو کیا شاعری سے نہ طلب کیجیے یہ نوعیت مہربان خان ہمدرد میں ہو کیا غفلت اس کمال پہنے پہ آگے وہ سخن خون کے	صاحب خانہ جو ہو سکے مکر اشعار لب چمکتی نہیں اسپر کہ ہر شکر اشعار آئے دو چار ہی نہیں دین مر شاعر بلکہ اس سے تو ہوں رسوائی پھر اشعار خاکسار دن کو بہن میں ہن خرو اشعار یوں نہون نقش دل کہ تر و مترا اشعار کب مصنف کے کہے سے ہوئی گوہر اشعار گر اثر ہو تو کرین دل کو مسخر اشعار پڑھو گو ملک ملک اپنے مکر اشعار پر نہ نکلیں کہ جو جز دان کے باہر اشعار یوں تو کہتے ہیں سبھی بہتر و بد تر اشعار کس یہ واجب ہزار شاہد پیر اشعار خلق کی نظر و نہیں کر دین میں جو اشعار جسکے ہیں جبر معانی کے شنوار اشعار ڈرتے ڈرتے زبان لاسے جو اکثر اشعار
--	---

کیا نہیں ہے نہ بیان
 پہنچے فہم کا غواص کہ دلیں پہنچے
 پہنچے فہم کا غواص کہ دلیں پہنچے
 پہنچے فہم کا غواص کہ دلیں پہنچے

نہ اوقاب میں ذرہ رسب درخشان
 ہوا نہیں وہ دم سب میت شوقان
 زمین میں ششم کی باریکی کو غفلان
 کوں نہیں میں اگر چاہے کی دیوانی
 قیصر وہ درجہ کی دیوانی
 کوں نہیں میں اگر چاہے کی دیوانی
 قیصر وہ درجہ کی دیوانی

[illegible]

مقصود در جمیع علوم و ساجد
در بیان آنکه نیکو علی اللغته
را اولی الامر خطه بود
شاه

[illegible]

25

اس رنج سے جب چہ گھر چھتیس مہینے
لیتے ہیں باین روسی وہ تو دو ماہہ
قاضی کی جو مسجد ہو گدھانڈھکراوسین
مآجراوان دیوے تو نہ موند کرا دھکی
بولاجو خطیب اوسین تو ماری وکلا جو
رنگہ ہے گدھا آٹھ ہر گھر مر۔ خدا کے

تخواہ کا پھر پٹینا اس شکل سے یاں ہر
ٹاک دھونس دھڑکی جنجین تاں تو ان
بیٹھا ہوا اس شکل سے ہر پیر و جان ہے
کتنی ہیں کہ خاموش مسلمان کہاں ہے
ہاتھ آگیا دعا غلط تھپڑا دہاں ہے
نذر کہ صلہ اقدار سے نہ اذان رکھے

اور حاضر اور چور
کھا تاویہ کھاتے ہیں پیراوسکو
مطبخ میں جو خیرہ اور خیرہ پیراوسکو
جو دودھ پچھلی شش اوسکو
چبھی تو زمین جو کہ اسی سے ہوئی
سب پختن کے سینیہ بان
دوا دکھا پتین

دیوان بیانات کی پین گران سے
 اور حسب پھر کے نو کیا میں بی پچ
 کہتا وہ پیا بھی جھریاں کمان سے
 پروانہ لگا کر کے عمل کے جھوٹ
 پھر بیون کی جا کر کے عمل پہ
 بکھرے ہوش کی پامانی سے
 بخت چوہ

[illegible]

[illegible]

مفسرین جیاریہ کا کہنا ہے کہ یہ سب کچھ ان کے ہاں ہے
 ملاح ہاؤس کا ہے اور ملاح جیاریہ کا ہے
 ملاح ہاؤس کا ہے اور ملاح جیاریہ کا ہے
 ملاح ہاؤس کا ہے اور ملاح جیاریہ کا ہے

ہر یہ ہو سوا پانچ ملے گز زمین اگر
 دھڑی کو کتابت لکھیں دھیکہ کو قبا
 چاہی جو کوئی شیخ بنی بہر فراغت
 دیتا ہر دم خرس کوئی شے کو نسبت
 اور اسکو جو دیکھو کوئی وہ بہر حیش
 پوچھے ہے مرید و نسی یہ ہر صبح کو اٹھ کر
 تحقیق جو اعرس تو کردار صبح کو انگلی
 ڈھولک جو لگی بجے تو دان سکھو اور جد
 بے تال ہوئی شیخ جو ٹک و جد میں اگر
 اگر تال سے پڑتا ہر دم تو بھی نہیں
 اور چھل اس رنج و مشقت کا جو چھو
 سب پیشہ یہ چ کر جو کوئی ہو متوکل
 اور بیٹی کے دلو سے خرافت کا تین
 پھر جو م کے جب لڑکی لگی بھوک سو مرنے
 جب راہ خدا پیسے نکال کوئی نواب

یا قوت پکارتے جو بکاؤ قرآن ہے
 بیٹھے ہوئے دان میر علی چوک جہان ہے
 چھٹی ہے وہ شعرا کی تو سطون بک
 گنبد سے کوئی گیارہ کیکہ شیر کمان ہے
 اس فکر و تردد ہی میں ہر ایک زبان ہے
 ہی آج کدھر عرس کی شب دہ کمان ہے
 لے خیل مریدان گھر وہ بزم جہان ہے
 کوئی کوئی کوئی رودی کوئی نعرہ زان ہے
 سر کو شیونین پھر بد اسلوبی کا بیان ہے
 کہتے ہیں کوئی حال ہو یہ رقص زنان ہے
 ڈالا ہوا دان دال بخود قلیہ و نان ہے
 جو رو تو سمجھتی ہو نکھو یہ بیان ہے
 بیٹے کو جنون ہو یکا با با گر گان ہے
 ہر خان و خوانین کے ہمراہ دان ہے
 تباؤ کی سفارش میں اسو رتہ خان ہے

پادشہ سزاوارتہ کے دیانت کی راہ سے
 دیکھیں سورہ پیکر کے دیانت کی راہ سے
 دیکھیں سورہ پیکر کے دیانت کی راہ سے
 دیکھیں سورہ پیکر کے دیانت کی راہ سے

۱۵۳

قصیدہ در جواب سید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہرگز نہ اوٹھ سکے وہ اگر بیٹھے کیا
 کرتا ہی را کب او سکا جو بازار میں گذار
 امیدوار ہم بھی ہیں کتے میں یوں چار
 گذری جس خطاوسو ہر ہیل و ہر نہار
 دیکھو ہے آسمان کی طرف جھکے بیلار
 چونکہ کو آنکھ موند کے دیتا ہر وہ پاس
 ہر دم زمین پر آپ کو پنکے ہی بار بار
 ہرگز دروغ او سکو تو مت جان نہ ہمار
 باو سوہوم ہووے وہیں گر کرے گذار
 کھودی ہر اپنے گم سے کھوئے زمین مار
 کھوڑی کو دیکھتا ہو تو پا دی ہر بار بار
 بیہنیں گر او سکو تھان کی ہو زمین نہ ستوار
 دھونکی ہر دم کو اپنی کہ جون کھال کو لوہا
 خا شست سے نہ بسکہ ہر مجروح ہر شہسار
 چنگل ہی موزی کی تو چھوڑا او سکو کر دگار

مانند نقش نعل زمین سے بجز رفت
 اس مرتبہ کو بھوک سے پہونچا ہر کھلا
 قصاب پوچھتا ہی مجھے کب کس کے یاد
 جس سے اس تعالیٰ کے کھنڈیو چھوڑ
 ہر رات اخترو کی تین دانہ بوجھ سک
 نکلا اگر پراکھین دیکھو ہے گمانس کا
 خط شعاع کو وہ سمجھ دے تہ گیاہ
 پیدا ہوئی ہے تسبیہ الکن باو اسقدر
 گذرے وہ جسطرت سے کھواو سطر نسیم
 دیکھو ہے جب وہ تو بڑھو تھان کی طرف
 قانون ہی ہنسنے کی طاقت نہیں ہی
 ہر اسقدر ضعیف کہ اوڑ جاے باو سے
 نہ استخوان نہ گوشت نہ کچھ او کی زمین
 سمجھانہ جای یہ کہ وہ ابلق ہی یا سرنگ
 یہ حال او سکے دیکھ غرض یوں کو ہر خلق

افق ایک دن برف کا کھنڈیو
 ایک دین میں چلا کھنڈیو
 شہر کا بھونکنے کا کھنڈیو
 خدمت میں اون کی تہ کی جاہ اناس
 کھنڈیو ایک دن برف کا کھنڈیو
 ایک دین میں چلا کھنڈیو
 شہر کا بھونکنے کا کھنڈیو
 خدمت میں اون کی تہ کی جاہ اناس

۱۵۴

جہاں نہ ہو کھنڈیو کی سب اور تہ کی جاہ
 اتنا وہ کھنڈیو کی سب اور تہ کی جاہ
 جہاں نہ ہو کھنڈیو کی سب اور تہ کی جاہ
 اتنا وہ کھنڈیو کی سب اور تہ کی جاہ

<p>مانند اسپ خانہ شطرنج اپنے پاؤں اکدن گیا تھا مانگی یہ کھوڑا برات میں نہر سے خط سیاہ وسیہ سی ہوا سفید ہو بچا غرض عروس کے گھر تک وہ نوجوان مٹھا اتوا سقد رہی کہ وہ جو کچھ کہ تم سنا دہلی تک آن ہو بچا تھا جس دن کہ مرتب دہلی کو روک کر دیا ہے گھر میں بھیج ناچار ہو کے تب تو بندھا یا میں اسی دن جس شکل سے سوار تھا اوس دن میں کنگو چاکر تھی دونوں ہاتھ میں کپڑے تھانہ تھیں اگر سے توڑہ اوی دکھلای تھا ستیس ہرگز وہ اسطرح بھی نہ لاتا تھا روبراہ اس مٹھا کو دیکھ ہو کر جمع خاص و عام پیتے اسے لگاؤ کہ تاہو وی بیروان میں کیا کہوں غرض کہ ہر اک کی شکل کچھ</p>	<p>جز دست غیر کے نہیں چلتا ہی نہ ہمار در لٹھا جو بیابنے کو چلا اوسپہ ہوسوا تھارسو سماج قد سو ہوا شتخ بار دار شیخو خیت کے درج سے کہ اوس طرف گزرا لیکن اب ایک دن کی حقیقت کہ نہیں یا مجھے کہا نقیب کی اگر ہر وقت کار ہو کر سوار اب کرو میدا نہیں کارزار ہتیار باندھ کر میں ہوا جاکے پھر سوار شہن کو بھی خدا نہ کری یوں لیل و خوار تک تک سی یا شہنہ گمری پاؤں تھو نکار یہ بھی نقیب ہاں تھا لائھی سے مار مار ہمت نہ تھا زمین سی مانند کو سہار اکشود بر زمین سی کہتی تھی یوں پکار یا بادبان باندھو یوں کے دو اختیار تیغ زبان سی کاٹ کر کرتا تھا گل منار</p>
---	--

کشتا خاکی ہوئی کوئی نہ دیکھ سکا
کشتا خاکی ہوئی کوئی نہ دیکھ سکا
کشتا خاکی ہوئی کوئی نہ دیکھ سکا
کشتا خاکی ہوئی کوئی نہ دیکھ سکا

وہ بھی سب کا دل میں
وہ بھی سب کا دل میں
وہ بھی سب کا دل میں
وہ بھی سب کا دل میں

۱۵۵
کشتا خاکی ہوئی کوئی نہ دیکھ سکا
کشتا خاکی ہوئی کوئی نہ دیکھ سکا
کشتا خاکی ہوئی کوئی نہ دیکھ سکا
کشتا خاکی ہوئی کوئی نہ دیکھ سکا

دست دعا دھا کر میں پھر دقت جملہ
دست دعا دھا کر میں پھر دقت جملہ
دست دعا دھا کر میں پھر دقت جملہ
دست دعا دھا کر میں پھر دقت جملہ

[illegible]

[illegible]

در فوجید جناب باری

میں کو پیغمبر سے ملنا چاہتا ہوں
میں کو پیغمبر سے ملنا چاہتا ہوں
میں کو پیغمبر سے ملنا چاہتا ہوں
میں کو پیغمبر سے ملنا چاہتا ہوں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مثنوی اول قصہ عشق پسر شیشہ گر بزرگ رسیہ طور ساقی نام
و دیگر حکایت شیخ و دعار پادشاہ

مراد دل نام پراوس کے ہے شیدا وہی ہے آب و رنگ اپنے چین کا چین میں ذکر سے اوس کے ہر تفریح یہ جلوہ حسن کا ہر گل میں اوس سے دلون کا عاشقوں کے محرم راز کہیں نور چہرہ اغ خانہ ہے وہ کسو کے دل میں پاتا ہوں اسے درد اوس کا جلوہ حسن زلف درد کسی جاگم میں عیسی کا ہو وہ دم چسپاغ دیر کہے سے نہیں دور ہر اک جاوہر باند از دگر ہے	کیا ہے جسے حسن و عشق پیدا وہی معنی ہے طوطی کے سخن کا نکو نکو دانہ شبنم ہے تسبیح اشہ ہی نالہ لبس میں اوس سے اداؤ ناز کا خوبان کے دم ساز کہیں سوزِ دل پر دانہ ہے وہ کسی سینے میں تاغیر دم سرد اوس کے نافہ آہو میں ہے بو کسی جاہو سوم اگر پر از سم یہ دونوں روشن از یک عالم نور گہر میں آب تچہر میں شر ہے
--	--

مندیاتے نچین عشق کا درد
عینیت کردل گرم و دم سرد
محبت کا مہلے نچین عشق کا درد
بغیر سر از غم با تار یک پر کم
پیر کی دل میں نچین عشق کا درد
نقش میں کس لب بزرگ دم سرد
نہ بکھے کفر و دین میں بوسا از
عظیم سائین کر یا الہی نہ لہ
۱۵۸
خون کی ملکیت کی بادشاہی
کرمک عقل کو اور محرم کو بار
کون جا کوہ اور پوین سے ہستی
رہ روشن مری پودانہ شبنم
کون سران چون پودانہ مساز
شعبہ کرمک عقل کو اور محرم کو بار
پیشینگی علامت کے سرانجام
زبان سے وہ سخن کرے سرانجام
سب عشق تک جس سے دل آ کر رہے
سب ازین سے لذت یاب رہے
سب ازین سے لذت یاب رہے
سب ازین سے لذت یاب رہے

میں کو پیغمبر سے ملنا چاہتا ہوں
میں کو پیغمبر سے ملنا چاہتا ہوں
میں کو پیغمبر سے ملنا چاہتا ہوں
میں کو پیغمبر سے ملنا چاہتا ہوں

[illegible]

یہ دنیا کہ مرگ کی طرف سے ہر وقت سفر ہے

کما سودا
 کین مرکب
 ۱۶۴
 ۱۶۴
 ۱۶۴

اور کھانا پکوانے کے لئے
 کھانا کوئی اور کوئی
 کھانا کوئی اور کوئی
 کھانا کوئی اور کوئی
 کھانا کوئی اور کوئی
 کھانا کوئی اور کوئی

مریدوں کے سمیت اونکو لیا کھیر
 نہ چھوڑا ایک کی تسبیح کا تار ۶
 ہے یا ایک پیرا من کہ حیران
 نہ تھی حیرانہ ہاے اشک تسبیح
 عصا گرہ گیا پاس نکی سو آہ ۷
 لگا کرنے دل پہن میں شش و پنج
 اب لے غم کبے کا بندھ کب
 انھیں اسباب کی لپے پڑی فکر
 کبھو تھا فکد پیرا من سے دل چہ
 ہوئی جاتی تھی جسکے غم و تیش
 کہ جسپر تھا چکن کا رد کن کا
 بڑے حضرت کے میری ہاتھ کا تھا
 سفر و پیش آیا یہ کہ حمد کا
 اگر کہتا توقیت میں گراں تھا
 سجا میں کونسی تھی ساعت بد

سببِ عشقِ کجی کہ ز خاندانِ دود
 پیدائشِ دودِ گاہِ شبنمِ کرون

<p>لگا کئے کہ تم ہوا کے دل غماہ خدائے واسطے تک کیو جو غور اونھون نے دیکھو جب اسکی عیالات کوئی بولا کہ سایہ سے پری کا کوئی بولا کہ یہ وہم غلط ہے بنایا حق نے اسکو دہر سپر بھر ہے اسکی آنکھوں میں وہ جاہ لگا اونہیں سے کہنے ایک ذی فہم یہ لڑکا تھا تو شیخِ نرمِ افسر روز بقدرِ فہم ہر کس کی گمان تھا اوسے تو چڑھ رہی تھی عشقِ گنج لگم چڑتی جب اوس کے پیرین پر فکر تھی اوسے تدبیر کچھ سود پر آخر سایہ اوس پر سب نے ٹھانا کس نے اوس پر جب کچھ پڑھکھوچکا</p>	<p>کر گیا تم کو رازِ پنے سے آگاہ کر دقتیں حال اوس کا کسی طور کسی ہر ایک نے اک طرح کی بات عمل ہے اسپہ یا جادوگری کا پری کی آپ ہی تو یہ غلط ہے ہوا اسکا چاہے سایہ پری پر دوانہ ہوئے ساغر دیکھ جبکو لگے کہ سے ہر مس دلمین تو یوں ہم کیا پیدا دل پر دوانہ کا سوز سخن ہر اک طرح کا درمیان تھا چڑا دیکھ تھا وہ کیا روز کیا شب نظر آوے تھا خاکسترِ دقن پر بدن پر موشے یوں آتشِ پیرین کوئی ملا کوئی لایا سیانہ اوٹھا اوس آگ سے دونا بھوکا</p>
---	---

سببِ عشقِ کجی کہ ز خاندانِ دود
 پیدائشِ دودِ گاہِ شبنمِ کرون

سببِ عشقِ کجی کہ ز خاندانِ دود
 پیدائشِ دودِ گاہِ شبنمِ کرون

۱۶۷

سببِ عشقِ کجی کہ ز خاندانِ دود
 پیدائشِ دودِ گاہِ شبنمِ کرون

نہ تھی پستی بلندی جس سے ہوا
 نہ تھی پستی بلندی جس سے ہوا
 نہ تھی پستی بلندی جس سے ہوا
 نہ تھی پستی بلندی جس سے ہوا

خود آمدن تو مکر و دزدان
 که از دست تو بجا بیرون
 می آید و سر تو بجا بیرون
 می آید و سر تو بجا بیرون

رضا جونی مین تھے سب او ساکنند جو کچھ پوچھے تھا کوئی گاہ بگاہ زبان تو آشنا تھی گفتگو سے	رکھا کرتے تھے سب او کو نظر بند جواب او سکودہ دیوے تھا بارگاہ نہ کہہ سکتا تھا ہر دل کی کسو سے
--	--

ظاہر شدن عشق اور برہنگان و بیرون قطن از خانہ لطیف زرگر سپہ

پلاساقی شراب آتش آمیز بجی کو ادسکے پیے کا یارا جب آیا تنگ وہ گھبرا کے اکروز چلے ساتھ ادسکے سب سے ہو نرا اور ادسکے والدین ان سب بیٹیاں ہوا جو وقت یہ احوال طاری ہر اک اس زار دات اور بر نظر کر کہے تھایہ سخن با حشر پر مغم کوئی تھا دیکھ اس صورت کو گرماں	مجھے جلدی پایا لاکر کے لب بیز کچنی ہوئے جو آتش پر دو بار چلا وہ گھر سے بھرتا آہ جانسوز کہ جو شہنم سے ٹیکین گرد گل خار برہنہ پاسرون پر ڈالتے خاک درو دیوار سے تھی آہ وزاری کہت افسوس مل آہ جسر کر اس آہونے کیا بستی سے چرم کوئی انگشت حسرت زیر دندان
--	---

خود آمدن تو مکر و دزدان
 کہ از دست تو بجا بیرون
 می آید و سر تو بجا بیرون
 می آید و سر تو بجا بیرون

۱۶۱

خود آمدن تو مکر و دزدان
 کہ از دست تو بجا بیرون
 می آید و سر تو بجا بیرون
 می آید و سر تو بجا بیرون

خود آمدن تو مکر و دزدان
 کہ از دست تو بجا بیرون
 می آید و سر تو بجا بیرون
 می آید و سر تو بجا بیرون

[illegible]

نہیں کیجاتی اوس عالم کی تفسیر پر
 پر اب اظہار سے یہ مدعا تھا
 ہوا عاشق جو اک زر گر سپر کا
 ہوئے اک روح و دو قالب وہ باہم
 خدا کا وہ خدا تب اوس کا ہودے
 محبت یوں ہو تو ہو عبد معبود
 کر سے بندگی مین یوں خدائی
 مکان دیر بھی اوس کو حرم ہو
 نہ سمجھے حق سے خالی سے یہ گھر
 جواد سکومر مگر ماضیہ عجائے
 اگر سمجھیں زراہ نکستہ دانی
 وگرنہ یان ارادت اپنی معلوم
 کہو یا رویہ سے یا غلط ہے

جل تو کجی سوہو اکی تقصیر

کہ جب انہیں آصفیہ دیکھا تو اس نے
 کہہ دیا وہ رونق جا سے وزارت
 اوس کی کو صاحب بیعت و حکم
 جان میں اب جو ہے خانِ نعم کا
 زلف میں لے لے پے میں ہو خلقِ مستور
 کہ بہت خاموشی سے آفات سے دور
 فخر کیج زیادہ اس سے طول میں
 فخر

[illegible]

کلامی است که در این کتاب مذکور است و در این کتاب مذکور است

پرندوں میں لی تغذری تا بئیر
 نہ آیا ہوا میں مجبذ تیسرے
 چھوڑا غرض صیدا سے بچھکر
 سواقلہ بگوشاؤ کے وہ ہو کر آئے
 سواری کے خاطر ہمت خوب ہیں
 زبان وصف میں جسکی سیری دلال
 نہ آیا نظر زیر نہ آسمان
 لگا کہنے دیکھا اوسکو ہر ہوشمند
 ہوا دیکھا اوسکو مجھے یقین
 تو رہی کھینچ لائے ہیں کوہ
 خدا حشیم بے رکھے اوسکو دے
 تجھے پرورش کی رہا اوسکے کد

چھوڑا ہوا جب چرندوں سے سیر
 پرندہ نظر میں جو ان پیر کے
 اگر دیو دوان جو آنظر
 لکروان سے جیتے کئی پیل لائے
 سجھی پیل ہر چند محبوب ہیں
 پر اک پیل کا ادنین ایسا جمال
 کجھو پیل ایسا بچشمِ جمال
 وہ ہر قدر قامت میں اتنا بلند
 بدانت اپنے یہ ہاتھی نہیں
 رہے جب نوان صید سو سو کرو
 نہیں اوسکی خوبی میں ذرہ قصو
 ترے سلیے میں یہ جیے تا ابد

مثنوی سوم بطور خط

منظر لطیف و انیس و مہربان
در جواب نامہ لکھتا ہوں حبلی

فان صاحب مشفق والانشان
بعد اظهار تمنا سے ولی

(۱۷۶)

خطاب اول کی تشریح
 صبح چاہے اپنی سب سے بڑی بات
 صبح چاہے اپنی سب سے بڑی بات
 صبح چاہے اپنی سب سے بڑی بات

شمع سان سر رشته الفت تمام
 کچھ نہ پوچھو یا ہی بے آب ہوں
 تم بن اب با چشم نظارہ کنان
 یادمین شرب کی بیان صبح کی
 چشم طوفان خیز ہے کیا اپنی آم
 دل گرفتہ نہ پوچھو تصویر ہوں
 مختصر کر کے کروں میں کیا قسم
 آپ نے لکھا تھا مے نے چند خط
 خط اگر آتا تو لکھتے ہیں جواب
 صورت مہر لغانہ چشم یاں
 یہ نہ تھا معلوم کچھ کیجے بعیتیں
 خط کے آنے پر نہ کرنا انتظار
 گر پہنچ سکتے نہ جلدی ڈاک میں
 بھیجتا با آرزو اسے تمام
 کیا لکھوں بس حال مجوری جہلا

سب پر روشن ہی کہ ہوں مدام
 تشنہ دیدار ہوں بجا اب ہوں
 معذرت و غیب حیلان ہوں آئینہ سان
 چشم اختر سے لگی ہے ہنگامی
 شمار مرگ کان ہے رگ ابرسیہ
 دشت سرخ ہے بوقت پر ہوں
 قصہ فرقت نہیں ہوتا ہے کم
 لکھ لکھیں یاں نہیں ہونے غلط
 اکرام فرما سے من وہ ہیں شباب
 انتظار خط میں تھی دامہربان
 ڈاک بٹھی ہے اووہر کو یا نہیں
 ناسا سے شوق لکھتا لاکھ بار
 یک قلم نرس خطوہ تاک میں
 اپنی آنکھوں سے تھیں یونینا
 جب قلم کا سینہ شوق ہونے لگا

خطاب اول کی تشریح
 صبح چاہے اپنی سب سے بڑی بات
 صبح چاہے اپنی سب سے بڑی بات
 صبح چاہے اپنی سب سے بڑی بات

خطاب اول کی تشریح
 صبح چاہے اپنی سب سے بڑی بات
 صبح چاہے اپنی سب سے بڑی بات
 صبح چاہے اپنی سب سے بڑی بات

کلام عارفانہ باطنی
 ہوسا تحقیقات جیسا کہ راہ
 اس کے آئینہ میں اس صورت میں یاد رہے
 دل کے آئینہ میں اس صورت میں یاد رہے
 دل کے آئینہ میں اس صورت میں یاد رہے
 دل کے آئینہ میں اس صورت میں یاد رہے

لکھی زندانہ اک دوپٹی بات لیکن اب دل کی بقیاری ہے اب قدم رنجہ کیجیے جلدی دل جو مشتاق ہووے ملے کا چاہے یوں کہ خط کے دیکھتے ہی حد سے افزون ہواشتیائے مجھے یہی ہر دل میں آرزو دن رات	ہے کھینچا خرابی اوقات وصل کے دن کی انتظاری ہے کہ نہیں تاب صبر کی باقی خط کتابت سے اوسکو فائدہ کیا وہ ہیں تشریف لائے جلدی نہیں اب طاقت فراق مجھے کہ سدا ایک جاگے اوقات
--	---

مثنوی خیم در بیان معانی بیت مثنوی مولوی دم

حق تعالیٰ نے بہر صاحب کمال مدعا پر وہ مقال اس سے نہیں یا سخن ایسا کہ جس میں ہوئے شر چاہے نکلے زبان سے وہ سخن سن کے عالم جس سے ہو مستفید نطق کے ہی باغ کا پھل اور پھول	کی عطا منہ میں زبان بہر مقال گفت گو دنیا کی جس میں ہو کہین پہونچے اپنی جنس جس سے ضرر آفرین جس پر کرے ہر مرد و زن سرسبز ہو فائدہ اوس سے پدید ذکر مثال اللہ یا قال الرسول
--	--

کلام مولوی سے تعلق رکھتا ہے
 کلام مولوی سے تعلق رکھتا ہے
 کلام مولوی سے تعلق رکھتا ہے
 کلام مولوی سے تعلق رکھتا ہے

۱۶۸
 کلام مولوی سے تعلق رکھتا ہے
 کلام مولوی سے تعلق رکھتا ہے
 کلام مولوی سے تعلق رکھتا ہے
 کلام مولوی سے تعلق رکھتا ہے

شادی و غم ہر دو نوازدہ درجے
شادی سے بیان کی کوئی ایک نہ ہو
بائس کا چلنے سے جہان کی مراد
دون ہی دکھلا دے تیغ و تبر
جون ہی زمانہ سنسنی کا
جس کی تھی کچھ منہ

<p>زیادہ غرض کچھ نہیں کہنا روا سحر ہے یا لکڑی کی تقریر ہے دل ہے ہر ابرق منط بقرار غم کی سیاہی کی گھٹارات ہے چپ ہے ہر سودا سنو بر خود غلط لکڑی کی نسبت سے تو معذوری</p>	<p>بس ہی سی آہ میری یہ صدا جسمین کہ عبرت کی یہ تاثیر ہے دیدہ بین جون ابرسا اشکبار آج بھی یان موسم برسات ہے بس ہی ترے حق میں یہ نکتہ فقط آدمی ہونا تو بہت دور ہے</p>
---	--

کتابخانه ملی ایران

<p>فکر عالی کی آپ کی کیا بات ہر ورق اس میں قطعہ گلزار شعر اس میں ہر گل سو رنگین در باغ بہشت کے ہرین کو ابر سہمے رگ جان عاشقان زار منتشر مہون تو جمع کرتے حواس مورد مندوں کی خاطر اور ندیم</p>	<p>صاحب اسیر کے ہیں یہ ابیات یہ سفینہ ہے رشک ابر بہار اوس کی ہوتی نہ گرچہ میں یہ نظر اوس کے چھون پہ جلد کی یہ بہار صرف شیرازہ جو ہوا تیار نہ کرے سیر اس کی دل کو اوداس نہیں ایسا جو دیکھو مہفت اقلیم</p>
---	--

۱۰۰
 لبیل بانگ عشق کی ہے جان
 شغوا خن بدل ترا ہے خیابان
 زیادہ از بیت ابرو سے مضمون
 دروایات کاتر سے موزون
 غم جو مصرع سونا کو موزون
 ہر غزل پر تری کمال سخن
 شوخی غنڈہ ال پیچ
 تھک دھنک عین جب ربا عی
 ٹپسے دھنک جابے شاعر
 چاکری جھول جابے مصرع
 پین جھول جھول جھول

کے لیے کسی کے لیے شہباز
کے لیے کسی کے لیے شہباز
کے لیے کسی کے لیے شہباز
کے لیے کسی کے لیے شہباز

چکاپین و ان پست کلام
 بیست و شش کا بیست و شش
 بیست و شش کا بیست و شش

پنہوی شہر در حیدر آباد
 بیست و شش کا بیست و شش

بیست و شش کا بیست و شش
 بیست و شش کا بیست و شش

اوسکو بہ طرح تو غنیمت جان
 کیسی ہی رام ہوں کیسے رات
 یوں تو صید آگے لے کر گستر
 تجلو بخشی ہے خلق کی خوبی
 سن کے باہم تری وفاداری
 دستگیری کا تیری دیکھ پناہ
 گرم دوت سے تیری کچھ نہ کر
 کرے تحسین سننے ہی بہ ذکر
 جز جو یہ تجھ میں ہی سخاوت کا
 وہ کوئی تجھے عرض محبت لے
 تجھ شجاعت پہ متفق ہے گردہ
 رزم اور بزم میں شکم ہی تو
 صف اعدا میں یوں تیرا شک
 لیکن اس نظم سے نہ سمجھو تو
 اس سے رکھتا ہی یہ دل مجبور

چھڑے گا نہ سوز سا انسان
 پچھی بھڑکے ہوئے نہ آدین ہاتھ
 دام الفت سے تیرے جلے کہ ہر
 حق نے ایسی کی بہ ز محبوبی
 نبخ ہے عمر و خسر میں یاری
 ہونہ مرگان سے طفل شک تباہ
 کیجیے تو نہیں یہ قتل سے دور
 شعلہ کو خس کی دوستی کی فکر
 انتہا ادسکی لے سکون میں کیا
 جوتے آگے دو جہان رکھ دے
 تو سراپا جگر ہی صورت کوہ
 صاحب سیف اور تلے ہے تو
 جاتے سے بیٹھ جیسے تیر و لنگ
 کچھ صلہ سے غرض ہی سوداگر
 مہربان دوستی تری منظور

قلم مخفی کا غنیمت
 قوی تھی ہے جی اپنا سخن
 زبان خانیان حجاب وین
 کہ خبر چھپن سے کر جان
 کہ خبر چھپن سے کر جان
 قلم مخفی کا غنیمت
 قوی تھی ہے جی اپنا سخن
 زبان خانیان حجاب وین
 کہ خبر چھپن سے کر جان
 کہ خبر چھپن سے کر جان

قلم مخفی کا غنیمت
 قوی تھی ہے جی اپنا سخن
 زبان خانیان حجاب وین
 کہ خبر چھپن سے کر جان
 کہ خبر چھپن سے کر جان

چھین کر لاکھ اوپر چوٹی دیوان
 چھوڑ دے جو اس کا فنی ہر بان
 گردن کو یوں قدم پیش ہے
 چھون کو جس طرح کی دست ہے
 مہاوت کیا جو چھوڑ دے
 ہواست نہ چھینا روندہ دے
 جو کوئی دیکھ اس کو آسمان کو
 کوئی کہتا ہے چھوڑ کر اسے کہ خطوم

کرین بین آفرین او سپر سو کیا ہو
 نہ لگو اسے کجھو مستک پے سیندور
 ہو کیا گر نہیں کرتا ہے تزمین
 نہو دے قد و قامت میں وہ وجود
 بھلا اس شان کا ہاتھی کہیں ہو
 مہاوت دل ہی نالہ جمالہ بردار
 نہ کچھ سوئے کجھو نہ کچھ وہ کھاوے
 کوئی ہاتھی کی ہوتی ہو یو قات
 غرض ہاتھی خدا دیوے تو ایسا
 مچائی جسکی گردیالی نے یہ جھوم
 کوئی ہاتھی ہو یا آفت وہ چنڈال
 کلاوہ کو نہ سمجھے اس کے گلگون
 کہے کون او سکھو بچہ فیل کا ہے
 کچھو خطوم میں او سوقت زنجیر
 جو مٹیائی یہ آجاوے وہ خوشخا

گویا وہ اسکی آواز در اسے
 بہت اسکی بزرگی سے ہر دور
 اسے کہتے ہیں اہل طبع نگین
 بلندی عرش سے پراو اسکی افزود
 کہ جسپر کوئی ایسا تعین ہو
 ہر چرخ چشیں آہ شرر بار
 نظروہ اس بزرگی پر نہ آوے
 نہیں دم مارنے کی اسجگہ بات
 نہ فیل راجہ ز پت سنگھ جیسا
 کہ لرزے ہو پڑاے شام تارم
 مہاوت پر کرے آقا کے سگال
 یہ گردن پر ہو اسکی خلق کا خون
 دغا کے روز ٹیکانیل کا ہے
 پلے ہر فوج پر اپنی ہی بے پیر
 ہزاروں نیزے مارین جمالہ بردار

بسا نا تھا چھوڑ کر اسے کہ خطوم
 پوئی آقا پراو اس کے اسطو
 کیا کہتا ہے اب وہ فاف سٹی
 جو بھلاست دین کسی قاتوت کی
 بن پواب نظراتی ہو یون کمال

۱۰۲

کہ کیا کہتا ہے اسکی خطوم
 نہ چھوڑ دے اسے کہ خطوم
 کہ کیا کہتا ہے اسکی خطوم
 نہ چھوڑ دے اسے کہ خطوم

کیا جب آپ تھے یہ انصاف
 آپ کے سر پہ یہ جو پگڑی ہے
 دس روپے وہ مجھے دلاتے ہیں
 دوسرے نے کہا کہ میں ہوں غلام
 پگڑی آقا رکھے نہ سر سے اتار
 پر دو شاہے کے تئیں لگا گیت
 میری محنت پر ہلک نظر کیجئے
 غرض اس گفتگو سے ہر یہ آل
 شہر کے بچ کیا کہوں میں اب
 شب ہے ز سنگیوں کی قاتل
 کتے آہٹ سے انکی چھکین میں
 آنکھ تو کس بشر کی لانگے ہے
 آسمان پر بھی منع دم ہے خواب
 لاکھ بندوق رات کو چھوٹے
 ہیں یہ سرگرم دزد بد انجام

میں بھی کرتا ہوں عرض کیے معاف
 دوسرے دار اسکے ہیں درپے
 کیسے اب آپ کیا لگاتے ہیں
 نہیں ہوں جس سے ہو دلیا کام
 اور قیمت کی اسکی ہو تکرار
 آج جاگا کیا ہوں ساری رات
 لگے جو دل میں آوے سو دیجے
 واہ واہ واہ یہ ہے کتوال
 روزِ محشر کی دھوم ہے ہر شب
 گویا پھٹکتی ہے صور اسرافیل
 مرنے خواب عدم سے جو کمین ہیں
 چہروں کے ڈر خوفتنہ جاگے ہے
 کھلا رہتا ہے دیدہ متاب
 کوٹھی پر سا ہو کار کی پھوٹے
 لوٹے ہے تاخرا نہ حمام

کیا جب آپ تھے یہ انصاف
 آپ کے سر پہ یہ جو پگڑی ہے
 دس روپے وہ مجھے دلاتے ہیں
 دوسرے نے کہا کہ میں ہوں غلام
 پگڑی آقا رکھے نہ سر سے اتار
 پر دو شاہے کے تئیں لگا گیت
 میری محنت پر ہلک نظر کیجئے
 غرض اس گفتگو سے ہر یہ آل
 شہر کے بچ کیا کہوں میں اب
 شب ہے ز سنگیوں کی قاتل
 کتے آہٹ سے انکی چھکین میں
 آنکھ تو کس بشر کی لانگے ہے
 آسمان پر بھی منع دم ہے خواب
 لاکھ بندوق رات کو چھوٹے
 ہیں یہ سرگرم دزد بد انجام

ہاں مندوق میں جو پگڑی ہے
 دس روپے وہ مجھے دلاتے ہیں
 دوسرے نے کہا کہ میں ہوں غلام
 پگڑی آقا رکھے نہ سر سے اتار
 پر دو شاہے کے تئیں لگا گیت
 میری محنت پر ہلک نظر کیجئے
 غرض اس گفتگو سے ہر یہ آل
 شہر کے بچ کیا کہوں میں اب
 شب ہے ز سنگیوں کی قاتل
 کتے آہٹ سے انکی چھکین میں
 آنکھ تو کس بشر کی لانگے ہے
 آسمان پر بھی منع دم ہے خواب
 لاکھ بندوق رات کو چھوٹے
 ہیں یہ سرگرم دزد بد انجام

۵۱۸۵
 ہاں مندوق میں جو پگڑی ہے
 دس روپے وہ مجھے دلاتے ہیں
 دوسرے نے کہا کہ میں ہوں غلام
 پگڑی آقا رکھے نہ سر سے اتار
 پر دو شاہے کے تئیں لگا گیت
 میری محنت پر ہلک نظر کیجئے
 غرض اس گفتگو سے ہر یہ آل
 شہر کے بچ کیا کہوں میں اب
 شب ہے ز سنگیوں کی قاتل
 کتے آہٹ سے انکی چھکین میں
 آنکھ تو کس بشر کی لانگے ہے
 آسمان پر بھی منع دم ہے خواب
 لاکھ بندوق رات کو چھوٹے
 ہیں یہ سرگرم دزد بد انجام

ہاں مندوق میں جو پگڑی ہے
 دس روپے وہ مجھے دلاتے ہیں
 دوسرے نے کہا کہ میں ہوں غلام
 پگڑی آقا رکھے نہ سر سے اتار
 پر دو شاہے کے تئیں لگا گیت
 میری محنت پر ہلک نظر کیجئے
 غرض اس گفتگو سے ہر یہ آل
 شہر کے بچ کیا کہوں میں اب
 شب ہے ز سنگیوں کی قاتل
 کتے آہٹ سے انکی چھکین میں
 آنکھ تو کس بشر کی لانگے ہے
 آسمان پر بھی منع دم ہے خواب
 لاکھ بندوق رات کو چھوٹے
 ہیں یہ سرگرم دزد بد انجام

بنین کیندن ساسا جان بونی بکر
 دی سنا تش سستار دین می دوست
 که دمدرگ و جهری پی نظر
 چهری بی بین هوا بین محمد
 ساسا پانین محمد
 بی پلاو کا حق محمد
 بین فوارون کا کون عالم
 چون چمنیا چسب ساسا
 آوجی جس جهری طبیعت کا

یار و کچھ چل سکے ہے میرا زور
مٹ سکے مجھ غریب سے خیل
دیکھیے گریستان کو بھی محبدا
کسکو ماروں میں کسکو دون گالی
چڑھ کے جب مفسدون پہ جاتا ہوں
بیچ رہا ہے اب اسطرح کا سانگ
بیچ سکے کیونکہ اب کسی کی شے
کرین انصاف اب جہان و پیر
رتبہ دزدی کا اسقدر ہے بلند
یہ جو سودا کیے ہے لامینی

طريق السودان
١٨٤
ساحل غربي طبيعي

کیون ہوا اس قدر ہے عالم سوز
اب کی رست سے یہ ہو دھڑ معلوم
گرم ہے یہ بہا رکاموسم

مخبر کا حکم ہے کہ جو کچھ میں نے اب جو بیان کیا ہے وہ سب
حقیقی ہے اور میں نے اس کی کوئی گواہی نہیں دی ہے۔
فقط یہ کہ میں نے اپنے دل سے کہا ہے کہ میں نے
باتوں کو اب دہرایا ہے جو کچھ میں نے
طاہر دن تک ہے جو کچھ میں نے
پھر مری ہے نہشت خانہ

۲۱

جملہ سائبانہ شہر من جو قلعہ
 کوئی بندہ خدا کا ایسا ہے
 جملہ ایکس کی اب کی کو بھلا
 سائبانہ شہر من جو قلعہ
 چیلن کی اندر دھڑکی دیوہ
 یہ فزشتن سا چوڑا کھانہ
 مہر ماسٹری اسٹریٹ
 جملہ سائبانہ شہر من جو قلعہ

۱۸۸
 کرسے ذراست پر جان کے کھنڈ
 غرض ایسی ہی دھوپ چمکی جو
 جن وانسان و دوش و خط و نشان
 ہاتھ اٹھا کر کہیں میں مثل خیار
 وقت رنبا عذاب ان رنبا
 گرمی کے سب سے سحران
 مہر و سگ زندگی کرے خیل
 نہ کو کوئی خانہ پوچھتا ہے کچھ
 جس خانہ میں ہے کچھ
 ازل اور کل میں ہے کچھ
 خانہ جاب ہے کچھ

تو سے کے بوند نوح کاٹو فان
صحن یک خانہ کیجیے چھڑ کا ب
خاک رہ جاوے اوڑھ نیسے کوم
رسی کنکڑ کے کوزے کے مانند
طفل کو مشک و دوجان کو کچال
پیاسے متے ہین پیاس مٹی نہیں
خواہ گد لا ہو خواہ اسین کیج
نر خرے تک بھرا ہو گر پانی
بحر کو سمھ لگاوے مثل جاب
آب آتش کی زند گانی ہے
شکل آئینہ خشک ہتی ہین لب
نکلے گدی سے طح گل کے پار
کتے ہین وہ نہیں ہر شیشہ ہر
شرم سے آگ پانی پانی سے
ملی ہر اب سیاہی لیکے دوات

ازل اور اچھوکیس میں ہے کچھ عجیب
 کہ کوئی زندگی نہ ہو کچھ عجیب
 اب کچھ آرام سے کیوں نہیں
 مہموی کیا دھم دھم
 کہ دے گی کجی برس جراتی شدید
 ہم کچھ عجیب کچھ پیارا شدید
 پہلے

چرخ کی اطلسی قبا پہ پیش
جتنا عالم تھا کاشمیر ہوا
اندنوں چرخ پر نہیں سے ہر
کمرہ پڑنے کو کہتے ہیں سب یاد
ایک دیکھا جو غور کر کے میں آپ
دے ہیں پوشش میں کو پاؤں چھوڑ
پانی پر جس جگہ کہ کاٹی ہے
بسکین بستر بھر رہی ہے آپ
نکس پانی میں یوں ہی شکل نہ پر
نہیں ہی نہر باغ میں اس دم
تیغ سے کاٹنا ہے اب وہ چند
جیسے جاڑے پڑ گیا پالا
اکڑے جاتے ہیں دیکھ سنبل کو
دیکھ گل پر صبا نہیں برد
پات جھڑ شاخیں سو گئیں کنڈٹ

نہیں یہ لکشان ہر دانہ لکیش
 بلک کیسے کہ زمہ سر یہ ہوا
 گود میں کانگریسی رکھے ہے سپر
 تجھ سے ہو جہان کے دل میں فبا
 ٹکلی سے بھڑ سے آسمان کے بجا
 پابدان میں جس قدر میں بھاڑ
 سبز وہ شال کی خالی ہر
 برکت کی ہر کابی ہر گرد آب
 رہتی ہر زیر شیشہ جو نہ تصور
 بچہ لبط بھی تیغ بچہ سے کم
 آب میں اس قدر ہوئی ہر گزند
 سر و ہر داغ عشق جو نہ لالا
 گٹھری ہو جاے گل کی غنچہ میں
 بھرتی پھرتی ہے ہر طرف دم سرد
 رہ گئے اینٹھ اینٹھ ڈنڈ کے ڈنڈ

بہترین اہل تامل و فطرت کے تمام
مجموع جان انھوں نے یہاں پر
کے تو باقی رہیں ہیں اس لئے
جو جی بوجھ میں دانت کرنا
کلنے پید لگتا ہے وہاں
نہیں رہتے بلکہ چلا جائے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

پیشانی ابھی سب سے نازک دیکھ کر
 بھون بھون کر رہا تھا۔ وہی من پر
 کوئی ایسا سو آفتاب کی طرح
 کہ جس کی مسرت سے سب سے
 کہ جس کی مسرت سے سب سے
 کہ جس کی مسرت سے سب سے
 کہ جس کی مسرت سے سب سے
 کہ جس کی مسرت سے سب سے
 کہ جس کی مسرت سے سب سے

ان کی ہمتی ہے دھوپ میں اوقات
 ابرودنی ہو یا یہ بالابو
 ان یمن پرانی ہو غلک ندان
 اس سب واسطہ زمین کا جان
 ہر شہر شہر کی پرفروش
 ہر شہر شہر کی پرفروش
 ہر شہر شہر کی پرفروش
 ہر شہر شہر کی پرفروش

بیان بیان اب اس قدر چھایا
 دیت رہنے کا در بیان آیا
 منظر بہ بہ سے نمودین حال
 جہاں تھا احوال
 جہاں تھا بار و نیل جہاں
 جہاں تھا کھیت و بھیت
 جہاں تھا کھیت و بھیت
 جہاں تھا کھیت و بھیت

جو بہن وار دھوئے یہ وان ناگاہ
 انکے متے جو اب گھر آیا
 نہ خبر انکی پوچھی نہ احوال
 یہ کچھ ہوا پرچی تم رکھو ہو نگاہ
 بوسے یہ ننہ نہ تھا مجھے معلوم
 جب نہ تھے یہ ار کے رز کر تئیں
 یوں لگی ہونے قطرہ افشانی
 پھر نکا کہنے یہ بھی اپنے نصیب
 اور منہ آسمان یہ برسا دے
 یہ تو سادے غریب کیا جانے
 بوسے یہ سادگی سے کیا ضرور
 رکھے خالق سلامت آپ کی ذات
 یہ سخن جو بہن ہو پوچھا اسکے کان
 سنتے ہی اسکے یوں ہوا منظر
 جسکے منہ کی طرف کرے تنہا

ادھا چار دن طرف سے ابرسیاہ
 صاحب خانہ سخت گھبرا یا
 بیٹھے ہی کیا یہ اونے سوال
 گھوڑا گھری پٹو کچھ بھی سے ہمراہ
 ورنہ لاتا مین ساتھ لے مخدوم
 سوچی یہ بات اوسکی تین تین
 لارکھی انکے آگے بارانی
 آدے مدت کے بعد اپنا صیب
 بھیگتا اپنے گھر کو وہ جاوے
 اوس مزدور کیونکہ پچانے
 بھیگتا جاؤنگا مین اتنی دور
 نہ کھلے گا تو مین رہو نگا رات
 لگی اوسکی دوہین نکلنے جان
 اپنے بیگانے کی رہی نہ غم
 یہی کہتا تھا اوس سے بھر کر آہ

بولتا اور سوخت و کھیت
 لکھنے لکھنے کو کھیت
 دقت آیا جب اس بہا
 ہاوس غنہ از حدین
 بلانہ غنہ پکھ اور
 لکھنے لکھنے کو کھیت
 دقت آیا جب اس بہا
 ہاوس غنہ از حدین
 بلانہ غنہ پکھ اور
 لکھنے لکھنے کو کھیت

۱۹۱
 بولتا اور سوخت و کھیت
 لکھنے لکھنے کو کھیت
 دقت آیا جب اس بہا
 ہاوس غنہ از حدین
 بلانہ غنہ پکھ اور
 لکھنے لکھنے کو کھیت
 دقت آیا جب اس بہا
 ہاوس غنہ از حدین
 بلانہ غنہ پکھ اور

بر سر تخت خادین لکهنه
را تا آقا سکه سکه چوبی بزم
را تا کو دو سکه سکه سکه سکه
و کوئی او سکه سکه سکه سکه
اس سکه سکه سکه سکه سکه
پیدا

سب سے بڑا غریب زار اس
 مہ فضل
 مہوی ہندو
 لکھنؤ کا دارالعلوم
 دارالعلوم دیوبند

سو یہ بد بخت دے ہر یوں بڑا
 پر یہ مجھ سے بھی نکلا نامعقول
 اینٹوں تک بیچ بیچ کھاوے کا
 آشنا تھا سورہ نہ پٹہ و سوز
 دونوں کھانے لگے رفاقت سے
 جد مرحوم و درہن ہو کے کھٹے
 میرے سوتھے اور تیرا ایک
 کرتے ہیں یاں ضیا مقین پامال
 لواتا لیت کے مہینے سے
 مجھ سے کھانے کا پھر نہ کیجو سوال
 بندہ خانہ بھی دور نہیں چندان
 کھانے کو چاہے جو کچھ لیجے
 ہو کرم آپ کا تو اس سے زیادہ
 کٹ گئی اب تو باتوں ہی میں رزا
 مجھ سے یہ ماجرا تمام کہا

پیدا ہو کر گئے تھے یوں اجداد
 میں تو آپ ہی کو جانتا تھا فضول
 کڑے پیسے یہ سب اوڑا دے گا
 اسکے دانے کے باپ کا اکوڑ
 لایا کچھ سی پکا شرکت سے
 اوں نے اک دو لیے نو لے بٹے
 لگے کہنے نہیں شرکت نیک
 تھی بزرگوں کی سپنے تو یہ چال
 غرب جو کچھ اوٹھا خزینے سے
 سنا اس گھر کا یار تو نے حال
 ایسی ہی بھوکھ ہے تو میرے جان
 ملک قدم رنجہ وان ملک کیجے
 بولے یہ خانہ شما آباد
 ہے غنیمت یہاں تو آپ کی ذات
 غرض اس آشنا نے صبح کو آ

ایک ایسا تین تہم خاک
 است دانیال پینبر
 نہیں دین بخا کا
 اور دینا کے
 شاہ قانع
 اسکو سننے کو دلی ہو فقر
 کیا حویس طعانی ہے یہ پلید
 خاص سنگدل کا دودھ مرید
 دہر سنا پڑی حافض کی

۱۹۲۷

لکھنؤ کا دارالعلوم
 دارالعلوم دیوبند
 لکھنؤ کا دارالعلوم
 دارالعلوم دیوبند

لکھنؤ کا دارالعلوم
 دارالعلوم دیوبند
 لکھنؤ کا دارالعلوم
 دارالعلوم دیوبند

جب تلک کھانے پکے عین سار
 بننے دنیا کے بیچ ہیں اشکال
 جب تلک کھانا آوے ہی آوے
 کھانا آوے تو اس طرح ٹوٹے
 مارنے لگے تو اس طرح ہذات
 وہ جو نوکر کھرے ہوں ہر قسم کے
 دیکھی جب یہ چارٹ کر چھوڑے
 کھانا کھانے میں ایک دن نگاہ
 بولا دیکھ اپنے عکس کہ وہ لئیم
 عرض اس طرح کا جو ہوئے خیل
 ایک تھا اس کا آشنادل ہونہ
 ظاہری اس کے گھر تھی کچھ شادی
 بیٹھے باہم تھے ارشنا تہمینہ
 اور وہاں ہو رہا تھا راک و رنگ
 نہ تھی اسکو کسی سے بات اچھپت

جھوٹے چاندی کے تاج پہن کر سب سے پہلے
 سب سے پہلے چاندی کے تاج پہن کر سب سے پہلے
 سب سے پہلے چاندی کے تاج پہن کر سب سے پہلے
 سب سے پہلے چاندی کے تاج پہن کر سب سے پہلے

گوشت چاول مصالحہ ترکاری مطلق اسنے نہ مانی ڈانٹ پوٹ خچ کر یہ سلوک دوست کے فحش یارب اتنی ثواب مری سن لے وہ بھی یوں ہی چلا کرے دوزخ چاٹ کر اسکو پناہ پیت بھرون قصہ مہمانی کا سناتم سب جائے بازار کو اگر وہ نسیم نان یا بنے کچھڑے حلائی جو ہے دکان میں سواو سلوکچو بھوک میں جب ادھر یہ آتا ہو جن ہے یا آدمی ہے یا کیا ہو نہیں ڈرتا یہ لاٹھی پاٹھی سے آوے جو کھینچ سٹے تلوار مورچے کی طرح یہ اسپر آئے	سب سمیٹ اسنے ایک ہی باری رکھکے کلمے میں کر گیا سب چٹ مانگے پھر یہ دعا اوٹھا کر راحت مجھ کو اک آسمان سا کلام جو بہم ہو پنچے دان جادو نبات تفت نہ جا کر کسی کے در پہ کروں پڑے اس بھوک پر خدا کا غضب خلق سمجھے کہ ہو پنچی فوج غنیم کہیں آفت کہ ہر سے یہ آئی جان یارب ہمارے اس سوچو لوگوں کو کاٹ کاٹ کھا تا ہو یا کوئی یو بوجھ لایا ہے کیا کرے لاٹھی اسکی لاٹھی سے جب تلک پہنچے اسکا ترنگ دار کہنے سے پہلی تلک کھا جاے
--	--

ممنوی سیر و ہم دریا
 خضر ضائع روزگار
 کاشی باز

۱۹۷
 نسل پر ایک لڑکا ہوتا تھا
 موسیٰ جسے زور و کمالت تھا
 چھوٹے چھوٹے جادو دیکھتا
 بھلا کا چھوٹے جادو دیکھتا
 موسیٰ شلوار تلک بندھون
 جوتی جوتی کی جوتی پہرون

لکھنوی باندھنوں کا پاروں کا
 ایک
 باندھنوں کا پاروں کا
 باندھنوں کا پاروں کا
 باندھنوں کا پاروں کا

نوٹا کہ درج ذیل کتابیں
درج ذیل کتابوں سے لے کر
پہلے کی تلاش سے بہتر
یاد دہانگی کو کر کے
غرض اس کے زیادتی
کھول چھاتی گوشت و
جب تو جسنے وہ ہو چکا ہیں
چاہے اس کے ہر طبقہ پر حکوم
مانگ تب اس کے ہر طبقہ پر حکوم
میں اس سے جو چیزیں

(۱۹۸)

پر کنارے میں اور سکو سلا کر
 چھوے گلزار جس سے ٹانگوں پر
 سرخ بانات کا منتخس کار
 پیچھے سے موٹی آگے سے چھو
 لون حرلیون کو جس سے لین
 رہکھ کیسی جسکی ہوا وار
 پونچے گرد و نیچے کے سم کی فاک
 جسکی فتراک سے بندھول وار
 تانبے مجھ گئے دھرے گا چھرا
 سب تے خچ بیچ جاتا ہے
 اب خدا کا بھی تجھ کو ہے کچھ بیم
 اس میں سے بھی مجھ نے اکلم
 سو بھی سے ہے فقیر کو جیسے
 فقر و فاقہ میں دن کو رات کروں
 روٹی کو روؤں چپے میں سوؤں

ایک توڑا بھی دے تو منگو کر
اور کھواب ایک ہو پر ز ر
جفت پاپوش ایک ستارہ دا
ایک سنہری کٹاری لے دے
نیمچہ اسکے ساتھ کا حلکا ر
اک طینچہ کمر بین ہود ساز
گھوڑا بھی ایک ہونٹ چاک
زین بھی اوسپہ ہوا پانی وار
خوبصورت مین اور لباس بڑا
جو کہ جاگیر سے اب آتا ہے
تو پیسے ہے شراب و ہنگ افیم
لے ہے نقدی کے پیسے پٹام
مجھے بیٹے کے روز چھ پیسے
کب تک لے باپ تیرے ساتھ چھوڑ
کب تلک آنسوؤں سے متھو دھو

[illegible][illegible]

ان فرض باپ سے وہ ہو کے جدا
 تھمکے کے بچ کئی عشاق
 سب سے افزود تھا ادھو نکام
 ذوق تھا آنکو ڈنڈیلے سے
 گھر میں اپنے اکھاڑا کھدا کر
 کئی ٹچون کو زور دلو اتے
 نکلا جب اپنے پٹھکانے سے
 مرزا جی میں بھی کشتی کھیلو نکا
 تب کہ مایہ ادھون نے امر محبوب
 چل اکھاڑ میں ہم تو ڈیپلین
 جا اکھاڑے میں اور کپڑے تار
 او ترے مرزا اکھاڑ میں اوسم
 دیکھو دست و بوس ہی میں سجاو
 رکھ کے گردن پہ ہاتھ ماری لڑی
 کر کے یکدستی اور پیچھے جالے

ملنے لاگا ہر ایک سے جا جا
جنہیں تھمرز امفت برجی طاق
لوٹدیکے ملنے کا انھیں تھا تماش
شوق تھا آنکو کشتی کھیلنے سے
کشتی وہ کھیلے تھے شام سحر
خوبرویوں کو کشتی چھلواتے
جا ملا اُن سے اس بہانے
اس اکھاڑے میں ڈنڈ پیلو نکا
کشتی کا کھیلنا بہت ہی خوب
اک پکڑتیرے ساتھ ہم کھیلین
لوٹداجب کشتی کو ہوا تیار
بہو گیا سامنے وہ ٹھونک کے غم
کر کے مرزا پور پور پہ داؤ
کیا کہوں کس طرح کی کشتی لڑی
گرہ دکھنے سے اوسکو کھج بلے

[illegible][illegible]

یہ کہوں کیسی کی ادھیڑ چھاؤ
دھس سا پتھون میں ہوا دھن چیت
کنا کبا پتھون میں ہوا دھن چیت
کشتی کا نوڈل سارے پورے
میں اس سے بڑی رضا
انگریزوں کے زور پر نہیں کیا
وال بٹھا اس طرح لیں
ازرا کے مین پاؤں شتی اور
کا نوڈل

[illegible]

ہر کس سے ہر پاپا
 علم یہ جن سے میں کیا ہے یاد
 مجھے کتنے ہی اونکے تھے شاگرد
 کیا یہ کشتی اونکو نکالے ایجاد
 کیجئے ہونگے کسوسے وہ کجی گھر
 کہا مرزا نے خیر ہے ایجان
 میں اسی سچ بیچ مرتا ہوں
 کہا میری نہ گزرے یوں اوقات
 اسطر حکے نہ ڈنڈ پیلون میں
 پہلوان ہیں یہ پرستہ ملی ٹیک
 شعر پڑھتا یہ اپنے گھر کو چلا
 اس نصیحت کو گوش جانے تم
 کرو گذران یار و تم اپنی

شکے لونڈا زبان چہ یہ لایا
 کہا مرزا نے ایک تھے استاد
 کشتی کا کھیلنا تھا اونکا ورور
 کہا لونڈے نے وہ جو تھے اوتار
 بولے مرزا کہ یہ تو کاسے کو
 شکے یہ بات ہو رہا حیران
 کہنے لاگا یہ عرض کرتا ہوں
 کہکے لونڈے نے مرزا سے یہ بات
 ایسی کشتی کجھونہ کھیلون میں
 کہیں گے جھکو کیا بد و کیا نیک
 کہکے اس آن ہو کے اسنے جدا
 سنوے لڑکو ہونہ راہ سے گم
 باپ کے گھر کی چاٹ کر چٹنی

مثنوی ہفتم در ہر چلیم غوث

ہر کس سے ہر پاپا
 علم یہ جن سے میں کیا ہے یاد
 مجھے کتنے ہی اونکے تھے شاگرد
 کیا یہ کشتی اونکو نکالے ایجاد
 کیجئے ہونگے کسوسے وہ کجی گھر
 کہا مرزا نے خیر ہے ایجان
 میں اسی سچ بیچ مرتا ہوں
 کہا میری نہ گزرے یوں اوقات
 اسطر حکے نہ ڈنڈ پیلون میں
 پہلوان ہیں یہ پرستہ ملی ٹیک
 شعر پڑھتا یہ اپنے گھر کو چلا
 اس نصیحت کو گوش جانے تم
 کرو گذران یار و تم اپنی

ہر کس سے ہر پاپا
 علم یہ جن سے میں کیا ہے یاد
 مجھے کتنے ہی اونکے تھے شاگرد
 کیا یہ کشتی اونکو نکالے ایجاد
 کیجئے ہونگے کسوسے وہ کجی گھر
 کہا مرزا نے خیر ہے ایجان
 میں اسی سچ بیچ مرتا ہوں
 کہا میری نہ گزرے یوں اوقات
 اسطر حکے نہ ڈنڈ پیلون میں
 پہلوان ہیں یہ پرستہ ملی ٹیک
 شعر پڑھتا یہ اپنے گھر کو چلا
 اس نصیحت کو گوش جانے تم
 کرو گذران یار و تم اپنی

زنگ و زین اسکا ہے بڑا بڑا
 جیسے کہ جلاب کا دستاویز
 یہ دیکھ کر سنا کہ یہ بڑا
 جیسے کہ جلاب کا دستاویز
 یہ دیکھ کر سنا کہ یہ بڑا

<p>خوب جو کرتا ہے تو اپنی دوا روزی سے خاطر مہر ہی تاجع کیا کروں تشخیص کا او سکی بیان نزلے سے اک شخص کو تھا در دہر دیکھ کے نبض ان نے اصد فکروں نسخہ دیا لکھ کے بچدین سہر جا کے جو نسخہ دیا عطار کو کیلئے تجھے آزار ہے ای نو جوان میں تو نہیں جانتا کچھ چوبیب سنتے ہی یہ دلو لگی اسکے چوٹ ہلے یہ کس بھڑوس کی ایجاد ہی کہکے یہ عطار نے ہو بے قرار شکل کو او سکی تو مجھے مے بتا سکے وہ عطار سے بولا جوان شکل سے کسکی اے تشبیہ و ن</p>	<p>اور کوئی آپ سا ہم کو بت بھیجوں تری گور پہ گل اور شمع منہ میں ہوئی جاتی ہر ساکت زبان لائی قضا او سکے تین اسکے گھر دق کے سوا کچھ نہ کی تشخیص اور صبح سے لے شام تک غور کر پرچہ اسکے لگا سکے رہ بیمار کو ان نے کہا او س سے کہہ دو خان پر مجھے مدقوق کسے ہے طبیب کہنے لگا اپنی وہ داڑھی کھسوٹ نسخے میں معجون زر انبا د ہے کہنے لگا او س سے کہ سنتا ہی کا کون ہی وہ جن نے کی سی دوا کیا میں بتاؤں تجھے ای مہربان ہی وہ سگے خاک سے زشت و زبون</p>
---	---

آج جو جلاب کا دستاویز
 یہ دیکھ کر سنا کہ یہ بڑا
 جیسے کہ جلاب کا دستاویز
 یہ دیکھ کر سنا کہ یہ بڑا
 جیسے کہ جلاب کا دستاویز
 یہ دیکھ کر سنا کہ یہ بڑا
 جیسے کہ جلاب کا دستاویز
 یہ دیکھ کر سنا کہ یہ بڑا
 جیسے کہ جلاب کا دستاویز
 یہ دیکھ کر سنا کہ یہ بڑا

اور غذا او سکی یہ تشبیہ و ن
 ماش کی روٹی سے تشبیہ و ن
 صاحب پیش کو بت یا کوئل
 داسطیغ سے تشبیہ و ن
 کہدیا معجون کو تشبیہ و ن
 کہدیا سستی کو تشبیہ و ن
 کہدیا سستی کو تشبیہ و ن
 کہدیا سستی کو تشبیہ و ن
 کہدیا سستی کو تشبیہ و ن

[illegible]

یہ کہا اور اسکو جسے تھی آتشک
 کہنے لگا دیکھ کے اک اور کو
 ٹھیکے پھر پاس واکٹ والی کے
 دیکھ چکا نبض کو جب بے تمیز
 درد کمر اسکو ہے یا درد سر
 کر کے پھر آخر کو مقرر صرع
 اور جو بکھانے کی لگ اسکو
 کہنے لگی سنکے یہ کیا مہر ہے
 لقوہ و فاج ہے اسے پیر زال
 ان نے کہا تو نے نہ اعزّت اور
 ساتھ ملکیمون کے قتلے بے تمیز
 اسین سے اک شخص نے شوخی کی
 بی بی تری پرے میں اور یہ دھر
 سمجھو ٹک لوٹنے کی ہے یہ جا
 سنتے ہی اس حرف کو کھچا چاب

میں نے کہا کہ میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے
میں نے کہا کہ میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے

ٹک میں ان فوقی کے گھر تک آجی
 بعد ازاں کہیو کہ اتنا بھی غور
 اور وگو بکری کے شیر آکھو
 بات بکری کی لگے تگو بری
 اور جو اس کا کلا کا مانجا
 سینک اب اس کے نہایت تیز
 پر خدا جانے کہ کیسا رن پڑے
 کہ گیا ہے یہ سخن سعدی پیر
 کرچہ میں بکری ہوں تم شیر جری
 پاس اس عاجز کے بھی ہر آن ہی
 کیا قصیدہ کیا غزل کیا قطعہ بند
 آپ کہہ کر مجھ کو بھی فرمایے
 گھر میں شہنی کرنی کچھ رکھتی ہوں
 خوش نہیں آتا تھا را اعتذار
 اک غزل تم سے لڑا کر دیکھ لے

کہ سلام شوق تو جب کر مرا
 شاعری کے فن میں کہنا کیا ضرر
 بکری بھی گر کچھ کہے چسپہ آکھو
 دودھ و تم اس پر قلم کی لے چری
 وہ نصیب دشمنان ٹکر چلاے
 آپ کے ناخن سے بھی خون زیرین
 سمجھو ٹک کیا جانے کیا بن پڑے
 بوجھے ہرگز نہ دشمن کو حقیر
 پر قلم کی تیج کاغذ کی بھری
 دیکھ لو یہ گو ہے یہ میدان ہے
 جو ردیف و قافیہ کیے پسند
 جس کو جی چاہے اسے دکھلاے
 کھیا میں گڑ پھوڑ نیسے کیا حصول
 در نہ کیا لکھاروں تم کو بار بار
 فہم کی میزان چڑھا کر دیکھ لے

۲۰۵

جو کہ کیا شہنی بکری کے گھر تک آجی
 بعد ازاں کہیو کہ اتنا بھی غور
 اور وگو بکری کے شیر آکھو
 بات بکری کی لگے تگو بری
 اور جو اس کا کلا کا مانجا
 سینک اب اس کے نہایت تیز
 پر خدا جانے کہ کیسا رن پڑے
 کہ گیا ہے یہ سخن سعدی پیر
 کرچہ میں بکری ہوں تم شیر جری
 پاس اس عاجز کے بھی ہر آن ہی
 کیا قصیدہ کیا غزل کیا قطعہ بند
 آپ کہہ کر مجھ کو بھی فرمایے
 گھر میں شہنی کرنی کچھ رکھتی ہوں
 خوش نہیں آتا تھا را اعتذار
 اک غزل تم سے لڑا کر دیکھ لے
 کہ سلام شوق تو جب کر مرا
 شاعری کے فن میں کہنا کیا ضرر
 بکری بھی گر کچھ کہے چسپہ آکھو
 دودھ و تم اس پر قلم کی لے چری
 وہ نصیب دشمنان ٹکر چلاے
 آپ کے ناخن سے بھی خون زیرین
 سمجھو ٹک کیا جانے کیا بن پڑے
 بوجھے ہرگز نہ دشمن کو حقیر
 پر قلم کی تیج کاغذ کی بھری
 دیکھ لو یہ گو ہے یہ میدان ہے
 جو ردیف و قافیہ کیے پسند
 جس کو جی چاہے اسے دکھلاے
 کھیا میں گڑ پھوڑ نیسے کیا حصول
 در نہ کیا لکھاروں تم کو بار بار
 فہم کی میزان چڑھا کر دیکھ لے

شعروہ میرا سنا جا کے اٹھوئے کہیں
 اپنی سخن فغمی پر کہتے ہیں یہ ہو کے گرم
 اور سکا سخن پوچھ رہا ہے پوچھ پوچھ
 سنے غرض میں یہ بات بولوں جن صلح کا باب
 میری زبان انہیں گریہ جو میں قرآن خوان
 آیہ قرآن کو کیوں دھوئے ڈالو ہوں تم
 دو نو پیرا طلاق دین از دہ و قرآن ہر
 شیخ ہی سے سمجھے ہو دین کی نسبت فقط
 دین اگر ہو دی ایک جمع نہ دیاں ہو
 اور کا غرض اعتراض دیکھو تو معقول ہو
 شعر کی انکے سند دیکھ لین حق کا کلام
 سن چکے اے منصفویہ تو دال خوا
 ایک یقین جانیو حق ہی ہوا سکا گواہ
 اور انکو یہ لازم نہ تھا آنکو اس شہر میں
 بھرتے کسو سا تھ یہ اپنے ہی بار کو کیج

شیخ و برہمن کو جس میں کہ نسبت بدین
 دین تو ہی شیخ کے اور برہمن کے دھرم
 شاعری و شعر پر کچھ نہیں کھتا خبر
 کھوئی لکھ لکھ گوشت فہم سن لین یہ اجاب سب
 پوچھو تو اتنا کوئی تم میں سے اور مہربان
 کا فرد نکو ہر خطاب جس میں لکم دینکم
 خواہ برہمن کوئی خواہ مسلمان ہو
 اپنی زلیخائی پر کہتے ہو برخد غلط
 دوسری نہ سمجھے اسے انساجو نادان ہم
 بات جو معروف ہوا پندہ مجبول ہو
 اپنی غلط فہمی پر طعن کرے ہو مدام
 لگے انھیں دیکھید ہوتے ہیں کیا کیا نرا
 ہوا اگر اسل مر میں فرہ بھرا پنا گناہ
 ہمسے اور جھک کے یہ طاق بنے دہر میں
 انکو بھی گنتا کوئی پانچ سوار و نکو کیج

میں نے اپنے میں وہ ہی جو پوچھ رہا ہے
 اپنے میں وہ ہی جو پوچھ رہا ہے
 اپنے میں وہ ہی جو پوچھ رہا ہے
 اپنے میں وہ ہی جو پوچھ رہا ہے

اور زلیخا جو وہ خالق میں
 اور زلیخا جو وہ خالق میں
 اور زلیخا جو وہ خالق میں
 اور زلیخا جو وہ خالق میں

۲۰۹

میں نے اپنے میں وہ ہی جو پوچھ رہا ہے
 میں نے اپنے میں وہ ہی جو پوچھ رہا ہے
 میں نے اپنے میں وہ ہی جو پوچھ رہا ہے
 میں نے اپنے میں وہ ہی جو پوچھ رہا ہے

چاہتا تھا اس عقل کو باز ساقی کو لب
 ملک بک آکر اور اس سے شہر و دین
 گلیاں و سیاہی ایک ایک کو فروز شدہ اور
 سون کو سی سے کاج بوجھ لیا اس کے
 باز کی جابوہم باغ و چمن کو
 باغ و چمن کو باغ و چمن کو

<p> تو حوصلے کیا باتوں کی ہرگز نہیں مل دیکے سپاہی و غائبیہ کو چلتا رہا دیکھ تو پھر بھاوتی پر کھاکے باج ہے دیکھ کے اُون نے کہا اوت تھو پر بوم نانو ن نہیں لیون ہن پر تھی لین کا تیر اور گئے جون باز یہ سنتے ہی اسکے جس سر کوہ اور تو نہ کو پٹیا سپہو نچا جو وان سر کے اوپر خاک سب گلیوں کی کرتا ہوا کسے لگا ہا سہ رہ کیا یہ وگا دیکھا سچے چکر یہ کیا بنیے نے زلیخا ل پاس تو ہر نیکی بات جو اسکی چلے کھوٹی یہ اُن کو باز دھ بیٹھے تھا و کا پر پوچھی تھا جس سو دیکو جو کوئی ہر تیر یان سناج بتا سیری بات لینے کچھ بھی ہو یان غرض اس نقل سے ہو ہی اپنا مال </p>	<p> قرض کے دو سو چل سوں کی چڑی اور وحل بنیے نے لا کر اور چور سے ہنس نہ کیا رام جی کے پھل سے آج ہن راج ہو یہ تو جلاور ہی وہ ترک کہین جس کو بوم کھو یا گرج ساتھ تین نکدر و تیر کا تیر چاہا کہ اب پھر دوون جا کی سپاہی کپ نام نہ اوسکا سا اور نہ دیکھا نشان آیا بنیہ کے پاس درو کے مڑا ہوا سو نکدا اور دو کی جذب گھر ٹھوٹ گیا یون ہن اسو سچے بات کو شہر میں لال اور بھی شاید کوئی مجھسا ہی اچھی ملے صبح سو لے تا بہ شام شام سولے تاسم لاو و تھا بنیاد ہن تب سچن بزبان سب جو دیارام کی یہ بھی ہو لو بھی ہو موجب اسی نقل کے مین تو اوروں کا حال </p>
---	---

زمین بک اپنے لیے یون
 سکے زمین بک اپنے لیے یون
 وار دہی شہر کی رشتہ اور پھل
 سختے میں عطار کی رشتہ اور پھل
 بیچے بیچے ہن جان سچے کرب
 حتیٰ جو شکاری چار ہر اور پھل
 دوسرے میں جو کوئی ملک و دکان کو
 پھر تو یہ دیں جو اب ہن
 ہن شام اور شہر یہ یہ دل دیا
 اپنا غلغلہ نڈان بیچے کا لوی
 علی جو بنی میں عقل اتنی ہی یون ہن
 بوم جو ہن اسکو باز بیچے یون ہن
 ایسا ہی اور ایک شہر خا جو ہن
 جو فاقہ غلغلہ کے دل دیا
 سنا اوتھون سنے پسند اسکو ہن
 یون سنے تلیں و زمین یون سنے
 سنا تھان دیکے بند بک اپنے جان
 جاسا مہا سنا سنا سنا سنا
 یون ہن ہن ہن ہن ہن ہن
 جلدی سے دان ارم ہن ہن ہن
 سنا ہن ہن ہن ہن ہن ہن
 شہزادہ سیر ہن ہن ہن ہن
 ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن
 ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن

۲۱۱

حکایت

نہایت کرار کہ مرزا زادہ طور
جہان تھا دہان فانیغ البال تھا
جہان تھا دہان فانیغ البال تھا
جہان تھا دہان فانیغ البال تھا

کہا دست دعوت کروں میں دراز
سنشہ نے جب گدا کا سوال
کہ جب جان ہی ہاتھ سے جاگلی
غرض لکھ کے اقرار اک نہر دیر
رکھا ادسکو اور کر کے اون نے منو
نہ گذرا تھا اس بات کو ایک دم
جو مسدود تھی یہ مرد و بکچ
بہر حال تب شہ نے پائی شفا
کہا مرد درویش نے لے عزیز
کہ خواہش میں اس سلطنت کو دیا
یہ دنیا جہان جلے یکچند ہے
سے در پیش اک عمدہ تجکو سفر
کہ یان تو جو کچھ پیش آ جائیگی
اگر ہے گدا یاں دگر بادشاہ
سلم ہو واجب کہ ہونا ہلاک

اگر بادشاہت کرے وہ نیز
یہ کچھ کر کے دل بچ اپنے خیال
تو کس کام پھر سلطنت آگلی
دیا بھیج ادس مرد کامل گے گھر
دعا اس کے حق میں کی ہو تیرو
جو زائل ہوا تغور در دشمن
ہوئی دفع کھلتے ہی سد و کبیچ
کہا کرے وعدے کو اپنے وفا
اسے چاہیے شخص پر بے تمیز
کہ وابستہ اک گوز پر تھی ندان
عبثت دل تروا سبکہ بند ہے
رکھہ احوال ٹک دان کا یہ نظر
بہر حال دودن میں کٹ جاگلی
سے دودن کا ریزہ میں خواجگاہ
چہ بر تخت مردن چہ بر سو خاک

میں نے یہ بات کہہ کر چلا
وہ نے یہ بات کہہ کر چلا
وہ نے یہ بات کہہ کر چلا
وہ نے یہ بات کہہ کر چلا

۲۱۳

اس کے بعد کہ وہ سال بھر
اس کے بعد کہ وہ سال بھر
اس کے بعد کہ وہ سال بھر
اس کے بعد کہ وہ سال بھر

وہ نے یہ بات کہہ کر چلا
وہ نے یہ بات کہہ کر چلا
وہ نے یہ بات کہہ کر چلا
وہ نے یہ بات کہہ کر چلا

در بیان عشق و طهارت

شبان کی بات میں اس خاکی کی دھوئیں سے غافل ہو کر اپنے دل میں لگا کر رہ جاتا ہے۔ اس کی حالت کو دیکھ کر ہر انسان کے دل میں غم و غصہ ہوتا ہے۔

نہیں یہ حمد نعت مطلقاً ہے
تداوی بخش صد انواع علت
ہیں اس کے مرتبے سے سب سے
تصدق خاک کے ہوتے نہ انکار
ہوا اس کے لیے سب کچھ پیدا
خدا ہی عالم اس کا یا خدا ہے
شنا گردان کا جب میل میں ہے
کہ ہو عجز سخن کی عیب پوشی
سخن پر اس کو سود و رعب ہو ترجیح

کہ یہ ان نقد فضولی ناروا ہے
زہے سر دفتر ارباب ملت
محمد وہ کہ ہیں جتنے پیسہ
نہو تا وہ اگر زینت وہ خاک
جہان میں ہے یہ جتنا کچھ ہویدا
غرض جو کچھ کہ اس کا مرتبہ ہے
یہ منہ اس کی مثال لائق نہیں ہر
بس اب بہتر ہے اس جاگہ خموشی
سکوت بر محل ہر دل کی تفریح

در بیان مناجات

بحق باطن ہر چہ اس سرور
پہ تیرے فضل کا دریا ہی کیا کم
اوس آتش کو ٹک اس پانی سے بزرگ
میں کیا اور کس قدر میری خطا ہی

خداوند اس لیے آل مہیبر
میں ہوں گر قابل نارحمنم
شفیعوں پر تنک میرے نظر کر
کہ جس جاگہ ترا فضل و عطا ہے

ہمیشہ دست حالت خویش
سدا آشفۃ سر چون زلف فویان
چوین عشق مانند دم اسود
گدا زتن سے تھا از خویش رفتہ

موجوں کو چپیدن سویم
موجوں کو چپیدن سویم
موجوں کو چپیدن سویم
موجوں کو چپیدن سویم

موجوں کو چپیدن سویم
موجوں کو چپیدن سویم
موجوں کو چپیدن سویم
موجوں کو چپیدن سویم

موجوں کو چپیدن سویم
موجوں کو چپیدن سویم
موجوں کو چپیدن سویم
موجوں کو چپیدن سویم

موجوں کو چپیدن سویم
موجوں کو چپیدن سویم
موجوں کو چپیدن سویم
موجوں کو چپیدن سویم

کون بی بی دل آزاری کا دھبہ
 کین م نہن تو زخمت طلب
 کب عجب اب نہیں اتنی تازت
 کس فزشت کا سیمین چھو دھمی ہوئی دھوپ
 کب عجب اب نہیں اتنی تازت
 کس فزشت کا سیمین چھو دھمی ہوئی دھوپ
 کب عجب اب نہیں اتنی تازت
 کس فزشت کا سیمین چھو دھمی ہوئی دھوپ

در بیان تاثیر عشق در روش بل دهن و مذکور آن

<p>الای ساقی مخمخانه عشق یہ کیا پیمانہ لب زیر غم یار نجائے یہ محبت کیا بلا ہے نہ تنہا عشق اوس سے شیون آہنگ جہان پامے گا تو آشفہ بابل ہوا پر دانہ جلکہ کس گلہ و جھرس چنانچہ واقف راز نہانی کہ یان درویش نے جیوت دی جان وہ شوخ اسطرح وان آشفہ ترقی غرض یہ عشق جب کھوے ہر پردہ یہ ادنی اک محبت کا اثر ہے یہ وہ نختہ اسے جانی ہر ایضام</p>	<p>ادھسرت لکے دو سپہ پائے عشق ہو حسین سر سبز زنت کا تکرار کہ جسکی آگ سے عالم جلا ہے ہن خوبان بھی اسی اندہ ہو تنگ پشاور کی گاجیب طاقت گل دیان کھینچے ہو چند سے شمع نے دیر کرے ہے اسطرح کو ہر نشانی وہی ساعت وہی لفظ وہی آن گویا اس حال سے اوسکو خبر تھی جو حال کوہ ہو تو شیشہ کرے کہ دل کو حال سے دل کو خبری پرامو جسکو اس صورت سے کچھ کام</p>
---	--

پہلے سے یہی ہے کہ جسکی آگ سے عالم جلا ہے
 ہن خوبان بھی اسی اندہ ہو تنگ
 پشاور کی گاجیب طاقت گل
 دیان کھینچے ہو چند سے شمع نے دیر
 کرے ہے اسطرح کو ہر نشانی
 وہی ساعت وہی لفظ وہی آن
 گویا اس حال سے اوسکو خبر تھی
 جو حال کوہ ہو تو شیشہ کرے
 کہ دل کو حال سے دل کو خبری
 پرامو جسکو اس صورت سے کچھ کام

جو انصاف و خاصہ اس فن کا کمال
 پشاور کی گاجیب طاقت گل
 دیان کھینچے ہو چند سے شمع نے دیر
 کرے ہے اسطرح کو ہر نشانی
 وہی ساعت وہی لفظ وہی آن
 گویا اس حال سے اوسکو خبر تھی
 جو حال کوہ ہو تو شیشہ کرے
 کہ دل کو حال سے دل کو خبری
 پرامو جسکو اس صورت سے کچھ کام

۲۱۹
 کچھ کام

جہان ہوتا تھا گرم دستکاری
 اوسے غلوت میں جب اون نے پایا
 ہوا اگر دونوں خدمت وان در آیا
 لیکن با حقہ بین اون سے مدد
 کہ جسکی آگ سے عالم جلا ہے
 ہن خوبان بھی اسی اندہ ہو تنگ
 پشاور کی گاجیب طاقت گل
 دیان کھینچے ہو چند سے شمع نے دیر
 کرے ہے اسطرح کو ہر نشانی
 وہی ساعت وہی لفظ وہی آن
 گویا اس حال سے اوسکو خبر تھی
 جو حال کوہ ہو تو شیشہ کرے
 کہ دل کو حال سے دل کو خبری
 پرامو جسکو اس صورت سے کچھ کام

یہ کام اون سے اندر سے جان
 پشاور کی گاجیب طاقت گل
 دیان کھینچے ہو چند سے شمع نے دیر
 کرے ہے اسطرح کو ہر نشانی
 وہی ساعت وہی لفظ وہی آن
 گویا اس حال سے اوسکو خبر تھی
 جو حال کوہ ہو تو شیشہ کرے
 کہ دل کو حال سے دل کو خبری
 پرامو جسکو اس صورت سے کچھ کام

[illegible][illegible]

一

کبھی دل سے کبھی غم سے
 چہ بخت نہ ہو وہ کبھی غم سے
 کبھی دل سے کبھی غم سے
 چہ بخت نہ ہو وہ کبھی غم سے

نہایت اک کینز کمنہ عصر صان گرم سخن ہوتی تھی وہ ال ضیفی سے گردن اور سکی میں کیا تا جھکا تھا بسک پیری سے وہ میت رکھے ہی بات میں اپنے جو چھاق غرض اس ڈول پر پہ کاروانی ہوئی ور پے فسوں ساز کی حب بنائے کیا کی اوس کا فر نے تدبیر جب اس حالت آئی کچھ صراہ تھا گویا شاق اوس پہ پکھن دا مگر وہ غم تھا کچھ اسکے لیے کم غرض حبب دان سے چل نکل سواری نہ تھا صبر و سکون اوس کو نہ آرام کبھو کہتی تھی خویش و قوم کا حال بہ بخوی قصہ و داستان معقول	کہ دلکش نظم سے جسکی ہر اک نثر تھی دان و لالہ و محتالہ کیا مال کہ جسے کی تھی بڑھیا اکھ کی بات تھی سر پر چھو گردن سے منت میت کہیں تھی ادنی اوس سے پانگوں تیا تھی گویا ماد گیتی کی نانی ہوئے اوس کو جدا جتنے تھے دان سب کیا وہی سخن میں اوس کو نسخہ سواری میں وہ بٹھی اور یہ عمار یہ کیا کیجے ہے لازم گنج کو مار کہ گردن نے دیا اس غم پہ یہ غم ہوئی دونی وہ اوسکی بیتیاری پہ وہ باتو غنیں کرتی تھی اسے رام کہ تجھ بن زندگی ہوا دسہ اشکال کبھو کہتی تھی اوس وحشی کو شعل
---	---

چہ بخت نہ ہو وہ کبھی غم سے
 کبھی دل سے کبھی غم سے
 چہ بخت نہ ہو وہ کبھی غم سے
 کبھی دل سے کبھی غم سے
 چہ بخت نہ ہو وہ کبھی غم سے
 کبھی دل سے کبھی غم سے
 چہ بخت نہ ہو وہ کبھی غم سے
 کبھی دل سے کبھی غم سے

کہ وہ تکراری صورت سے
 کہ وہ تکراری صورت سے
 کہ وہ تکراری صورت سے
 کہ وہ تکراری صورت سے

تکیہ سید اوس سے جدایہ دایہ پیر
 سہوئی اوس سے جدایہ دایہ پیر
 کہ میں نگین نیٹ پایا ہے اسکو
 کہ میں نگین نیٹ پایا ہے اسکو
 مرض کا اسکے میں سمجھا ہوا بیج
 مرض کا اسکے میں سمجھا ہوا بیج
 مناسب ہی جو بیان اوتری کوئی دم
 مناسب ہی جو بیان اوتری کوئی دم
 زبیں یہ بات تھی مقرون تفہیم
 زبیں یہ بات تھی مقرون تفہیم
 کیا خضار نے دان سے کنار
 کیا خضار نے دان سے کنار

دیباہ اک کو اسنے عرض تدبیر
 دیباہ اک کو اسنے عرض تدبیر
 سوکچھ باتوں میں پرچایا ہر سکو
 سوکچھ باتوں میں پرچایا ہر سکو
 اسے اک کلفت خاطر ہوا دم بیج
 اسے اک کلفت خاطر ہوا دم بیج
 فرو ہوتا دل محزون سے گچھ غم
 فرو ہوتا دل محزون سے گچھ غم
 ہر اک نے اوسکی کی تصدیق تسلیم
 ہر اک نے اوسکی کی تصدیق تسلیم
 اسے پردا کر اوس جاگہ اوتارا
 اسے پردا کر اوس جاگہ اوتارا

در بیان رسیدن دھن مکان درویش و بجائے درویش گویا فتن و ترقیدن قبر و در آمدن دران دھن

الالے ساقی سینا ناز
 الالے ساقی سینا ناز
 غنیمت ہوا سے ظالم کوئی دم
 غنیمت ہوا سے ظالم کوئی دم
 کہ شمع بزم ہستی آہ نہر یاد
 کہ شمع بزم ہستی آہ نہر یاد
 نہ کر یہ تنگ عرصہ مجھے اوپر تنگ
 نہ کر یہ تنگ عرصہ مجھے اوپر تنگ

نہ رکھتے کو لب ساغر سے تو باز
 نہ رکھتے کو لب ساغر سے تو باز
 ہر عرصہ زندگانی کا نیٹ کم
 ہر عرصہ زندگانی کا نیٹ کم
 سدا رہتی سے زیر دامن با
 سدا رہتی سے زیر دامن با
 خدا جانے زمانہ کیا کرے رنگ
 خدا جانے زمانہ کیا کرے رنگ

تکیہ سید اوس سے جدایہ دایہ پیر
 سہوئی اوس سے جدایہ دایہ پیر
 کہ میں نگین نیٹ پایا ہے اسکو
 کہ میں نگین نیٹ پایا ہے اسکو
 مرض کا اسکے میں سمجھا ہوا بیج
 مرض کا اسکے میں سمجھا ہوا بیج
 مناسب ہی جو بیان اوتری کوئی دم
 مناسب ہی جو بیان اوتری کوئی دم
 زبیں یہ بات تھی مقرون تفہیم
 زبیں یہ بات تھی مقرون تفہیم
 کیا خضار نے دان سے کنار
 کیا خضار نے دان سے کنار
 دیباہ اک کو اسنے عرض تدبیر
 دیباہ اک کو اسنے عرض تدبیر
 سوکچھ باتوں میں پرچایا ہر سکو
 سوکچھ باتوں میں پرچایا ہر سکو
 اسے اک کلفت خاطر ہوا دم بیج
 اسے اک کلفت خاطر ہوا دم بیج
 فرو ہوتا دل محزون سے گچھ غم
 فرو ہوتا دل محزون سے گچھ غم
 ہر اک نے اوسکی کی تصدیق تسلیم
 ہر اک نے اوسکی کی تصدیق تسلیم
 اسے پردا کر اوس جاگہ اوتارا
 اسے پردا کر اوس جاگہ اوتارا
 در بیان رسیدن دھن مکان درویش
 و بجائے درویش گویا فتن و ترقیدن
 قبر و در آمدن دران دھن
 الالے ساقی سینا ناز
 غنیمت ہوا سے ظالم کوئی دم
 کہ شمع بزم ہستی آہ نہر یاد
 نہ کر یہ تنگ عرصہ مجھے اوپر تنگ
 نہ رکھتے کو لب ساغر سے تو باز
 ہر عرصہ زندگانی کا نیٹ کم
 سدا رہتی سے زیر دامن با
 خدا جانے زمانہ کیا کرے رنگ

شرار غم نے کی آخر شرارت
 لگا کر ماہ سے اور تار سا ہی
 گری بیٹاقتی سے مان غیناک
 پاڑتے تھے دوست ہر چند اجاب
 ناون پر تھی اوسے یون اضطرابی
 اسی صورت سے یہ غلطان بھی چھوڑ
 اٹھا دو در دل اوس جاگہ کچھ ایسا
 بنانے پھر کہ وہاں کا حال کیا تھا
 کیا جن نے تامل یک دم میں
 اسے اوس گورنے اسطرح کھایا
 ہوئی جون آب پنہان یہ تہ خاک
 الالے ساتی درد دہنم
 نہیں یہ دورے دور جہان ہی
 شتابی کر تک ملے ظالم شتابی
 جو کوئی آب دگل سے یان بناہو

بدن میں یک بیک کی حرارت
 نظر میں چھا گئی کیسے سیاہی
 طرح پانی کے لرزری ہر طرف خاک
 پھٹکی جاتی تھی ہاتھوں پہ جون آب
 انگاروں پر پہ جون سنج کبابی
 کہ جذب عشق نے لکڑے کی مہ کو
 نظر آنا جسے کہتے ہیں کیسا
 یہی وہ گور تھی یا اثر دہاکتا
 لیا اوس ناز پر در کو شکم میں
 نہ ماہی پنج یون یونس سمایا
 رہے باہر دھماکے مثل خاشاک
 اٹھا ہودے یہ ساری بزم
 تنک فرصہ کو بیان عزم کھلن ہی
 نہیں گرجام لایا یہ ہسٹلابی
 مال اوسکایہی آخر فنا ہے

پس کو بیان ہی ہے عقلمند
 شہرہ چاند یا کجیب کا درویش
 چکر سے اسطرح خوان بزم
 سر اس حالت کو گذری جب
 چکر سے اسطرح خوان بزم
 سر اس حالت کو گذری جب

بجلا جانے سے بدین
 جو چھوڑی وہ تم کیسے
 بیان کے سماج پر کیسے
 جاب سے ہو کر چپ کیسے

۲۲۵

انگ کی زبان سے کہتے لاکھ نام
 کوئی تو ظیفں رخ اوس قدس
 کوئی دوا تھا تن پریم کوئی چاک
 کوئی لکٹا تھا کھو دین اس جہاں
 ہو شایہ اوس تلک لچا میں نہ
 نہ خفا چھو کون سا کھنچو مطلقا نکل

نہم تا قدم وہ صورت آہ
 ہوا جو دم داس حالت سے آہ
 ہوا جو دم داس حالت سے آہ
 ہوا جو دم داس حالت سے آہ

کس کو کیسے ہزاروں نالہ آہ
 ہریان دم مارنے کا کویا
 چلا آیا ہوا دل سے یہی ڈول
 اگر صد سال باشی وریک روز
 نہ جان اشکال عالم دیر یا مین
 بگاڑیں مین ہزاروں رو کو کل
 یہ جتنا تھمتے دے زمین ہے
 جو آیا ادس گذر کہ مین سو گذرا
 نہیں جز نام کچھ پیشین سے ابیا
 یہ کل ہونا ہے ای فرصت سے غافل
 یہی خورشید ہو دی اور یہی ما
 کچھ اشیاء ان سے یان کے کم ہو
 پس اس صورت میں کچھ کسکا ماتم
 غرض سمجھا کے او کو چار و ناچا
 مذکجا جب اد خون نے بھی کچھ چلا

نہیں جان کے گئے کو چہرہ و ہر راہ
 نہیں بندے کو غیر از صبر چارہ
 یقینی ہے کسی عارف کا قہر
 بباہر رفت زمین کاغذ دل فروزا
 یہ سب سیلی خور دست تفتابین
 بنائے اس چمن کا سنبل و گل
 ہر اک خطہ پے یان اک نازنین ہے
 نہ دامت ہی رہا آخر نہ عذرا
 کہاں شیریں گئی کید ہر چہ فرہاد
 کہ ہم مطلق معطل ہوں تہ گل
 یہی وضع زمانہ اور یہی راہ
 یہ سب کچھ ہو یو نہیں اور ہم نہ ہوں
 ہوا پناہ حال جاے گریہ و غم
 کہا ہر ایک نے ہے صبر درکار
 غم خاطر سے غیر از کاہش دل

کہ کو کیسے ہزاروں نالہ آہ
 ہریان دم مارنے کا کویا
 چلا آیا ہوا دل سے یہی ڈول
 اگر صد سال باشی وریک روز
 نہ جان اشکال عالم دیر یا مین
 بگاڑیں مین ہزاروں رو کو کل
 یہ جتنا تھمتے دے زمین ہے
 جو آیا ادس گذر کہ مین سو گذرا
 نہیں جز نام کچھ پیشین سے ابیا
 یہ کل ہونا ہے ای فرصت سے غافل
 یہی خورشید ہو دی اور یہی ما
 کچھ اشیاء ان سے یان کے کم ہو
 پس اس صورت میں کچھ کسکا ماتم
 غرض سمجھا کے او کو چار و ناچا
 مذکجا جب اد خون نے بھی کچھ چلا

کس کو کیسے ہزاروں نالہ آہ
 ہریان دم مارنے کا کویا
 چلا آیا ہوا دل سے یہی ڈول
 اگر صد سال باشی وریک روز
 نہ جان اشکال عالم دیر یا مین
 بگاڑیں مین ہزاروں رو کو کل
 یہ جتنا تھمتے دے زمین ہے
 جو آیا ادس گذر کہ مین سو گذرا
 نہیں جز نام کچھ پیشین سے ابیا
 یہ کل ہونا ہے ای فرصت سے غافل
 یہی خورشید ہو دی اور یہی ما
 کچھ اشیاء ان سے یان کے کم ہو
 پس اس صورت میں کچھ کسکا ماتم
 غرض سمجھا کے او کو چار و ناچا
 مذکجا جب اد خون نے بھی کچھ چلا

کس کو کیسے ہزاروں نالہ آہ
 ہریان دم مارنے کا کویا
 چلا آیا ہوا دل سے یہی ڈول
 اگر صد سال باشی وریک روز
 نہ جان اشکال عالم دیر یا مین
 بگاڑیں مین ہزاروں رو کو کل
 یہ جتنا تھمتے دے زمین ہے
 جو آیا ادس گذر کہ مین سو گذرا
 نہیں جز نام کچھ پیشین سے ابیا
 یہ کل ہونا ہے ای فرصت سے غافل
 یہی خورشید ہو دی اور یہی ما
 کچھ اشیاء ان سے یان کے کم ہو
 پس اس صورت میں کچھ کسکا ماتم
 غرض سمجھا کے او کو چار و ناچا
 مذکجا جب اد خون نے بھی کچھ چلا

ایک تو اس غم سے دل برباد ہو گیا
خون دل سے نکلیا کھینچ کر
آئی اک مائتہ ہونی دل سے
جب اکھاڑتے ختم کو دیکھ کر
۶۲

۲۲۸

۱۷۰
 پھر پھر دین و دنیا میں سے وہ زیادہ خوشی
 کی توقع نہ کرتا اور غلام پر بھی
 کب لگ کر قمار کی سیسٹ نہیں کھیلتا
 ہمارے لیے پھر میں اب نہیں کھیلتا
 فیض کے عبور و خفا سے کسی اور
 گھر سے جب اس بات کو کہنے کی اور
 لا دہ ماہ دل و دوزخ
 ہو خدا

جی ہاں مجھے اس امر پر تعجب اور حیرت ہے کہ ایک دن ایک

کفر اپنا بدنامی خودست میں کیا
 اس مہر کی ہر جے ب کے خوا
 ہوتا خود سارے سب کو دھوا
 ہوتا خود سارے سب کو دھوا
 ہوتا خود سارے سب کو دھوا

نام غیاث از انست که در انست
 جانست از انست که در انست
 او چنانست که در انست
 نام غیاث از انست که در انست
 جانست از انست که در انست
 او چنانست که در انست

این نیکو پیکر من در دین و دنیا
 دامن از نگاه شست و دامن من
 یک خوشه چین حسن تو اینم
 میوه یار و در حق بدین زبان
 میزدند خنده با عاقبت اندیشی ما
 کز دآب با هم دل در دین و دنیا
 هست بیگانه ز مار ابطه خوشبخت ما
 سخی ام در دین و دنیا
 میزدند خنده با عاقبت اندیشی ما

غافل از بدنامیم نشین که ناموس ترا هیچ سگ چون من بجایم تا بچ امر تو در فراق زنگان باغم نسازم تا بک از بیاض مرغینا می نگیرم نغمه است	می پرور سوا بسیم و افسر عالم تا بک گفته هر که بدو گاسته گفتیم تا بک در مقام فرقت چند سگ بریم تا بک یک ورق گردانی با دست است تا بک
---	--

از تماشای سحر سودا تا تابش پیرانه
 ملقه در دین و دنیا با قامت خم تا بک

خاشاک شمریم همها سبابه جهانرا زخم دل کن خبیله صدم نه پذیرد اهل نظر اند که چون شعله فانوس	با خس نبود دوستی آتش نفسانرا باید که باند شیشه گشت تیغ زبانه بیند بیک پرده نهانرا و عیانرا
--	--

شایان چس قافله ریک سوان نیست
 که ناله گلو گیر شود مرده دلان را

تنهانه هیچ خنده زنده بر بقای ما از کوچه فراغت دل کی توان گذشت بستیم در پرده دو عالم سوله آئینه ایم طعمه زنگار گشته ایم	چشمک حباب نیرنه نشو و نه آزادی ماست در زنجیر پیله جای فرشته نیست بخلو قمر تاز شست را طول نسازد صفای ما
---	---

روز عاشق است که شمع این آرزو
 سبک با بیعت است از نفس سوز و آتش
 زنگانی دامن محبت است این آرزو
 زنجیر نشان لبک بود و سبک با بیعت
 زنجیر نشان لبک بود و سبک با بیعت
 زنجیر نشان لبک بود و سبک با بیعت
 زنجیر نشان لبک بود و سبک با بیعت

عشق او نگذاشت او نام بلین عشق
اختیارم که بیلی اختیار میماند است
در دیار دور از غمش سوداگر او
دلم که عشق پیچ من قاشق تو نیست
باز که من بیدار شده ام از غفلت
باید که از میخ تو دم برین دردم

[illegible]

جانناز کس ندید چه سود ابراه عشق
جای که سرز تن برد و پانی گذاشت

[illegible]

نام و نشان نخواه بعللم که گشته اند
از دیش زمانه بدین بزم جام نیست
اه که زینبندان مارغوان نیست
علی شاه زلفش چه ساردم ای نسو
بوی غزل در آستانه
از دامن

سود از انان مبارک است نشانی
 کاخ جایی خدیجهای فروختند
 رین شادی را تو بمن باز بکنند
 یارب قدر نعمت بیار بکنند

چون شایخ پیر سپید که از بار بکنند
 چرخ شیشه بجزایر بکنند
 چرخ شیشه که از رنگ بکنند
 چرخ شیشه که در دست بکنند

دل دارم و جان دارم و دین دارم و ایمان	از من بستان آنچه که در کار تو باشد
بودن پے آزار دل مایه آسان	غیر از نگه لطف که دشوار تو باشد
کوشش شناسد بجهان این و صدرا	آنکس که دلش محرم اسرار تو باشد
گر با بگ صلوٰه ست و گزافه نافوس	این زمره مرغ گرفتار تو باشد
جان و دل و دین در تن زارم نه عزیز	چیز نیست که اینهم بی ایشار تو باشد

سود اینکاهی بخیر و ظل هارا	تا در نظرش سایه دیوار تو باشد
----------------------------	-------------------------------

در کشوریکه ناز و ادا می فروختند	عشاق جان به رخ گیاهی فروختند
داریم سادگی که ببا از خود بتان	و ز دیده دل ز ما و جامی فروختند
افلاک را اگر بجهان قدر ما بچس	ما را چرا بطلع مای فروختند
یوسف اگر بعد تو می بود در جهان	اورا که میخیزد و جامی فروختند
ایمان بچشم من نه گرفته که شک و دست	این اهل القاب رضای فروختند
از مغلسی به بند نهران سرفروش	اسب و براق و زود غامی فروختند
شد تشنه تبست از تشنگی فنا	چاییکه موج آب بقای فروختند
از دست شان پریه بدست قناره	آنانکه صید را سهوا می فروختند

چون شایخ پیر سپید که از بار بکنند
 چرخ شیشه بجزایر بکنند
 چرخ شیشه که از رنگ بکنند
 چرخ شیشه که در دست بکنند

از آن که خاطر دل را بکنند
 زاهد ز بار بکنند که اگر دست
 بیل بخواب باز نه بیند و زور گل
 او گوشه کل و بگلزار بکنند
 سود و ایچم سبیل گل را بکنند
 جاییکه یا طره بر خسار بکنند

مدام این دل گشته گردان چو غنیمت
 ستم رسیده بر غلزار ناله و گریه
 زلم از آن دمه فاره و انگشته بسک
 بزم ناز که چون انشار ناله و گریه
 بزم ناز که چون انشار ناله و گریه
 بزم ناز که چون انشار ناله و گریه
 بزم ناز که چون انشار ناله و گریه

تو گلستانه شدی چون
 پای این دل شده چون
 کمرین ناله تقید من
 افسوس دل
 پیش این رخ بباد آید
 بگلزار افت
 این رخسار آن مست
 که بود در خمار
 ز بهر این رخ بخت
 که از دوشاد
 ز بهر این رخ بخت
 که از دوشاد
 ز بهر این رخ بخت
 که از دوشاد

پیش این مشتریان حال دلت لے سودا
ہیچ کالا لے بدی کو نہ بازار افتد

تا کار من دل شده با سلسله افتاد
 خار ره تفسیده ام و تشنه لب برق
 گم شده بطریق ره دیر و حرم مان
 در عشق تو کثرت که بخواری نگرفتم
 ز دست ظرف دل عشاق سپید
 ز گوهر انسان چه بگویم که ز دریا
 زین ددل و صبر خرد تفرقه رود
 به راه نور و سه که بکوی تو قدم زد
 در شرع چنانست تو ارد که گردن
 بر عضو من از من بجهان تفرقه گیرد
 به جهان ز تنم بردی که تن ز سوی جان
 کرد سخن پر خسر اباست نگردیم

سودا از حرم تا بجفت رستم و دیدیم

در این زمان که دیوای فرخانی
 در محاسن است او در غایت پی
 گریزین در گشت او دست مظان
 بر سر او کش قمار شفق خا
 در آن خاک و آتش گیسوی در غایت
 در آن خاک و آتش گیسوی در غایت
 در آن خاک و آتش گیسوی در غایت

من و اعظم باز ازینید
میز نوغای قیامت کوی اود و
مقیدست اوست منتشکست اگر
کس زنجارینخ نکویلی در خواب دید
کس زنجاری برای اود گر توبه
نکویلیش و سوره بر اود و
نکویلیش و سوره بر اود و
نکویلیش و سوره بر اود و

۲۲۹
 دردم زد دوست تو فردا شد شمشیر
 این عشق تو بعد رنگ پریدگی شد شمع
 در عاشقی از تو بگویند شمشیر
 این عشق تو بعد رنگ پریدگی شد شمع

هم اگر از جسم بیرون شده باشد
آن سستی پیدا می کند و از این رو
گل در نظم سست می شود و از این رو
پیش می آید و از این رو
استند باشد

سودا از سرم تا بجنبه رفتیم و دیدیم که
 در در کف پاییم عیوض آن را بگذاشتاد

از بار تر شاخ نمکون شده
 گاهی پیل از سرم نشد
 در این شهر برای که بنسوزن شده باشد
 کف از سرم تا بجنبه رفتیم و دیدیم که
 در در کف پاییم عیوض آن را بگذاشتاد

طلق که در دهن طلق در گوشت باد
 طلق از دهن طلق در گوشت باد
 طلق که در دهن طلق در گوشت باد
 طلق از دهن طلق در گوشت باد
 طلق که در دهن طلق در گوشت باد
 طلق از دهن طلق در گوشت باد

کس موجب قتل من آن شوخ چه پرسید	گفتا جرم نیست که خون شد شده
از رفتن سودا چه غم آن شاه تنرا	دیوانه از شهر برون شده باشد
<p> آنانکه بدست تو دل زار فرو شدند گر جوهر تو اینست بجانست که در گبار از حلقه کز خیابان بدر آن رخ بیغزا ماصورت داد و دست دل چه بگویم عزلت نگزیند چه کند شیخ که زندان مردم چه بیازار چه اغره نصنل اند گردنت ورد گفت پاراکنم اطهار اندیشه ز کالای دکا کین بیان کن مایوس ز اترار مشودل که خریدار </p>	<p> صبر و خرد و دین همه یکبار فرو شدند عشاق ز جنس دل اگر عار فرو شدند آیین گل بود از رزان که بگلزار فرو شدند چون مرغ اسیری که بیازار فرو شدند ناکنده ز شن خرقه بیازار فرو شدند رحمت بخند از تو و کردار فرو شدند هر خار بنیخ گل و گلزار فرو شدند اینها همه یکدست خریدار فرو شدند چسپان چه شود جنس با نیکار فرو شدند </p>
از خوبی سودا چه زدم حرف بفرمود	باشه که صاحب چه قدر بار فرو شدند
عید شد عالمست شناخوان باد	دشمن دولت تو خسران باد

طلق که در دهن طلق در گوشت باد
 طلق از دهن طلق در گوشت باد
 طلق که در دهن طلق در گوشت باد
 طلق از دهن طلق در گوشت باد
 طلق که در دهن طلق در گوشت باد
 طلق از دهن طلق در گوشت باد
 طلق که در دهن طلق در گوشت باد
 طلق از دهن طلق در گوشت باد
 طلق که در دهن طلق در گوشت باد
 طلق از دهن طلق در گوشت باد

طلق که در دهن طلق در گوشت باد
 طلق از دهن طلق در گوشت باد
 طلق که در دهن طلق در گوشت باد
 طلق از دهن طلق در گوشت باد
 طلق که در دهن طلق در گوشت باد
 طلق از دهن طلق در گوشت باد

فنی رنگ گل بجایای نیکویش
 حال را بخشم چو نازک زلف
 ایمنه را مقابل او بیاگذاشت
 چون چشمها را بر او گذاشت
 کاش ترا باست فقط در محبت
 تو استینادم چو زلف
 بود

۱۷۲۲
 هرگز ندیده ام که باید زار و شک
 دارد و بسکه هیچ شب خون خطا-
 بگر ز خود زناش سیه حصا شک
 خوش خلق را زینت سپیدی شک
 نمود ز تیره چینی خود سب قفا شک
 آب سیاه است و ز ناز غزال شک
 از این بوی زلف تو شد شر مسک شک
 تشنه سنبل ستار زلف شک
 و چون شست از آن خط مشک بار شک
 سودا عیبه طبع او کرد شک
 خنجر زهر زهر شک

آب سیه ازین بوی زلف نور
تنها سنبل ست از نقش چنایب
مرد عبطه او کرده بر لب
دوست و دشمن کجاست غبار شک
تو خزان ترا دل را در غل
شیرین شکر دانه را در غل
خاک و گل را در غل
گلستان را در غل

ہاں زود بکن قوت بازوے تو عنیم

مهر و ماهی تازه با هم مقابل کرده ام
 نامه بر ابرو ز مرغ نیم بسمل کرده ام
 منکه خون خود بمنبت و قف قاتل کرده ام
 من بهر جای که رفتم خانه در دل کرده ام
 من نمک در می ز تشنیه تو دغل کرده ام
 آرزوی خط منش آن شوخ باطل کرده ام
 من ز غناب جگر آن خاک را گل کرده ام
 این در کیتا ز بحر عشق حاصل کرده ام

یار ابرو دین آئینه مائل کرده ام
شرح بیتابی فزادان بویبرختصار
دعوی خوغم بغرض غدا من کی میر
ساکن دیر و حرم با هم غبار غاظرند
بالمجان زاهدان امروز ساغر میزنم
داشت خط بندگی از من رخ جمیع تو
خاک کوشش تا مگرد در سر چشم قریب
سینه من کان صد وجه بر الا در دل

بیکه سووایت تم کا ہید ہنگام ہبار
من ز میج اشک خود دریا سلساں کرنام

امروز بر جدائی فردا اگر ایستم
رفتم بدون ز شهر و بعدا اگر ایستم
کویا چو ابر بر سر دریا اگر ایستم

هرگز نماند بوصل تو بجا گیتم
از پرده ما برون نغند راز عشق و دوست
گشت محبت نشد از آب دیده سبزه

پاکستان

سنا بهمن دیده ز تو شیر رخسار تو
 که چشم چون خط شمع است منور
 لب که بر دامنش گریه خونین
 که چشم چون خط شمع است منور
 لب که بر دامنش گریه خونین
 که چشم چون خط شمع است منور
 لب که بر دامنش گریه خونین
 که چشم چون خط شمع است منور
 لب که بر دامنش گریه خونین
 که چشم چون خط شمع است منور

این قدر آب نماند از چشم زنگان
 از دل چون آه آتشکای آیدرون
 می بر آید از غنای از کجای از آن
 چون ز چشم خسته جان یک می آیدرون
 حاکمیت صبح زان غمزه چاک می آیدرون
 جان ز تن زان غمزه چاک می آیدرون
 صیدگر دیدم از کجای از آن
 خون از چشم حلقه زان می آیدرون
 خون از چشم حلقه زان می آیدرون

کتاب سورت ۲۴۶

گلستان بلبل طبع مرا شد معنی نگارین
چو شبنم گل بگرد و مصحح من از نو انتم
اجل از حسرت و جرم مرا که باز میدارد
شوم گر خاک در عشقش که دنبال صبا تم
بعشق خوش نگارین را نسیم گرم صدف جبینم
خدا آن روز نماید که از چشم وفا انتم
آب خضر که لب تشنه ناز تو را آورد
لب خود را نسا زم تر و چو آب لباقا انتم
لباس عارضی آزادی من بر بنی تاب
که چون من سایه میخوام ز چشم خود جدا انتم

بابینا سے زمان کی سمیت من سر فرد آرد
برو سے خاک سے سودا اگر از پشت یافتم

هرگز بجهان مانم دستار نه داریم
 چون گوهر ناسفته از اسباب محبت
 در کعبه پیویم و مسلمان بدر دهر
 باناله بسازیم عزیزان که دل خویش
 مانده عشقیم و مبر اند ما هب
 ببل دل نالان و خیال رخ او گل
 بر عرض تمنا نه دهی گوش چو امروز
 آئینه غبار از نفس مانسپذیرد

چون مهر ز عرفانی سر غار نه داریم
 دبستگی خویش بیک تار نه داریم
 آرام بجای خانه دختار نه داریم
 در سینه کم از مرغ گرفتار نه داریم
 باشی و بر همین سر سیکار نه داریم
 بابل و گلزار جهان کار نه داریم
 فردا است که بلاقت گفتار نداریم
 بر خاطر کس ز اهل جهان بار نداریم

این گم از دیدن غنا
 تا لب از بدون ساغر فقیرین شد بر
 غافل از حال آن بیکار و غناک می آید بدون
 حرفه از دل صد چاک می آید بدون
 از زبان هر سبب بیایک می آید بدون
 از نومی پرسم بر من ترا طعنه آید بدون
 تا بنام خود قوت ادراک می آید بدون
 لاله

بسم الله الرحمن الرحيم دیوان حسن

فلان رخسار منور در دل سحر جان
 غنچه لب و زلفش در دل سحر جان
 چو در بزم او ایستاد سحر جان
 دلش در دل سحر جان

خط سفارش آمد و دفتر جدایی
 گرد و زخیم شهبازی مرغ رازهای
 عمر رسید پایان در بخت آزمایی
 بر هر دریکه آئی پر دانه اش در آئی
 ای عشق در ره خرد تو پیشوای
 تا هم ز خار بختد پوشش برهنه پای
 ای آنکه دای روزی بی پردوح نمائی

نقطت بزور مشرور جرم بخششی ما
 مشکل که دل بر آید از تاب طره او
 اسید وصل جانان این طالع منشا
 دیر و حرم بعالم فانوس یک مایع اند
 مارا بر تو از ما هر جاد است مژده
 اگر سدا همت شد تنگ دستی ما
 در پرده دو عالم دل برده بعد رنگ

روحیه بت من گرداند از خدائی
 زلف معشوقم می زبید ز ما افتادگی
 هست شاید چنگیهای مرا افتادگی
 سرکشی از شعله آید از گیا افتادگی
 از من آموزد سرکش نقش با افتادگی
 دستگیری گر نیکو می مرا افتادگی
 هر که رسید رو بخاک کربلا افتادگی

سودا چسان ز غم من لاف خدا پرست
 هست از مایه و نجات خوشناتاقی
 پخته چون گردد خمر از شاخ می افتد بکا
 از تو نازد عشو می زبید ز من مجنونیا
 در فن افتادگی از بسکه کامل گشته ام
 دل طپید نه از خاک آستانش بر دیو
 سر خرد و نیز در روز خضر سودا چسان

چو در بزم او ایستاد سحر جان
 غنچه لب و زلفش در دل سحر جان
 چو در بزم او ایستاد سحر جان
 دلش در دل سحر جان

۲۲۸

و نیاید که زلفش در دل سحر جان
 و نیاید که زلفش در دل سحر جان
 و نیاید که زلفش در دل سحر جان
 و نیاید که زلفش در دل سحر جان

و نیاید که زلفش در دل سحر جان
 و نیاید که زلفش در دل سحر جان
 و نیاید که زلفش در دل سحر جان
 و نیاید که زلفش در دل سحر جان

[illegible]

۱۲۵۱

درون جان بیخاؤد شهر زبھکارتاریو
جوند کورادس سورتا ہی کوئی غمخوارو نہیو
سبب اس چشم کافر کے ہی کیا ہر بار نہیو
نہ تھا کچھ کام چشم ترے ناحق ملکہو بانے
جو ہرین آتش نفس ہی اشک و لہو چو بین
گئے خون جلکہ اشک گاہی بخت دل یارو
کرین پاک اسکو ب تک ہم کہ چشم غم سایو
میں پڑھاں منستا ہوں ورنہ ہر گھرمی ظالم
کچھو میں بات برن آئین کی اس پر لکھ

نہ دھایا کونسا گھر سیل نے مجھ اشک کے سودا
گواہ اب تک تو میرے درد و یواریں رونیکا

دل مرا پند کو نہ سمجھے گا	پسند تیری نگو نہ سمجھے گا
تجھسا دانا مہرا حیف کہ تو	نہ سمجھا کہ وہ نہ سمجھے گا
یہ زخو درفتہ حق اپنے مین	مرنے بجئے کو وہ نہ سمجھے گا
بچنے کو آگ سے سمندر کو ن	کچھ نصیحت کرو نہ سمجھے گا

الفتم بدمك من سوادك
سودا اثر اب عيشه نيكو
انفوز اندياب اوسه غار

[illegible]

سے نظر آتا نہیں دھڑچھڑ دوچار کا
مہر کو دہان حکم سے خار سردیوار کا
دل نہیں وابستہ اپنا سیمہ و زنا کا
محتسب ہو چلے بند خانہ زخما کا
جامہ کا ہر ایک تختہ سیر سے گلزار کا
کل میں سعود ایران کہا دامن بیکر یا کا
راست ہوتے بھی کہیں دیکھا ہی خم تلوار کا
پانی بھی بھر سہیں تو مزاحیہ شراب کا
لیکن نہیں دماغ سوال جواب کا
جن نے کیا ہی سنگ کو ہر نگ آب کا
یار بڑا ہودیدہ خانہ خراب کا
لیکن عجب مزاحیہ شراب کباب کا
پڑہی شرار برق سے دامن سحاب کا
دریا میں جو ہنوز پھیر لاجباب کا
نقشہ ہر ٹھیکہ دل کے مریض طرب کا

جب خیال آتا ہے اس دل میں تری طرا کا
دیکھتا ہوں یا میں سبکھن منجھو جلوہ گر
عاشقو نکو شیخ دین و کفر سے کیا کام؟
لنگ دکھا دو اپنی ساقی چشم میگوں تو اس
بسکھو پھون ہوں میں اپنی چشم خوں بود
آخہ لے کر واسطے اس بانگین سو درگد
تند ہو بولا وہ بانگا چھوڑ دامن کو مرے
ٹوٹے تری نکہ سے اگر دل حباب کا
دو رخ مجھے قبل ہر اسے منکر و کیر
نیتا ہر آئینہ کی سمجھ تربیت کی قدر
لٹھا نکے دل کو کشکش عشق کا دماغ
زاہد سبھی ہر نعمت حق جو ہر اکل و مشرب
غافل غضب سے ہو کے گرم نظر زکھ
قطرہ گرا تھا جو کہ مرے شک گرم سر
ای برق کسطح سے میں حیران ہوں تری پنا

[illegible]

for

طہارۃ

[illegible]

میں دل نازک کی کرتا تھا بھلین پریش
 اگر وہ نہیں کرتا رہ گیا میری مڑکا نہ شکر
 محو کو تیرے نہیں ہر دین دنیا کی تلاش

معتب کو ہر گمان اس پاس شیشا ہو گیا	میں دل نازک کی کرتا تھا بھلین پریش
سو جتنا ہی ایک دن یہ قطرہ دریا ہو گیا	اگر وہ نہیں کرتا رہ گیا میری مڑکا نہ شکر
کھو چکا سب کچھ وہ جن نے تجھ کو پایا ہو گیا	محو کو تیرے نہیں ہر دین دنیا کی تلاش

اب تو سودا کے تئیں پروا نصیحت کی نہیں
 الفت خوابان سے گور سولے دنیا ہو گیا

خون ہر سودا پر ثابت مری منصور کا	ہر مڑہ پر ہی ترس سخت دل اس بھور کا
چشم ہر یار بھری یا نہ کسی ناسور کا	پوچھتے ہی پوچھتے گزری ہر جھکا ہونڈ کا
حکم رکھتا ہی طبعیو مریسم کا نور کا	آفتاب صبح منور داغ پر دل کی مری
ہو نہیں ساغر کش کسی زگرس بھور کا	کیا کروں گالی کی دھڑکا تھوڑے جگم

اگر نہ منت اٹھ کر دل ہی سودا کا میرا
 زخم نے دل کے نکھانے کبھی انکو رکا

نجاؤ حال کس ساقی کو یاد آتا ہر شیش کا	کہ لے لے چکیاں جیور اٹھا تا شیش کا
مناں او میں منجھکی میں رکھ جھکا ہونڈ کا	رہ کر کوئی کی سے قیمت میں تباہ شیش کا
مشابہ کسی اکھون سی مڑی ہر شکل ساقی	کہ خون ملال سیویناٹ بھاتا شیش کا
بیان بدستی شب نہم میں ساقی جو ہو جھکا	میں بیت کہیہ کچھ نہ تو جھکا تا شیش کا

میں دل نازک کی کرتا تھا بھلین پریش
 اگر وہ نہیں کرتا رہ گیا میری مڑکا نہ شکر
 محو کو تیرے نہیں ہر دین دنیا کی تلاش
 اب تو سودا کے تئیں پروا نصیحت کی نہیں
 الفت خوابان سے گور سولے دنیا ہو گیا
 ہر مڑہ پر ہی ترس سخت دل اس بھور کا
 پوچھتے ہی پوچھتے گزری ہر جھکا ہونڈ کا
 آفتاب صبح منور داغ پر دل کی مری
 کیا کروں گالی کی دھڑکا تھوڑے جگم
 اگر نہ منت اٹھ کر دل ہی سودا کا میرا
 زخم نے دل کے نکھانے کبھی انکو رکا
 نجاؤ حال کس ساقی کو یاد آتا ہر شیش کا
 کہ لے لے چکیاں جیور اٹھا تا شیش کا
 مناں او میں منجھکی میں رکھ جھکا ہونڈ کا
 مشابہ کسی اکھون سی مڑی ہر شکل ساقی
 بیان بدستی شب نہم میں ساقی جو ہو جھکا
 کہ لے لے چکیاں جیور اٹھا تا شیش کا
 رہ کر کوئی کی سے قیمت میں تباہ شیش کا
 کہ خون ملال سیویناٹ بھاتا شیش کا
 میں بیت کہیہ کچھ نہ تو جھکا تا شیش کا

غلک

کہیوں سو واپس نہ آئے
 چنانچہ دراز گویا تار کش
 ہی ابرو ات سناب سو رنگ
 بنو دین میں در بطور بانی کا
 کہو نہ شمع کی جگہ کی جگہ
 چل گئی مدرسہ اسچو در پانی کا
 اہل کسب کی جگہ کی جگہ
 سترہ ہونے کا کسب کا
 یہ کیا شمع کی جگہ کی جگہ
 پشیمانی ہو تو سودا کے خاندان کا
 کیا اون سارے کی جگہ کی جگہ

ایک ہفت ہفت کی جگہ کی جگہ کھینچنا نہ میں نہیں کی جگہ کی جگہ صبر دینی کی جگہ کی جگہ کرب دینی کی جگہ کی جگہ نا تو سیکھنا کی جگہ کی جگہ بہن غنیمت کی جگہ کی جگہ	خاک ہے در پہ پانچوں کی جگہ کی جگہ کر کے ہی شکستہ کی جگہ کی جگہ گانہ ہمارے سودا کی جگہ کی جگہ
---	--

مطلع تانی

دیوان ہے ہمارا کیسے جاہری کا چہرہ ہزار باندھے سر پر چوہ زری کا جیسے قرآن باہم ہوا ہشتی کا پھر حبطت کو دیکھو جلوہ ہر دان کا ایضاً کرب ہون تیری محتاج رہی کا	باطل جو عجب دعا شاعر کو مہری کا چہرہ ترا سا کب ہو سلطان خادری کا مکھ پر یہ گو شوارہ موتی کا جلوہ گہری کا آئینہ خانہ میں وہ عسوقت آن سٹی کا جبر شوق دل نہ پہنچن گر کو جو جانی کا
--	---

طالب میں سیم در کہ خوبان ہند سودا
 احوال کون مجھے عاشق کی بے زری کا

ہرنگ شبنم خود سبکبار سیر نہ لگا اوٹھی و ہشتنگ بھی پو شہید و روبا ہوا ہر و نا قبول ساقی جناب عالی سنا زخم گل ہر چمن میں رخ اسباب سنا	نہ بار خاطر یہ دل کی گل کا نہ ناز بردار گستا ہزار آجیا چھر گلین سچ اوڑھ لگا لیکن چمن برابر بار سوا شہر شکر تو کیا عجب ہرنگ شبنم بابہ نہ عجب ہر کرنا لگا
--	--

کہیوں سو واپس نہ آئے
 چنانچہ دراز گویا تار کش
 ہی ابرو ات سناب سو رنگ
 بنو دین میں در بطور بانی کا
 کہو نہ شمع کی جگہ کی جگہ
 چل گئی مدرسہ اسچو در پانی کا
 اہل کسب کی جگہ کی جگہ
 سترہ ہونے کا کسب کا
 یہ کیا شمع کی جگہ کی جگہ
 پشیمانی ہو تو سودا کے خاندان کا
 کیا اون سارے کی جگہ کی جگہ

تجھ قید سے دل ہو کر آزاد ہو بت رویا
تصور میری تجھ بن مانی نے کچھ پیچھی

دل حق سے مت امید رکھنا غرض منی کی
 نہ طبع جید ہی سرزد کچھو مومن منی کرین
 سخن کو زاده طبع سخنو کہتے ہیں اوکا
 خدا دیو پرست تو قابل تحسین دیو و شر
 کلام بے نمک کی شہزادگی ہی ہوا یہ کچھ
 اگر ملک عراق کا چادر سوا ہو آری
 مخاطب سکوی کرتے ہیں ارباب سخن سووا
 کہ جسین کچھ بھی عقل و ہوش کا آثار ہو پیدا
 دل پنا چاہتا ہی وہ جنوں زنجیر ہو پیدا
 ارادہ عشق سی پھر نکاسے فکر کفنیت کر
 نفیت جاننے میں ہم تو ایام شباب کا
 ہنری کہ فن شاعری آفاق من سووا
 اگر نادان کو پونچھے تو اس میں عیب ہو پیدا
 تجھ قید سے دل ہو کر آزاد بہت رویا
 تصویر میری تجھ بن مانی نے کچھ چینی مٹی
 لذت کو اسیری کی گویا وہ بہت رویا
 انداز سمجھادو سکا ہزار بہت رویا

نور افروز کنیز کے ہونے کا یہ سبب تھا کہ اس نے اپنے صاحبزادے کو بہت سی باتیں بتائیں جو اس کے دل میں گہرائی سے اتر گئیں۔ وہ داندہ کی طرح ہنس رہا تھا۔

<p>پایا وہ ہم اس باغ میں جو کام نہ آیا او ز مزہ پرداز چمن نالہ ہارا گو شکل کمان خانہ گردن ہر نقش آراستہ جو بزم ہوئی دور فلکین بستان تو پر از میوہ اقسام ہو لیکن تیری بھی جوانی وہ تھی ناصح کہ تھوڑی میں تنگ ہوں اتنا کہ پیرا در سپر کے ہر رنگ تماشا جہاں صورت خوشید ہر عید مہ نو نے کیا قصد کہ دیکھے ہر طرف تماشا کہ رہوں لب لباب کو تیشہ سے بھی تھا کام بڑا ناخوش کا آفات ہی ایچہ اٹھا جانی تو نے تجھ بن جو کیا باغ میں سیر آب انگو اسکا تو گلہ کیا ہو کہ بستان جہاں میں یوں منہ نہ دھواں صبح لگی ہر سو</p>	<p>کچھ اپنے لیے جز تر خام نہ آیا وہ مرغ نہ سمجھے جو تہ دام نہ آیا پر اس میں نظر گوشہ آرام نہ آیا دان جام بجز گردش ایام نہ آیا سایہ میں کسو نخل کے آرام نہ آیا قاضی کا تے واسطے اعلام نہ آیا لب پر کچھ مجلس میں مرا نام نہ آیا جو صبح کو دیکھا وہ نظر شام نہ آیا لیکن وہ کچھ تو بلبل بام نہ آیا جس سے کہ کچھ بوسہ پہ پیغام نہ آیا فرما دیجھے سے وہ سراجام نہ آیا ظالم کسی گرتے کو تجھے تھام نہ آیا پھر تیغ کا خاطر میں مرے کام نہ آیا مجھ تک قح بادہ گلفام نہ آیا جون لالہ پر خون جگر جام نہ آیا</p>
--	---

جہاں غالی سے جو ساقی سا بچہ دیکھا
 میں گدلی سے صاحب بزمین بھر دیا
 پیرا دریا بہ جادو زلف سید کاسیہ
 کا نام لگا کر کاجی دیکھا جہاں لہریا
 میں بندھا ہوا نہ لہریا کای قفس میں آیا
 دام میا دہ خاک نہ میں بچھو آیا
 لیلیٰ القدر تھی یاد جو میں بچھو آیا

نار دہ دار و نو تہاں خوار حضرت لایا
 مٹا کر غافل تھی نہ ہم سست اوٹ لایا
 ان کا بطن غافل کالاد ساسی بڑا لایا
 ہر کسی کی ہونے تو تری ابرو سے لایا
 ہر کسی کی ہونے تو تری ابرو سے لایا
 ہر کسی کی ہونے تو تری ابرو سے لایا
 ہر کسی کی ہونے تو تری ابرو سے لایا

کوئی خیال نہ ہو
 کیا ہوں سودا جو زندون
 میں ز قلم آویزا از قیل اور
 کئی برسے تھا ملو نہ کر انھوں نے
 تو حکماء اور حکماء کیچھا ہوں رات کو
 وہ مقدس صورت اور ایسے بزرگ بیکو
 اک مرتبہ اس طرح چلا گیا جو کجلا تویا
 حواری مین دلدار ایک بار آریا
 شاعر بیوہ سے ہر حال
 نوید

نوید مغیجگان موسم بہار آیا
فسم نہ کھائیے ملنے کی غیر سے گہ
برنگ آئینہ ہم اور سینہ صاف ہوئے
ہماری خاک پہ گو چشم ترکسی نے نہ کی
گئے جہان سے کیا کیا ستینہ جوتہ نک
ممانعت نے کیا تیرے شہرہ آفت

خبرے وادی میں سودا کی یون سٹارٹ

کہ ایک شوخ کسی بے گنہ کو مار آیا

کب دل شکستگان سے کر عرض حال آیا
 سینے سے مین دعا کو لایا غم شب بیدار
 ملنے کا ایک دم بھی یا نصف دل پر مانع
 کو نہیں تک ملی تھی جس دل کی محکوم قیمت
 بخشش یہ دو جهان کی آئی تھی بہت ہر
 نازان نہ تو اس پر گرجو سنگ میں سے
 ارباب فہم آگے وہ صاحب ہنر ہی

ہو بے صداہ چینی جسمیں کہ بال آیا
 کہنے لگی اجابت کیدھر خیال آیا
 اوکٹا کے اوٹھ گیا وہ تب جی بحال آیا
 قسمت کہ یک نگہ پر مین ادسکو ڈال آیا
 لیکن نہ یان زبان تک حرف حال آیا
 گو ہر نکالنے کا کسب و کمال آیا
 کینہہ کیسے دل سے حبکو نکال آیا

نوید بچکان موسم بہا آیا
 قسم نہ کھائیے ملنے کی غیر سے گے
 برنگ آئینہ ہم اور سید نہ صاف ہوئے
 ہماری خاک پہ کد چشم ترکسی نے نہ کی
 گئے جہان سے کیا کیا ستینہ جوتہ خاک
 ممانعت نے کیا تیرے شہرہ آفتاب

ہر ایک تاک کو گلشن میں بیک ہار کیا
 کہانہ تم نے میان ہکوا اعتبار آیا
 جو اپنے دل پہ کسی شکل سے غبار آیا
 ہمیشہ گریہ کنان ابر زار زار آیا
 کہ گل جب آیا تو مخرج بے شمار آیا
 وگر نہ مین ترے کوچہ سے لاکھ بار آیا

خبرے وادی میں سودا کی یون سنہا آج
 کہ ایک شیخ کسی بے گنہ کو مار آیا

کب دل شکستگان سی کر عرض حال آیا
 سینے سے مین دعا کو لایا خوشب لب تک
 ملنے کا ایک دم بھی یا نہ صنف دل پہانے
 کو نہیں تک ملی تھی جس دل کی محکویت
 بخشش یہ دو جہان کی آئی تھی بہت ہر
 نازان نہ تو اس پر گر محکوب سنگ مین سے
 ارباب فہم آگے وہ صاحب ہنر ہی

ہو بے صداہ چینی جسمین کہ بال آیا
 کہنے لگی اجابت کید ہر خیال آیا
 اوکتا کے اوٹھکیا رہ تب جی بحال آیا
 قسمت کہ یک نگہ پر مین ادس کو ڈال آیا
 لیکن نہ یان زبان تک حرف حال آیا
 گو ہر نکالنے کا کسب و کمال آیا
 کینہ کیسے دل سے حبکو نکال آیا

[illegible]

چھوٹا جو زلف سے تو پھندا و انہم کرایہ
جاتی رہی تے چمن حسن کی بہار
جسے ہوئی ہی قابل شمشیر وہ کمر
سو کھانا ایک پل مراد امان داستان
دیکھا ہر جگہ در پر تو رحمن نے ایک بار
اک روز ایک یار نے ادش مرغسے کہا
بولاکہ تیرے حق بطون ہوں اس زمین

۲۶۶ (۵) ۱۵
مشت کا اہل بزم سے شہر و خان و املا
آیا نظر دوسری اوسکو تیرے کمان اوجھا
لیکھ رہے ہیں قصہ کو تیرے کہیں
جو میں قدم رکھا میں سے کوئی نہیں
سے لیکھ کو ہاتھ و دھن بانی اوجھا
جسکے پاس بیٹھا گائے حال اوجھا
اپنے ہی دل کی مکی ملے داستان اوجھا
شہر پر تو بات کہ جی ہو تو جی جان اوجھا
آجی اوجھے جہاں سے کو کہا جیان اوجھا
بہرے دفا درنگ عجب نہ اوجھا
بایرب تو اوجھا

گو گھر میں سب کیلے تو اس جبین رہا
کیا فائدہ کہ رہے تحقیق ہم رہیں
اسباب دین و دنیوی کہ بھالیاں میں
صبر و قرار و ہوش و دل و دین فدا کیا

این بی دینی کی دین
 شمع بر دیوستان
 آبی اودھے جہانے کو گویا جہان و دین
 بہ سے دفا و رنگ عجبست نہیں بریان
 یارب تو سچائی پر سے مرآتیان و دین
 سو در انجا کہ منت جو چاہیگی شوا
 تہ کہ کوپ سے پریشان اودھ
 جی کہ قیاس سے عین جان پر علیک
 شہنشاہ کی کہ اس طرح سے دیکھا
 بگوئی غم سے دنات میں بہ دیکھا
 کہ چون

جس نے جھپٹن نظر کی
 جس نے جھپٹن نظر کی
 جس نے جھپٹن نظر کی
 جس نے جھپٹن نظر کی
 جس نے جھپٹن نظر کی
 جس نے جھپٹن نظر کی
 جس نے جھپٹن نظر کی
 جس نے جھپٹن نظر کی
 جس نے جھپٹن نظر کی
 جس نے جھپٹن نظر کی

کیون دیدل میں ترطرہ مشکین کو کفر
 ڈوبے اوچھلے تو بہت دیکھی ہیں میں دریا
 استقامت ہی غیب سی نہیں جبین غرض
 عیش آلودہ افسوس ہی اس جا کہ حنا
 فضل حق ہو تو تنزل ہی ترقی ہو جا
 آہ و ناله سے مے دل نہ پیسے اوسکا
 تیغ کا زخم اٹھا سنبھلے ہی انسان لیکن
 سوچھی تدبیر نہ تقدیر کو بہلانے کی

اپنے منہ کے نکلا کن نے سخن کو گو
 لعل سو داہی کو پر ہنسا دگلتے دیکھا

چہرے پہ نہ یہ نقاب دیکھا
 کیونکر نہ بکون میں ہاتھ اوسکے
 کچھ میں ہی نہیں ہوں ایک عالم
 بے جرم و گناہ قتل عاشق
 کچھ ہو دی تو ہو عدم میں جیت
 پردہ میں تھا آفتاب دیکھا
 یوسف کی طرح میں خراب دیکھا
 اوسکے لیے یان خراب دیکھا
 مذہب میں ترے ثواب دیکھا
 ہستی میں تو ہم عذاب دیکھا

کھین بھی خیمہ بنائیں میں ملتے دیکھا
 ڈوبا دوس چاہ دقن کا نہ اوچھلتے دیکھا
 نخل کا پائون میں پر نہ پھلتے دیکھا
 جسکو پہنچی تو اوسے ہاتھ ہی ملتے دیکھا
 قطرہ گوہر ہر موصوف میں ملتے دیکھا
 میں ہوا سے نہ کھجور سنگ گھٹتے دیکھا
 سامنے تیز نگہ کے نہ سنبھلتے دیکھا
 جب تجھے قتل پہ عاشق کے چلتے دیکھا
 فیصل ہوا جاب کہ جسد امجر جلا
 زہر ہوا کہ ہمارے دیار و بطون باغ
 غافل کی دھماکا کی دستار دھ جلا
 ایا کوئی تو پوچھتا اشک بک جلا
 عالم تو مر رہا دم مال آن پر جلا
 بیخ و بوم ہر ایک کو کس پر جلا
 سو داہی ترانہ گن تو اب کچھ نظر جلا
 کہتا ہی ترانہ گن تو اب کچھ نظر جلا
 اعمال سے میں بیٹے نہیں کر سکتا
 ایسا تھا کہ کسی سے اور کیا
 افسوس کہ میں تو اندوہ جلا
 اس روز جب کہ دھڑکنے میں تو جلا
 اس روز جب کہ دھڑکنے میں تو جلا
 اس روز جب کہ دھڑکنے میں تو جلا
 اس روز جب کہ دھڑکنے میں تو جلا
 اس روز جب کہ دھڑکنے میں تو جلا
 اس روز جب کہ دھڑکنے میں تو جلا
 اس روز جب کہ دھڑکنے میں تو جلا
 اس روز جب کہ دھڑکنے میں تو جلا
 اس روز جب کہ دھڑکنے میں تو جلا
 اس روز جب کہ دھڑکنے میں تو جلا

۲۶۶

[illegible]

جب مست حسیں کی ہوا عیاں ہو کر وہ لالہ
 گستاخانہ کی سی اداں میں سنبھلا
 دیکھ جو کئی پریاں ترانہ سنیں
 مانگا جو میں دل کو تو تھما بس یہی کار

٢٤٨

۲۶۸

تہنماری
نے ہر جاوس پاس
قنہی ادا کھائے ہوئی
کریز کسی کھڑے کرنا
سودا

چلے گا بجکر گھر سے ترے کچھ نہیں رہے
کیا اس چمن میں انکے لیے جایگا کوئی
جامہ قارخانہ میں جیروہ پریش نغ
بھیجا ہو وہ پیام میں اوس شوخ کو کہ آج
طوفان بھرے تھا پل رچیں آنکھوں کو
رو کا بعد نہرا دے ملنے سے غیر کے

اور دسے گو میں کیو قدم پیشہ چلا
دامن کو میرے سانسے گل جھار کر چلا
اب کاٹون کسی جب کہ دل بارہ چلا
کر خضر راہ مرگ کو پیغامبر چلا
آج ابراوے کے سنگے زمین کر کے چلا
لیکن مہر پر او کے نہیرا مہر چلا

سودا کے تجاویز سے یکے نہیں غریب
اودھر کھلی جو زلف اودھر دل کچھ چلے

سو داغل چمن میں تو ایسی دگر
 لگا لگا کا لیسر ہی سیما ہے کم
 منیر چوڑا ہوا شکستہ زور
 شاکی نہیں خدا سے پی گشت
 غم سے خزان کے خون جگر چھٹا ہو
 دبی ہر اس قدر تو مجھ دیکھ کر تریب
 اسلوب شعر کہنے کا تیرا نہیں ہے

اک کچاڑیں سننے کی وجہ سے کوہنہ لیا ہوا
 قیصر نے ہودے مردہ تو دیوی پر
 یہ نظر بہشت نگوارہ سے پڑا
 لیکن نہیں کھار کا مائی کرے گلا
 نیچے گلوں کے کچھ نہیں کھاتے اذخین کھلا
 چہرے کی بھانت جای ہر نظر دہلی
 مضمون آبرو کا ہی سودا یہ سلاسل

[illegible]

دل میں عشق ہو یا تھا
 گرد مستی سے دل کو دی ہو
 دل غم و شعلہ ہوا گل و بوٹا
 آئینہ اس غبار سے ٹوٹا

دل یار کے ہرگز نہ سر زلف سی چھوٹا گاسے دل خون گشتہ سوا زم زمین جابیسے کہ حرا تھ سی چشم تباہی	اور اسکو سہرا سمجھ عشق سے کوٹا شیدائے گل رنگ ساقی سوزہ ٹوٹا تھا دل کا نگرا نے سوان کو کون لٹا
کسما کہ مست چمن پر چر کہ سووا غنچہ یہ کھلا ہو کہ سبوا بدہ کا پھوٹا	

طبیعت سی فرومایہ کی شعر تر نہیں ہوتا ہنر سے دور ہو بدھل کی خلقت آئینہ نجانے عکس و او سین ٹرکس اہل جن کا سعادتمند ہو کر جی بعد از مرگ عالم میں طمع دولت کی مینا تبعبیت کھنڈ کا نہیں لاتے و باہر حوت مطلب کے گڑا سراپا شکل اکلر ہو پ جو اسے چشم اپنا دیا تیر نقد دل پناہ غی بونیہ خطر کیا	جواب چاہ کا قطرہ ہی وہ گوہر نہیں ہوتا خمیر سنگ سے بنتا ہی توجو ہر نہ ہوتا کہ آب آئینہ سی کب کسو کا تر نہیں ہوتا ہما سکے ہاں کا معرفت بجز از سر نہیں ہوتا مہوس شام بھونکے اگل میں مس نہ نہیں ہوتا بدست یار تا کھینچی ہوا خنجر نہیں ہوتا نہیں زہ پیر میں جوتن پہ خاکستر نہیں ہوتا جو غفلت ہو اسی کچھ ہر نوسہ و در نہیں ہوتا
--	--

جہان کے باغ میں
 گلستان میں
 دل میں
 عشق میں
 غم میں
 شمع میں
 آئینہ میں
 غبار میں
 ٹوٹا میں

۲۶۹
 دل میں
 عشق میں
 غم میں
 شمع میں
 آئینہ میں
 غبار میں
 ٹوٹا میں

جب سووا
 دل میں
 عشق میں
 غم میں
 شمع میں
 آئینہ میں
 غبار میں
 ٹوٹا میں

سو دیا چھوڑ کر گئے مجھ کو مہربان تنہا
 اگرچہ تھوڑے چھوڑے گے بدگمان تنہا
 اکیلے آنے کی تھوڑی باتوں میں تھوڑی
 ہو ہی دل صفِ مرغان کے دروہ پہن
 خبر سے حال سچی محنون کے صاحبِ تحمل
 سنا سو دیا جو سو دیا یہ صبحِ صبا
 کہ ایک دن میں راستہ راہ میں اکیلا کھنکھ
 دیا جواب و لم سیرِ رخ می خواہد
 جو ہو دی امر تو میں بھی چلوں گا بے کچ

پھر وہ ہوں دشت میں جو گراؤں تنہا
 کرو بندہ نوازی تو مہربان تنہا
 کہو جو جاؤں ہوں میں بہرِ تنہا
 ہیں نیزہ بازو دھرتے یہ جوان تنہا
 کرے ہی آج جس نالہ و فغان تنہا
 تو پوچھ غلوں سے میں کیا کروں بات تنہا
 کہا کہ حریفِ افرغِ شاعران تنہا
 کہا میں ہو متبسم کہ مہربان تنہا
 رکھی ہو لطف بھی کچھ بیرونِ تنہا

جو درویش کے رخسے کے شاخسانہ تھا
 جو درویش کے رخسے کے شاخسانہ تھا
 جو درویش کے رخسے کے شاخسانہ تھا
 جو درویش کے رخسے کے شاخسانہ تھا

سنا یہ مجھے تو گئے لگا کر پوچھ سکو
 گرفتہ ایم اجازت ز باغبان تنہا

جب بزم میں بتا کی وہ رشک میر گیتا
 غنچے نے حال گل کا تجھے کہا کہ اس سے
 وہ شوخ آج ہے نظر میں نہیں ملاتا
 کیا کیا دلاسے غیرت رکھائیں بازو

آپس میں ہر پر یہ دمنہ دیکھ کر گیا تھا
 وہ بندیر میں دیکر گرہ گسٹ تھا
 شاید سنا میں جو کچھ محرم ہی گویا تھا
 ورنہ نہ تھا باتیں تیری میں گویا تھا

آج کل میں جہاں تک کہ شاعری کا تعلق ہے
 وہ شاعری کا تعلق ہے شاعری کا تعلق ہے
 وہ شاعری کا تعلق ہے شاعری کا تعلق ہے
 وہ شاعری کا تعلق ہے شاعری کا تعلق ہے

جو درویش کے رخسے کے شاخسانہ تھا
 جو درویش کے رخسے کے شاخسانہ تھا
 جو درویش کے رخسے کے شاخسانہ تھا
 جو درویش کے رخسے کے شاخسانہ تھا

دعا کا کیا پتہ ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ میری دعا قبول ہو جائے اور میں اس دعا سے بہت خوش ہوں۔
 دعا کا کیا پتہ ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ میری دعا قبول ہو جائے اور میں اس دعا سے بہت خوش ہوں۔
 دعا کا کیا پتہ ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ میری دعا قبول ہو جائے اور میں اس دعا سے بہت خوش ہوں۔

چشم اہل قبلہ میں آج ادون کے کچھ ہیں عشاق تیرے سب تھی پر زار تھا سو میں تھا دخل شہید و نہیں تو لو ہو گا کے سب تھے سنبل کے پیچ میں دل تیرے نہ چھو سکا تجھے گھر میں غرض مطلب کسی نہ تھا زبانی داغ محبت ای گل جب تھا ترا دہ گد میں کو عشق کے تھا رسے عشاق اک تو میں تجھے عشق میں نصیحت سب یار مانو تھے کا فرتی زبانی اکثر لیک جو نہ شمع	حیف ایسا شخص جو خاک و ریت نہ تھا جگ کے خرابہ اندر اک خواہ تھا سو میں تھا شمشیر ناز سے پرا فکا ر تھا سو میں تھا زگرے کا ایک تیرے سے یار تھا سو میں تھا در پر جو تیرے نقش دیوار تھا سو میں تھا داغوں نے جسکا سینہ گلزار تھا سو میں تھا اول زبان پہ جسکے اقرار تھا سو میں تھا ناصح کے پر سخن سے بیزار تھا سو میں تھا ہر استخوان جسکے زار تھا سو میں تھا
---	--

اس میکہ میں سو و اہم تو کجی نہ سیکے
 سب مست و خیر تھے ہمشیا ر تھا سو میں تھا

رات نالہ میں کیا یار سنایا نہ سنا قاصد احال دل زار سنایا نہ سنا اشک خنیں سے تری جھریں دامن پر حال مدت سے مرا گوش زد عالم ہے	بگئے آب ہو کسار سنایا نہ سنا راست کہ ہے تو ایار سنایا نہ سنا ہو گیا تختہ گلزار سنایا نہ سنا تو نے کیا جانیں سنگار سنایا نہ سنا
--	---

اے دل زار! میں نے تجھے کتنی بار سنایا ہے
 اے دل زار! میں نے تجھے کتنی بار سنایا ہے
 اے دل زار! میں نے تجھے کتنی بار سنایا ہے

آہ اک روز سے دل میں دنیا پر کیا
خوشی بھی نہ اور کھان شش گروہ
کیا سچ بتائی کہ ایک عقوہ نہ کھلائی
کہ یہ دشت زور سے تقدیر سے
کے ہر لمحہ میں زندہ و مفلح ہو گیا
قادیانی

سودا شادی کی زلفوں پر
 سودا شادی کی زلفوں پر
 سودا شادی کی زلفوں پر
 سودا شادی کی زلفوں پر

سودا کو کہتے ہیں کہ ہر اکسیر و حقیق کتنا غلط یہ حرف بھی مشہور ہو گیا	
اور دکنی نسبت اندون کچھ لگ چلا تھا وہ	
دو چار جھڑکیوں میں بدستور ہو گیا	
نامہ کو میرے جو سرے جانانہ لیک گیا	گو یادہ نامہ شمع کو پر دانہ لیک گیا
بزم تیان میں بادل صد پابہ جو گیا	آئینہ خانہ میں نہ پری خانہ لیک گیا
اوس سے ہوا چو کہو سخن کر لیک پڑو	جرم نگہ پہ دل بہ چو پانہ سے گیا
دیوانے کا ترے بھان ایشیاق وہ	آبادی جہان کو پورانہ سے گیا
نقوے کا لکے موسم گل نے کیا یہ نگر	تراہد کو خانقہ سے بیہانہ سے گیا
کیا جانے شمع کعبہ گیا یا بسوے دیو	اتنا تو جانتے ہیں کہ پانہ سے گیا
ملا یہ مست ہو کہ ہر اک طفل کتبہ	مقراض چوک سے عومل نشا لیک گیا
گدرا کجوزہ دہم میں وہ اہل ہوش کے	دنیا سے لطف نیست جو دیوانہ لیک گیا
چونکین میں تیرے بخت توں کچھ وہل پڑو	خواب بدم میں بختوں کا افسانہ لیک گیا
پیلے قدم کے نقش پہ چکا گرا ہوسر	گوراء عشق میں وہی مردانہ لیک گیا
دزدی کا ظن کیا ہم ابناء کو دہرنے	خرمن سے مورا خون کو اگر دانہ لیک گیا
ظالم تری زبان نے کیا مجھ کا تیغ	فرقت کا نام تو کج جو سودا لیک گیا

سودا کو کہتے ہیں کہ ہر اکسیر و حقیق کتنا غلط یہ حرف بھی مشہور ہو گیا
 اور دکنی نسبت اندون کچھ لگ چلا تھا وہ
 دو چار جھڑکیوں میں بدستور ہو گیا
 نامہ کو میرے جو سرے جانانہ لیک گیا
 بزم تیان میں بادل صد پابہ جو گیا
 اوس سے ہوا چو کہو سخن کر لیک پڑو
 دیوانے کا ترے بھان ایشیاق وہ
 نقوے کا لکے موسم گل نے کیا یہ نگر
 کیا جانے شمع کعبہ گیا یا بسوے دیو
 ملا یہ مست ہو کہ ہر اک طفل کتبہ
 گدرا کجوزہ دہم میں وہ اہل ہوش کے
 چونکین میں تیرے بخت توں کچھ وہل پڑو
 پیلے قدم کے نقش پہ چکا گرا ہوسر
 دزدی کا ظن کیا ہم ابناء کو دہرنے
 ظالم تری زبان نے کیا مجھ کا تیغ

سودا کو کہتے ہیں کہ ہر اکسیر و حقیق کتنا غلط یہ حرف بھی مشہور ہو گیا
 اور دکنی نسبت اندون کچھ لگ چلا تھا وہ
 دو چار جھڑکیوں میں بدستور ہو گیا
 نامہ کو میرے جو سرے جانانہ لیک گیا
 بزم تیان میں بادل صد پابہ جو گیا
 اوس سے ہوا چو کہو سخن کر لیک پڑو
 دیوانے کا ترے بھان ایشیاق وہ
 نقوے کا لکے موسم گل نے کیا یہ نگر
 کیا جانے شمع کعبہ گیا یا بسوے دیو
 ملا یہ مست ہو کہ ہر اک طفل کتبہ
 گدرا کجوزہ دہم میں وہ اہل ہوش کے
 چونکین میں تیرے بخت توں کچھ وہل پڑو
 پیلے قدم کے نقش پہ چکا گرا ہوسر
 دزدی کا ظن کیا ہم ابناء کو دہرنے
 ظالم تری زبان نے کیا مجھ کا تیغ

داد و عند لیب کو پہنچا تو کیا ہوا
 فرزند اس زمانیں کب ہو بد پر صفا
 فریاد کو مری ہی پہنچنا تر عجیب
 آئیے کو ہی سنگ سے ہو نصفاً عجیب
 تو بھی وہ بت نہ رام ہوا ایضاً عجیب
 تم بھی کوئی ہو جان مری آشنا عجیب
 بیگانہ وار آ کے نہ پوچھا کبھو بہین
 اسلام چھوڑنے کیا کفر اختیار

کی سیر ملک ملک کی سووائے می سے
ای شیخ نیکو کی جو آب و ہوا عجب

کر دے میرا نہیں جس شیشہ عالی محتسب
 کیونکہ ترک و کرین کچھ کج کے لکیش نہیں
 اگر بسوے و مرے سر پر تیری دین
 دخت رز کچھ ایسی تیری جو تجھے چرام
 ریش کو شامی بن باندھو تو چھوڑ دین
 چہرہ نکالے یکے کی راہ تو چہرہ سو

تیج ہوا میں شلاب پر نکالی محتسب
 ہننے میخانے میں آ کے سدہ بنگالی محتسب
 وضع کچھ دستار کی اس سے زالی محتسب
 ہننے تیری ضرر سے اب وہ گھر میں ڈالی محتسب
 ہاتھ آ یا ہر مرے مضمون عالی محتسب
 بیت یہ کھلا لگا دو نگا ڈنالی محتسب

تیرے غم نے کو سودا دے کہ خاطر کی بچ
تجربہ سمجھیں بن شمس شیر قالی منتسب

گرچہ ہوں زیر فلک نامہ شکیب

فریداد کو مری ہی پہونچنا ترانجب
 لکھنے کو ہی سنگ سے ہونا صفا عجیب
 تو بھی وہ بت نہ رام ہوا اذ حد عجیب
 تم بھی کوئی ہو جان مری آشنا عجیب

داد عند لیب کو پہونچا تو کیا ہوا
 فرزند اس مائین کب ہو بد و صوا
 اسلام چھوڑنے کیا کفر اختیار
 بیگانہ وار آکے نہ پوچھا کبھو بین

کی سیر ملک ملک کی سودا اپنے ہی سے
 اسی شیخ میکے کی جی آب رہا عجیب

کر خد میرا نہیں ہر شیشہ خالی محتسب
 کیونکہ ترک و کرین کچھ کج کے میکش نہیں
 گرسوے و مرے سر پر تیری مرنیں
 دخت رز کچھ ایسی تیری جو تجھ پر حرام
 ریش کو شکاری بن باندی تر و چھوڑن ہنیں
 چم جب تک میکے کی راہ تو چم سو

تیرے غم نے کو سودا لا دو کب خاطر کیج
 تجکو وہ سمجھیں میں شمشیر قالی محتسب

گرچہ ہوں زیر فلک نالہ شکیب
 پراسے کیا گردن یار و نہیں تاخیر

کس کس درین درخت
 حبیب علی بن ابی طالب
 من رخت که برین درخت
 و فم که برین درخت
 شهم که برین درخت
 ای که برین درخت
 گشت سوطی که برین درخت
 رخت کال که برین درخت
 دست و پای که برین درخت
 قد و پشت که برین درخت

اشک خمین سے مژہ چمکہ مر جان تھی رات
بجودی اپنی عجب برسرِ حسان تھی رات
گو یا اوس گھر میں پراز ماہِ جمینان تھی رات
مخمل غیر میں خورشید و خشان تھی رات
شیخ بالین بھی سن اس حرفِ کز گزین تھی رات
در دہجران کو لیے وصل کی بات تھی رات
اس بیٹے میں اتنی سی یار و ساتی بات
گو جسے تھے محبت شب کی چھپائی بات
کھلو اسکے ہمنے زلف کو نائق پر چلی بات
شعلہ زبان دراز ہوا سکی لگائی بات
غنی کی مرگ رہی جد و دہن پر چوائی بات
پر غنیمت کی بجا نیکی محبت اوٹھائی بات
سوطح سے مین سامنے او سکوبائی بات
کر تب نے دل کی جیسے مری سبیلانی بات
اپنی نہ کہ سکا تو کہوں کیا پرانی بات

گر یہ صبح سوا چشم کو نہ دھونی
 گہری پلار تو اس طرح کہ جیسے شہنشاہ
 شب جو دیکھا میں تجھے آئینہ خانہ میں باد
 دن تو نظر دین شب قہر تھا یہ ہے تجھ بن
 ہو کی مایوس تھا شب یہ کہو تھا سودا
 لاکھ تیرے بیرون مری کی انسو
 عشق اپنی کی فلک نے جہانیں پوائی بات
 صورت ملی ملی کی بانگو کرو گے کیا
 کوتاہ تھا قصہ خط آنیے یار کے
 غماز سے نہ یار کا خس پوش ہو گلا
 کیا جانے یہ کس گل و بلبل کا راز ہو
 فرماؤ گے جو تم تو اوٹھاؤ لگائیں پہاڑ
 چھپنے کی عشق کی نہ بنی بات پیش یار
 خوبی بدی سے دہر کے کچھ ملو اب نہیں
 پروا نہ اور شمع کی صحبت نہ مجھے پوچھ

اشک خمین سے مرہ خیمہ مر جان تھی آ
 بخودی اپنی عجب بر سر احسان تھی رات
 گویا اس گھر میں ہزار ماہ جبینان تھی آ
 محفل غیر میں خورشید و خشان تھی رات
 شمع بالین بھی سن اس حرف کو گویا تھی آ
 در در جہان کو لیے وصل کی بات تھی آ
 اس بیٹ میں اتنی سی یار و سائی بات
 گو مجھے تھے صحبت شب کی چھائی بات
 کھلو اس کہنے زلف کو ناحق چھائی بات
 شعلہ زبان دراز ہوا اس کی لگائی بات
 غنچہ کی مرگ رہی ہر دہن پر چوائی بات
 پر غیری کی بجائگی مجھے اوٹھائی بات
 سوطح سے میں سامنے اوٹھائی بات
 کرتب نے دکھی جیسے مری سجھائی بات
 اپنی نہ کہ سکا تو کہوں کیا پرائی بات

[illegible]

۱۔ سب سے پہلے اس کی ہمارے
 گروں کو جو عورتوں سے ہوتے ہیں
 باؤں سے ہوتے ہیں ان کو
 شکوے سے ہوتے ہیں ان کو
 ایک سادہ دلی پر نور سارم لاری

[illegible][illegible]

زمین کے کھدائی اور کوئی سطح پہچانے
کہ اس کی لمبائی چھوٹے کچھ دیہات کے آئینہ

<p> یہ کچھ بابل جو یار کی صورت رق کی کچی ہو جسے سو جاسے دل تو ہستی دیکھنے کو ہوتا جو کوئی دیکھتا ہی رہتا ہی </p>	<p> پھر نہ دیکھے بہار کی صورت مجھ دل بے قرار کی صورت خبر آب دار کی صورت مجھ دل دا غدار کی صورت </p>
---	--

کیون نہ سو دیا ہو بلبلون کا دل
دیکھے بن لایزار کی صورت

آتی ہے کسی واقف اسرار محبت | پوچھیں نہ خدائی کو پرستار محبت

۱۰ خط
 ۱۱ خط
 ۱۲ خط
 ۱۳ خط
 ۱۴ خط
 ۱۵ خط
 ۱۶ خط
 ۱۷ خط
 ۱۸ خط
 ۱۹ خط
 ۲۰ خط
 ۲۱ خط
 ۲۲ خط
 ۲۳ خط
 ۲۴ خط
 ۲۵ خط
 ۲۶ خط
 ۲۷ خط
 ۲۸ خط
 ۲۹ خط
 ۳۰ خط
 ۳۱ خط
 ۳۲ خط
 ۳۳ خط
 ۳۴ خط
 ۳۵ خط
 ۳۶ خط
 ۳۷ خط
 ۳۸ خط
 ۳۹ خط
 ۴۰ خط
 ۴۱ خط
 ۴۲ خط
 ۴۳ خط
 ۴۴ خط
 ۴۵ خط
 ۴۶ خط
 ۴۷ خط
 ۴۸ خط
 ۴۹ خط
 ۵۰ خط
 ۵۱ خط
 ۵۲ خط
 ۵۳ خط
 ۵۴ خط
 ۵۵ خط
 ۵۶ خط
 ۵۷ خط
 ۵۸ خط
 ۵۹ خط
 ۶۰ خط
 ۶۱ خط
 ۶۲ خط
 ۶۳ خط
 ۶۴ خط
 ۶۵ خط
 ۶۶ خط
 ۶۷ خط
 ۶۸ خط
 ۶۹ خط
 ۷۰ خط
 ۷۱ خط
 ۷۲ خط
 ۷۳ خط
 ۷۴ خط
 ۷۵ خط
 ۷۶ خط
 ۷۷ خط
 ۷۸ خط
 ۷۹ خط
 ۸۰ خط
 ۸۱ خط
 ۸۲ خط
 ۸۳ خط
 ۸۴ خط
 ۸۵ خط
 ۸۶ خط
 ۸۷ خط
 ۸۸ خط
 ۸۹ خط
 ۹۰ خط
 ۹۱ خط
 ۹۲ خط
 ۹۳ خط
 ۹۴ خط
 ۹۵ خط
 ۹۶ خط
 ۹۷ خط
 ۹۸ خط
 ۹۹ خط
 ۱۰۰ خط

10

ادیف ذال میچ

دوسرا میں اس قدر قوت کی پیش کی کہ اب قوت کو ہر کاغذ
نہیں پاتا کہ کچھ محتاج بہ مسطر کاغذ نہ
نامہ اوستی نہ ہو نہ کچھ کاغذ
اوستا میں اس قدر قوت کی پیش کی کہ اب قوت کو ہر کاغذ
نہیں پاتا کہ کچھ محتاج بہ مسطر کاغذ نہ
نامہ اوستی نہ ہو نہ کچھ کاغذ

بیوفائی اوس سے کرنی تھی خلائیے بعید
بخت دلیہ اپنے کرنی تھی سیاحیے بعید

میں تو مجھ کو ان درستی پر ہی پرکھیں گے نیک بند
چھوٹا بک لون ناصح کو میں تو بھلی عیسیٰ کو سمجھتا ہوں

یا علی سوچا ہی سو وادریہ تیرا پی
پھیرنا محروم ہی اس آستانے بعید

یہی کہ دونوں جہان سے بے نگاہ بلند
کہ او سکا ہاتھ ہر خون مست و آخر اہل بلند
بڑی ہوا شک کو آنکلی مل ہی راہ بلند
کیا ہی سیلی نے کیو خیمہ سیا بلند
کرے ہی بیٹہ شہ کثرت سپاہ بلند
دیکھانہ سر و منجھے ہو مری نگاہ بلند
ہوا چرچہ کے یہ منبر یہ خواہ خواہ بلند
جو مرتبہ ہی ترا شکل مہر و ماہ بلند
ہر ایک شخص کو یگانہ پست و گاہ بلند
کہ مجوسی ملک کی دشت ہی نام شاہ بلند

مین چاہتا نہیں دنیا میں عز و جا بلند
 مگر تو بہر کو ای شعلہ خستاتا ہے
 عجب نہیں کہ چٹے ہر فلک سے خور را
 آہی خیر ہو غبون کی اب کہ یہ برپا
 جہنم فوج خطا و سکا نہ کیوں بھاؤں
 یہ چشم قد سے کسو کی ہر آشنا قمری
 اسی سے دعا عطا حق کو اپست فطرت جان
 مگر غرور تو زہار اس پلے تاوان
 کری ہر گردش دوران طرح ہندو کو
 لیا ہر دل کو جو میرے تلو کو کست کرتنگ

خدا وہ دن نہ کرے ہو جو میری طاقت

تراجمی تالہ توہید و نجاتی تاملک مسودہ

سانس منور کی جیسی سانس شادمانی
 اشکِ غمگینی کی جیسی اشکِ شادمانی
 ابرو کی جیسی ابرو کی جیسی
 جب میں نے تجھ کو دیکھا تو
 بیتِ سحر میں تیرے ہر سانس کا
 ۲۰۰
 تیرا اشارہ کا کبریاں
 ان سحر کا کبریاں
 تیری نصیحت کا کبریاں
 خط و کتابت کا کبریاں
 لکھنے کو کبریاں
 نقشِ عامل سے کبریاں
 تیری بات کا کبریاں
 سانسِ یاروں کے کبریاں
 رکتی رکتی کبریاں
 سانسِ یاروں کے کبریاں

وہ چھوٹا لڑکا جس نے بڑا کھانا کھا کر
 وہ چھوٹا لڑکا جس نے بڑا کھانا کھا کر
 وہ چھوٹا لڑکا جس نے بڑا کھانا کھا کر

باغ شادمان ہوتا ہے چرخ چرخ سے
 مین میں ہم سے اویسبل و پریچ
 زینت و عطر کا شکر و جود و جود
 رخسار و شمع کے راز سے جس طرح
 رخسار و شمع کے راز سے جس طرح

حاصل تو ہوا وصل ہمیں رات پڑھیں کیا فائدہ ہو جو ترے لب میں سیما کیا جام تہی ہاتھ سے لین شعلی مشاق شوکت نے ہمیں جس کے کئے نہ کیا کچھ	یک پل میں شب عیش و طرب ہو گئی آخر عمر اپنی تو جو ن شمع بہت ہو گئی آخر محسن کی محشوق کے جب ہو گئی آخر بات آن کے سوار بلبل ہو گئی آخر
---	--

مٹ بجیر سو سو اسے پیکل ہو گئی شمع شمع خلی جو کچھ ادھیں وہ سب ہو گئی آخر
--

دیا ہرچہ دل کو سادہ لوح انہی لہن لہن دم گشتہ ہرچہ کیا ہو دو میں جیران ہون ادھار کو لہن لہن سحر پیل کی نظر میں چمن میں کھل کھلا کر حبیبنا تو ساتھ غیر کے کجھو آنکھیں دکھائیں اور کجھو دکھائیں انہی دل دین جتنے ہیں ہم تو اک برس کی قیمت پر	خط نور ستہ لیگا جان باغ سب دکھلا کر کہ کیونکر قتل تر گمان نے کیا نہ پریچ جاکر گئی باد سحر آخر چمن سے گل کو رسوا کر گرا اپنے دہن میں دل کا گل نور ستہ کھلا کر لیا ہر دل کو میرے تھنے جادو سحر کیا کر اگر تو اسدین اپنا نفع جانے لے کے سو داکر
--	---

چلا جب غربی خط سے نہ بسن افرو نکا اتر سو دوا تو چچو تاب میں آ رہ گئیں عارض پہل کھا کر ہوسے تھے جمع کچھ آنسو مری آنسو نہ ہو کھا	سمندر کر دیا نام اسکا ناقص ہے کہ کھا کر
--	---

باغ شادمان ہوتا ہے چرخ چرخ سے
 مین میں ہم سے اویسبل و پریچ
 زینت و عطر کا شکر و جود و جود
 رخسار و شمع کے راز سے جس طرح
 رخسار و شمع کے راز سے جس طرح
 ۲۸۹
 دل ادھار سے لیا جائے نہ لڑا کر نہ جھگڑا کر
 دل ادھار سے لیا جائے نہ لڑا کر نہ جھگڑا کر
 دل ادھار سے لیا جائے نہ لڑا کر نہ جھگڑا کر

اس
 دل ادھار سے لیا جائے نہ لڑا کر نہ جھگڑا کر
 دل ادھار سے لیا جائے نہ لڑا کر نہ جھگڑا کر
 دل ادھار سے لیا جائے نہ لڑا کر نہ جھگڑا کر

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

برسات میں جو کھایا دو اور اس کی موٹائی
قیمت میں تین گنا کا پھانسا کئے یہ بابو
اظهار سخن کیجئے کیا حکم زمین پر
صدقے تھے یوں ہو رہی خاک میں
تجھ کو سے غبار اپنی کو میں اوٹھو نہ دوں گا
ساقی بت دیکھے پہنچ جلد چمن میں
نالہ کا ستون ہونہ مرا کرشبتار
کھلا جو مرے منہ سے ہوا شہرہ آفاق
راون کی نہ تھی سیف کی ہیبت پیگم
پہل جا ہوا اردین کے تم نخل سلوچ
اس صید کو مضبوط گرد دیجو مبادا

مانند پیہ کے کرے ٹیسہ ہوا پر
ڈالاج زمانے نے یہ اندھ ہوا پر
ٹھونڈے ملاصاحب اور انین
جسطرح کلاون کا پھرے چاکر میں
رہتا ہوں میں بادیدہ نمناک میں
انگڑایان لیتا ہنہن چون تان میں
تو گر پڑیں اک آن میں افلاک زمین پر
بیٹھی ہر سخن سخن کی یہ ڈاک زمین پر
مصراع کی مر سے آج جو دھاک زمین پر
تو جاب و فو گار دوسواک زمین پر
یہ کھل نہ ٹری اسبہ فتراک زمین پر

گر بہشت شاہ خراسان کی سووا

سجدہ نہ کروں سہند کی ناپاک زمین پر

تیرای بزم مهر خردار فلک پر
ملک نیمچو شب تار فلک پر

یوسف کی نہ تھی گرمی بازہ افلاک پر
پہنچی ہر مری آہ شرر بازہ افلاک پر

عالم کو کی حکمت حسن دامن جهان پر
 قاضی کا خطیار اعلام جهان پر
 نو نور تشریف جو کی بات پر نکلا
 حل سفت پر چو تھکھک عالم پر
 سر کوب پر چون مہم بام جهان پر
 مکن بین و ستارہ امین پر
 لایا پر غضب پر دل ناکام پر
 بس پر غم پر ناکام پر
 بام جهان پر

[illegible]

تو مری آنکھوں میں ہر حور و شہر کی بہتر
دل عاشق کی پہلو میں جو اہر خانہ
یار ہی حسن ترا شمس و قمر سے بہتر
اشکِ خونین ہر ماہِ حل و کمر کی بہتر

کچھ شاہ حسن کا ہی رہ غبار خاں نشان
 اگر دلا شکر سے اچھی وقت سے اسی شہر
 کشت پر تخمِ عمل کے اوسکے جتنا تو رہ
 نفع یان رکھتی ہی سودا آبیاری شہر
 دل نانا آشنائی نالہ سے صدر ہر جس بہتر
 نہ دیکھی خوشدلی جزایت ستم ہے غمچین
 وفادار گل میں فیضِ مروت باغبان ہیں
 نظر میں انکو جنکو دولت استغالی بخشی ہو
 بلند آتش جہان ہو وہی ہوا خوشی ہے
 رسائی و نشہ کے باوہ گلزنگ کے جھکو
 شہید رسم ملک حسن دل برابر ہی ہمدم
 گرد دل ہی طوف کعبہ سے نزد اپنی شہر
 کہے ہو دیکھ کر شانے کو یہ سودا سے دیانہ
 شب تاریک میں تنہا نہیں گشت اسی شہر
 تو میری آنکھوں میں ہو حور و شہر بہتر
 دل عاشق ہو سپاہ میں جو اہر خانہ
 یار ہو حسن ترا شمس و قمر سے بہتر
 اشک جو زمین ہو مرا محل و گھر بہتر

شراب شوق کی جیت تک پیا کرو سو دا
تجھے نصیب ہوا امت کا مہربان ساغر

سو معین کیجے تو ملک نکلے دو گھر سے باہر
صبر فرمائے ہو مقدور بشر سے باہر
نے سے بھی نالہ نکلتا ہو اثر سے باہر
عیب کو اپنے پہونچنا بھی ہنر سے باہر
ورنہ دان کیا ہو جو موافقی نظر سے باہر
مکھون اس خانہ بیدار کے کدھر سے باہر
دردلاتا ہو بہت خون جگر سے باہر
مخت دل کرنے لگے دیدہ تر سے باہر
سنگ سے ٹکڑے شر شر سے باہر
طفل آویز کھجوت کے قوس سے باہر
نکلے ہو مہر گریبان سحر سے باہر
سز کا لانا نہ خوڑنے سپر سے باہر
پر قدم مین نہ رکھا دل کے نگر سے باہر

یہ نہو مہر کہ ناشب ہے گھر سے باہر
طاقت اک آن نخل کی نین یان اور دوست
غیرت ادا ہے تجھے کچھ بھی جو رہ سہین
منفعل ہو عمل زشت کو ایدل کہ نین
رازدیو حرم افشا نہ کرین ہم ہرگز
دل کا لے ہو ٹنگی سو فلک کے سیات
منفع سے نا بھی ابدل سو نہیں آست
اشک پونچھوں ہوں کہ جب نے گزر کر
اتزان باتوں نے تمہیں کیا نکلے خضیں
ناصی کچھ یہ نصیحت سے نہیں منہ بٹشک
آوی ہو گھر سے وہ زباں پس اس طرح کہ جو
چرخ پر چڑھتے سنی تیغ تری جہد سے
دینے کو ملک سلیمان کے بلایا محکو

وحب تغافل نہ تھا اس دل کی گرفتاری
 یاکہ سے صفت دیا تین یہ شکار آخر کار
 بیخون تھا بچہ دودن کی پور پور ہر ذرہ
 عشق زہرہ کی اگر ہو تو اس کے کھار
 ہوسا شعلہ کی بجھ گلا یہ شکار
 پیر سے لاکھ نہیں نشو و نما کو
 غر خورشید کو تو تیش سے شکار
 شہرہ درم کٹی خون خلاق سے تو
 ۲۹۴
 جی دھڑکتا کر کہنے سے نہ غار
 جون رہ پرواز ہے شمع کو چھو جلی
 کہ ہے جو ہوئی سویت یا تو کھار
 پانچ اس سب سے شہرہ کا آفتار
 کہ کیا کہنے سے دل کی دفا اس سوار
 سوزش رخ دل کی شمع مزار آخر کار
 کی کہوں میں کہ سب کی ای تجھ جی
 سب جاسے کہیں کہیں کی ای تجھ جی
 عجب جی کہیں کہیں کی ای تجھ جی

اس دلت کا کس کو تو مہر پا جا کر اس دلت کا کس کو تو مہر پا جا کر
 اس دلت کا کس کو تو مہر پا جا کر اس دلت کا کس کو تو مہر پا جا کر
 اس دلت کا کس کو تو مہر پا جا کر اس دلت کا کس کو تو مہر پا جا کر
 اس دلت کا کس کو تو مہر پا جا کر اس دلت کا کس کو تو مہر پا جا کر

بلبل کو کیا ترپتے میں دیکھا چمن سے دور
 تجھ کشتگان کو شعلہ فانوس کی طرح
 یار ب نہ کیجیو تو کیسیو چمن سے دور
 عن پر اگر کفن ہو تو تن کی کفن سے دور
 جو بال دہر جلا کے پڑا ہو دطن سے دور
 اس شمع کچھ خبر ہے تجھے اس تنگ کی

پھر چھے بھی وہ تو ہم نہ کہیں آرزو دل
 وہ بات کیوں کہیں جو ہوا ہو دھن سے دور

کاشتے دل کو ہن ابرو دیکر کی تلوار ازا
 خون کی مجھ بگینہ کی بس نہیں تیغ کا
 یہ جگر کسا ہے ادنا جگو مہر ہوا دراز
 باندھا آیا ہے یہ کس کے قتل کو تھپتھپا
 گل کو مت اپنی نگاہ کیجیو نہ ہمار بار
 راز و شب ہمار میرے مہر کی غنچہ خوار
 امی طیب اپنی دوا سے تو نہ یہ بیمار مار
 ہر سخن میرا تری خاطر یہ ہر کیا بار بار
 چشم وحدت میں کو ہی بان جلوہ دیدار
 باغبان کا دل نزار و بلبل گلزار نزار
 ایک میں ہی کچھ ترخی ظہر نہیں پھر تانرا
 مجھ مہر عشق کی دار نہیں کچھ غیر صل
 بات سنتا ہے سب مضمون کی تو دن کی حریف
 آپ کو مت دیکھ جو منصور و احیدر
 آج کون آیا تھا گلشن میں خدا باندہ کہ ہر

دیکھ سو واکو مخاں آپس میں کہ ہاتھ تو ہن لوگ
 دختر رز کے لیے پھر تاج یہ میوزار خوار

ایسی جو نزل ہو دوست مقدس دین سا
 دیکھا میں نکل ادا یمن ہر اک چھوڑ
 راز و نہ کوئی جو نہیں طہر کیا ہوا
 ہر نگاہ تری سنا دلون کو اکٹھا دیا
 کتنے شگفتہ دوست کہ مانند امیر
 کجانی کے جس کے کھجما بچہ
 خط و رسم سند شاہی کو تو خاک
 حاضر ہوتے عمارت کی جہین
 شہنشاہ کے عمارت کی جہین
 علیاں میں جاتک ہر یکس کی
 بنیاد پر کیسے کیسے رکھا گیا
 پتھر پتھر سے دفتر نزل خاک
 کھنڈ سب سے کھنڈ سب سے کھنڈ
 راجہ راجہ راجہ راجہ راجہ
 راجہ راجہ راجہ راجہ راجہ

راجہ راجہ راجہ راجہ راجہ
 راجہ راجہ راجہ راجہ راجہ
 راجہ راجہ راجہ راجہ راجہ
 راجہ راجہ راجہ راجہ راجہ

آری بار دیکھیں مفلان کنگ دل
آری میں بار سال کے سب بگوشن میں
معدنہ سے سب بگوشن میں
سودا کی یاد میں سوچا میں
آری میں بار سال کے سب بگوشن میں
معدنہ سے سب بگوشن میں
سودا کی یاد میں سوچا میں

فریاد عند لیب کو پہنچا میں گل	آیا نہ میرے پاس مراد اور میں منہوز
آتے ہیں تیرے قافلہ گر فنگان دلا	جاوے تو جا کہ آتی ہر بانگ جوس منہوز
نالان جو باغبان ہے بیل میں کچھ	دیکھی نہیں ہواں نے جای نفس منہوز
سوطح ٹھونک بولا ہر سودا رقیب کو	
آسا نہیں ہر باز تو ایو لوالہوس منہوز	
شبم کرے ہر دامن گل شست و شو منہوز	بیل کے خون کا نگار رنگ و بو منہوز
ہمہ صبا کے خاک بھی میری ہر در بدر	جاتی نہیں ہر چھ سہری جست و جو منہوز
غیون ہر رنگ و بو کی تمنا کل علی	ترپے ہر خونیں دل کے مری آرزو منہوز
یان کنگ بھی ہر گرم کہ ہو جاوے تو موم	خاکستری نسیم ہماری نہ چھو منہوز
سودا کا حال تو نے نہ دیکھا کر گیا ہوا	
آئینہ لیکے آپ کو دیکھے سے تو منہوز	
انکار قفل سے تو گری ہے سخن منہوز	ایسا نہیں ہوا ہر جا را کفن منہوز
کلیون نے دیکھ شوقی گلچین کو استدر	اتنا لہو کیا کہ ہر پرخون دہن منہوز
اتنا جلا ہر آتش گل سے دل ہزار	دیتی ہر بو سے دو نسیم حن منہوز
اگر شمع کچھ نہیں غم پروا نہ کج حیف	کنگ دیکھ تو پر آب ہر چشم لکن منہوز

آری میں بار سال کے سب بگوشن میں
معدنہ سے سب بگوشن میں
سودا کی یاد میں سوچا میں
آری میں بار سال کے سب بگوشن میں
معدنہ سے سب بگوشن میں
سودا کی یاد میں سوچا میں
آری میں بار سال کے سب بگوشن میں
معدنہ سے سب بگوشن میں
سودا کی یاد میں سوچا میں
آری میں بار سال کے سب بگوشن میں
معدنہ سے سب بگوشن میں
سودا کی یاد میں سوچا میں

آری میں بار سال کے سب بگوشن میں
معدنہ سے سب بگوشن میں
سودا کی یاد میں سوچا میں
آری میں بار سال کے سب بگوشن میں
معدنہ سے سب بگوشن میں
سودا کی یاد میں سوچا میں
آری میں بار سال کے سب بگوشن میں
معدنہ سے سب بگوشن میں
سودا کی یاد میں سوچا میں
آری میں بار سال کے سب بگوشن میں
معدنہ سے سب بگوشن میں
سودا کی یاد میں سوچا میں

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

بیہودہ اس قدر نہیں آتا جو کام نہ
وہ دن کہ جس سے بچو تمھیں غرور
از بسکاب ڈری ہو تیری شبیہ سے
آئینہ تیرے سامنے ہو کر بدن نما

بجھنے پر خط آچکانہ کرو صبح وشام
بجھتی اب رہی ہو نقطہ ہو سنبھل
بھاگ کر تجھ کو دیکھتے ہی لاکھ نام
سمجھتے تو یہ کہ غمبہ ہو اب خرام نام

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

از سر کسب و کار
اوی از سر کسب و کار
کلیه کتب و نسخ گرامر و لغت
لکین خط و طبع تیرے پارسوایا
کلیں کی طرح سے نام لکھا گیا
جسنا زبان سے نزار کیا گیا
نسخ کا عشق نہ زار کیا گیا
شاید ہوں اب تو بابت سے محبت

۱۰۵

۹۹
 سوزا ہونی دے جس دفعہ یہ میرا
 دل میں نہیں دیکھتا خود اے میرا
 دوستوں سے بے خبری دل میں یہ ہو
 کچھ اس چمن میں آسکے یہ چمن میں
 آب روان کو سیر کی سوئے یہ

[illegible]

دین صا و ممل

ایک قطرہ نمونے اڑی سودا کو جگ سے
باروت کے توڑے، ہر سال ایک تالیف

دین شیخ و بہرین نے کیا یا ر فراموش
 دیکھا جو حرم کو تو نہیں دیر کی دست
 بھوسے نہ کبھی دل سومرا نہ جانا
 دل سے نہ گئی آہ ہوس سیر میں کی
 یا تالے کو کمرش تو یا گریہ کو ناصح
 کھولا چہرہ نہ ہون اکپلک کے سر سیکین
 یہ سچ فراموش وہ زنا ر فراموش
 اس گھر کے فضا گر گیا معارف فراموش
 نالہ نہ کرے مرغ گرفتار فراموش
 اور رہنے کیا رخسہ دیوار فراموش
 و وچیز نہ عاشق سے ہو کیا ر فراموش
 تجھ کو نہ کیا دل سو من نہ نہا ر فراموش

دل درد سے کس طرح مرزا خالی ہو سوا
وہ تاشنوا حریف میں گفتار فراموش

آشیان کو مت اجاڑو کر کے فریاد و غم
دیکھے وہ آنکھیں کوئی محراب بد کو کٹے
لالہ و گل سے پوچھو یہ زمین سرخ رنگ
ابھرے ہی کیا جناب خطا و حریر پریش
سکھہ نیند زیر سقف فلک کی نہ سکون

ایک

دلی کلام استین بیکارم
سودا و لوبیانی فی الف
فغان دم سوزن سوسان
بوی جان بکویت یاری جبر
پیشانی در زردی که
در دهن خجسته اسرار
از نیندی و چو عین مزار
بیجا تو دخت رزگار

ایک سہسے تجھے نہیں اخلاص
روسیا ہی سوا نہیں فاضل
دیکھ تجھ زلف و رو کی الفت
روزی ہی ہے تین رکھیا رک
مثل نقش قدم پر رکھتی ہے
گر تمنا اگر کی ہو تو رک

آدم اس نام میں پکنا سورا
رکھے دل سے خوشہ حیران

روایف مضامین

چھوڑا میں کفر و دین فقط یار غرض
سینے میں دل جو ہر سوتری یاد کر لیے
طوبی کی تجھ کو چھاؤں مبارک ہر زاہدا
پیارے کہیں یہ مفت تہ دام مر سجا
آتے ہن تیری کو میں سرسری کفن کو باہر

[illegible]

جس نے تیری کائنات کو پیدا کیا ہے وہی ہے جس نے تیرے دل کو پیدا کیا ہے
 جس نے تیری ہر بات کو سن لیا ہے وہی ہے جس نے تیرے ہر غم کو سن لیا ہے
 جس نے تیری ہر بات کو سن لیا ہے وہی ہے جس نے تیرے ہر غم کو سن لیا ہے
 جس نے تیری ہر بات کو سن لیا ہے وہی ہے جس نے تیرے ہر غم کو سن لیا ہے

ردیف طائر مہملہ

سر سبز حسن رکھتی ہے تیرا بہار خط آنکھیں برنگ نقش قدم کہیں سفید سہل فرمایا ہے تو زمین اس کے اعتبار اور دئے خط کی طرح سمجھتا میں خط آگے بڑھتا ہے تھیں تیرے چرخی خال کے افاق کو خراب تیرے حسن نے کیا	دل کس طرح سے ہونہ ہمارا نشان خط اس سے زیادہ خاک گردن انتظار خط عارض کے خیال سے ہوتا اعتبار خط گرد آئینہ کے صفحہ پر تیرے اعتبار خط دل اندھنوں ہا ہا پیارے شکا خط رسول زلفت خلق تیرے عالم ہوا خط
--	---

پوچھا ہے کوئی قاصد سودا ہی بازگ
 دل کس طرح سے ہونہ ہمارا نشان خط

تیری آنکھوں کی طرح سے نہ رکھے جان خط
 میں کیا حیرت جو رکھتے ہیں یہ دوا خط

مطلع ثانی

تو ہو کر پاس تو ہی صیغہ بشارت خط فصل حق جب کھلتا ہو تو ادھر جتنے جو دل چھوڑا ہے اسیری کے غریب آگاہ	دیکھنا تجھ کو ہر جہاں دل آرام نشا خط دور ساغر کی طرے گردش یام نشا خط ہر نفس بی ادبے عیش تیرا نام نشا خط
--	---

جانا بے خبر بادہ سب سے پہلے تیرا خط
 دیکھ کر تیرے دل کو تیرے دل کا خط
 دیکھ کر تیرے دل کو تیرے دل کا خط
 دیکھ کر تیرے دل کو تیرے دل کا خط

غنی آتش کی زبان ہوتی ہے کوئی خط
 غنی آتش کی زبان ہوتی ہے کوئی خط
 غنی آتش کی زبان ہوتی ہے کوئی خط
 غنی آتش کی زبان ہوتی ہے کوئی خط

جہاز سوری عدم کم خورشید باکیا بی شکر
 غناؤ فانوس میں چرب سب سحر جی جی
 جہاز سوری عدم کم خورشید باکیا بی شکر
 غناؤ فانوس میں چرب سب سحر جی جی

زہد وہ معنی قرآن کے جو تو دعا مجھے یہ فکر ہو تو اپنی ہرزہ گوئی کا خدا کے واسطے چپ رہ اتر تو خبر سے سنا کسی سے تو نام بہشت پر تجھ کو ثبوت حق کی کریمی جہوں پہ ہو سکن ڈرون ہو زمین نہ کریں بندہ تیری راہی کا ہزار شیشہ رمی آسمین تین چھپایا ہو سخن ہو کہ موثر دلوں کا ہونا دلوں	پچھے دہن کے تین اپنے کر نو دعا ہوا ب دیو گالیا حق کے رو برو دعا حدیث و آئیہ کو مست پڑھ تو ہو خود دعا گل بہشت کی ہو پچی نہیں ہو برو دعا سری تو نفی کرم پر ہے گفتگو دعا تبرکات میں داخل ہر ایک ہو دعا سری جو گہری ہو یہ مورت ہو دعا یہ لوح گوئی جو جس سے ہو تجھ کو دعا
--	---

کہا تو مان کے سودا کا تو بہ کلاس سے لب و دہن کے تین کر کے گشت شود دعا
--

رویف عین مہملہ

اشک کو قطر تو نہاں کا اتر رکھتی ہر شمع کون ہی میرا بجز پودانہ مرغ نامہ بر تو مے غم سے ضرور دیا اور میری خاک پر	سر سے لیکر تا قدم سلک گر کھتی ہر شمع شرح سے مکتوب کے میری خبر رکھتی ہر شمع شام سے تا صبح اپنی چشم تر رکھتی ہر شمع
--	---

جہاز سوری عدم کم خورشید باکیا بی شکر
 غناؤ فانوس میں چرب سب سحر جی جی
 جہاز سوری عدم کم خورشید باکیا بی شکر
 غناؤ فانوس میں چرب سب سحر جی جی

۳۰۵

عزل

لطیف اس چہرہ کو لگا لگا کر رکھتی ہر شمع
 جہان رحمتی تو ان رکھتی ہر شمع
 جہان رحمتی تو ان رکھتی ہر شمع
 جہان رحمتی تو ان رکھتی ہر شمع

کونہ اب نام ہر ادعا نہ نشان رکھتی ہر شمع
 کونہ اب نام ہر ادعا نہ نشان رکھتی ہر شمع
 کونہ اب نام ہر ادعا نہ نشان رکھتی ہر شمع
 کونہ اب نام ہر ادعا نہ نشان رکھتی ہر شمع

ادین دین

سوز دل کی سوز عشق ہوا
 سوز دل کی سوز عشق ہوا
 سوز دل کی سوز عشق ہوا
 سوز دل کی سوز عشق ہوا

<p>لوہی انگشت کہ جسکو بہان کھتی ہر شمع شام سے صبح تک لاشک دان کھتی ہر شمع ایک عالم کے تئیں گریہ کنان کھتی ہر شمع ہم بھی کدین جو کوئی پوچھ کہ ان کھتی ہر شمع</p>	<p>کتنی ہر عمر تاسف ہی میں اس نیم کو بچ ترے پیار کے بالین پر نہ تھا آپ ہی شمع شبہای محرم کی طرح اپنے ساتھ شہر تاجے تب اربس ہر زبان زرداد کا</p>
--	--

سوز تاسو زلفاوت ہی یقین کر سودا
 داغ جو دل پہ ہے اپنے سوکھان کھتی ہر شمع

<p>سینہ بھی یان برائی صفت جنگ ہر دین میخاہ شکل کعبہ نہیں تنگ ہر دین آئینہ خانہ در نہ ہر سنگ ہر دین مانند دامن جن دنگ ہر دین روزی برے کو رو کر دنگ ہر دین شہباز عشق کا بھی عجب تنگ ہر دین گلشن میں تھنہ گل اورنگ ہر دین دو گز زمین ندان تہ سنگ ہر دین</p>	<p>مڑگان کی گز خلس کا ہر دین زاہد بگ نہ دان ہو تو حاضر ہر گھر مرا نقص صفائی اپنا نہ ہو بچا تو دان تنگ دامان سیل لشکرا ہر دین بے ہمتی سبب تنگ ہو دو کا ہر دین چڑیا سے سب بچا ہی نہ سیر تنگ کبھی لکھنؤ کو بیسٹ تہے نیمہ کے سوزان خواہش چھین ہر ملک کی اونکو نہیں نیم</p>
---	---

سودا کیو تو تنگ ہر دین
 بادہ پہ گو کہ عرصہ کیا محتسب تنگ

سوز دل کی سوز عشق ہوا
 سوز دل کی سوز عشق ہوا
 سوز دل کی سوز عشق ہوا
 سوز دل کی سوز عشق ہوا

سوز دل کی سوز عشق ہوا
 سوز دل کی سوز عشق ہوا
 سوز دل کی سوز عشق ہوا
 سوز دل کی سوز عشق ہوا

جی کہ خوش رہی نہ کھانہ نہ کھانہ
 جی کہ خوش رہی نہ کھانہ نہ کھانہ
 جی کہ خوش رہی نہ کھانہ نہ کھانہ
 جی کہ خوش رہی نہ کھانہ نہ کھانہ

جانیکا کی طرح نہیں دل بلیقہ میں ہے
 ہوتا ہوں نخل مفت میں پروانہ کر لگے
 جون جرم عقیق آہ ہمارا جگری داغ
 جب شمع کو کرتی ہر تری جلادہ گری داغ

طاغر کو میں پرواز میں جب دیکھوں ہن سودا
 کرتی ہر تباہی مجھے بے وبال پری داغ

سرد مہری سی بیان کے سٹیاں ہر سودا
 دای اس پیشہ پہ ای بلبل کہ جسکی ہر قدیر
 ملک ساری میں بار در گریبان کو منتھا
 بلسل خوش غمہ ہوں ایک گلتا میں
 خوش کھجی اس نرم میں دغل دیکھ کر کجا
 حیف اس گلشن عاشق کو کوئی مہی نہیں
 کرویا ان ظالموں نے ملک لے لے کر چرائی
 خوار ہیں کوچہ کوچہ تو ہر سواں داغ
 گوشہ خاطر میں اپنے ہر محو کوچہ فرای
 نالہ مرغ چین سے کم نہیں فریاد داغ
 دم بدم مینا ہی رقتا ہر جہنتا ہر داغ
 گل سدا بل سوزا خوش مجھے توت سید داغ

دل اگر کھولیں سودا اچھوڑت دناں لشک
 شاید اس دیوانے کا لڑکھن تو مادی سراغ

کسطح دل چھپاؤں جو میں نہیں داغ
 زلف دیکھو یا کر یا چشم یا برو کی ہست
 تقدیر مری شیشہ ہی نہیں عیش پر
 وال جو بچھ کر بستی پر خوش ہر داغ
 اتنی راہیں لے کر گم ہوئی تو کبھی سراغ
 تجھ بنی ساقی مرا نہ دیکھ ہست ہر داغ

بہنو تو ہم گزرب کھانہ میں پو
 آفاق ہر گچھاہ زخمان میں پو
 پوٹا اس میں میں تو دیکھ سکا
 پوٹا نثار کو تو دیکھ سکا
 پوٹا نثار کو تو دیکھ سکا
 پوٹا نثار کو تو دیکھ سکا

دعائے غم میں دیکھ سکا
 دیکھ سکا دیکھ سکا
 دیکھ سکا دیکھ سکا
 دیکھ سکا دیکھ سکا

افکار کامیاب و پیروزان را
سازی بهر کسی که در این عالم
چشم میبوید بی پرستی
فشن نه دور از پای چرخین یار ترک
است نه هر چه است کلاهی هم کو سیل ترک
دیگانه داد و ستد بین سلطان
کیا جانست هر چه در میان
لب و لعلین چون کوه طلاله زار ترک

ش

5

دیکھا کروں میں
تو کیا کروں میں
دونوں کروں میں
بیکھڑوں میں
جو میں کروں میں
میں کروں میں

من دور سحر یار کی فکر
مرا یہ دل زار کی فکر
چلنے پہ غم وصال میں
سداشب تار کی فکر
نہیں مرفی عشق کی دوا
عزمین بیمار کی فکر
تو آدسا ظور میں

مجھ کو قبول فرما
 دوزخ کی سزا سے
 پھر اسے پہنچا
 جس کو تیرے
 جہنم کی آگ
 میں جلا کر رکھ
 دے گا
 میں نے تیرے
 لیے دعا کی
 کہ تیرے
 لیے دعا کی

دل نہ دے ان سادہ رو کو تو نگہ نہ بھیک
باغ ہاتھ آدمی کو کہیں غصہ ہل اتقا
کونسی عارف کو یان دعویٰ ناہق کانین
فی تحقیق جمع مقام و جدی اشخیخنا
خوبی میخانہ و ساتی سیران و سکی نصیب
ہجو ہوا دس لعل کی تشہیدینا شکو

یہ غزل سودا کی ہر تیرہ نے اس انداز کی
ہند سے پہونگی ہاتھوں ہاتھ نیشا توڑک

رہی شمعِ حرمِ ای دلبل نکل ناتوان یا تیک
 کوئی بیمار داروں سی یہ کہیو جا کے جانان
 عجب باندھون بہن لکھ کھ شمعِ دل ال کو تیر
 تیرے غم کا دل پر خون سی استقبال نہ کیو

نہ نالہ لب تلک پہنچانہ چاک حبیبِ داناں
 مریضِ عشق کا تیرے نہ پہنچا کامِ داناں
 دلونکے ارگ کی پری نہ پہنچا کچھ خیرِ داناں
 وہ قطرہ نارِ ساطعِ سحر پہنچا نہ ترکان

کہا کرتا ہے کیا دلوں کو کھوا کر خال پر سورا
کہیں خطر آگیا اس کے تو ظالم حرم ہر تنگ

آبادشہر دل تھا اوسے شہر ماریتک پہونچا نہ آکونی پھر اس اُچڑی دیا تیک

[illegible]

کریں تا کہ ایک اور بین کی لگا سو داک کے واسطے اپنے کرنا چاہا اس کے واسطے راجے نے
میں تو چون شاعر غریب اور ادا کیا کرتے تھے ان کو جو کچھ کہتے وہ سب سننے والے کو بہت پسند آتا تھا

<p>عالم سے کی طرح مگر ایک میری سخی دیکھے نہ بھکوتا نہ کرو تیغ پر نگاہ سنتا ہی جس جگہ وہ مراد کر ایک بار</p>	<p>جھک کر وہی عبث کرو ہی بنگا تیک یا تنک ہو میری قتل کا آہنگ تیک بجا گے ہر دافسے لاکھ ہی فرسنگ تیک</p>
---	--

سووانکا چکامی وہ تنگام ناز سے
پہنچے، داکا دی، تنگ اب تنگ

رخ سے دیکھو ہونے والی نئی سیاحیہ مقام ملک
شام سے صبح تک صبح کے شام تک
آشیانے سے اودھ اکلان کی وادی

آپ ساجکو تو زائد نہ سمجھ کر سودا
خط فرمان سے پڑھا میں خط جاتے تک

<p>شاعر و غیر کبک محو شیر کی تقریر جنگ بعضے ایسے بھی ہیں نامعقول جو کا سخن چو گوئی سے نہیں بٹتے بیدان سخن لیکہ بر موتا ہی ہر قسم سخن پر اعتراض برود و مرگان کو کھنڈ نہیں کری جو ان کو ٹھل میں تعجیل ہے ان کی شاعر و نکی وضع پر</p>	<p>نہ جہل تقریر میں ان کی نہ دھڑھرجنگ اپنی شہرت ہو سکی جھین میں نہ تہ جنگ کو تے میں گو لہو و جگر کا پتہ نہ میں نہ جنگ اسپہ کیا لازم جو ہے ہو گریا نک جنگ کو نہ یاسی کی لکین نادان تیغ و تبر جنگ کر تہ پیرتے ہیں جبر پڑھ شعرا تہ جنگ</p>
--	---

۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵
 ۴۷۶
 ۴۷۷
 ۴۷۸
 ۴۷۹
 ۴۸۰
 ۴۸۱
 ۴۸۲
 ۴۸۳

بوشین اگر گادی کو کسے درون سلفی
کسی دخی تری نگاہ سے دورین برنگ

دیکھ یاقوت کا دیباچہ و انظار
حسرت لب کو تری از بس کی سعدن میں

[illegible]

وہابی

وہابی کے لئے ہر شے کا نام ہے جس میں اللہ کا ذکر ہو
 اور جس میں اللہ کا ذکر نہ ہو وہابی نہیں کہتا ہے
 کہ وہابی ہے بلکہ کہ وہابی نہیں ہے بلکہ کہ وہابی نہیں ہے

لذت ہو دل کو اگر اٹھائے یار کے ملنا تر اہر ایک سچ کا کرے نہ دل موزون ہے اس میں ہین ہنگام میخوری خطا ساور و کچھ ہری پر رکھتا نہیں ہوں کب سیر ہوں وہ نان قناعت ہو جو کوئی جز خط سبز عارض دلدار ہنشین	دیکھا کہین نہ اس کے سوا جب تک اور چاہی ہو دوستی میں تو یہ ڈھنگ اور بہر کباب مرغ بد آہنگ اور رنگ ایسا کچھ اوسکو جان کہ جو رنگ اور کھاتے ہیں خوان ہر یہ سرخ رنگ اور دیکھا ہے آپ نے یہ کچھ رنگ اور رنگ
---	--

سو اسے کیونکہ یار کو ہو دی موافقت پیر و جان ہین بادہ گل رنگ اور رنگ
--

کرتی ہو مری دلہن تری جلوہ گری رنگ کس رنگ میں نہ چھانے تری رنگ کا جلوہ او شیشہ گران دل کوئی ٹوٹا جو ناوی ہر مرغ کو پہچان کے نام کو تو لینا ہو خاک بسر کج خدا جانے چمن کا کس گل میں نہ جلوہ ہو کج تفسرین کر جادہ عربانی کو خاک تری سو	اس شیشہ میں ہر آن دکھاتی ہو پری رنگ سب رنگ میں ہو تو پتر اس پر پری رنگ پیدا کر کچھ اور ہی کچھ شیشہ کی رنگ نالے کے کبوتر کا یہ سیر جگری رنگ دیکھا آہو کیا جاکے نسیم سحری رنگ دکھلاتی ہو مری مہر ہال پری رنگ جو عزم سفر پائے تو ہو پری رنگ
---	--

وہابی کے لئے ہر شے کا نام ہے جس میں اللہ کا ذکر ہو
 اور جس میں اللہ کا ذکر نہ ہو وہابی نہیں کہتا ہے
 کہ وہابی ہے بلکہ کہ وہابی نہیں ہے بلکہ کہ وہابی نہیں ہے

شیخ

اس میں کیا سچا ہے یا نہیں اس کا پتہ نہیں چل سکتا
 کیا بانی صاحب قدرت نے جو کچھ فرمایا ہے وہ سب سچا ہے
 یہودیوں کا کہنا ہے کہ ان کے نبیوں نے جو کچھ فرمایا ہے وہ سب سچا ہے
 مگر ان کے نبیوں نے جو کچھ فرمایا ہے وہ سب سچا ہے

دعایہ

اس دعا کو پڑھ کر جو کچھ چاہے وہ سب حاصل ہوگا
 یہ دعا جو میں نے اپنے استاد سے سیکھی ہے
 اس دعا کو پڑھ کر جو کچھ چاہے وہ سب حاصل ہوگا

(۲۱۵)

جس کا دل پروردگار سے ملے وہ سب حاصل ہوگا
 جس کا دل پروردگار سے ملے وہ سب حاصل ہوگا
 جس کا دل پروردگار سے ملے وہ سب حاصل ہوگا
 جس کا دل پروردگار سے ملے وہ سب حاصل ہوگا

جون لالہ داغ داغ ہوا دل تیرا سپر بہن	رکھنے کی اس چمن سے ہر سر پر اسید گل
جس جاگہ ذکر حسن ہو تیرا تو اس جگہ	لائق نہیں جو کچھ گیت و شنید گل
بندہ میں بیدرم ہوں ترا اسکو جان	بلبل چمن میں دہری کی زرخیز دید گل

نسبت نہ عنذیب سے سو وادو دیکھو
 بسمل یہ آن کا ہر تری وہ شہید گل

جانا دل تو جائیو ہشیار آجکل	چلتی ہر ادسے کو چے میں تلوار آجکل
خوجہ مرہ ہر تیرنگہ تیغ ابروان	ہجر ج کس سے ہر یہ دل زار آجکل
کوئی دوا نہیں ہر موافق بغیر دل	مرتا ہر تیرس غم میں ہشیار آجکل
گر زمرہ یہی ہر چار اتوم صفیہ	ہوتے ہیں اس چمن میں گرفتار آجکل
تسبیح گریہی ہر چو رکھتا ہر شمع شہر	ایو یار ہم تو پہنے کے زنا ر آجکل
عصہ سمجھ بہار کا ساقی بیچ شباب	جاتی ہر اس چمن سے یہ گلزار آجکل
گہر تر اسلوک یہی جیسے احرار	بت سے کر گیا برہمن انکار آجکل
مت چل تو اس ننگ کو کھلا قدم تلوار	مل ٹٹلے گی جہان کو یہ رفتار آجکل

تیری زبان سے عمدہ برا کیونکہ ہو کوئی
 سو وادے ہر جو کچھ تیری گرفتار آجکل

یہ دعا جو میں نے اپنے استاد سے سیکھی ہے
 اس دعا کو پڑھ کر جو کچھ چاہے وہ سب حاصل ہوگا
 یہ دعا جو میں نے اپنے استاد سے سیکھی ہے
 اس دعا کو پڑھ کر جو کچھ چاہے وہ سب حاصل ہوگا

ایک کی دوا دینی میں کیا ہوتی ہے کہ وہ
 قیامت کی آواز ہے کہ وہ کیا ہے کہ وہ
 ایک کی دوا دینی میں کیا ہوتی ہے کہ وہ
 قیامت کی آواز ہے کہ وہ کیا ہے کہ وہ

[illegible]

کام نے شمع حرم سے فرچراغ دیتے
دوستی کا غیر کے کیا ذکر اس فلسفہ کی دست

جب تصویرِ ان زلفوں کو چھیلے ہر ایک کرتے ہیں او کو خیالِ ازخمن بعد از شنائت

عاشق تو نامراد دین پر اسقدر کہ ہم
ہوتا تھا کل کسو سے کرونگا کیسے قتل
دیکھیں تو کسی چشم گر تیرے بخت
بیٹھیا نہ کوئی چھانو نہ پایا کیسے بھل
فاصلہ کے ساتھ جلتی دین بون کہ میرے شک
اتنا کہاں ہی سوز طلب نہ تپنگ
یاں تک ہو نہیں ضعیف کہ تیری میرے عشق

سودا نہ لیتے تھے کہ کسی کو تول نہ ہو

رسوا ہوا چیرے کی تو اب وہ بدرکہ ہم

خانہ پرورد چمن میں آخر ای صیاد ہم
خندہ گل بے تک فریاد بیل بل باثر

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

لکھنا پڑا کہ خدا کی اتنی رحمت میں
میں نے ارادہ کیا تھا کہ میری بھی الفت سابق
جس پر پہنچے ہر ناسو و پیغام
تو یہ بھی کہیں نہ آئے تھے تیری بندگی
اور ایک دفعہ

دعای خضر

وہ بولی شکوہ یوں کہی جو ابانقرضہ ہو
مجھے وضع جہان اس شک و گمان کا

تو کیا چھینے تھی میں گل کا کیسی تو بڑا کرشمہ
بہارِ آخر ہر ایک پل میں کہاں ہر گل کا چھین

ترے آگے سے غور شدہ کا منہ خوش نہیں آتا
چمن سے در نہ کیوں جاتی رہی وقت شریف

پتیا ہوں یاد دوست میں ہر صبح سلام
او شمع سرکشی نہ کرتے فروغ پر
کیون شیخ ادسکو نہ لگاؤ نہیں کس کے
رہنا مثال جام دہن و اتمام
جمشید کو جھی ملکیت جہم ہر ستم

سودا تھا وقت نزع کے علمے کا منتظر
جنش لبوں کی دیکھی تو کرتا تھا جام جام

<p>وہی ہیں ان وہی راتیں وہی ہرگز نسل بخانود و محبت کا کیسا بھایا رب ہمیں لے آئی یہ شہرِ غریب جس نے علی مخصوص تغافل کو میر صاحب کے</p>	<p>وہی ہر روشنی مہر درمہ جو کچھ تھی ہم کہ دوستوں سے جدا کر کر گردش ایام کبھو اُنھوں کی طرٹ سے نہ نامہ و پیام کہو نہیں کس سے کہ باوصف اتحاد نام</p>
--	---

و ان یاد ترا قامت در بومند که دین
 کیست که چوین هر هم از دین
 جس جاکه بلال به عید آید
 از سخن بدیل است از البر و ناز و دین
 کلامی پندار می رسد
 به زبان خردین هر که
 نغمه حسن کو پاسد
 نازدست جوین به کلام
 که دین دین

بلک یون بلک ای نام ساد کجا تو چنین
من کن ام از اسامی که زدن کوارد چنین

ازده کیسار بخت گویا که زدن من
دشمنانی که بی این گوید و حق

از پند و اندرز که از تو می آید
که در دل من بماند و مرا نبرد
که در دلم بماند و مرا نبرد
که در دلم بماند و مرا نبرد

اگر نہیں پاؤ تو دیکھ آئینے میں اپنا
 جو لونا بجاتا نہیں اسکا جو بسود و نہو
 جب امید وصل ہو تو یوں بڑا کیا
 نفع کہہ سکتے نہ اسکو زکمان و فی الحال
 نشانہ کھوسے گا مہاسیرے دل میچک کا
 سنکے ترک عشق میرا شکون بولاد شمش
 روڈی برون پر نہ پہنچی منزل قفسد کو چشم
 خطا نہ اسکا سہرہ دم و اسرا سہ

میں کہا سو واسے
ہو ان کا کہنے محبت ہم

محمّد مائش نہ جھپٹا نہ جھکا کہ میں عیسیٰ علیہ السلام
جہاں پوچھو مجھے جرم وفا پلے پوچھوں
نہ دانا آبلہ چھٹ خوشہ میں میری کا آٹھ آؤ
ختم وحدت میں کیا کیا بادہ جوشی پیدا کر

[illegible][illegible]

دل و جان یہ صبح و شام تیری آہ نکھڑیں
 ہمارے درد کی تدبیر ایسی ہو نہیں سکتی
 ٹھکانا حسن و عشق کا جس جگہ تھی
 تری تسبیح کا دشمن نہیں ہو دیر میں
 ہرے ہرے منتظر ہیا کوئی یا آپس میں
 تاسف ہی مرا کر تو ہیں غمخوار آپس میں
 اکیسے میٹھ کر ہم تم کرین گفتا آپس میں
 ہرے ہرے شمع ہلکے الفت زنا آپس میں

دل و جان یہ صبح و شام تیری آہ نکھڑیں
 ہمارے درد کی تدبیر ایسی ہو نہیں سکتی
 ٹھکانا حسن و عشق کا جس جگہ تھی
 تری تسبیح کا دشمن نہیں ہو دیر میں
 ہرے ہرے منتظر ہیا کوئی یا آپس میں
 تاسف ہی مرا کر تو ہیں غمخوار آپس میں
 اکیسے میٹھ کر ہم تم کرین گفتا آپس میں
 ہرے ہرے شمع ہلکے الفت زنا آپس میں

دوہین ماری ہر سنگ تفرقہ سواد کو یہ ظالم
 اگر ٹھیکے ہوئے دیکھے فلک و چار آپس میں

قیس کی آوارگی ہو دل میں سمجھو تو کون
 چشم کم سو خلق کو آپس میں مت دیکھا کرو
 میکہ اور کعبہ میں کیا ہر تھا و شمع جی
 نا حقو کیفیت ان آگ کوئی کیا بچھو تو ہم
 جلتے ہو عیش تم دنیا میں کیا بچھو تو ہم
 کرتے ہو ہر دم جو وصف چشمہ آب حیات
 اور نہ لیلیٰ ہر ہر اک محل میں سمجھو تو کون
 زور ہو چھکا ہر مشت گل میں سمجھو تو کون
 شیشہ ہر پتھر کی ہر اک گل میں سمجھو تو کون
 مجھ سے عاشق ہو گیا اک گل میں سمجھو تو کون
 عیش ہو دنیا کی جو مغل میں سمجھو تو کون
 آہ ہو جو خنجر قاتل میں سمجھو تو کون

تم جو پوچھو ہو بھڑک دل ہی کا سواد
 جو تڑپ کا ہر مزا بسل میں سمجھو تو کون

خوب نہیں دل ہی کی روش کم بہت ہو
 خواہاں جان جو چاہو تو عالم بہت ہو

۳۲۱
 دل و جان یہ صبح و شام تیری آہ نکھڑیں
 ہمارے درد کی تدبیر ایسی ہو نہیں سکتی
 ٹھکانا حسن و عشق کا جس جگہ تھی
 تری تسبیح کا دشمن نہیں ہو دیر میں
 ہرے ہرے منتظر ہیا کوئی یا آپس میں
 تاسف ہی مرا کر تو ہیں غمخوار آپس میں
 اکیسے میٹھ کر ہم تم کرین گفتا آپس میں
 ہرے ہرے شمع ہلکے الفت زنا آپس میں

۹
 دل و جان یہ صبح و شام تیری آہ نکھڑیں
 ہمارے درد کی تدبیر ایسی ہو نہیں سکتی
 ٹھکانا حسن و عشق کا جس جگہ تھی
 تری تسبیح کا دشمن نہیں ہو دیر میں
 ہرے ہرے منتظر ہیا کوئی یا آپس میں
 تاسف ہی مرا کر تو ہیں غمخوار آپس میں
 اکیسے میٹھ کر ہم تم کرین گفتا آپس میں
 ہرے ہرے شمع ہلکے الفت زنا آپس میں

بھون ہم کو نہیں شرم دے کون
 یاد دہریا سب دودھ علی کو فانی
 بھون ہم کو نہیں شرم دے کون
 یاد دہریا سب دودھ علی کو فانی

جو بزم چٹھے دیکھ کر کے ہٹ جاوین تو اس چمن میں ہر گل پر پندین میں شہنم ہزار طرح جو لیے تان سے ہو کر شاد مراد اس صفت مرگان سے کہ تکتا تھا	یہ شمع رو جو بین مانند شمع کٹ جاوین وگر نہ رور و رگ سے ترے لپٹ جاوین پر اوئے دل سے یہ ممکن نہیں کٹ جاوین و دین کیا کروں طالع چہ جبت کٹ جاوین
--	---

ہوئے غبار نہ سو و اچھوڑتے دامن یار پراکی ہو کے حنا نون سے لپٹ جاوین
--

کردے مہر بکین فلک ایک پل میں تازان ہو تو رہو گر تجھ کو شادمانی اکسیر سے نہیں کم چھب منکس کی محبت ورنہ تو دوسے ہو آتش آفاق کو ہمارا دامن کشان چمن سے گزرا ہو کون بلبل کوچر میں یار تیرے مجھ دہم کی برابر	پھر جاوے نکی طینت جو ن چاک لیک پل میں کردے فلک دل خوش غمناک لیک پل میں سونا کر دے ہر مس کو یہ خاک لیک پل میں کردے ہر سر و چشم غمناک لیک پل میں کرتا ہو گل گریبان صد چاک لیک پل میں ہو پوچھو جو ہوئے قاصد چالاک لیک پل میں
--	--

زار ہونے پی ہر سو و اچھپ چھپ شراب و سکر مسواک گاڑ دین تو ہوتا کہ ایک پل میں
--

یار آزرده ہوارات جو می نوشی میں کیا ہوا ہم سے خدا جانے بیوشی میں

بھون ہم کو نہیں شرم دے کون
 یاد دہریا سب دودھ علی کو فانی
 بھون ہم کو نہیں شرم دے کون
 یاد دہریا سب دودھ علی کو فانی
 بھون ہم کو نہیں شرم دے کون
 یاد دہریا سب دودھ علی کو فانی
 بھون ہم کو نہیں شرم دے کون
 یاد دہریا سب دودھ علی کو فانی

بھون ہم کو نہیں شرم دے کون
 یاد دہریا سب دودھ علی کو فانی
 بھون ہم کو نہیں شرم دے کون
 یاد دہریا سب دودھ علی کو فانی

عشق کا چھوڑ دو جو یہ دل دشمن دامن
 پاک ز نہار نہیں رکھتی ہی زمین دامن
 چھوڑ کا کب تئیں تھانی ہو گی کو دن دامن
 چھوڑ گیا اس کی کشش کا نہ یہ دامن

ہونے ناسخ کا ہمارے نہ گریبان تک تھا کہا زاہد نے مجھے دختر زکھر میں نہ رکھ چھوڑ دنیا کو کہ اس مادرے مہر کا ب عشق نولاد مرا حسن ترا مقناطیس	عشق کا چھوڑ دو جو یہ دل دشمن دامن پاک ز نہار نہیں رکھتی ہی زمین دامن چھوڑ کا کب تئیں تھانی ہو گی کو دن دامن چھوڑ گیا اس کی کشش کا نہ یہ دامن
--	---

داغ دل پر ہر دم کی صورت سودا جیسے چھپے ہے کوئی بردر گلشن دامن
--

بلس تصویر ہوں جو نقش دیوار چمن کیا گلا صیاد سے جکھو یو نہیں گدڑی عمر نوک سے کلنٹون کو کچھ لہوایا بننا زخم پر ہر گل کے چھٹے صبح شمشیر کا نمک سخت دل کرتے فرما نہیں جا رہا کیونکہ	نفس کے کام کا ہرگز نہ درکار چمن اب اسیر دام ہر تب تھے گرفتار چمن سن لے زردہ کو دامن کش میں یہ خار چمن سیکھ لے کر مہرے رونا شبنم زار چمن ہم اگر ہوتے تری جاگہ گرفتار چمن
---	---

فصل گل جاتی ہے سودا دیکھ لڑکس کو تک باغ میں مہمان کوئی دن یہ یہاں چمن
--

سمجھ کیلئے تھا آشیان جہر کا آج تک نگاہ بھر کر تجو کچھ ہر لاس کیا تا گلشن	یہی کہ نچوڑا کچھ کھولی خیال گل تھا تو گلشن مجھے ہر دھڑکا کہ بچا دھڑکی ہو کر تر گلشن
---	--

ہر دم میں کی بیدار کو دن بیدار کو دن ہر دم میں کی بیدار کو دن بیدار کو دن	ہر دم میں کی بیدار کو دن بیدار کو دن ہر دم میں کی بیدار کو دن بیدار کو دن
--	--

عشق کا چھوڑ دو جو یہ دل دشمن دامن
 پاک ز نہار نہیں رکھتی ہی زمین دامن
 چھوڑ کا کب تئیں تھانی ہو گی کو دن دامن
 چھوڑ گیا اس کی کشش کا نہ یہ دامن
 داغ دل پر ہر دم کی صورت سودا
 جیسے چھپے ہے کوئی بردر گلشن دامن
 بلس تصویر ہوں جو نقش دیوار چمن
 کیا گلا صیاد سے جکھو یو نہیں گدڑی عمر
 نوک سے کلنٹون کو کچھ لہوایا بننا
 زخم پر ہر گل کے چھٹے صبح شمشیر کا نمک
 سخت دل کرتے فرما نہیں جا رہا کیونکہ
 فصل گل جاتی ہے سودا دیکھ لڑکس کو تک
 باغ میں مہمان کوئی دن یہ یہاں چمن
 سمجھ کیلئے تھا آشیان جہر کا آج تک
 نگاہ بھر کر تجو کچھ ہر لاس کیا تا گلشن
 یہی کہ نچوڑا کچھ کھولی خیال گل تھا تو گلشن
 مجھے ہر دھڑکا کہ بچا دھڑکی ہو کر تر گلشن

وہ خطاوس دو کتابی بہ ہم پہنچا
ہو وہی گردن عشاق کہ خرتق جفا
صاف طینت سے نہ غلو نہ کہو خاطر غیا
ہجر اور صل کو کچھ کام نہیں ہی محکو
عمر وہ روزہ بھی عشرہ ہر عرم کا سا
کفر فاجہ ہیں بوجھ کو کیا دیکھ جوا

سیکھوں شوق شتم کہیں مضامین
ہو حائل نہ کبھی دست نگارین حسین
زشت رو کا ہو دل آئینہ ہو کہیں حسین
بات وہ کیے کر تک و لکو تو تسکین حسین
کہ دل اپنے کو سدا پاؤں ہوں گلین حسین
وہ کیا کام نہ دنیا ہو تو دین حسین

وہ خطاوس دو کتابی بہ ہم پہنچا
ہو وہی گردن عشاق کہ خرتق جفا
صاف طینت سے نہ غلو نہ کہو خاطر غیا
ہجر اور صل کو کچھ کام نہیں ہی محکو
عمر وہ روزہ بھی عشرہ ہر عرم کا سا
کفر فاجہ ہیں بوجھ کو کیا دیکھ جوا

لطف کیا کچھ ہر اس باغ کی سیر اسودا
شلخ پر دیکھنے دی گل کو نہ گلچین حسین

حیران ہر کس گل گلزار پریشان
ہو زمرہ مع گرفتار پریشان
کر دیجے جمعیت کسار پریشان
ہو در طلب سچ و زار پریشان
یوسف کی ہو جمعیت بازار پریشان
تا غم نہ کر خاطر غمخوار پریشان
ہوئی ہو فلک پر شب تار پریشان

تجھ بن ہمیں ہر خس و ہر خار پریشان
سنبھل سہو صبا کے لے آؤ قیاس بو
کیا چیز دل و سکا ہو چنا لکی ہو خست
کہ کفر کا بھل ہو یہ دل کہ سو و اسلام
اس حبس کا انسان ہو تو پیار کہ تجھ کو
میں حال دل سو اسطے کہ ہمیں اطوار
اقتربہ سمجھو میری آہ شرر بار

وہ خطاوس دو کتابی بہ ہم پہنچا
ہو وہی گردن عشاق کہ خرتق جفا
صاف طینت سے نہ غلو نہ کہو خاطر غیا
ہجر اور صل کو کچھ کام نہیں ہی محکو
عمر وہ روزہ بھی عشرہ ہر عرم کا سا
کفر فاجہ ہیں بوجھ کو کیا دیکھ جوا

تجھ بن ہمیں ہر خس و ہر خار پریشان
سنبھل سہو صبا کے لے آؤ قیاس بو
کیا چیز دل و سکا ہو چنا لکی ہو خست
کہ کفر کا بھل ہو یہ دل کہ سو و اسلام
اس حبس کا انسان ہو تو پیار کہ تجھ کو
میں حال دل سو اسطے کہ ہمیں اطوار
اقتربہ سمجھو میری آہ شرر بار

ساقی کا عاشق سے دیر کی باتوں سے
 کس کو عالم اسودہ ہو اور دوزی سے
 دن رات میں اوس کی نظر میں بند رہا
 موتی تو صدف میں کی نظر میں بند رہا
 جگر کی عاشق کی نظر میں بند رہا
 چمن کی نظر میں بند رہا
 زار کی زبان کی نظر میں بند رہا
 قلم کی نظر میں بند رہا
 جو بات یہ کہتا ہوں غور کر دیا

ایک اس شمع کی دل میں نہیں آتا جو رحم کوئی پوچھ تو بتو نہ ہو کیا محبت کا تجھے واقف جو نہوں اور کو ہو باور و عہد جتنے ہیں زیر فلک عاشق شیدائے ہفتون	ورنہ ہمسوں سچے لطف و کرم کھتو ہیں اتنا کیوں مجھ پر واجور تو تم کھتو ہیں تیری قسموں کی عوض ہم تو قسم کھتو ہیں چھاتی پر اپنی یہ سب داغ ہم کھتو ہیں
--	---

جب کا مولانا علی باغ جہان میں سودا
 وہ نہیں دل میں کس طرح کا غم رکھتے ہیں

اب دیکھنے کو جبکہ آنکھیں تیرے ستیاں ہیں یہ مرگ زسیت تجھ بن آہستہ ستیاں ہیں اوس شمع کی نگاہیں تجھ میں دیتیاں ہیں مگر کانکی گچھا میں اتناک ستیاں ہیں خواب کی عاشقوں پر کیا پشید ستیاں ہیں آنکھوں کو میرے مرگان و روستیاں ہیں اس بار کی نگاہیں تیرے ستیاں ہیں اس سال تو ہر ساقی اور ہر پرستیاں ہیں پیری میں اور دیوانی یہ کون مستیاں ہیں	دوسو تین انہی کس ملک ستیاں ہیں آیتا کیوں عدم کی کیا کر چلا جہاں ہیں کیونکہ نہ ہو شبک شیشہ سادل ہمارا برسات کا تو موسم کب کا کل گیا پر لینے ہیں چھین کر دل عشق کا پل میں بکھو اسو اسکو کہ ہیں یہ وحشی نکل نہ جاویں قیمت میں ان کی گوہم دو جب کو دیکھا اب جب میں کہا یا اس سے سودا اس کی ہلکی ان سے کہا یہ مجھے اب چھوڑ دفت زکو
---	---

۳۳۳
 سو

جس کا جی سے بند ہے وہ لاکھ لاکھ ہیں
 جو کھوئی ہے وہ لاکھ لاکھ ہیں
 جس کا جی سے بند ہے وہ لاکھ لاکھ ہیں
 جو کھوئی ہے وہ لاکھ لاکھ ہیں

اوں کو تو نہ کہیں کہیں
 رات دن رست کی ایک جگہ
 زخم دل قابل مریں نہ باج
 گشتاروں کی کمان تاب
 غافل کی جب در شمع پر اپنا وہ پروانہ نہیں
 گل جھین کے نظر آسائیں بگڑا دیں
 ابرو مگان کو تیرا کھڑا کرنا سو دیا

اگر تو کو شش فہم اپنا ورنہ یوں کہتا ہوں باغبان مت دور کر گلشن سے تو جھلو کہ ہر صبح دیکھا تھا جو کچھ وہ کہ نہیں ہر خوا بے تجلی طور کے کس سے یہ دل کی میٹری زبا ہانگھی کی مت کر فکر آئینہ تو دیکھ باو کس ساقی نے پیکا اسطرح مینا دل	تھی نہ آبادی جہاں ایسا تو دیر نہ نہیں آشنا رنگ گل یہ سبزہ بیگانہ نہیں زکراو سکا شام ہو تو پیش از فنا نہیں جل بجھے ہر شمع پر اپنا وہ پروانہ نہیں چین چھٹ جامی کی امداد شیش گشتارین ہو جہاں ریزہ نہ اسکا کوئی مینا نہیں
--	--

سنے ناصح کا سخن مجنون نے سو دیا
 ایسے احمق سے مخاطب مجنوں میں دیوانہ نہیں

آگ کو تو کو بھتا ہے کہ وہ دانا نہیں اگر کو نہیں حال پنا سنکے غافل ہو و چند عشق کے کوچ میں اپنا مت قدم کھلو کہ زلف میں شانہ کو دہی کہ تو دسکالیا گنا پھل نکولی کا تو لیتا جا اگر لجا کے سنگ سی بیتا حرم کی شیخ اوٹھالی ہونا ناصحا بالین سے میری اٹھ خدا کی واسطے	حق بجانب ہر تری شیں اوسکو پہچانیں در در دل میرا تو اوسکو پیش از فنا نہیں اگر تیرے منظور ان سر سگندہ رجا نا نہیں یہ دل صد چاک بھی تو کچھ کم از فنا نہیں پھر کھر اس گلشن میں ای نادان تھم آ نہیں آئینہ دکا مجھے اس ٹھکر میں ٹھجلا نا نہیں جہاں کہانی اسکو کہتی ہیں سمجھا نا نہیں
---	--

کچھ مزہ دوئی ہو نہیں
 رات دن رست کی ایک جگہ
 زخم دل قابل مریں نہ باج
 گشتاروں کی کمان تاب
 غافل کی جب در شمع پر اپنا وہ پروانہ نہیں
 گل جھین کے نظر آسائیں بگڑا دیں
 ابرو مگان کو تیرا کھڑا کرنا سو دیا

پیارا سدا پیا را کس انسان بد بین
 یکن در زار است که دل آن بد بین
 تنها این بخت کس که دل بد بین
 دل بد بین کس که دل بد بین
 که بد بین کس که دل بد بین
 زین با محکم کس که دل بد بین
 سودا ده کس که دل بد بین
 عکس کس که دل بد بین
 نوس کس که دل بد بین
 کس که دل بد بین

دل بہ سب سے پہلے اپنے پر نہیں
کہ بیچتا ہر ایک کیسے ہو جان پر نہیں
زیبا محلے حسن کی یہ شان پر نہیں
سودا گاہ کو نہ سارے بھلا اس پر نہیں
عکس جگہ کے جسے گریبان پر نہیں
نوسم کی دی دیکھ یہ دار پر نہیں

(۳۳۰)
 اے
 مہربان و ازینین طاقت فرما زمین
 اے اس دل سے تجا بیک و یکا کو در
 اے کیا باتیں میں تجا کی باتیں
 کیا کیا باتیں میں تجا کی باتیں
 دے دے دے دے دے دے دے دے دے
 مسد فاعل کی طے و وقفہ جا جا جا
 نہیں لیکن خجدا جا جا
 کہا جا جا جا

اب سے اب تو میری جان چلا جا رہی ہے۔

کون کی تعمیر کی میری نہیں پر ہیسیا
 فکر موزون نہیں کر نیکو گرفتار مرے
 سوچوں ہوں اپنی تیریں جن سخن فتنہ زیاد
 گرم جوشی نہ کر دمجے کہ مانند چنار
 ہونیں وہ وحشی رم خوردہ کہ تادشت عدا

شکل دیوار خرابی لی میں جلاتا ہوں ہوں میں مضمون تری بات نہیں جلاتا ہوں گاہ بگاہ اگر آپ میں آجباتا ہوں اپنی ہی آگ میں میں آپ جلاتا ہوں بات کھڑے کہ ہر تو مانند صدا جلاتا ہوں	کون کی تعمیر کی میری نہیں پر ہیسیا فکر موزون نہیں کر نیکو گرفتار مرے سوچوں ہوں اپنی تیریں جن سخن فتنہ زیاد گرم جوشی نہ کر دمجے کہ مانند چنار ہونیں وہ وحشی رم خوردہ کہ تادشت عدا
--	--

صفوحہ ہستی پہ یک حرف غلط ہی سودا
 جب بے دیکھنے بھیجے تو اٹھا جاتا ہوں

میں موسم بہار میں شاخ بریدہ ہوں اس میکدہ کے چچ غبت آفریدہ ہوں یہ محنت آرزو سے بلبا رسیدہ ہوں چون گل ہزار جا سے گریبان پیچہ ہوں ظالم میں قطرہ مرثہ خون چکیدہ ہوں دل دادہ زکعت رخ و لمبندیدہ ہوں خون جگر سی میں بھی تو داس کشیدہ ہوں امیر خیر میں نالا حلق بریدہ ہوں	نے بلبا چمن نہ گل نو دمیدہ ہوں گریبان بشکل شیشہ خندان بطرز جام تو آپ سے زبان زد عالم ہو درمین کوئی جو پوچھتا ہو کہ کس پر ہوا خواہ تیغ نگاہ چشم کا تیری نہیں جریف کس سے کردن میں معوی لاجرا خیزا کرتا ہی جا کے گل کی تسلی چمن میں تو غافل ہی کیوں ترامری فرصت سرگوشا
---	--

کون کی تعمیر کی میری نہیں پر ہیسیا
 فکر موزون نہیں کر نیکو گرفتار مرے
 سوچوں ہوں اپنی تیریں جن سخن فتنہ زیاد
 گرم جوشی نہ کر دمجے کہ مانند چنار
 ہونیں وہ وحشی رم خوردہ کہ تادشت عدا

کون کی تعمیر کی میری نہیں پر ہیسیا
 فکر موزون نہیں کر نیکو گرفتار مرے
 سوچوں ہوں اپنی تیریں جن سخن فتنہ زیاد
 گرم جوشی نہ کر دمجے کہ مانند چنار
 ہونیں وہ وحشی رم خوردہ کہ تادشت عدا

مکتبہ مولانا ابوالکلام آزاد
 لاہور
 ۱۹۷۱ء

[illegible]

حضرت سوامیجنہ کا دل کیونکہ ہونہ پانی
شانہ حضور اسکے زلفوں کی لے بلبلین

ہر زندگی سے اپنے دل کو حجابِ تجزیہ
پھرتا ہوں نالہ کرتا ہر سو خراب
تجھ میں جگہ میں ان کو اکھو کا آئین
کرتا ہوں جس کی سیواری میں خطِ تجزیہ

واشد ہو فرمی سہ کیا حسا تجھ بن
اس بگ شکاک کی آسا جو نکل سے جہاں
جلدی پہنچ کر جھوٹا ماہون اور مجاوری
در اختیار صفحہ سے نکل رہا نام تیرا

مل جاجو پاتہا سو واکي زندگانی
کچھ پیڑھی اسکو ہی منطرب تجربہ

بہر کشتن لگوں بن جھون بن کاؤ گھڑا
 یہ انکھیاں کیوں رچی ہو گل کی ابرویا
 خدا جانے کیا صورتیں اس خاکسین کی
 نہ سلجھیں تجری آہ سحر اس دل کی کلجھڑیا
 نہ مارو چو گل محکوب بغیر از سید کی چھڑیا
 تمھاری سچ کو دہنو نہیں سچ کو خٹڑیا
 نہ سمجھ کیسے دل میں نہ اردن میں گرہ پڑیا

ملائم ہو گئیں دل پر یہ کی عین میں کڑیاں
 گتھی تھی مٹی میں بخت دل سے تار اشک کی لڑیاں
 ہنوز آئینہ گرد اس غم سے اپنی منہ کو ملتا ہے
 گرہ لا کھون ہی غنچہ کی صبا اکدم میں کھینچا ہے
 دیو اداں لہو کا ہوں قسم پر دے مجھ کو
 چھری تلوار ہر گیل بلبل پر گلشن میں
 کھلائے گوشتاں سے تو مرنی زلف کی عصا

[illegible]

زبان سوزنم خجسته چنان که شمع کشته بین
چرخ غالی یایمان تو راه سر جبر و تیرین
عجب آگاه بودی عجب مستور کردی هر چه
سیان جزو مسلمانان فدا می کنی در این
پادشاه عزیز کسیست بهر خط و کتابت
قوم پروردگار نیست کسیست باطنیان
بیزنجار دنیا و دین گدازند بر روی کار
با پای روز و شب بیانی بر روی کار

کیون ہی نہیں ہو کاوش لگائو و لکھو
 کیا چاہیے تجھے سزا گشتِ درد
 جن برفت ہو گئے ہر جنک استبان ہند

مژگان کارسین تو گماہن مجھ پر بیان
 جس گیند کے خون ہیں چاہیں ڈوبیں
 اسے تو بلکہ گرم مرن کال کی لولیان

سودا کے دل سمجھانزیتی تھی زلفیاب
شانے نے بیچڑ کے گرہ او سکی کھولیاں

نه اشک کنده تو برین دل سوختی برین آیین
مے گلشن میں کب ناله ترا سر سبز بنو قمری
بجای دانه دل بو زمین اگر اکی زمین کا بین
روشن موزم ہمیں سرزمین پر چاسی و دھن
بیتان کی دوستی پر مطمئن ہو و سو کا فرم
یہ ظالم مار ڈالیں بات کی کہ جسے چسپاں

نہ پہنچا منزل مقصود کو محبوبوں بھی ایسودا
سمجھ کر جا بیٹو لشتی میں بلکہ عشق کی راہ میں

تو نے سودا کرتے قتل کیا کتنے ہیں
جس پر چھپا کلیل غوث ہے کہیں نہ یامین
مقتسب از کسی سچا نہ بین جا ایزا ہد
تو کو اس معنی سے کیا شاد ہوا ہو گیا

[illegible]

۱۰۸
 ابریک نامی انکو کفر اس کنند
 و چون بیک کفر کوهی کوهی
 اینچون دل کا جسم سبک
 بودن فلکیانی
 و شکل هستی ناپود جاے زمین
 مری

[illegible]

صورت کو اپنے اہلین پر جو دجاستر ہیں
دو نون سو آپ ہی کو قصود جاستر ہیں
کب مجلسونین جا کر وہ کو دجاستر ہیں
شیخ آپ کو اسی پر موجود جاستر ہیں
ہم عبدی جد اکب مجود جاستر ہیں
اپنے قدم کو اپنا سجد جاستر ہیں
کرنے دعا دواسی ہم سود جاستر ہیں
تدیر ہم بھی یہی محمود جاستر ہیں

بس خشت کو اٹھا کر پھینک دینا چاہتا تھا
کیا شک کہ کیا شکایت اپنی تھی کل سی تھی
گاڑا قدم جنھوں نے کوئی وقت نہ انداز
آدمین کا نہ رکھنا جو ہو سفالی
عجز و غرور و دونوں اپنی ہی بات میں
ہم سر نہ لائیں کس کے آگے کہ بید آسا
سو وہ اسی کہ میں تعجب و درد کا تھیں
یہ بات سننے مجھے بولا وہ آہ بھر کر

لیکن نہ وہ دعا ہے جسکو اثر کی درکار
گویند رگانِ آمین مردود جانتے ہیں

سو میسر نہوا تا لب لب گور بہین
نہین بھرے کا دم سر کی مقد بہین
آکھ خالق نے رقیب کو دی ناسو بہین
جام کچھ اور دنیسی دیتا ہی تو معمور بہین
لگے آئینہ محل خانہ زنبور بہین

با تیر کنتی میں نہیں سجد لگتی نہ ٹھوہیں
 قدرت اور دکنوہی سرگرم سخن چینی
 کام ہی چشم کا نظارہ پہ بہنا شب و روز
 ساقیانہم نہیں آج خلل سی خالی
 نیشن ان کام میں اپنی میں یہ اپنی کلیر

بخت پر کیا چھوڑ دوں کہ جس کی ملاقات
 یا روزِ بندگی اس کو شایہ کھینچ کر
 بخت پر کیا چھوڑ دوں کہ جس کی ملاقات
 یا روزِ بندگی اس کو شایہ کھینچ کر
 بخت پر کیا چھوڑ دوں کہ جس کی ملاقات
 یا روزِ بندگی اس کو شایہ کھینچ کر

آئے تھی سبھی منہنسر کبار تہ دام
 پیار سے نگہ لطف نہ جھرمیر کی تحفہ
 چہ حسن کی اس واسطے ہر گرمی بازار
 اکدم نہ تھنا خون مری آنکھوں کو کھویا

آزاد ہوئے اور گرفتار رہا میں
 آنکھوں کو تری دیکھ کے بیمار رہا میں
 اے شمع ترا بسکہ خسریا رہا میں
 از بس ترے ہاتھوں میں لگا رہا میں

صد شکر کہ رحمت کا سزاوار ہوں سہو و
گر شیخ کے نزدیک گنہگار رہا مین

تاو کہ نہ تیرے صیغہ چھوڑا نہ پاؤں
 کیونکر نہ چاک چاک گریبان دل گردن
 زینت لیلِ مفلسی ہو گیا کان کو دیکھ
 اے مرغِ دل سمجھ کے تقسیم طبع کو کھول
 تلے میں گنجیم چھینج کیا قدر کو جو زبان
 پایا ہم ایک بات میں اپنی میں یوں تجھے
 دست گرد کشا کر نہ تر تین کر دنگ
 ہوا تجھ کو ایک ہمیں تجھ سے بہن کئی
 سودا خدا کی دھڑلے کو رقمہ تر

ترے لیے ہے مرغِ قبلہ نما آشیانِ زمین
 دیکھو نہ تیری زلف کو میں دیکھتا ہوں
 نقش و نگار چھپ نہیں گچھ سکر خازین
 تو نے سنا ہر دام جسے ہر وہ دانیں
 تیرا در پر نہ بٹھایا نشاۃِ زمین
 معنی کو جس طرح سخن عاشقاں زمین
 منھدی بندھی نہ دیکھی میں نگشتا زمین
 جاو دیکھ لے تو آپ کو آئینہ خازین
 اپنی زونیدار کو کئی تیری فزا زمین

نور گلشن میں نور کی سیر کو دعا ہے کہ وہ ہم پر غلغلہ خطہ سے
تلاش فرمے اور افکار کا دل انگیز پیکار ہو۔
عشق کی آگ میں دھو کر اس کے نور سے ہر گونہ
بیماریوں کو مٹا دوں گا۔ آمین

کمان

کج روی و غصه کمر بین لکن در شوق
 عین پاک این شمع بین پر کیمین
 ز آید جلای بیکس بر چرخ بخت بین
 کین زده شاوگر تها سر شست بین
 جا که بر این دو دست دل خورن شست بین
 کس را که بخت ندم جو کشته تو نجاب
 کس آه سوختن او کی شست بین
 کس بدولت فزون چن کین

[illegible]

۲۲۵

نکاح و ملاقات
 غرض کردن
 عیال و خرد
 و گدایان
 و بندگان
 و غلامان
 و کنیزان
 و غلامان
 و کنیزان
 و غلامان
 و کنیزان

[illegible]

[illegible]

دل کو یہ آرزو ہے میری دل میں
ہمراہ تیرا رہے میرا دل میں
میں وہ درخت پہنچے میرا دل میں

کھانا سوچو

سورہ
الحجرات
آرٹھ
کے آرمز
میں
میں
میں

سورہ
الحجرات
آرٹھویں سورت
مکہ

سورہ
الحجرات
آرٹھویں سورت
مکہ

جی تک تو دیکے لون جو ہو کار کر کہیں
 ہوتی نہیں ہر صبح نہ آتی ہے محکونید
 ساتی چراک تبسم گل فرصت بہار
 چہرے لگے جن تو کف دریا بہا بہا

اے آہ کیا کروں نہیں بکنا اثر کہیں
 جبکو پکا ترا ہوں سو کتا ہی م کہیں
 ظالم پھر ہے ہی جام تو حلہ سے بھر کہیں
 دامن اگر نچوڑیے اے ابر تر کہیں

دل آه شعله بار کے آگ میں جھونکے
 جگر درد طعنه سے بھرا ہوا ہے
 دل آہ شعله بار کے آگ میں جھونکے
 جگر درد طعنه سے بھرا ہوا ہے

[illegible]

سید الشہداء
عبدالرحمن

نامہ لکھا تھا یاد کویتہ بیچھو کہ
 عالم میں رسم نامہ دیو پیغم ہر مہین
 لیکن سوکے بندلی و غیر ذالک
 دلان لاس کا جگوار یہ کہ کہیں
 پانی سا قطر کا بھی نہ گرن کہ جہاں
 درخشاں خدا کے واسطے انصاف تو کو
 نامہ لکھی پہ زوال اس و شد کہیں
 نامہ لکھی میں کسی حرف

گودن

ہر ایک نیک و بد سے مل بیٹھنا بتان کا
سمجھو ہر شمع جسکو خلوت میں انچھی لیا ہے
غیرت نبھیں دسی حق نے معیوب جانو میں
ہم دل جلو نکا اوسکو کہ تو جانتے ہیں

لےتے ہیں جبکہ سود و آفاق سود شرب
تقویٰ کو شیخ حبی کے وہ خوب جانتے ہیں

چاہ کی غرق تجھے ہو یہ لگان ترے ہن
اب تو اس بحر سے جیو جی اُبھرا معلوم
نخت یوں ہی جو مری سیر حرم پہنچیں
وصل کی رات بھی محروم ہیں اک بوسہ کے
یاد کرستی میں تجلو میں جہان رویتلما
نغمہ میں تیری سہی جو کھتو ہیں سوا اے زبا

صاحبِ نعم اوست کہتے ہیں جو ہر سودا
دست و پا مار کے یہ گنگ جہاں ترستے ہیں

<p>اُس سرور قد کی دوستی میں کچھ غم نہیں اُس شگدل کو حال پہ میرے نہ آیا رحم یا قوت لعل یار سے بہتر نہیں ملے</p>	<p>مختل محبت آہ مرا بار ورنہ نہیں اے آہ و نالہ حیف کہ تم میں اثر نہیں ہر جوہری کو اسکی پہ کھمکی نظر نہیں</p>
--	--

ہوتے ہو دور اس سے جو دل کو جلا کرین
 پریا جنون کا لینے ہم سے کس کی یہ تعبیر
 باروگر بہار سے مارا بے بسلا کرین
 دوڑ کر مست ہیں اور نہ ہیں
 ہوا کا لٹا ہوا سے اپنے خلا کرین
 ہوتا

کجی پر کیا میان قافی کا میں اعلام کہ میں
 بطن یا دیر تری دم کہ زبا بود کا میں
 کجی پر کیا میان قافی کا میں اعلام کہ میں
 بطن یا دیر تری دم کہ زبا بود کا میں

سودا تھی بدون گامین کار تو ادلی
شہری غزال یہ جو کسی سے ہلا کرین

کسیکی دیکھ کر شاید جہان میں سر نہ کھین
 بزور اپنی بیان دور و نسی ہوا کسی سکھین
 بسان دستہ نرگس نہ سرتا پرتی سکھین
 تری لفون کر کیا کیا ایک شفت کی سکھین
 قدم تیری کو ملتی ملتی عالم کی کسی سکھین
 پلٹ کر پھر طرف گدی ہی لگا کی کسی سکھین

مجھے معلوم یوں ہوتا ہو میری جی تھی کھین
 خدا جانے کہ حرکت دیکھ کر مجھ کو وہ کل جائین
 ہجوم از بس تاشائی کا تیری قدر ہی ہر پاس
 مری آنکھیں جو میں ہر پیرین کو کی تجھ ہی
 نقاب بے در کر چہرے کس سے چھو چھاپا ہی
 ترا وہ حسن دلکش ہی نکلتے جسکو کو گھر سے

مرے رونیکا آگے یا رکے ہر دم یہ باعث ہی
دکھاتی ہیں نادہ سودا یہ اپنی بکسی کھین

درینچہ نہ پیر جا کر سوال حسام کرتا ہوں
 جہاں جس بت کو دیکھو ہوں نہیں اپنا رام کرتا ہوں
 کہ مستی از نگاہ ساقی گلغام کرتا ہوں
 تو کر رہ دار گلشن سے تلاش دام کرتا ہوں
 کسی سے جا کر اگدال در قرض و دام کرتا ہوں

طلب میں سلطنت جم کی نہ صبح و شام کرتا ہوں
 پرستار خدا کہ کیا بزمین کام کرتا ہوں
 روا کہ باز پر مختب ہر مجھپہ ای زاہد
 جو آزادی میں یاد آجای ہی لذت گیری کی
 جودل تھا کر دیا پال تو ذاب جو میں چاہی

کجی پر کیا میان قافی کا میں اعلام کہ میں
 بطن یا دیر تری دم کہ زبا بود کا میں
 کجی پر کیا میان قافی کا میں اعلام کہ میں
 بطن یا دیر تری دم کہ زبا بود کا میں
 کجی پر کیا میان قافی کا میں اعلام کہ میں
 بطن یا دیر تری دم کہ زبا بود کا میں
 کجی پر کیا میان قافی کا میں اعلام کہ میں
 بطن یا دیر تری دم کہ زبا بود کا میں

کجی پر کیا میان قافی کا میں اعلام کہ میں
 بطن یا دیر تری دم کہ زبا بود کا میں
 کجی پر کیا میان قافی کا میں اعلام کہ میں
 بطن یا دیر تری دم کہ زبا بود کا میں
 کجی پر کیا میان قافی کا میں اعلام کہ میں
 بطن یا دیر تری دم کہ زبا بود کا میں
 کجی پر کیا میان قافی کا میں اعلام کہ میں
 بطن یا دیر تری دم کہ زبا بود کا میں

چون من پھر نہ بیٹھے شاخ گل پر چو گل لیل
 جو اس گل رو کے کوچ کا خوش فاشاک دکھلاؤں
 پہل اٹھ سایہ دیوارم کو شیخ آنجہ تک
 تجھے نیکی قدرت زیر تاک دکھلاؤں
 پڑی دونوں کی ناگدستی میں جلتوئی سی
 گل و بلبل کو گروہ رو و آتشاک دکھلاؤں

پستش چھوڑ دو کعبہ کی سودا شیخ کر اسکو
 جو میرے دل میں بتا ہر بت میاں دکھلاؤں

روین واو

دماغ اصلاح دینے کا نہیں کدو ہلائی کو
 کہ فکر شعر و اسوقت میر و طبع عالی کو
 بغیر از بادہ سمجھوں نرم کو میں جلقہ نام
 تصور قالب بیان کروں مینا خالی کو
 ترا خط و کھیلوں بھولیں میں سب آگاہی
 کہ جو بون تیر کر کہیں تقویم ہاویاری کو
 کہو ہر سنگوں اس باغ میں کشت تعلق کی
 غم کا بیشتر ہونا جھکا دیتا ہو ڈالی کو

نقش مستیخ سے مجلس میں تو چھائی کا ڈالی
 راؤ یان کوئی سودا سی جلال آبادی

چہ بے کنہ چہ گنہ گاریہ نہ وہ ہو
 وہ شوخ قتل کو تیب ریا نہ وہ ہو
 بغیر یار ہو کیسا ہی کچھ تو مارین میں
 ہم ایسے ہونے یہ پیرا ریا نہ وہ ہو

قدر اداسا صبر علی حبیب
 شامی لازم کی کو تارہ یہ ہو وہ نہ
 غم لگائے نہ عالم پاکادمان دریش
 غم لگائے نہ عالم پاکادمان دریش

چون من پھر نہ بیٹھے شاخ گل پر چو گل لیل
 جو اس گل رو کے کوچ کا خوش فاشاک دکھلاؤں
 پہل اٹھ سایہ دیوارم کو شیخ آنجہ تک
 تجھے نیکی قدرت زیر تاک دکھلاؤں
 پڑی دونوں کی ناگدستی میں جلتوئی سی
 گل و بلبل کو گروہ رو و آتشاک دکھلاؤں
 پستش چھوڑ دو کعبہ کی سودا شیخ کر اسکو
 جو میرے دل میں بتا ہر بت میاں دکھلاؤں
 روین واو
 دماغ اصلاح دینے کا نہیں کدو ہلائی کو
 کہ فکر شعر و اسوقت میر و طبع عالی کو
 بغیر از بادہ سمجھوں نرم کو میں جلقہ نام
 تصور قالب بیان کروں مینا خالی کو
 ترا خط و کھیلوں بھولیں میں سب آگاہی
 کہ جو بون تیر کر کہیں تقویم ہاویاری کو
 کہو ہر سنگوں اس باغ میں کشت تعلق کی
 غم کا بیشتر ہونا جھکا دیتا ہو ڈالی کو
 نقش مستیخ سے مجلس میں تو چھائی کا ڈالی
 راؤ یان کوئی سودا سی جلال آبادی
 چہ بے کنہ چہ گنہ گاریہ نہ وہ ہو
 وہ شوخ قتل کو تیب ریا نہ وہ ہو
 بغیر یار ہو کیسا ہی کچھ تو مارین میں
 ہم ایسے ہونے یہ پیرا ریا نہ وہ ہو
 قدر اداسا صبر علی حبیب
 شامی لازم کی کو تارہ یہ ہو وہ نہ
 غم لگائے نہ عالم پاکادمان دریش
 غم لگائے نہ عالم پاکادمان دریش

ہوش و بکھاس تمھارا دادیہ ہوو نہ

سن لے جا عالم سر ہر کوچی میں ہر بازار تو
ترلف کو حلقہ میں ہی چون نقطہ پر کار تو
باندھ کر نکلا نگر یہ ٹیٹی دستار تو
گو کہ مہین باغ جہان میں خار ہم گلزار تو
جانی مکی فرصت ہمیں دی تار دیوار تو
جام دی ای دل برس ای دیدہ خوبنار تو

حال اُل پوچھے ہر کیا مجھے مرا اسی یار تو
اب نکل سکا نہیں ممکن تجھ پران سے دلا
ہو گیا آشفۂ سحر ایک اُس کو دیکھ کر
کچھ تو یہاں نسبت بُرو نکو دیکھو نہ اسی صبر
اگر تین تک خستہ ارمیا دتین دیشمین
گر نہیں ابھی میسر باقی و ابر بہار

زندگی اپنی اگر یہ نامہ صحت مجھ کو عنید

مان سودا عنہ کریر وقت یہ گفتار تو

جودل ٹوٹے کیے ہاتھ سے چوندیوں کا
کسکا دل کو اس باغ میں غور سندیوں کا
غنی جس کا نہیں چل رہا طالع منہ کیوں
جو چاہی ماہ نوہ چند ہودہ چند کیوں
برابر اس لب شیریں کی یار و قد کیوں

لہذا اس چشم کا پونچھو سے ناصح بند کیونکر ہو
 ملے جو غنچہ گل خاک میں یکایت تبسم سے
 فراہم مال و زر گھر میں کیا اپنی تو کیا حاصل
 مقابل ہو کر میری مہر و ش کے ناخن پہ
 صلاوت شہد سو بھی زیادہ تر جو کی آہن پہ

[illegible]

ایک عالم کو زمانے نے دیا کیا کیا کچھ
کسلی ملت میں گنڈی آپ کو بتلا اے شیخ
مجھ میں اور یاروں میں ہر ربط پسند آتش
پر کچھ میں نہ کہا اُس سے کہ دوران مجھ کو
تو مجھے گبر کہے گبر مسلمان مجھ کو
انکی جوشش نے کیا اُنسو گریزان مجھ کو

ریختہ اور بھی دنیا میں رہا اور سودا

یعنی دلپور جو کچھو کاوش دوران مجبور

میں ہو تو رکھوں آنکھوں میں اس آفت نکلا
جب غم کروں گمراہ کو بی دوست کیا رو
موجب مری بخش کا جو پوچھی تو یہ جان
ابروئے مژدہ نے نگہ یار سے یار و
اسرار خرابات سے وقف ہو جو زاہد
یہ رسم نہیں تازہ کچھ ای شیخ جہان
فاسح یہ صحیح راست کہو تھا کہ بجز داغ

۱۔ کسے دم تیج کا پیا سا پر کہ سودا

بسمل کی طرح تڑپ سے دیکھ آب روان کو

نشد اگر خطاتم این حق بین کیست و خجسته ی از او

بیکر بی بی یون تو بوس دوسر کسی کا نام
 جس دل کئی روز کا روبرو بیاں دستان
 چھوٹ کر تجھے نہ تیرا دی کسی کا
 تو میں لب بیز لاد کوئی بسا پر دل
 کو کئی روز تجھ کوئی بسا پر دل
 پیاری چاہیے نہ کسی کا
 مول

ہر کسب و کار میں سود ہوتا ہے
 سود ہوتا ہے ہر کسب و کار میں
 سود ہوتا ہے ہر کسب و کار میں
 سود ہوتا ہے ہر کسب و کار میں

کیا کروں پاکیزگی کا شمع لگاسکی سیان	بھیجوں ہون خواب دے جو کو میں خام کو
ست پیش کا طعمہ ہو کر کعبہ دل کا طوطا	دور کر لاری شیخ تن سے جامہ احرام کو
یہ شفق مست بھیجیو بار و خدا جانے فلک	پونچھے ہر دامن سے کسک تیغ غول شاہ کو
یہ کہیں دل دینے کی ہے تو کھائی ہر قسم	دل جو دیتا ہے کوئی تو جان کے آرام کو

کر کے توبہ ناصحا سودا اصلی کل ہوا	
آج پھرنی ہر مصلتا رکھ کر دو دو جام کو	

بادشاہت دو جہان کی جی جو ہو دیکھو	تیرے کوچے کی گدا کی سے نکھو دیکھو
آٹھ پیرا دسکو ہر نظارہ خوبان کی تلاش	کہیں یہ دیدہ ڈرون ہون ڈوبو دیکھو
کی میں جب عرض تمنا تو یہ ظالم بولا	پھر کے مجھ سے تو یہ بات تو رو دیکھو
خرمن برق زدہ کا ہون وہ دانہ کجھو	نہ کوئی مرغ چلے نے کوئی بودی مجھ کو
خشک رکھتی ہے کھو پیچ جو دامن تجھ بن	آستین چاہتی ہے خون سے بھگو دیکھو
کچھ کہیں گو کہ مخالف مرخص ہیں سودا	دون شبہ دے مجھے کہتی ہیں جو دیکھو

ہون کر بیان دل یار میں الفت کامل	
داغ نہیں دامن عصمت پر جو دھو دیکھو	

آلودہ زقطرات عرق دیکھ جبین کو	اختر ٹپ جھانکین ہر فلک سپر بن کو
-------------------------------	----------------------------------

ہر کسب و کار میں سود ہوتا ہے
 سود ہوتا ہے ہر کسب و کار میں
 سود ہوتا ہے ہر کسب و کار میں
 سود ہوتا ہے ہر کسب و کار میں

کجی بیا بین شکا سی کجی بیا بین شکا سی کجی بیا بین شکا سی کجی بیا بین شکا سی
 کجی بیا بین شکا سی کجی بیا بین شکا سی کجی بیا بین شکا سی کجی بیا بین شکا سی
 کجی بیا بین شکا سی کجی بیا بین شکا سی کجی بیا بین شکا سی کجی بیا بین شکا سی

چلتے تلوار تو آب روان کی سپر ہو نصیحت کرنے سے متعلقہ سبکی خیر ہو سوا مرغ دل کب عشق جوشن طیر ہو نہ لپٹے سے محبت ہو نہ مہر غیر ہو	نہ پوچھو قتل کرنے میں کس سے بر ہو یہ عاشق پیشہ عہد اس کی سمجھ میں نہ ہو شکا را نما از انسان کا ہر کبر جاوید ہو سہل آرام دل میری کا ہر ہفتی اس کی
--	---

کیا بگشتہ دین سے و اگر کس کا ذریعہ شکا کہ سہرہ چشم کا اب خاک راہ دین ہو
--

تو نہ دے تو شب ہر دے جیسے ہم کو شادی خوش باش کھی ہو اتفاق کو آدمی ہو تو ہم آپ میں ہو و کچھ فضل ہم کو کی چڑھو نظر دین میں عشاقی طرح عشق کی تیغ کا گھاٹل جو نہ ستاؤ نہ مجھے ہر کہ اب لاس کے دکھا دین اس کے تکیا ناص پونچھو عارض سے غرق اس کو تو یوں کشتا ہو من فیاض ہو گل کا کہ سحر خیز مہر	خالق ای صبح سلامت رستے میری دم دائم بحسب کیا دل جبار سے غم کو در نہ بد نام نہ کر کہ نسب آدم کو دیکھ ڈالا ہو سیک آن ہم اک عالم کو زخم الماس طلب لاسے ہو تم مرہم کو مت مضیعت ہو تب کر کے نصیحت ہم کو خیر چھوٹے میں دامن نہ دوں ناخرم کو جسکے دامن سے چھوٹے ہو گھر شہر کو
--	---

بادہ پیتا تو وہ اک لطف اٹھا سودا	فائدہ بنام بنائے ہو گیا حیرت کو
----------------------------------	---------------------------------

زار و ان کیون ان کیون ان کیون ان کیون
 عہد پر انسان کا مکان ان کیون
 کجی بیا بین شکا سی کجی بیا بین شکا سی
 کجی بیا بین شکا سی کجی بیا بین شکا سی
 کجی بیا بین شکا سی کجی بیا بین شکا سی
 کجی بیا بین شکا سی کجی بیا بین شکا سی

۱۳۲۵
 کجی بیا بین شکا سی

تازم شیدون سا جاکا نکین
 تازم شیدون سا جاکا نکین
 تازم شیدون سا جاکا نکین
 تازم شیدون سا جاکا نکین

[illegible]

ای کیمیاست سب هست نگاه
چون این که در مسطر نگاه
سایه زنی کاو الی سبحان
بیاید کوثر سخن نگاه
دور از دامن سخن نگاه
دون

نہیں

شادی آئینی نہ کر یا رنہ جانیکا غم
سینہ قانون و غنا نالہ و دل جو مفراب
دوستو حق میں ترقی و منزل اپنے
ضیافت و ناطا قتی و سستی رضا قانی

آری کیا کیا کہ نہ گہرا نہ بنا کیا کیا کچھ
نکلے ہر ساز محبت سے صد کیا کیا کچھ
کیا کہیں ہم کہ زمانہ سے ہوا کیا کیا کچھ
ایک گھٹنی میں جو پانی کے پڑھا کیا کیا کچھ

سیر کی قدرت خالق کی تبار میں سودا

مشت بجز خاک میں جاوہر کھلا کیا کیا کچھ

کمان وہ نور کا شمس و قمر میں ہر شعاع
 نظر کر دہ بنا گوش و گوشوار و نین
 غصیب جو ذرہ دل اس میں دیکھ تو کم ت بنا
 شکر سو کم نہیں آتا ہر گرم قطرہ اشک
 مہموم عشق کی تاثیر سے جلانا مارا
 سدا تلاش میں یار و ہر تاشین خج کر
 ند تو نالہ کی تکلیف ہر مصیبت مجھے
 طراجلون میں تین تہا گھر انہیں چھ بن
 تیکم کی ہر جھلک یا کہ گریبان پر

جو حسن یا رکا اپنی نظر میں ہر شعلہ
کہ بحر حسن کی ہر ایک گھڑ میں ہر شعلہ
کہ سنگ میں ہر شر اور شر میں ہر شعلہ
ہم عاشقوں کی مگر چشم ترمین ہر شعلہ
ترجی بھی اے نفس سرد سپین ہر شعلہ
یہ رات میں بخور کا سفر میں ہر شعلہ
کہ نالہ یان نہیں اس مشت میں ہر شعلہ
طرح اُجاق کر دیو اور دہن میں ہر شعلہ
کہ جیسے مہر کا جب سحر میں ہر شعلہ

وہ شہزادہ جیو جی حسن نہیں وہ حسن
نویا بہون نوخی سب چون اردین

فصل اول در بیان اسباب و احوال
 و در بیان اسباب و احوال
 و در بیان اسباب و احوال

[illegible]

شعلہ کا پتہ اچھا
نصیحت کے جن سے جیل میں
بیکہ بین عشق سے شکر
سکھایا کہ یوں نہ ہو
میں کا اپنی جی سبب شکام
جڑ رست کا انگلیان پر
جن زندگی پر کھنڈ کر کے
سکھایا کہ یوں نہ ہو

[illegible]

قزاقیوں نے ہندوستان میں
 اسلام کو بڑھانے کے لیے
 اس کی سب سے زیادہ
 ترقی میں بڑھ چکے ہیں

[illegible]

مست مجکو ڈرا دوا عظم عشر کی صحبت سے
 لڑا بد نے نہ کی تڑپن زندہ فکی شرارت سے
 مستی سے کجھوا پنے جزا اس دن خونگر
 یان محض شادی بھی غم سے نہ جدا بھی
 جو مردہ ہن شکل آنکھوں میں سطح زمین پر

غریب میں سودا کی ہر جاے بھلا اسکو

خامہ پد قدرت سے اوسکا ہر تراشیدہ

غم کا ہر سپر خواندہ اور درد کا پالیدہ
 اس رب کے طبیب اپنا موجب کوشش و کوشش
 مست مجبور ستانا دان آمان میں کھتا ہوں
 میں جو بربتون سے مل کھچتا تازہ نہ دیکھوں گا
 کپڑا ہی یہ تنگ اگر غم نے مری سینہ کو
 بھیجا تھا دیا یا اس کی مین نامہ شوق اپنا

مضمون جو طبیعت کا سودا کی چیز ہے
 دامن بق دم کا چھوڑے تن قفسیدہ
 ہی تیر قضا نادان آہ دل رنجیدہ
 آنکھیں مری امی ناصر میں کینہ ستم دیدہ
 دل سانس کے بھرنے میں ہوتا ہر خردیدہ
 کیا شرح کروں اس کی بہتر یہ وہ نشیدہ

جون سک لیے پھرتا ہو پڑی کسی بستی میں

قاصد کے یوں میرا ہے نامہ تحیدہ

[illegible]

درد و دل کوئی کہ جو اس نے چاہا
 ہر چیز کو اپنے ہاتھ میں لے لیا
 ہر چیز کو اپنے ہاتھ میں لے لیا
 ہر چیز کو اپنے ہاتھ میں لے لیا

<p>ہر چیز کہ سب عاشق مضبوط جوانی میں اترتا ہر دھواں ایسے سودا سوچا روانہ</p>	
<p>یان مغزہ ہی چمکتا ہے فقط گرد کو ساتھ زخم کی طرح زمانہ میں تو کاٹ اپنی عمر کس طرح خانہ گردوں کی بنا ہو چمکے قدر نہیں دولت دہی کی تجھ کو در نہ من و دل ہو کجا یہ سب اطوار ان تیغ چوبی و کمان قبضہ فولاد و نمب ہم کہاتے ہیں تری بندہ کی زریہ پارس صبر ہم آج چمن میں لب لبو سودا</p>	<p>جلوہ گر نور ہی خورشید کا ہر فرد کو ساتھ خندہ با گریہ جو کچھ ہو دی سوٹک کو ساتھ معنی اس بیت کا کہ ہم ہیں ہوا و درخت زر کو نسبت نہیں عاشق گریہ کو ساتھ چوٹ کھاتی نہیں وہ نرد جو ہر زور کو ساتھ نہ رہی صاحب جو ہر کچھ نامور کو ساتھ گل نے بلبل کو خریدایا زور و درخت کو ساتھ شعر میچا وہ یہ پڑھتا تھا نیت درویش کو ساتھ</p>
<p>دل کو چاہا میں کہ خالی کروں مانند جاب ہو گئی جان ہوا اک نفس سرد کے ساتھ</p>	
<p>شہنی تھی جام کی سو گئی جان ہم کو ساتھ اکٹھا ہوا نہ قافلہ دنیا میں اس سودا کیا ربط خوری سے کہ مانند طفل شک</p>	<p>وابستہ ہو طلسم جہان انہو دم کو ساتھ جو یان ہو اٹھ چلا سو گیا درد و غم کو ساتھ پائی ہو پردش مرے دل ڈال کر کو ساتھ</p>

سودا غلام لطف و محبت و دردمند
 سودا غلام لطف و محبت و دردمند
 سودا غلام لطف و محبت و دردمند
 سودا غلام لطف و محبت و دردمند

۲۵۱

نائب کا قلم و دست و پا
 نائب کا قلم و دست و پا
 نائب کا قلم و دست و پا
 نائب کا قلم و دست و پا

[illegible]

دل کو ٹکڑے نہ کراؤ آئینہ رو ہاتھوں
 روٹھ چلتے ہیں اگر ہم تو وہیں سرودفا
 ہاتھ کیونکر نہ میں اس شک سے کاٹوں
 فرست اتنی نہیں رکھتی گل و غنچہ کی بہا
 تجکو بسح کی خبر ہے کہ نہیں ای یعقوب
 شب تری بانوں و آگستی چڑھی چڑھی
 ناصوتا رہتا رہا اب کے کروں کا اسکو
 شیخنا بزم من رہدوئے چھیا انی لیش

جنس یہ وہ نہیں جو ہو دی رفو ہاتھوں ہاتھ
کھینچ لیجاتے ہیں پھر یار کے کو ہاتھوں ہاتھ
لے گیا شانہ تری زلف کی بو ہاتھوں ہاتھ
مجلو ہو چاد و مخان جام و سبو ہاتھوں ہاتھ
بک گیا مہر مین رہ روئے کو ہاتھوں ہاتھ
ایک ہر دزد خال بندھ لے تو ہاتھوں ہاتھ
گو کیا تھے گریبان کو رفو ہاتھوں ہاتھ
گر تبرک ہی یہ لیجاو دین گرو ہاتھوں ہاتھ

شاہ مردان تری امداد کرینگے سودا

باندھ سے چل کے جہتیرا ہو عدو با تھون ہا

مجھے پرے پھر ناتواں بہت تحفہ
بہار کو تجھ غم کے دینی تھی دوا کو لی
دیجیے شفا جنکے ہوئی ہر مریض کو
اعمال مرا کہ مغرور کیا او کو

مقتول قتل او پر اس را بہت تحفہ
کیا کہ غرض تھے وہ غمخوار بہت تھے
رہتا ہر آن آنکھوں کا پیار بہت تحفہ
اغیار تو تھے ہی تھے پر پیار بہت تھے

اول معنی زمین ہے لہٰذا زمین پر سورہ کا

اس غنچہ میں بھول دی گزرا بہت محض

چشمتو کو بڑی دل میں اویسے
 چپ ہو تو بڑی گرفتار سوئیے
 خاموشی میں وہ خوبی گنجائش
 کے تفصیل سے غنوار ہے
 غم اس کی زور و طاقت دیکھا تو
 صبر و دل و دین اپنے دوچار سوئیے
 بے جا جب میں رقیب اپنے دوچار سوئیے
 اس کو شکوہ کیا کہ غم کی طاقت
 اب شمع کی بجھنے میں چو کیوں نہ آتی
 سن غم کو سوزہ مار دے تار میں
 غم کی طاقت میں وہ شہر اشعار سوئیے
 دیکھا کہ جس میں غم نہ ہو
 مگر کیا بس جس میں غم نہ ہو
 رفیق سدا کے درمیان تو
 سکھانے کے لئے وہ وہ وہ

من و اسرار عشق کا فتنہ ہو کہ اس کی بے پرواہی
 زبان عشق کی گونج ہو کہ اس کی بے پرواہی
 اس کی بے پرواہی ہو کہ اس کی بے پرواہی
 اس کی بے پرواہی ہو کہ اس کی بے پرواہی

فناک نشینی کی راہ یوں کہ ہو کر فنا	اوستی نہ جا کہ جسے جو نقش قدم واہ
کنے کے ریختے جو کوئی سودا بیچ	اوستی زمین سے ہوتا لوح و قلم واہ

شیخ تو کہے کہ پونچے ہر کرامات کی راہ	حرم دل کو جو پہنچا سو خرابات کی راہ
ہرگز اس بیت میں نہیں وعدہ خلافتی باز	کس نے روکی ہر مری قبلہ حاجات کی راہ
زلف کے پھر نیسے دل چاہہ دقن میں رہا	اسیے کتے میں چلنی ہر مریات کی راہ
پھوٹ نکلے ہر مری پشت قدم پر رخسار	آہ پیدا نہوئی اسپہ ملاقات کی راہ
اے دل اوسکے تو نہو بات نہ کیسے مل	وہ دہن تنگ ہوا تا کہ گیس بات کی راہ
کس صنم سے یہ بھلایا ہر طریق دین کو	اپنے زاہد نے فراموش کی اوقات کی راہ
نامحسوس دل تو گھر اسے پہ دیا میں اٹھو	پر نہ سمجھو زہرہ عشق مدارات کی راہ

باز آچھرنے سے تو کوئی بتان کے سودا	جب نہ تب چلتے ہیں دیکھا تجھے آفات کی راہ
------------------------------------	--

روحِ ثناء تھانی

نہ دی عاشق نہ دی مشوق نہیں ہر کچھ غامی	عبث لی ہے اب بنیامین سر پہ پہنای
--	----------------------------------

یہ جواب زنجاری ہے کہ میں نے
 دیکھا ہے جو ہر مری کی نظر آتی
 دیکھا ہے جو ہر مری کی نظر آتی
 دیکھا ہے جو ہر مری کی نظر آتی
 دیکھا ہے جو ہر مری کی نظر آتی

دل اس کی بے پرواہی ہو کہ اس کی بے پرواہی
 دل اس کی بے پرواہی ہو کہ اس کی بے پرواہی
 دل اس کی بے پرواہی ہو کہ اس کی بے پرواہی
 دل اس کی بے پرواہی ہو کہ اس کی بے پرواہی

نک عینی کو تکرار صد انظار ہو
 دل میں پستی کے نہ چھوڑا نہ غم نہ ہو
 دل میں پستی کے نہ چھوڑا نہ غم نہ ہو
 دل میں پستی کے نہ چھوڑا نہ غم نہ ہو

نامہ کا جواب اپنے آئے نہ کچھ دیکھا
 کرتے ہو مداد اکب یار غم اپنے کا
 دل پھیر نہیں سکتے تجھے وہ عالم گز
 ہو گردش چشم اسکی حلقہ در مشر کا
 اس باغ میں اک گل کو خندان کہیں کچھ
 کی عمر بٹ ضائع خدمت میں ہوں کی
 دیکھی نہ بنا منہ وہ قصر فریدون کی
 صنعت کی مصور نے کھولا جو مرقع کو

اُس زلف کو جب دیکھا میں ہاتھ میں سوداگر
 پھرے ہوئے ہاتھی کی زنجیر نظر آئی

یا کا جلوہ مرے کیا شہر آفاق ہو
 ذات پر اُس شوخ کو بس ختم ہو معشوقیت
 ان لبوں کو قابل دشنام مجھ جینین
 صبر اس سے زیادہ کرنا کام ہو ایوب کا
 فائدہ اس ہرگز کوئی سو بھلا نام تجو

نہ سو دوا کا زور نہ کافور نہ بیدر
 جب یا منہ اٹھا کر زلف سے بال بیدر
 نہ دین میں ہم تو بیخ و برباد ہو
 نہ دین میں ہم تو بیخ و برباد ہو

دل تو اسے کی تو پست نہ کرے
 دل تو اسے کی تو پست نہ کرے
 دل تو اسے کی تو پست نہ کرے
 دل تو اسے کی تو پست نہ کرے

۳۵۵

کجا سو نیا ہر زمانے کے تین قسمت نے
 لیکے کہے سے کیا سیر میں سنا تاک
 ذکر کو عیش کے کتے ہیں کہ ہر نصیحت
 زلف میں تیری میں اسو سطر دل سو نیا ہر
 کیوں ہر خاموشی طح چمن میں بلبل
 کام دیکھا میں بہت مانی وہ بزدل کا یار
 نیک و بد سے نہ کروں اپنی لکھو کاشکوه

دست نامزد میں شیر بہت اچھی ہے
 خانہ دل ہی کی تعمیر بہت اچھی ہے
 ہجر میں وصل کی تقریر بہت اچھی ہے
 اس دیوانہ کو یہ زنجیر بہت اچھی ہے
 ترے نامے کی تو تاثیر بہت اچھی ہے
 آنکھوں میں تیری یہ تصویر بہت اچھی ہے
 جو کہ قسمت کی ہر تحریر بہت اچھی ہے

جتنے میں کام ترے سو نپ خدا کو سودا
 تیری تدبیر سے تقدیر بہت اچھی ہے

عاشق تھا کبھی تجھ پر یہ پھل تو وہی ہے
 خورشید کو کیا روج تر چہ وہ ہو
 کب کر کے وقع اداسے ہو جو کچھ کام
 ہو دینگے تر کو چرچ میں یوں دل تو ہزاروں
 خواہو تو تبدیل کر آگے تھی جو تجھ میں
 کیا فائدہ گر خلق پہ ظاہر ہر حال

گو عشق نہیں اس میں دل دل تو وہی ہے
 عکس آئینہ میں دیکھ مقابل تو وہی ہے
 گو زخم نہ معلوم ہو قاتل تو وہی ہے
 میرا جو دل کیا نہیں ہو سہل تو وہی ہے
 اب میری ملاقات کی اہل تو وہی ہے
 جو چاہے آگاہ سو غافل تو وہی ہے

کجا سو نیا ہر زمانے کے تین قسمت نے
 لیکے کہے سے کیا سیر میں سنا تاک
 ذکر کو عیش کے کتے ہیں کہ ہر نصیحت
 زلف میں تیری میں اسو سطر دل سو نیا ہر
 کیوں ہر خاموشی طح چمن میں بلبل
 کام دیکھا میں بہت مانی وہ بزدل کا یار
 نیک و بد سے نہ کروں اپنی لکھو کاشکوه
 دست نامزد میں شیر بہت اچھی ہے
 خانہ دل ہی کی تعمیر بہت اچھی ہے
 ہجر میں وصل کی تقریر بہت اچھی ہے
 اس دیوانہ کو یہ زنجیر بہت اچھی ہے
 ترے نامے کی تو تاثیر بہت اچھی ہے
 آنکھوں میں تیری یہ تصویر بہت اچھی ہے
 جو کہ قسمت کی ہر تحریر بہت اچھی ہے
 جتنے میں کام ترے سو نپ خدا کو سودا
 تیری تدبیر سے تقدیر بہت اچھی ہے
 عاشق تھا کبھی تجھ پر یہ پھل تو وہی ہے
 خورشید کو کیا روج تر چہ وہ ہو
 کب کر کے وقع اداسے ہو جو کچھ کام
 ہو دینگے تر کو چرچ میں یوں دل تو ہزاروں
 خواہو تو تبدیل کر آگے تھی جو تجھ میں
 کیا فائدہ گر خلق پہ ظاہر ہر حال
 گو عشق نہیں اس میں دل دل تو وہی ہے
 عکس آئینہ میں دیکھ مقابل تو وہی ہے
 گو زخم نہ معلوم ہو قاتل تو وہی ہے
 میرا جو دل کیا نہیں ہو سہل تو وہی ہے
 اب میری ملاقات کی اہل تو وہی ہے
 جو چاہے آگاہ سو غافل تو وہی ہے

کجا سو نیا ہر زمانے کے تین قسمت نے
 لیکے کہے سے کیا سیر میں سنا تاک
 ذکر کو عیش کے کتے ہیں کہ ہر نصیحت
 زلف میں تیری میں اسو سطر دل سو نیا ہر
 کیوں ہر خاموشی طح چمن میں بلبل
 کام دیکھا میں بہت مانی وہ بزدل کا یار
 نیک و بد سے نہ کروں اپنی لکھو کاشکوه

کجا سو نیا ہر زمانے کے تین قسمت نے
 لیکے کہے سے کیا سیر میں سنا تاک
 ذکر کو عیش کے کتے ہیں کہ ہر نصیحت
 زلف میں تیری میں اسو سطر دل سو نیا ہر
 کیوں ہر خاموشی طح چمن میں بلبل
 کام دیکھا میں بہت مانی وہ بزدل کا یار
 نیک و بد سے نہ کروں اپنی لکھو کاشکوه

کجا سو نیا ہر زمانے کے تین قسمت نے
 لیکے کہے سے کیا سیر میں سنا تاک
 ذکر کو عیش کے کتے ہیں کہ ہر نصیحت
 زلف میں تیری میں اسو سطر دل سو نیا ہر
 کیوں ہر خاموشی طح چمن میں بلبل
 کام دیکھا میں بہت مانی وہ بزدل کا یار
 نیک و بد سے نہ کروں اپنی لکھو کاشکوه

پوچھا بدین سودا کو اس کا پتہ لکھو
 میں نے کہا کہ میں نے اس کو نہیں دیکھا
 پوچھا بدین سودا کو اس کا پتہ لکھو
 میں نے کہا کہ میں نے اس کو نہیں دیکھا
 پوچھا بدین سودا کو اس کا پتہ لکھو
 میں نے کہا کہ میں نے اس کو نہیں دیکھا

میں بندہ ہو گیا سودا اب اس نر خالی کا
 کہ بار اپنے کو سمجھوں ہوں مگر پہلو میں بیجا

نامع جفاے عشق اگر میں سہی سہی	تو نے بھی کچھ زراہ نصیحت کی گئی
دریا عیش کیا میں تباؤن کہ بسکریج	کشتی چرس ہر عقل کی تری ہی ہی
یہ دل نہ کھول زلف سے ظالم خدا کو ان	لاکھوں گرہ جہان میں تو یہ بھی رہی ہی
پر تری ہی تیرے ہاتھ کو ہر اکیدم قریب	ہنسنے بھی گو کہ متری ذرہ کی گئی

سودا تو پہر کی تری سمجھو آفتاب
 کہتے ہیں گو کہ او سکون مل سب ہی ہی

بیار کی آج سچے سر شام خبر لے	اس رات خدائی ہو تو ظالم وہ ہو لے
پہنیر سن آ کے تجھی بولیں گے عشاق	قرآن کی صورت جو خط اس کچھ پہن لے
ہر تنگ زمانے میں بہت عمر کا عمر	اسین عمل نیک کیا چاہے تو کر لے
دکھ دو نہ کسی دل کے تین باغ جہانیں	گر نخل حیات اپنے سے چاہے کہ تر لے
خاک اسکی پر کچھ پر جو کوئی جوہری خوشخ	آگے لب و دندان کی تری لعل کر لے
جون خرم ہوس عمر اب کی میں مجھ کو	اسوم کی تنہا ہو جو تجھ پاس گزر لے
دیکھ اسکو اکیلا جو کیا عرض تنہا	بولا کہ تجھے خیر کچھ اپنی خبر لے

سودا کو اس کا پتہ لکھو
 میں نے کہا کہ میں نے اس کو نہیں دیکھا
 سودا کو اس کا پتہ لکھو
 میں نے کہا کہ میں نے اس کو نہیں دیکھا
 سودا کو اس کا پتہ لکھو
 میں نے کہا کہ میں نے اس کو نہیں دیکھا
 سودا کو اس کا پتہ لکھو
 میں نے کہا کہ میں نے اس کو نہیں دیکھا
 سودا کو اس کا پتہ لکھو
 میں نے کہا کہ میں نے اس کو نہیں دیکھا

سودا کو اس کا پتہ لکھو
 میں نے کہا کہ میں نے اس کو نہیں دیکھا
 سودا کو اس کا پتہ لکھو
 میں نے کہا کہ میں نے اس کو نہیں دیکھا
 سودا کو اس کا پتہ لکھو
 میں نے کہا کہ میں نے اس کو نہیں دیکھا
 سودا کو اس کا پتہ لکھو
 میں نے کہا کہ میں نے اس کو نہیں دیکھا

یمن کما امس شیخ یوم علی بن ابی طالب
 ههس سیکون بولاد لاسی نو علی بن ابی طالب
 ایا پریا خن اهر گنه باندی اقا بار
 حسن دیوس حق جی کما سوزین چا
 اب و نسود اکی سیک و می پریا
 جو کوی هوشیخ دوز اهر کما سوزین چا
 نه تریس دامن کانه جی سوزین چا
 پیردیا فونین شینا کما سوزین چا
 کریمان عالم دوز حسن چا

جب اس چمن میں چھوڑ کے ہم نشان چلے
کیا بے لیا تھا بنے اُبھتا جو کوئی خار
سہرات میں ہر ایسی کتر پوت امسکیاد
غافل تھاری آہ سے رہنا نہ بے خطر
جانیکو اپنے گھر سے کہ تھا توادر ہم
سینہ مفارقت و نہور تنگان کر داغ

--	--

جاتے ہیں لوگ قافلہ کے پیش و پس پلے
کہیں صبا سلام ہمارا ہمارے
ای غنچہ آنکھ کھول کے ٹک توچن کو کچھ
تیرے سخن کو میں اسیر و چشم ناصحا
نکلا جودل سے نالہ تو سینہ دو ڈھونڈ
صبا داب تو کیجھ قفس سے مہین رہا

کام اس گلی میں سیپہ سوار گزریا

[illegible]

سیر کر باغ کی حسینِ وقت پھر مدہ نگر دو
کیا کہوں اس دلِ صد پارہ کا غنچہ کو
یار کا ہر وہ بنا گوش کہ جسکے آگے
تابہ نقد دو جہان اُسکو نہ بچیں عطلہ
بیقرار و نکوترے چینِ کمانِ عبدازرگ
شعرویان کی اگر اٹھ چلے تو مجلس سے
کوہِ عشق میں ثابت جو رہی تو باہین
مار ڈالو تو نہ اک مرغِ چین میں ٹھہرے
کھو اس سے کہ سخن جسکے ذہن میں ٹھہرے
تاب کیا ہی جو صفا و رعدن میں ٹھہرے
بو تہ زلف کی گر شکِ ختن میں ٹھہرے
ایک اُنہیں نہیں ایسا کہ گفن میں ٹھہرے
نہیں امکان کہ تاشع لگن میں ٹھہرے
مانین عاشق نہ ادھی جو کوئی سن میں ٹھہرے

لہ زبان سے تری الفاظ نہ بندش ماورین
معنی کسطح سے سورہ اگر سخن میں چھ

کیا کیا تھے چاؤ دل میں پکڑتے تھے دم
مغل تری مبارک ہو نزد دوستو کو
ای چنچ سفلیہ پر در آسان پہ مہر
امق بہن وہ جو تیری بھولین کجروی پہ

مینا و ساغر و موسیقی و مطرب و نغمہ
یہ ساری خوبیاں ہیں سوداگر اگر دم قدم

سیر کر باغ کی جس وقت پھر وہ گلد
 کیا کہوں اس دل صد پارہ کا غنچہ پوان
 یار کا ہر وہ بنا گوش کہ جسکے آگے
 تابہ نقد و جہان اسکو نہ بچیں عطہ
 سیمار و نکو ترے چین کمان ابداز گ
 شعریان کی اگر اٹھ چلے تو مجلس سے
 کو پچھ عشق میں ثابت جو رہ تو بائیں

مار ڈالو تو نہ اک مرغ چین میں ٹھہرے
 کہو اس سے کہ سخن جسکے ذہن میں ٹھہرے
 تاب کیا ہو جو صفاد رعدن میں ٹھہرے
 بو ترے زلف کی گرم شک ختن میں ٹھہرے
 ایک انہیں نہیں ایسا کہ گفن میں ٹھہرے
 نہیں امکان کہ تاشع لگن میں ٹھہرے
 مانیں عاشق نہاوسی جو کوئی سن میں ٹھہرے

کر زبان سے تری الفاظ نہ بدش بادین
 معنی کس طرح سو و اگر سخن میں ٹھہرے

کیا کیا تھے چاؤ دل میں آؤ تو عدم سے
 محفل تری مبارک ہو زرد و ستون کو
 ای چرخ سفیر پر و راو آسمان سپہر
 احمق ہیں وہ جو تیری بھولیں کج روی یہ

مینا و ساغر و موسیقی و مطرب و نئے
 یہ ساری خوبیاں ہیں سو و اگر دم قدم

[illegible]

یہ صحن ہوا تھی تو بھین چاہے کسی
کسی کا راب نہ کسی قتل دعا کی
سپا ہی میں پڑا وہ خواہ کسی
راست و غلط کو جو درخواہ کسی
کی گندنا ہے جس سے راہ کسی
دنیائے کجیوردرستی شکایتی قرارام
وہ شے دے کہ عشق سرسوی

<p>بند و ہین ان پنجہ مسخرو کو خیال خام کے کہ نہیں سکتا دلاعلات میں انجام کے اسکی رزاقی ہی دی ہو ورنہ کسکو کام کے اسکو لگ جاتی ہی دن جاتی رہو آرام کے اہل دل گریست تھوہین تو ایسے جام کے</p>	<p>بسے دیوانو کئے عاقل در پر تدبیرین عشق کا آغاز تو چون توں گزرتا ہو یک نے تلاش دین ہو مسخرو اور زدنیا کی فکر گذر و تھی آرام سے جب تک نہ تھا دل مبتلا ساغر دل خون سے مالا مال رہتا ہوا مرا</p>
<p>مست جوہین گر نگاہ ساتی گفتم کہ پڑ جائیں اگر چشم کے ناسو کسو کے یہ شیشہ دول ہاتھ سے ہو چر کسو کے تس پہنچی نہیں چشم میں منظور کسو کے جس روز پڑا دل سو کوئی دد کسو کے بانہ سے ہوئے ہیں داق یہ دستور کسو کے تجہ نہ رہے گھر میں ہو مستور کسو کے بلکہ وہ پڑا کاتے جو زبور کسو کے دیکھی ہیں مگر چشم وہ منظور کسو کے</p>	<p>ہو بہار انکی نگاہوں میں سو دوا چارصل پہنچے نہ کبھو اشک وہ مغرور کسو کے تو کہے ہمیں سخت نہ بدنام ہو نامح قسمت کہ دل اپنا میں کیا پس کر ستر ہو چشم کو کیا ہی جو نزدیک تو چہر کیا عاشق پہ تندی ہو کوئی چرخ سو ایجا چہر کاتی ہو کیا دختر ز شیشہ میں آنکھیں پلکوں کو تر و نیش کے مارے نہ کر اہین وٹھلے جو علی بابے ہو گزس کی یاد گرد سو دوا تو عبث رہتا ہی ہو سکو میں گز</p>
<p>وہ ساتھ شب روز ہر سرور کسو کے</p>	<p></p>

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

پہر مافی سے نہ جات نو سن پائی
منظومات اجابت پر ہو شب کو نین
ہو رہ سکھ کہ غم بایات نو سن پائی
دل مراد یزید کی دیر نگاہ آد سنی

اسی چمن بین برادر اوقات
سازگے جو چمن غلام کو کرم جا پہنچا

آرس

[illegible]

<p>ہر طرح خون جگر کا غنچہ گل کی طرح آنکھ ادھر کھولی کہ اب پیالہ دھریا</p>	<p>ہر خطاب بر نشو و نما خطر بار ہے جون تون سیٹ کرین گرہ دور کھا ہوئے</p>
<p>گلزار کی خرابی کے در پر بہا رہے سو ٹکڑی درمہ تھے سیدل غنچہ دار ہے</p>	<p>اب رہا رہ چمن حسن سے پر ہے یاں زلف و غال و خط بھی ہوا مشکبار</p>

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بیمار استانی بیل خراسان
و شعله کلات و قزوین
و لایق آباد و کرمان
و سمنان و اصفهان
و زنجان و تبریز
و ارومیه و همدان
و ری و تهران
و مشهد و شیراز
و یزد و کerman
و بندرعباس
و مکه و مدینه
و بیت المقدس
و اورشلیم
و حلب و دمشق
و بغداد و سامرا
و واسطه و کوفه
و نجف و کربلا
و قم و آمل
و فیروزکوه
و ساکنان

محبوبین و کهر پرده کانی دی و تو سحر جان
 بلوری گردن از شکی نمک که کهر نوئی نظری در
 کسین ج بلک چنی ساعده دیتا هوا طح کا کسری پالی
 کعبه لگانه آتو آتو خیره لیک ای سیکالون
 کوئی جز عریضه چیتا می کن تور دیا بر که تو هم می
 گنی هر کی ساهی میدان جیسا ترگو نسی لگای سیکار
 جوبات ملوکی هر می شکا پتا بناد و محبه شرحین

جو میں سودا س جا کے پچھا تھی مجھے پس بھی من کی سندھ پر
یہ رد کے مجھے کہا کسی کے لٹک میں لٹ کر لٹک رہا ہی

<p>گوہر کو جو ہری اور صاف زر کو پرکھے وہ شخص بار خاطر ہرگز نہ ہو سیکا جو ہر نہوے حسین جہر شناس کہ ہر دور سخن کے خواہاں وہ یار میں جا نہیں خاطر میں وہ نہ لادین کہامی انہیسیان سمجھے کہ حشر عاشق معشوق کا ہی ممدان</p>	<p>ایسا کوئی نہ دیکھا وہ جو لبشر کو پرکھے جس کا ندیم ہوئے اسکی نظر کو پرکھے جو صاحب ہنر ہو وہ ہی ہنر کو پرکھے جن میں نہ جھوڑے تھے کوئی گھر کو پرکھے جو قطر ہاوی اشک مرثکان ترکو پرکھے ظالم اگر تو میرے بخت جگر کو پرکھے</p>
--	--

۳۰۲
 جہان میں جیسے کہ میں نے تم کو
 نیکو رکھا ہے اس کے برعکس
 ہر ایک کو غلامی میں رکھ دینا
 میں نے تم کو سب سے زیادہ
 عزیز رکھا ہے مگر تم نے
 میری طرف سے نفرت کی ہے
 میں نے تم کو سب سے زیادہ
 عزیز رکھا ہے مگر تم نے
 میری طرف سے نفرت کی ہے

[illegible]

یہاں سے دیکھ کر دل سے کہیں
یہاں سے دیکھ کر دل سے کہیں

کدو بن مرقف لاسکونہ مسری جاسز
 اموری میں اول ہوش کوہ لازم
 لکھنؤزی دور ویش پوروسی جاسز
 تمام

نو سلطان ملک ہو دی اگر ہو دی
 غنیمت ہو دی وہاں قوم عدس ہو دی اگر ہو دی
 ملک و مال ہو دی اس پر ملک ہو دی اگر ہو دی
 بنین شیان زیب کند دستان ہو دی اگر ہو دی
 کہ کردہ فضل گل میں نہ دارا ہو دی

ہر ایک خرد گلان میں برابر ہی جانے
 کہ حسین عارف خلقت کی بہتری جانے
 کہ جس سے کار خلائق کی اتہری جانے
 بسان ابر سر سایہ ستری جانے
 مساوی ازار امرا تا بشکری جانے
 نہ یہ کہ مرنے کو بجا سپہ گری جانے
 یہ کیا ستم ہو نہ آئین داوری جانے
 خیال اپنی میں سرور ہر کردی جانے
 خروں آپ کو سلطان خاوری جانے

مقام عدل چسبدم سریر آرا ہو
 وہی ہو راہ مبارک میں ادس گونہ نشین
 ملازمن سے نہ لاوی یہ اسکو ہر کار
 چمن ہر ملک و رعیت ہر گل انھو کی لیے
 ہمیشہ جو در کرم میں سمجھ ہر ایک کی قدر
 بجا جو طح سپاہی ہو اسکو سمجھو مرد
 جو شخص نائب داور کما می علم میں
 سوا سے ان سخنوں کو جوتاج زرین کو
 یہ فرخ تاج تو یوں نزد فہم جو سطوح

غرض یہ وہ غزل قطعہ بند ہو سو دا
 کہ اسکی قدر کوئی کیجز انوری جانے

کہ سمجھ میں یک منق باقی نفس ہو دی اگر ہو دی
 ہمیں تو یک نگاہ لطف بس ہو دی اگر ہو دی
 جو یوں تخم گل فو خار و رخس ہو دی اگر ہو دی
 تو سر پر سایہ بال گس ہو دی اگر ہو دی

مرے منور کی اسکو تب ہو دی اگر ہو دی
 کہ ان شفاق کا لازم نہیں دل کی تسلی کو
 زمین گشت اسیدنی کی ہو سر سبز کیا
 فلک کو وعدہ مجھ قسمت سے گر غل ہا کا

ہر ایک خرد گلان میں برابر ہی جانے
 کہ حسین عارف خلقت کی بہتری جانے
 کہ جس سے کار خلائق کی اتہری جانے
 بسان ابر سر سایہ ستری جانے
 مساوی ازار امرا تا بشکری جانے
 نہ یہ کہ مرنے کو بجا سپہ گری جانے
 یہ کیا ستم ہو نہ آئین داوری جانے
 خیال اپنی میں سرور ہر کردی جانے
 خروں آپ کو سلطان خاوری جانے

غرض یہ وہ غزل قطعہ بند ہو سو دا
 کہ اسکی قدر کوئی کیجز انوری جانے

جہان تار یک ہو دی اگر ہو دی
 کہ اس شفاق کا لازم نہیں دل کی تسلی کو
 زمین گشت اسیدنی کی ہو سر سبز کیا
 فلک کو وعدہ مجھ قسمت سے گر غل ہا کا

میرے جلد سود و اگر کوئی نہ دے تو میری جان بچاؤں
 میرا دل بچاؤں میرا دل بچاؤں میرا دل بچاؤں
 میرا دل بچاؤں میرا دل بچاؤں میرا دل بچاؤں
 میرا دل بچاؤں میرا دل بچاؤں میرا دل بچاؤں

آزاد کرتے تم ہمیں قید حیات سے	اسکے عوض جو دل کو گرفتار کر چلے
ہم تھک رہے ہیں اس کی ہر حرکت قیاس کے	بھیج گیا وہ کوئی جو ہمیں مار کر چلے
تو خوش رہو گھر پر میں جس شکل سے تو تم	دو چار نالے ہم پس دیوار کر چلے
اندوہ و درد و غم نے کیا غم جباہم	ہم کو عدم سے قافا لسا لار کر چلے
سودا نے اپنی خون کی دیت سے کی نگاہ	چاہے تو اپنی بات سے انکار کر چلے

پیارے خدا کو واسطے ملک اپنی دل کے بچ
انصاف تو کرو یہ کسے مار کر چلے

نہیں چلا جو اس سینہ میں کیوں جلتا ہے	دھوان نوک زبان سوات کر نہیں چلتا ہے
گھڑی گھر چلی کی سن کی سیراجی دہتا ہے	چلی تھی ہو رہی اچھ جتن دن یہ دھلتا ہے
ادا تو لگی دل کو پر اسکا ناز امی محرم	بخیر از جی لیے کا فری چپاتی ہو ملتا ہے
برنگ شیریشک آنکھوں سے میری خوش مار ہے	زبس ہر اتھوان آب آتش غم ہو چلتا ہے
اثر آہ میں ہر چند تو تاثیر نالے میں	پر اتنا ہے کہ ان دونوں سے سیرا دل چلتا ہے
مراو عید کی شب تاج اندوہ تندی تین	پڑا ایک مجب سنی کو اندر دل آچلتا ہے
مجھے تشنہ کیوں کر تلوں نام چہ نہکھیں ہیں	بس ان خانہ خرابوں کو کسو کا کچھ چلتا ہے
خیال نہ ہو مرگان میں یہ احوال ہر دل کا	کہ جیسے صید کو شاہین کا چنگل سلتا ہے

دل جان بچاؤں میرا دل بچاؤں میرا دل بچاؤں
 میرا دل بچاؤں میرا دل بچاؤں میرا دل بچاؤں
 میرا دل بچاؤں میرا دل بچاؤں میرا دل بچاؤں
 میرا دل بچاؤں میرا دل بچاؤں میرا دل بچاؤں

نہیں چلا جو اس سینہ میں کیوں جلتا ہے
 گھڑی گھر چلی کی سن کی سیراجی دہتا ہے
 ادا تو لگی دل کو پر اسکا ناز امی محرم
 برنگ شیریشک آنکھوں سے میری خوش مار ہے
 اثر آہ میں ہر چند تو تاثیر نالے میں
 مراو عید کی شب تاج اندوہ تندی تین
 مجھے تشنہ کیوں کر تلوں نام چہ نہکھیں ہیں
 خیال نہ ہو مرگان میں یہ احوال ہر دل کا

بی بی یوسف آبادان پیمبر وادان
 درین شکل و حسن سویری مذمت کرے
 دولت عشق اسکی شایان کی جہان
 زکریا سر و صفو کا ترستند کے صفو
 بی بی یوسف آبادان پیمبر وادان
 درین شکل و حسن سویری مذمت کرے
 دولت عشق اسکی شایان کی جہان
 زکریا سر و صفو کا ترستند کے صفو

چندت نفاسا سخت و برون کی
 سب پنج بیتی ہوئے ہر دلی
 جو بیتی ہوئے ہر دلی
 جو بیتی ہوئے ہر دلی

آکھٹھا کر دیکھ تو ای بار میری بھی طرف	کب سے ہوں میں منتظر صاحبِ ملامت کر کے
کھانکے تہا او سکر کوچو نہ تھکتا ہوں میں	دو قدم بھی کم نہیں یا دل نہ ہست کر لیے
حرف و غلط بکھو مسجد میں تو لایا میرے	ہو اذان ہر وقت کی مانعِ اقامت کر لیے
زخم سینہ کا تو بھرا یا ہو لیکن داغ دل	رہ گیا ہر دوستی کی یہ علامت کر لیے

ادسے کوچ میں تو کیوں جاتا ہر سو واکر	خلق کی سرلپے لینے کو ملامت کے لیے
--------------------------------------	-----------------------------------

نفا غل رہ زمانے سے بے بسی بیشک	کہ خواب پاسبان ہو گرگ کو طالع کی بیداری
یہ آنکھیں جو بے صدف کب انہیں باز نظر نہیں	عطا اس کی بنا نہ حیدر گانٹھ جو دریا کو چھری
نہیں وشدلان کو صحت و زنی ناہین	کہ نہ کو نان گا ہو پاؤ گہ آدھی گوی ساری
ہوا زاہد کو عشق خوش لبان ہی کو عالم میں	پڑی ہر آتش با قوت و فیض میں چنگاری
زخم داغ دل تو زن بدن میرے کچھ مجھ میں	بغل کو چو کی جون شمع کب تک بجھ جائے
مدار زخمی تیغ زبان کو نفع کیا تھے	نہیں مرہم پڑے یا جسم زخم سو کا

تشبہ رسم ملک عشق ہوں سو واکر لیتے ہیں	جہان جرم گم پر نقد جان رو دل گنہگاری
---------------------------------------	--------------------------------------

کہا جانے کس سے ہو گیا اس کی لڑی ہو	جس کوچ میں جا دیکھو تو اک لوٹھ پڑی ہو
------------------------------------	---------------------------------------

میں حال کو بیتی ہوئے ہر دلی
 جو بیتی ہوئے ہر دلی
 جو بیتی ہوئے ہر دلی
 جو بیتی ہوئے ہر دلی

۲۷۹

دل کو بیتی ہوئے ہر دلی
 جو بیتی ہوئے ہر دلی
 جو بیتی ہوئے ہر دلی
 جو بیتی ہوئے ہر دلی

دل کو بیتی ہوئے ہر دلی
 جو بیتی ہوئے ہر دلی
 جو بیتی ہوئے ہر دلی
 جو بیتی ہوئے ہر دلی

جریون لایچی دکھاتا ہوں قن و انت این کو بچو
چڑھا پھر شیخ مرکب پرتری گو بزند تہمین
ترا شاہین باین خمی از مر تا پات این کو
قیب اگر تری دیو مجھے بند رکھی گھر کی
مردیو نکلیے ہر تو تیا خاک و سکی ہر گھر کی
کہ سنگ آستان میری کو بچو قوم آزر کی

کیست خامہ تازی ہو ترا پر کیا کروں سودا
چلا وی سے تمام اد سکے عراقی کی ہوئی ترکی

جاسنا بزم تمعیش کا ہوسنا کی ہے
گدرا انسان کا یہاں سے جو بچا لاکے ہو
زخم شمشیر سے جو دست کی مین لذت یا
یہ تو بوطرہ سنبل میں نہیں ہے یہ جگہ
سر کو خراکے مصلے پر جو بیٹھا ہے شیخ
عشق وہ شہر ہے کہ مشوق ہوا عاشق کا
ہوش میں کیونکہ وہ حاکم رہا ہے جسکے
زاہد احقر ہبشتی پہ تری تو ہے نظر

عزم کئے کاتھجے حبیبی برای سودا
دل میں تین گہر و مسلمان کے اگر جاگی ہو

میں

کدو خاکی پر جھانک کر
 نظر ان ہوش آن بان پر
 کی غصیب آن بان پر
 قدر از ہر نظر میں
 باغی سی پھل کی
 کدو خاکی پر جھانک کر
 نظر ان ہوش آن بان پر
 کی غصیب آن بان پر
 قدر از ہر نظر میں
 باغی سی پھل کی

ہمت پہ فلک کے نہ کچھ چشم سیر کی	چاہا بھی تو کچھ اپنے ہی دم اور قد سے
یہ رنگ میں تصویر تیری ہر نزاکت	جسکو نہ کوئی دیکھ سکا دیرہ نم سے
خجالت نے کیا آبِ مدد کرتیں سودا در ریزی یہ کچھ یار ہوئی تیری قلم سے	
بنیہ کو دور کر رہ سینکڑاں سے	سوز شب فراق کو دیکھ اس چہرے سے
آغاز خط کا دیکھ کے رخسار پر ترے	شرمندہ ہو بہا رچلی روی باغ سے
بے باورہ یہ دہن بسخن آشنا ہو	جوں غنچہ لب کھلیں میں تجھار و باغ سے
گذرا ہر تو چمن سے کر بلبل کے اب گماہ	آتی ہر روی گل کی طرنگس دان سے

سودا اسودہ چاہے برا زخمت سلطنت اک کنج عافیت میں جو بیٹھا فراغ سے	
غفلت میں زندگی کو کھو کر شعور ہو	یہ خواب زیر سایہ بال طیور ہے
شمع و چہرے کو مری شب سے دور ہے	تو گھر میں ہو مری تو اندھیرا بھی نور ہے
دل کو مری ہے آہ سحر کی شگفتگی	غنچے کو گلستان میں جیسا سرور ہے
بلبل میں میں تیغ نگہ کسی جل گئی	جس گل کو دیکھتا ہوں سو زخونہ سرور ہے
موت کے کچھ عھاس کم اپنے عھاس کو شیع	گفتے نہیں یہ عقل کا امین و نور ہے

کدو خاکی پر جھانک کر
 نظر ان ہوش آن بان پر
 کی غصیب آن بان پر
 قدر از ہر نظر میں
 باغی سی پھل کی
 کدو خاکی پر جھانک کر
 نظر ان ہوش آن بان پر
 کی غصیب آن بان پر
 قدر از ہر نظر میں
 باغی سی پھل کی

وادعبل دل کی بیان سے میرا سین اتنی نہیں بلکہ
 کہ نام جو جیسے ہے اس روز خون
 یاد کرو میرا دل کی بیان سے میرا سین اتنی نہیں بلکہ
 کہ نام جو جیسے ہے اس روز خون

چہرین کی مدارات تھی تباہ و نسیم
 نہیں یہ سر و نہالہ دار مرگان نے
 پھیس کے باندھیں میا و بال و پر پیر
 نہیں کوہ موند کے سنا تھا قصہ عالم
 تھے عقدہ غنچون کو دل میں طعن لعل
 کو صبح غنچون کو تئیں عطر دان کھول دیے
 دلون پہ ہو کے صفت آرا نشان کھول دیے
 کہ تا کہ نہ یہ کوئی ندان کھول دیے
 لگے جو کہنے مری داستان کھول دیے
 نسیم صبح نے آدیاں کھول دیے

سودا نے تری دادی کی کچھ سو داسے
کو اڑھیا تے کے آدریمان کھول دیے

ساون کے بادلوں کی طرح سے بھری ہوئے
ایو دل یکس پر گڑی کدائی پر فربہ شک
پلکین تری کہاں نہ صف آرائی ہو رہا
آنکھوں کو تیرو کیونکہ میں باندھوں کہ غزل
بوندی کے جبہ ہر دوسرے بھرتی ہیں یکدگر
انصاف کسکو سونپے اپنا بجز خدا
نزدیک اپنی ہنس و مسرت کہ ہمیں تو منع
مجلس میں چھو کر دن کو جو جہوشی

[illegible]

بجلا بیان نکرسے جسے دل نہ کھولے
 اس نیکو حال کا کہنے کو اب اس کی
 حلف یا الف سے اس کا اس کوئی جیسا
 بیاں نہ کرے کہ اس کا دل نہ کھولے

بھصال دل کی شاہد ہو کیسی کہ جسکو شملہ پڑا ہو اتنا کیون تیری بھی زبا شانہ میں شیخ جی کو دائرہ ہی بھی اثبات کر کے تجھے ایک بات کہ نہیں ہا ہی یاد کوئی تیریں وقت تجھکو	تو نے دکھا دکھا کر اسکا لہو پیاس لکڑی کو تیری ان کی کیا اگر دھریا ایک چربال ہی ان وہ کاٹھ میں دیا لیکن نہ کہنے لگیو مجھ پر یہ طوطیا اکثر تو دس کے سر نہ دیکھا میں دیا
---	---

روئے کے تے سودا تاثیر کیا کہ نہیں عالم کے دل کو جن نے خوننا سا کر دیا
--

ارض و سما شفق نے لوہہ میں بھر دیا سینہ اب اپنی دل پر کرنے لگا تکی جن گل ہی مجھ پہ احسان کیسا تو ازل کا کس سے کہوں بتا کیوں ٹھنک لے ہی کا دل پر کب جو ہمارے تجھ کو نہ رحم آیا یا رو فلک جو مجھ کو احسان کش کر دی اسکی بڑی عنایت ای دل ہی یہ کہ جسکو	یاد دل کس نے جا کر خالی کہیں کیا از بسکہ زخم اسکا چھٹا ہو اور سیا میری لہو سے مجھ کو اک جام بھر دیا ان کا فون نے میرا دل لیکر جی لیا آئینہ کو جو دیکھ حیران دیکھا تو دیا اس سفلے نے کہو تو ایسا وہ کیا دیا جو غنچہ سو جگہ سے پوند کر دیا
--	--

سودا سیہ کہا میں کچھ ذکر کر گئی خاموشی نے تو تیری عالم کا جی لیا

عذرت کہ جس نے نہ کھولے
 شمس در احاطہ نہ کھولے
 تشنگان جام جو سو واہ
 بیاہ یا بلبل جو سو واہ
 اس دشت کے شجر کو سو واہ
 سحر خیز کو سو واہ
 ۳۸۹
 ہر درد جھٹل کا چمکہ سنگ و دھوا
 دیا دلون سے طلب خون کی دھوا
 آتش سنی نے کھو گیا اب راجات
 اس جلادہ دل کو بیکار دار سووا
 قادیان کا عالم کو چھوڑ کر دیا
 بیت چمکے تو جوت دہنیہ خون بہا
 انشا کا غم سے تلک میری کو اب کچھ
 آری مجھ سے کہنے کا باطن میں دھوا
 انکھنی کو دیکھ کر دھوا
 بھٹک کر دھوا
 انعام نامہ بردار دھوا
 انہی کی لہو دھوا
 اقبال کی ہمارے کو دھوا
 لکڑی دھوا

ہرگز وہ کیسے ظالم نہ پھوٹتا ہے
 اور دل جو بے غل میں سو اس طرح کا کھڑا
 انقص کیا کہوں میں گلشن میں نہ مگی کی
 تجھ بن نہال سو واپا توں ہی آگاہی

ہماری خاک سو دیکھو تو کچھ رہا بھی ہے
 ہر ایک بات کا آخر کچھ انتہا بھی ہے
 کہیں ہر مہر بھی گین کہیں وفا بھی ہے
 کراہنے کو دلون کو کبھی سنا بھی ہے
 کوئی کسی سے یہ ہمد گرا شام بھی ہے
 چمن چمن کہیں بلبل کی اب نوا بھی ہے
 اگر اس نوع میں سودا بہنہا بھی ہے
 آوارہ صد زلف سیہ فام یہی ہے
 مین صبح قیامت ہون می شام یہی ہے
 اکالفت گل بس ہی کہ سودا مہی ہے

سودا نے کہا دیکھ کے ای مردم نامہم
 جس سے کہ ہمیں کرتے ہو بد نام یہی ہی

کی جلد اس کے دل سے اٹھ کر اڑا
 ہرگز وہ کیسے ظالم نہ پھوٹتا ہے
 اور دل جو بے غل میں سو اس طرح کا کھڑا
 انقص کیا کہوں میں گلشن میں نہ مگی کی
 تجھ بن نہال سو واپا توں ہی آگاہی
 ہماری خاک سو دیکھو تو کچھ رہا بھی ہے
 ہر ایک بات کا آخر کچھ انتہا بھی ہے
 کہیں ہر مہر بھی گین کہیں وفا بھی ہے
 کراہنے کو دلون کو کبھی سنا بھی ہے
 کوئی کسی سے یہ ہمد گرا شام بھی ہے
 چمن چمن کہیں بلبل کی اب نوا بھی ہے
 اگر اس نوع میں سودا بہنہا بھی ہے
 آوارہ صد زلف سیہ فام یہی ہے
 مین صبح قیامت ہون می شام یہی ہے
 اکالفت گل بس ہی کہ سودا مہی ہے
 سودا نے کہا دیکھ کے ای مردم نامہم
 جس سے کہ ہمیں کرتے ہو بد نام یہی ہی

ہرگز وہ کیسے ظالم نہ پھوٹتا ہے
 اور دل جو بے غل میں سو اس طرح کا کھڑا
 انقص کیا کہوں میں گلشن میں نہ مگی کی
 تجھ بن نہال سو واپا توں ہی آگاہی
 ہماری خاک سو دیکھو تو کچھ رہا بھی ہے
 ہر ایک بات کا آخر کچھ انتہا بھی ہے
 کہیں ہر مہر بھی گین کہیں وفا بھی ہے
 کراہنے کو دلون کو کبھی سنا بھی ہے
 کوئی کسی سے یہ ہمد گرا شام بھی ہے
 چمن چمن کہیں بلبل کی اب نوا بھی ہے
 اگر اس نوع میں سودا بہنہا بھی ہے
 آوارہ صد زلف سیہ فام یہی ہے
 مین صبح قیامت ہون می شام یہی ہے
 اکالفت گل بس ہی کہ سودا مہی ہے
 سودا نے کہا دیکھ کے ای مردم نامہم
 جس سے کہ ہمیں کرتے ہو بد نام یہی ہی

نہیں پڑھتا ہے بلکہ شاعرانہ انداز میں لکھتا ہے
 ہرگز نہ پڑھتا ہے بلکہ شاعرانہ انداز میں لکھتا ہے
 ہرگز نہ پڑھتا ہے بلکہ شاعرانہ انداز میں لکھتا ہے

ہر آن اُس سے کہنا سو داسو تو نہ بلیو
 بد وضع میں جہان کے مشہور ہو تو یہ ہے

چہرہ مریض لب کا تری زرد ہو سو ہو	عیسیٰ گئے دو اتری ہو در ہو سو ہو
گدرا ہو کسلی خاک سے ظالم تو بخر	دامن کے ساتھ ساتھ تری گرد ہو سو ہو
شونہ چھی نہ حسن کی ہر گدرو ہو	افلاک کو بھی پردہ نہیں بڑ ہو سو ہو
ہر دم جو بھسوی ہو تو کیا ہو دکھ تجھے	کنے کا تجھے فائدہ بڑ ہو سو ہو
افراد صاف خاص کا دفتر کیا نہ جسمع	اپنا لکھا ہے جسد وہ اک فرد ہو سو ہو
اچھرے کسو ہی طرح ہیرے چکھو خاک	نظرون میں اپنا رخا ہے گرد ہو سو ہو
تیج و سپر نہ ہا کر سیاہی قریب کو	کتنا ہی تم بناؤ وہ نامرد ہو سو ہو

سو د اگلی میں یار سے گو بولتا ہو گرم
 پر ہر سخن کے ساتھ دم سرد ہو سو ہو

در دیر و آتھان کا کیا تری و مسامحہ	اس قدر راہی تری مخزون کیوں آواز ہے
قد کو تری جس جگہ مشق خرام ناز ہے	اس جگہ شور قیامت فرش پانڈاز ہے
ولکو کھتی نہ پٹ خیش نفس کو بیدار	تجہ بن اب مجھی ہوا و زندگی ناساز ہے
بقیہ رانی لگی آتھ جادو جو تو جوش کر رہی	طائر سیاہ کو آتش پر پرواز ہے

جو غصہ ہو تو شوق راہ جہان ہو
 تو جا بجا ہو درد آہا ہے
 جین کی ہر جگہ ہے بھربھرا ہے
 سب کی ہر جگہ ہے بھربھرا ہے
 جہان ہون شکر و شمع و شمع و شمع
 ۳۹۱
 ہرگز نہ پڑھتا ہے بلکہ شاعرانہ انداز میں لکھتا ہے
 ہرگز نہ پڑھتا ہے بلکہ شاعرانہ انداز میں لکھتا ہے
 ہرگز نہ پڑھتا ہے بلکہ شاعرانہ انداز میں لکھتا ہے

نہیں پڑھتا ہے بلکہ شاعرانہ انداز میں لکھتا ہے
 ہرگز نہ پڑھتا ہے بلکہ شاعرانہ انداز میں لکھتا ہے
 ہرگز نہ پڑھتا ہے بلکہ شاعرانہ انداز میں لکھتا ہے

جس کو کسی اور پر پیدا کر دے
 جس کو کسی اور پر پیدا کر دے
 جس کو کسی اور پر پیدا کر دے
 جس کو کسی اور پر پیدا کر دے
 جس کو کسی اور پر پیدا کر دے
 جس کو کسی اور پر پیدا کر دے
 جس کو کسی اور پر پیدا کر دے
 جس کو کسی اور پر پیدا کر دے
 جس کو کسی اور پر پیدا کر دے
 جس کو کسی اور پر پیدا کر دے

<p>پرین حیران ہوں کہ جن سایہ مرغان ہوا حسرت و داغ و اہل درد چلا میری ساتھ ختم گزیرے محبت چمن عشق میں تھا</p>	<p>نہ کیا ایک قدم پھر نہ پھر نہ پھر نہ پھر تیری نے کیا قافلہ سالار مجھے عوض آب و آتش کیا کھلوار مجھے</p>
<p>اس قدر اکی ہو است ہر دریغ و فکری جل موا شمع کو دیکھا جو مرے بالین پر شکر صد شکر نہیں میں کسی غلظ کا غبار</p>	<p>نہ پھر ملک عدم کی یاد کو سودا چاہا اب اونکی خبر کس لیے ناچار مجھ</p>
<p>نہ تاب لاسکے خورشید عشق کی شب کی کسو نے حال میری کہی نہ تجسبات کیا نہ سر سے مرو تا ہنوز شور جنوں نشان کھر سی میری نبی علامت دین نہیں ہر رشتہ تسبیح صورت زمار</p>	<p>کسی لڑکے کو نہیں سدھ کسی دیوانگی بدگمانی سو میں اب داغ ہوں پروا نیکی خاک کعبہ کی ہوں یا گرد صنم غازی</p>
<p>نہ طاقت اب کسی شعل کہ ہر شعل کی اگر کسی بھی کسو تو اپنے مطلب کی بہار خط کی تری ہو گئی خوان کی پر اس سخن کی علی الرغم لاری کس کی قسم ہر شمع بجھے اپنی دین و مذہب کی</p>	<p>شیخ وہ رشتہ ہے زنا ہمارا جن نے بچا لڑالی سے ترے سحر کر دانی</p>

چچین شمع مرقا لہ ہونے کے
 چچین شمع مرقا لہ ہونے کے
 چچین شمع مرقا لہ ہونے کے
 چچین شمع مرقا لہ ہونے کے
 چچین شمع مرقا لہ ہونے کے
 چچین شمع مرقا لہ ہونے کے
 چچین شمع مرقا لہ ہونے کے
 چچین شمع مرقا لہ ہونے کے
 چچین شمع مرقا لہ ہونے کے
 چچین شمع مرقا لہ ہونے کے

انہوں نے کہا کہ انہوں نے کہا کہ
 انہوں نے کہا کہ انہوں نے کہا کہ
 انہوں نے کہا کہ انہوں نے کہا کہ
 انہوں نے کہا کہ انہوں نے کہا کہ
 انہوں نے کہا کہ انہوں نے کہا کہ
 انہوں نے کہا کہ انہوں نے کہا کہ
 انہوں نے کہا کہ انہوں نے کہا کہ
 انہوں نے کہا کہ انہوں نے کہا کہ
 انہوں نے کہا کہ انہوں نے کہا کہ
 انہوں نے کہا کہ انہوں نے کہا کہ

۳۹۳

لیون غلامی جو سر
جیو کہ دل خاشی جو سر
زمین شفق سے نکلتا روزگار ہے
نہیں سو گیا زمین شفق سے نکلتا روزگار ہے
نہیں سو گیا زمین شفق سے نکلتا روزگار ہے

مارنے کے ایک دو کو یا آپ مر رہے ہیں
 اور ابرجائی موت کم روئے پر ہمارے
 یا رب نہ جس کو چھاتی تو چھاتی کسی
 اب تو تری گلی سے جانا ہی مصلحت ہے
 تمہاری لہن کچھ انٹھی ہی ہتی ہر دم
 عجب باشد ہر خون کو صبا سے دیکھ تو ظالم
 چمن میں آشیانہ مت کر کہ یہ جا کو ابل سے
 رسائی اگر نہ ہو بھی نہیں طالع میں گنت ہو
 سے طرہ کفر کو زین کا نقصان عجب
 آہ و زاری سے مرئی بنیں سویا کوئی
 خار ہن خشک آتش سوزان آنجوت
 مشکلی خور سے نہیں مجرم نہیں دلی سے کام
 نہ زور نہ بہمت نہ بصورت نہ شکل

[illegible]

دل سے ہوس کا لکھتو کی شیخ نے		پیوند کر کے ریش کو موی زہار سے
سودا نہ پوچھ کس سے وہ گلوہم آشنا		
ہو دین جو ایک دو تو بتاؤن ہزار سے		
مہر جان کا نخل ہوں نہ چکھوں برگ و بار سے	ٹپکے ہے رنگ خون مری شاخسار سے	
خبر طلب ہو مرگ سے ہر آہو سے حرم	دل بھگیا ہو کسی شرہ کا شکار سے	
مجھ سے بیان نہ کر طیش برق کا کردہ	تعلیم برے کے دل بیکار سے	
ساتی پہنچ شتاب کہ تجھ بن نہیں مجھے	سوجھے دو آتشہ کم ذوالفقار سے	
کھو دی نہ مرگ صافی طینت کی قدر کو	کرتے ہیں پاک آئینہ میری غبار سے	
جس جا کر میں بیان کیوں در شکست دل	آسیب کب ہو شیشہ کو ان کو ہمار سے	
سودا جو پرست جان کا رہا تو	مت کر طلب شراب کی مر جانمار سے	
اگر سکھیشل وائے انکور دین گرہ		
قطرہ بچے انھوں کا اگر زہار سے		
شکوہ ہو درد ظالم کر نامر تو تن سے	لبریز در نہ دل جو تیری شکایتوں سے	
پر زور نفیر دل کو ممکن نہیں کہ ہو سے	معلوم حال میرا تجھ کو کتنا بتوں سے	
ہو خامہ اشک ریزان پیش رخسار کے	کاغذ کی چھاتی بچا تیری حکایتوں سے	

مردہ پہ صدف و ہونچے چھین کر تیرے
 سوچا نہ کہ تیرے کسے نہ تیرے
 سوچا نہ کہ تیرے کسے نہ تیرے
 سوچا نہ کہ تیرے کسے نہ تیرے

سو داؤن جی میں اپنی تانوں سے
 سو داؤن جی میں اپنی تانوں سے
 سو داؤن جی میں اپنی تانوں سے
 سو داؤن جی میں اپنی تانوں سے

۳۹۵
 سو داؤن جی میں اپنی تانوں سے
 سو داؤن جی میں اپنی تانوں سے
 سو داؤن جی میں اپنی تانوں سے
 سو داؤن جی میں اپنی تانوں سے

دل نہ رات
 دل نہ رات
 دل نہ رات
 دل نہ رات

ای ناله و آه نفس جوان ای پسر ای پسر
ای کز غمت مهر نجی ای پسر ای پسر
ای غم بر انداز من ای پسر ای پسر
ای غم بر انداز من ای پسر ای پسر

چشمه جگر من چنانچه در
 سبب سوزنا ہوں یہ کم دین کہ پھر آنا
 بالین پر مری شور قیامت اگر آؤں
 بخوابی سے مریا ہر شب ہجر میں سودا
 اب کہنے کو افسانہ کوئی نوحہ گراؤں

سب سوزنا ہوں یہ کم دین کہ پھر آنا
 بالین پر مری شور قیامت اگر آؤں

بخوابی سے مریا ہر شب ہجر میں سودا
 اب کہنے کو افسانہ کوئی نوحہ گراؤں

انہی کہ یہ طاقت ہے کہ اس سے سیر آؤں
 شیشہ نہ کہے راز مری دل کا تو عالم
 کیا ہو جو نفس تک مر جاوے جن میں سے
 سب کام نکلتے ہیں خلقت ہی لپکین
 جب پھوٹے ہر ناقوس صنم خانہ دل شیخ
 نام کا جواب آنا تو معلوم ہوا بکاش
 میں بھی ہوں ضعیف اس قدر اور کدھا
 دیتا جو کوئی مرغ دل اس شیخ کو سودا

اب لے تو لیا ہے پر اسے دیکھو نادان
 پل میں نہ اڑتا وہ اگر بال و پر آؤں

نسیم کر قدم دوستی بجالاؤں
 جفا دہر جو خاطر میں اب تری آؤں

چشمہ جگر من چنانچه در
 سبب سوزنا ہوں یہ کم دین کہ پھر آنا
 بالین پر مری شور قیامت اگر آؤں
 بخوابی سے مریا ہر شب ہجر میں سودا
 اب کہنے کو افسانہ کوئی نوحہ گراؤں
 ۳۹۹
 چشمہ جگر من چنانچه در
 سبب سوزنا ہوں یہ کم دین کہ پھر آنا
 بالین پر مری شور قیامت اگر آؤں
 بخوابی سے مریا ہر شب ہجر میں سودا
 اب کہنے کو افسانہ کوئی نوحہ گراؤں

نسیم کر قدم دوستی بجالاؤں
 جفا دہر جو خاطر میں اب تری آؤں
 چشمہ جگر من چنانچه در
 سبب سوزنا ہوں یہ کم دین کہ پھر آنا
 بالین پر مری شور قیامت اگر آؤں
 بخوابی سے مریا ہر شب ہجر میں سودا
 اب کہنے کو افسانہ کوئی نوحہ گراؤں

[illegible]

دل میں بس کورسات کا موسیٰ ہوادی
چشم بد دور سلاست رنہء آبادی
کون بیل بری جن میں کہ میں ہوں
گوشہ عشق میں ہم بزم کین گردن بزمی

۰۰

منج ابدی جان بچہ دیکھ
کے صاحب جو ہر فلاوی
برندیش سدا آئینہ فیض
بال و پلوئے سنی حق کوئی
تجھ سے تخت مری ہو سکا قیام
خون بر جان میں سو واکر فضاوی
پیری چو کان نرگ جان چو کین
ایک دن وقت میں جا کر پوچھو
چو رہتی کو مجھ کی جوتوش آئے وہو
سکھائے کس اسید پوچھو

جگ میں شراب خوار کی تشہیر کے لیے
سودا جو عتبہ پہ تو زابہ کو خر کے

اپنا ہی تو فریفتہ ہوئے خدا کرے
آئندہ تاکوئی نہ کسی سے وفارے
یاں تک نہ ذی حیات کو کوئی خاک کرے
نالے کی گرچہ میں تو خست دیا کرے
اس ننگی میں اب کوئی کیا کیا کرے
گر تم لب کوئی ترے شکوہ میں وا کرے
زاہد تجھے قسم ہے جو تو ہو تو کیا کرے
خز خست دل صد میں نہ گو مزہ ہا کرے

بدلاتے ستم کا کوئی تجھے کیا کرے
قاتل چاری نوش کو تو شیر سے خور
اتنا لکھا آئو مرے لوح مزار پر
بلبل کو خون گل میں لٹایا کروں مجھے
فکر معاش عشق بتان یا درمگان
عالم کے بیچ پھر نہ رہے رسم عاشقی
گر سو ہزاراب و خلوت محبوب خوب رو
تعلیم گرم یہ دون اگر ابر بہار کو

تہا نہ روزِ مجرب ہے سودا ہے ستم
پر واثہ سان وصال میں ہر شب جلا کر

شہر میں غم میں جاتی ہو حضور مجھ کو
آج تک جسکی ڈپٹی تھی میں پوری پوری
دور نہ جا پاؤں کو لا گا ہی تھا چوری چوری

ساق سپین تری شب دھچکا گوری گری
نیشکر نے کہیں بچھڑا بس کیا تھا دعویٰ
اگیا رات میں جون دزد و خانیہ تاج

غول بر جان
 پیری و جوان
 ایک دن
 چرخ
 غول بر جان
 پیری و جوان
 ایک دن
 چرخ

سو و احسن دہرے چشم نہ کھو
 وہ گل نظر آدے کہ جسے خار نہ ہو
 جہنم گلشن سے بھری نہ کھو
 کہ گل نظر آدے کہ جسے خار نہ ہو
 سو و احسن دہرے چشم نہ کھو
 وہ گل نظر آدے کہ جسے خار نہ ہو

سو و احسن دہرے چشم نہ کھو
 وہ گل نظر آدے کہ جسے خار نہ ہو
 جہنم گلشن سے بھری نہ کھو
 کہ گل نظر آدے کہ جسے خار نہ ہو

سو و احسن دہرے چشم نہ کھو
 وہ گل نظر آدے کہ جسے خار نہ ہو
 جہنم گلشن سے بھری نہ کھو
 کہ گل نظر آدے کہ جسے خار نہ ہو

سو و احسن دہرے چشم نہ کھو
 وہ گل نظر آدے کہ جسے خار نہ ہو
 جہنم گلشن سے بھری نہ کھو
 کہ گل نظر آدے کہ جسے خار نہ ہو

سو و احسن دہرے چشم نہ کھو
 وہ گل نظر آدے کہ جسے خار نہ ہو
 جہنم گلشن سے بھری نہ کھو
 کہ گل نظر آدے کہ جسے خار نہ ہو

سو و احسن دہرے چشم نہ کھو
 وہ گل نظر آدے کہ جسے خار نہ ہو
 جہنم گلشن سے بھری نہ کھو
 کہ گل نظر آدے کہ جسے خار نہ ہو

سو و احسن دہرے چشم نہ کھو
 وہ گل نظر آدے کہ جسے خار نہ ہو
 جہنم گلشن سے بھری نہ کھو
 کہ گل نظر آدے کہ جسے خار نہ ہو

[illegible]

ہار دینا سب سے بڑا نقص ہے
 آج کیسے نامہ میں شریعت کو
 جب ذاتِ آفاق میں حق و جہاد
 قود اور ایام کی توجہ سے تلواد
 کہہ بند سوزان کا کہو بحساب
 کہنے میں احد کے نہایت پیدا
 سب فوج سے غمہ کے نہایت پیدا
 نہ اٹھ سے مومن طاقت ہو باد
 نہ اٹھ سے دل کا ہے دستان
 نہ اٹھ سے سچیت کی کرے
 نہ اٹھ سے سچیت کی کرے

یون قافلہ نے تجھ کو نکالا وان سے
جون بجان ہتی ناک سر نکلے ہر سوت

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

عالم اس قناعت کی پچائیں دھوین
 داتا تو زبردست ہے پچائیں دھوین
 دیکھیں نہ دور دی ہن یہ اچھین
 اور طعنی ہن ساتھ اچھین دھوین
 نایق کا اچھین سنا یہ سیاہی پیا
 سو دای اچھین ہن ہن دیکھ پچھین
 کہ ہر قدم پہ آف یقین سب کو جان
 کہ ہر راہ منت آدی مان

کنتون کا جہان میں نہ رومال ہر شکر
یوں شکر تو سب کرتے ہیں لیکن سودا
کیا جانے بسا ہے آج کے جاکر
جی میں ہی نہ اٹھیے تا صبح محشر
کال کے جھون نے ارفاسے پا کر
سُن آج کی بات کیا کہیں گے مجھ کو
اگر صورت انسان و حقیقت میں خیر
زر سے ہو کہ وہم کے خرپٹے کی قدر
اگر وہاب قوانین جہان کے دستور
الطاف و کرم کا ہر جہان میں ہر کام
و نیا بہن کتنی ہو کر دل مجھے سوڑ
داڑھی کی سیاہی پی سفیدی ڈوڑی
اگر نفس دلی حرف کو میرے کر گوش

اس حقیقہ پہ غرانا اسے دیکھ کر کہ
تیرا تو ہم جنس پروردہ بھی خاموش

اے غلامِ دل در دیدار من
 جان بخشی کو افغان کی زراہ من
 آتشِ یہ بھی چمکے غیبِ کو جان
 سحرِ دل کی ہو یہ آفتاب من
 ہم غلامِ باطنی کو دیدار من
 بیدار توئی و خواب در دیدار من
 اسے

عالم میں ہر شے اپنے جہ سے ہے
 غفلت پر ہونے لگا ہے ہر شے
 کیا قدر ہے جس کی ہر شے
 عالم میں ہر شے اپنے جہ سے ہے

اے منع فیض دلچاسے خاص عموم
 تو ام رہے دل سو تیرے شادی مسرور
 شاہ تری طرف سے نگاہ عالم
 قائم رہے تا حشر ترا جاہ و جلال
 مولانا اگر عبد ہو کیسا نبی عظیم
 تنہا دید گنہ گر چہ سے لازم لیکن
 تنہا پھیرے ہو گو دیکھ کے ہر کو عالم
 اتنا ہے بڑا ہلکیا خالق نے
 مظہر کا ہوا جو قاتل اک مرتد شوم
 تاریخ وفات کمی از رو سے درد
 کیونکر کون تجھے یہ کہ مجھے مل تو
 جاری گات ہی تو اس محبت کی قدر
 اے تفرقہ یاروں کا کچھ مت پوچھو

جاری ہو ہند میں ترا ہی احکام
 تجھ کو بھجان ہو جشن نور و زہرام
 از میں تری ذات سے پناہ عالم
 روشن چون آفتاب شاہ عالم
 یوں چاہیے افزون کھو امید عظیم
 ہے عفو بہ از قصاص از بہر کرم
 قدر اس سے کچھ اپنی نہیں ہوتی عجم
 خلقت کی نظر میں نہیں آ سکتے ہم
 اور اسکی ہوئی خبر شہادت کی عموم
 سودا نے کہ ہا ز جان جانان مظلوم
 میں شیشہ ہوا جان میں ظالم سل تو
 تیرا دل میں ہوں اور میرا دل تو
 جب مشکل ملاقات کی باہم ہوں ہو

دیکھیں میں لب زخم کہیں سیتے قوت
 آپس میں جو ملے ہیں تو لو ہو رو رو

عالم میں ہر شے اپنے جہ سے ہے
 غفلت پر ہونے لگا ہے ہر شے
 کیا قدر ہے جس کی ہر شے
 عالم میں ہر شے اپنے جہ سے ہے

باہم جو معاوضہ دلوں کا ہو دے
 چاہی

پانی تھی تبوں کی آشنائی ہے
اس دل کے کنارے ہمارے یاد
سودا جہان اپنی زبانی تو ہے
دے نطق کا ہر چند نہیں تو خالق
خاوند وہ ایسا ہے کہ عالم کو دے
پہنچا کے ہم دیکھ تو کیا کیا نعمت
جینا یہ ترا وہ ہم کا اک ریشہ ہے
مرتا نہ تو کیا جانے کیا کرتا تو
آنکھوں سے پڑا اشک مرے دھلتا ہو
ای غنچہ دہن پا رہی تنک ہنکے بول
کو تاہ نہ عمری پرستی کیجے
ساقی جو نہو شراب ہر آج و ہر ابر
آنکھیں کجمن بھودن سے کہ حقیر کیجے

آئی ہو مجھے شرم بیان یہ دل ہو
جو اسکی ہو قسمت سو اسی کر دیجے

پانی تھی تہوں کی آشنائی ہے
 اس دل کے کنارے ہمارے یاد
 سودا بجان اپنی زبانی تو ہے
 دے نطق کا ہر چند نہیں تھی خالق
 خاوند وہ ایسا ہے کہ عالم کو دے
 پہونچا کے ہم دیکھ تو کیا کیا امت
 جینا یہ تراو ہم کا اک ریشہ ہے
 مرثانہ تو کیا جانے کیا کرتا تو
 آنکھوں سے پڑا اشک مر مر دھلتا ہو
 اور غنچہ دہن پیار سے تنک ہنکے ہول
 کوتاہ نہ عمری پرستی کیجے
 ساقی جو نہو شراب ہر آج و ہر ابر
 آنکھیں کہیں مجھو دن سے کہ حشر کیجے

پر عقل کی مانی رہنمائی ہے
 کچھ آگ لگی تھی سو جھبائی ہے
 آفاق میں خاقانی ثانی تو ہے
 پر نطق کا خلاق معانی تو ہے
 دار اکونہ تنہا نہ فقط جم کو دے
 کھاوے نہ اُسے آپ وہ اور ہم کو دے
 اور فکر محیثت کی ترا پیشہ ہے
 اور خانہ خراب اس پہ یہ اندیشہ ہے
 سرکب سے تری پاؤں تلوار لٹا ہو
 کیا دل سے بھرا تو کہ نہیں کھلتا ہو
 زلفوں سے تری دراز دستی کیجے
 پانی پی پی کے فاقہ مستی کیجے
 ہر ایک پاک چاہے کہ آپ ہی کیجے

آئی ہر مجھے شرم میان یہ دل جو
 جو اُسکی ہو قسمت سو اُسکر دیجے

کوئی کوئی دم صبر سو دیکھو
 کوئی کوئی دم صبر سو دیکھو
 کوئی کوئی دم صبر سو دیکھو
 کوئی کوئی دم صبر سو دیکھو
 کوئی کوئی دم صبر سو دیکھو
 کوئی کوئی دم صبر سو دیکھو
 کوئی کوئی دم صبر سو دیکھو
 کوئی کوئی دم صبر سو دیکھو

اگر جو مری کنے سے اس پر ہونگا سو وہ تمہارا ہی میں اور آپ کی پیٹ لپا ہر سے ساجا پالے مینڈک چھوڑے چھیکل لڑا سا	تائید کہ کہے جاتے مجھے خلق اللہ لاجول ولا قوہ الا باللہ کو آوہ چیل وہ گاہری کھائے اسکے پھری ہوں ہونہ ستور لڑا بالی
---	---

رباعیات مستزاد

دنیا کی طلب میں دین کہہ کر بیٹھے کرنا ہی نہ تھا جو کام سو کر بیٹھے ہو عارضی خانہ جسم سنائی سودا سو مالک ہی اسکے آپ ہو کر بیٹھے طاقت نہیں رونے کی بہت چھوڑی کوئی دم کی رمت سے اب تن میں چھوڑی بھولے ہی نہیں یان کچھو پچھا ہوا کیا مجھے تراجم ہوا سانچہ سویرے ہر چند جہان میں کم ہیں دافرہم ہیں منزل بھی ہیں اور مسافر ہم ہیں	سو کر کم راہ ای عقل تباہ بر شبہ رشک سبحان اللہ گورل میں غم جو سو شرم میں غم جو اور جای و بجا جو اتنا ستم ہی کرو کچھو گناہ ہر شام و بگاہ
--	--

قطبہ نامہ
 صنعت لکڑی کا
 شدہ بود

۱۰
 سو کر کم راہ
 ای عقل تباہ
 بر شبہ رشک
 سبحان اللہ
 گورل میں غم جو
 سو شرم میں غم جو
 اور جای و بجا
 جو اتنا ستم ہی
 کرو کچھو گناہ
 ہر شام و بگاہ

جہان دھوڑی مری داہنے بائیں
 کہ چکی داڑھی کا ہر بال
 جہان دھوڑی مری داہنے بائیں
 کہ چکی داڑھی کا ہر بال
 جہان دھوڑی مری داہنے بائیں
 کہ چکی داڑھی کا ہر بال

جہاں نالوں میں اس کرنا ہی جیسا کہ
 جہاں نالوں میں اس کرنا ہی جیسا کہ
 جہاں نالوں میں اس کرنا ہی جیسا کہ

قطعه خوش طبعانہ

دیکھ پناہ تیرے تعلق میں آسپین تنویر ایک منتر جتر اوں کو کا فر جاوے میں سب پرست میں ہوں میں بنام انھوں کو باغ جہاں میں نہیں کس کو کہو خجاست انکی ظاہر ہر سب عالم پر	بکرا کچھ جہاں میں بند ہیں آسپین تنویر ایک گو رکھ گوی چھنچھنچہ میں آسپین تنویر ایک کدو چھینڈ لے اور چھنچھنچہ میں آسپین تنویر ایک لوطی اور لونڈ قلندر میں آسپین تنویر ایک
---	--

قطعه بطریق طنز شاعری گفتہ

بوقت صبح مری بلب طبیعت سے تری ہی جنس کا گلشن میں ایک طائر کا کہا یہ ہے تری دوستی سے اس کی تین جو گلستان جہاں میں ہو آسمان پر دا دیا جواب جو بیٹھے بھی بد کہا تو کہ میں اس کے نالہ کو بد گاہ گاہ کہتا ہوں کہا یہ ہے مری بلب طبیعت نے	ہر ایک مرغ میں آن کر لگا کہنے ترے ترانہ کو نفع دگر لگا کہنے یہ کس کو حق میں تو ہی تجھ سے لگا کہنے تو اس کو حق میں یہ بال و پر لگا کہنے اب اس کا نالہ جہاں بڑا اثر لگا کہنے ہر ایک بد اسے شام و سحر لگا کہنے بڑا مجھے وہ اگر سر سبز لگا کہنے
---	---

جہاں نالوں میں اس کرنا ہی جیسا کہ
 جہاں نالوں میں اس کرنا ہی جیسا کہ
 جہاں نالوں میں اس کرنا ہی جیسا کہ

شاعر ہوا ہر ذریعہ شاعرانہ کلام
 یاد وہ زمان غفلت یادوں کا مسوئل
 معقول شعر اس سے گاہی سن رہا
 تو اس کو حق میں یہ بال و پر لگا کہنے
 اب اس کا نالہ جہاں بڑا اثر لگا کہنے
 ہر ایک بد اسے شام و سحر لگا کہنے
 بڑا مجھے وہ اگر سر سبز لگا کہنے

انکینا دہ بد
 انکینا دہ بد
 انکینا دہ بد

کون انسان بنام اس کا ساتھ ہو پھر اس کو پھر اس کا ساتھ ہو پھر اس کا ساتھ ہو
 کون انسان بنام اس کا ساتھ ہو پھر اس کو پھر اس کا ساتھ ہو پھر اس کا ساتھ ہو
 کون انسان بنام اس کا ساتھ ہو پھر اس کو پھر اس کا ساتھ ہو پھر اس کا ساتھ ہو

ایک درویش کے کیا تھا گھر
 آیا اس حال میں وہ اس کو نظر
 پشت و نیاسے دون طرف دیکر
 پاورا ز اپنے پوریا اوپر
 سرسری سا ہوا وہ دست بہر
 کی اشارت کہ جا کے بیٹھا ادھر
 ہو کے چین ابرو اور غصہ کر
 کچھ بھی تجھ کو شعور سے ہو خبر
 باج دیتا ہے جب کو اسکندر
 مالک تخت و صاحب انصر
 زور و زور ساتھ مجھے ہو ہمسر
 نہ کہ تجھے کو ہر دے زیب آور
 کلاہ و پوریا پہ اس نے مگر
 کہا اسے بادشاہ زور آور
 پر دلون میں نہ تجھے زور آور

یوں سناسے کہ خسر واک عصر
 دیکھا درویش کو جو خسر وے
 رو کیے آخرت کو بیٹھا تھا
 دست مہ طلب کو کھینچ عالم سے
 بادشہ نے کیا جب اس کو سلام
 اور بعد از تامل بسیار
 دیکھ کر یہ سلوک سلطان نے
 کہا درویش سے کہ اے احمق
 مجھ سے خسر وے کے تین کی تعلیم
 کون دنیا میں آج ہے مجھ سا
 کون ایسا ہوا اب جان میں کردہ
 مجھ کو سب سے جامہ نخوت
 کہ تو کس چیز سے تجھے ہر مانغ
 جب سایہ گدا نے خسر وے سے
 یہ تو روشن ہر آفتاب کی طرح

کون انسان بنام اس کا ساتھ ہو پھر اس کو پھر اس کا ساتھ ہو پھر اس کا ساتھ ہو
 کون انسان بنام اس کا ساتھ ہو پھر اس کو پھر اس کا ساتھ ہو پھر اس کا ساتھ ہو
 کون انسان بنام اس کا ساتھ ہو پھر اس کو پھر اس کا ساتھ ہو پھر اس کا ساتھ ہو

کون انسان بنام اس کا ساتھ ہو پھر اس کو پھر اس کا ساتھ ہو پھر اس کا ساتھ ہو
 کون انسان بنام اس کا ساتھ ہو پھر اس کو پھر اس کا ساتھ ہو پھر اس کا ساتھ ہو
 کون انسان بنام اس کا ساتھ ہو پھر اس کو پھر اس کا ساتھ ہو پھر اس کا ساتھ ہو

اس سال غلک مہنت پتہ شاہ اب
 پہلے پہلے اس سال میں
 اس سال میں غلک مہنت پتہ شاہ اب
 پہلے پہلے اس سال میں
 اس سال میں غلک مہنت پتہ شاہ اب
 پہلے پہلے اس سال میں

دولہ

باج دلی میں جو اک روز ہوا میرا دل
 نخل سے بار پڑی سو کھی ٹہری ہن سونیا
 مسکراتا تھا جہاں غنچہ گل ہنستا تھا
 جس جگہ جلوہ نما رہتے تھے سرو شمشاد
 بچتا کیا ہوں مگر سو کھی ہی اکشاں اوپر
 بدم سرو و لہجہ حسرت و صد سوز جگر
 نہ وہ گل ہی نظر آیا نہ وہ گلشن نہ بہار
 خاک اُڑتی ہے ہر اک طرف تیری خج غبار
 اشک شبنم کی بھی قطرہ کا نہیں ان کا
 مہنت پتہ قمری کو اس جان نظر آ کر
 عندیلب ایک ہی دیوال و پر و دل انگاہ
 دیکھ کر سو ہی مہنت پتہ ہی بانا لہزار

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
 رو سے گل سیر نہ دیدیم وہاں آخر شد

قطعہ مبارکباد و عید در محفل ملکیر شاہ ثانی خاں ملکہ

نویزیر فلک یون ہر ہی ہر شہر عالم
 دہن بجائے سنادی کاوی انھوں کو خبر
 نشاط و جشن و طرب خرمی امن امان
 صلیح عید یہ حاضر ہر تنہیت کر لیے
 ہلال عید ہوا اور گلیا یہ ماہ صیام
 جہاں کہ سچ یہ مشہور ہر جنوں کا نام
 نوشی و خوشدلی و عیش عشرت و آرام
 اسلستان یہ کہ ہنگامہ سجدہ گاہ انام

قطعہ مبارکباد و عید در محفل ملکیر شاہ ثانی خاں ملکہ

بہار

قطعہ مبارکباد و عید در محفل ملکیر شاہ ثانی خاں ملکہ

قطعہ مبارکباد و عید در محفل ملکیر شاہ ثانی خاں ملکہ

اس سال میں غلک مہنت پتہ شاہ اب
 پہلے پہلے اس سال میں
 اس سال میں غلک مہنت پتہ شاہ اب
 پہلے پہلے اس سال میں
 اس سال میں غلک مہنت پتہ شاہ اب
 پہلے پہلے اس سال میں

[illegible]

کروں کیا ہے اُدھر از حد تعدد
 ظلام معدن میں کر دیتی ہر فولاد
 غرور کبر میں ثانی شد اُد
 اور اپنی تیغ کو سب قوم برباد
 گئے رستم جھٹکا گاہ پیداد
 طلب کر سچ درویشہ سے کداد
 انجمن سے اُگ بھاگ اُنکے ہمداد
 نہ پہونچی روح درویشہ بفساد
 ہوا دل دوستوں کا خرم و شاد

قطعه مبارک باد عید و ریح نواب وزیر الممالک
شجاع الدوله بهادر

مواالی چاہی ہو مالا کو نذر دین زر و سیم

[illegible]

مبارکباد و نوروز
 غائب و زوال
 غائب و زوال

علی الصبیح
 علی الصبیح
 علی الصبیح

اعتقاد اپنے لائق انعام پایا اک سال کی کمی کا قیام پڑھے جا کر حضور میں یہ غلام ہوا حق کی طرف سے یہ الہام کہ کہ سے فخر مادر آیتام	کسی تاریخ میں تو لد کی ایک بعد از حساب کو اس میں بیانیہ شے نے کہ کیونکر گئے تھا اسی فکر و سوچ میں کہ مجھ تاج اقبال سر پہ ہوا اس کے
---	--

وہاں سے ہو جاتا ہے
 وہاں سے ہو جاتا ہے
 وہاں سے ہو جاتا ہے

قطعہ مبارکباد و نوروز

ہوایہ سال نو فرخندہ فیروز ہوا اس سال کی ہر فرحت آموز بساں شمع جو تیرا ہے دل سوز ترے اعدا کو ہے تیرے جگر سوز تجھے ہر روز ہو دے عید نوروز	تری محفل میں شمع دولت افروز تری طبع مبارک کو جہان جین فروغ فیض سے تیرے ہر روشن نگہ ترک فلک کی بازگشتی تفصل سے جناب مر تضا کے
---	--

وہاں سے ہو جاتا ہے
 وہاں سے ہو جاتا ہے
 وہاں سے ہو جاتا ہے

قطعہ مبارکباد و عید اضحیٰ

ہر دوست ترا خرم و شادان ہو دیکھے وہ ترا جاہ اور حیران ہو	یار بخت کہ عید قربان ہو جہان دیدہ مذہب سدا شہم صود
---	---

وہاں سے ہو جاتا ہے
 وہاں سے ہو جاتا ہے
 وہاں سے ہو جاتا ہے

نواب شیخ عبدالکلام

ایک عید و فرسنگ در زیر

کونی تو قدس ایام خاد کوئی غرض

قطعه مبارک باد عید و مرجع نواب وزیر الممالک
نواب عماد الملک مسطور

همیشه آن کے حاضر ہوں انبساط عید
صبح و شام پر از باد و نشاط عید
ہر ایک سال ہوا فرود اختلاط عید
کچھ قیام قیامت تلک بساط عید

فلک جنابے ربار گاہ تیر سیر
پھر اگر سے تری نخل میں دو غرث پیش
دلون سے آنکھ جو خدام اس جناب کین
اکی سند دولت کی تیری با انداز

کھونہ اس کف دست ہر غرض
علم تو فرسنگ ہر غرض
بغیر از ادب و درسی دکھائی نذر
کونی تو قدس ایام خاد کوئی غرض
بہار ہون بن سے ہر غرض
اگرچہ نعل و کلمہ کچھ نکل غرض
یہ اس جناب سلیمان شان پائی نذر
اگر حضور میں اس عید کو تری حشر
شفا ستانی تابش لالی نذر

قطعه مبارک باد غسل صحت نواب احمد خان
غالب جنگ بہار

کچھ قیام تلک صبح و درست
کسل ہو تیری طبیعت کو تھی نہایت
کرنیک نوئی ہر دیکھی زبردست
بسان غنچہ قیاس کسی کرتن چرست
سلامت ہمہ آفاق در سلامت

جہاں آب و ہوا کی وفقت جنگو
جو کچھ کہ جنس موالید سے ہر عالم ہن
پر اب خوشی ہو خلقت کو تیری صحت
بزرگ گل کوئی چھو لائیں سہاتا ہر
غرض دعا یہی سو و اکی تو سلامت

نہ اہم
شجاع الدولہ
جہاں بین شاہی عید
خوشی دلون میں ہر غرض
کھوان کعبہ کا ہے فضل
کعبہ ہو مقدر تو اس کی صحت
سیاحلہ بین شاہی عید
چھوٹے دہ جو ہر اوردی کوئی
کون و ندر کوئی غرض
چھوٹے دہ جو ہر اوردی کوئی
کون و ندر کوئی غرض

نواب شیخ عبدالکلام

کونی تو قدس ایام خاد کوئی غرض

خدیوہ خدیوہ کی پادشاہی
 اس کی تاج بھان جو حسن و اقبال ان میں ہوتا
 راج و دولت و ہر چیز تک اس کی ہر طرف
 پیچیدگی و دروغ کی دیکھ کر ہر کسبے
 خدیوہ خدیوہ کی پادشاہی
 اس کی تاج بھان جو حسن و اقبال ان میں ہوتا
 راج و دولت و ہر چیز تک اس کی ہر طرف
 پیچیدگی و دروغ کی دیکھ کر ہر کسبے

<p>یہ وہ در ہے گردِ جبکہ جونِ حرم اپنے دل میں جو رکھے تیری ولا دوستی رکھیں وہ کس کی نگہ بوا اُن میں گنتا ہی پیسہ و آپا کو</p>	<p>ہوئے بین اقوام ساجد و صیغ دل نہیں وہ پدِ زگو ہر صدف ہیں جو سگھاس در شاہِ نجف اگر قبولِ فتنہ سے عز و شرف</p>
--	---

قطعه

برای نذر جو مرزا حسن ضاغان ہے
بحسب امرین تاریخ کنے کو سورا
کو محکوم روی بشارت یون جو معلوم
ہوئی علم کی محرم میں اس بر سر تجوید
کیا تھا فکر میں شب حق سوانک کر پایم
قبول ہی یہ علم در جناب شاہ شہید

七

ترے جویا ہیں اس حچن میں ہم	ڈھونڈی ہو گی گل کو عندلیب ای دہشت
تو ہر آمانیت مضائقہ کیا	فکر میں کس نقدِ رحمتِ اوست

قطعه مبارکباد عید اضحی در مدح حسن ضیاء خان

خوشی جهان میں ہر عید الضیاء کی آجکاد
ہر ایک نذر و اکایہ اس جناب کو پہنچ

طرب ہر سینوں میں لہر زور دل پہر شاد و شاد
ملازمتوں میں کہ وہم بقدر استعداد

قطع مبارک باد عید صحتی در محسن ضاخان
 خوشی جهان میں ہر عید الضمی کی آکھ روز
 ہر ایک نذر و آلیہ اس جناب کو پہنچ
 طرب ہر سینون میں لبریز دل پر شاہ و شاہ
 ملازمن میں کہ وہ بقدر استعداد
 قطع مبارک باد عید صحتی در محسن ضاخان
 تیرے جو یہاں اس چمن میں ہم
 تو بر آمان ست مضائقہ کیا
 ڈھونڈی ہو گل کو عند لب ابرو دست
 فکر ہر کس بقدر بہت دوست
 قطع مبارک باد عید صحتی در محسن ضاخان
 ہوتی علم کی محرم میں اس برس تجلید
 کیا تھا فکر میں شب حق سے مانگ کر پایم
 قبول ہی یہ علم در جناب شاہ شہید
 قطع مبارک باد عید صحتی در محسن ضاخان
 ہونے میں اقوام ساجد و صلیف
 دل نہیں وہ پر زگو ہر ہی صدف
 ہیں جو سگھاس در شاہ نجف
 اگر قبول افتد زبے عز و شرف
 قطع مبارک باد عید صحتی در محسن ضاخان
 یزدہ در ہے گرد جسکے جون حرم
 اپنے دل میں جو رکے تیری دولا
 دوستی رکھیں وہ کسکی تجھ بوا
 ان میں گنتا ہی یسودا آپ کو
 قطع مبارک باد عید صحتی در محسن ضاخان
 ہر ایک نذر و آلیہ اس جناب کو پہنچ
 طرب ہر سینون میں لبریز دل پر شاہ و شاہ
 ملازمن میں کہ وہ بقدر استعداد
 قطع مبارک باد عید صحتی در محسن ضاخان

پیدائش یہ کہ ایک سال تک
 دینی ہو کر پیدائش ہوئی
 شاد کا نام اس کی پیدائش
 کے بعد پیدائش ہوئی
 اس کا نام اس کی پیدائش
 کے بعد پیدائش ہوئی
 اس کا نام اس کی پیدائش
 کے بعد پیدائش ہوئی

قطر

در دولت سرا جوتیرا ہے	چل کر حسن رضا خان سے
جس سے تحصیل میں دنیا پر	ہو عجیب طرح کی زنا تہ گاہ
صدق دل سے ترا جوتیرا ہے	یاں علم نذر حضرت عباس سے
یہ نظر سر اجڑش اعلیٰ ہے	اس سبب گل زمین اس گھر کی
مخاصی آخرت کی سمجھا ہے	اسی خوش حال وہ کہ اس سفر سے
کیا تازت سے تجھ کو پیرا ہے	شاد رہا آفتاب عمر کے
سرترا سایہ اس علم کا ہے	سال تاریخ اس علم کی ہے

سبب ہیں سبب سے کن
 خوشی کی کامیابی میں
 ہم ازبیب و عزیب
 رقص اور ان رنگ بھام

قطرہ عامل خیر آباد

حضور میں جو کوئی ہے غریب	کوئی تلم سے کوئی ہاتھ سے کوئی
خدا کے واسطے باج کی کوئی	خدا کے واسطے باج کی کوئی

محبوب مست اور حسین
 فوق بخشش کا وان حسین
 درویشان و سبب بر حسین
 زن و مرد کی زبیر و حسین
 سے تاپا کے زبیر و حسین

قطرہ عامل شادی

یہ پختہ شادی ہے
 یہ پختہ شادی ہے
 یہ پختہ شادی ہے
 یہ پختہ شادی ہے

کیونکہ وہ ہے شادی
 وہ ہے شادی
 وہ ہے شادی
 وہ ہے شادی

[illegible]

قطعه تعریف چاه

از دریا صف الدودین
سال تارینش بود جسم از خرد
کلان را نه هم نگاه گویا که از خرد
دهم کی چو ناله پیش عالمی خوشتر شد
چون ناله پیش عالمی خوشتر شد

جس اس شادی کو اس شاعر فرودگیا	جهان بین ده جوهر شکلاوری کا
کسی او مهربان صاحب یہ تاریخ	ہوا ہے وصل ماہ و مشتری کا

قطعه تاریخ باغ بنا کردہ ٹیٹ راسی

تھکت سارے مہاراجہ ساخت بتانے	چنانچہ گھر گشتن فردوسی ہم بویہ
چو امر گشت مرا بہر سال تا بخش	خوشی رسید کہ اور اسرور مجہ
سرحد سے بہارش بریدم و گفتم	بگلشن تو آئی گزند و سے نہ رسید

قطعه تعریف چاہ

چشمہ از حکم آصف الدولہ	آنکہ در ہند داشتند الوزراست
بچنین حسن و لطف و شد تعمیر	کہ خضر گفت ہجو چشمہ کجاست
کار فرماش راجہ جہاؤلال	چہ بخوبی درو نقش آراست
بشنوئے تشہد حرف من زہوس	زیست منظور تا ابد چہ تراست

بہر دوستی ہسین گویم
آب این را بنوش آب بقاقت

بہارک باشد این فرزند دکنہ
خدا اس دورۃ التاج شرافت
شدم در دست تاج شرافت
کہ اس آن گل باغ تاج شرافت
کہ ہا تف گشت تا کہ از سر کوفت

کرامی کوہ سر درج سیادت
قطعه وصف مسجد
بنار دہ آصف الدولہ
بہارک باشد این فرزند دکنہ
خدا اس دورۃ التاج شرافت

نام اللہ از دست تو نہا شیش
بہارک باشد این فرزند دکنہ
خدا اس دورۃ التاج شرافت
شدم در دست تاج شرافت
کہ اس آن گل باغ تاج شرافت
کہ ہا تف گشت تا کہ از سر کوفت

[illegible]

تسبیح نیلانی کے سب جلد کے

[illegible]

ہر ذوق پر ہے میر کے صلاح | لوگ کہتے ہیں سہو کا تہ ہے

قط

جس بزرگی سے وہ گئے یا لے
 کیا کون میں عنبرض خدا کرے
 جو میں اپنے قدم کو اُس گھر سے
 یوں ہوئی اہل آسمان سے ندا
 جاے لاعل اب ہے یہ تلایخ
 ہو کے بے آبرو نعین لمبیس

ماجرا اُس کا مجھ سے مت پوچھو
 ایسی غیرت کسی بشر کو ہو
 رکھا باہر برابر سر ہو
 جتنے ساکن زمین کے تھے انکو
 دفع کرنے کو اُنکے چڑھنے کو
 آج نکلا بہشت سے یارو

قطره در تعریف مرغ سبز واری

نہیں کلنگ میں حسن اگر سبز وار کو
لائی میں بھی اسی کو یہ اُسے فوقیت

پہلی پشتان

دیکھے ہم دو ٹوپی دیے مرد استری اُسے ہے

۲۲۵
یعنی
طہات سورہ

دو دن دین کر دین یار

پیشانی و سینه

ایکسپریس

بجائی اوس پرستی کی کہ

نستین چو عالم رنگ سوزد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اس مضمون سے تو مایوس نہ ہو جاؤ
 جب کو بانڈ سے نہ شکر اور پشیم
 موزون ہونے کی ایک ہی چیز
 پس یہی اس ناچار کا جسے ناز
 سب تو بول رہا ہے بے ادب اور ناز

من نار جون اور رات
 پہلی شمشیر
 من نار جون اور رات
 پہلی شمشیر

کرتا نہیں ہم کام قیاس ہووے گی کچھ باد بتاس

پہلی شمشیر

سر پر تھنی مکھ پر بار اس نار کا ہے یہی بچار
 بیٹے غصہ کرے دم جب وہ ناری پیاری ہو

پہلی سپر

ایک نار بھونرا سی کالی کان نہیں وہ پہنے بالی
 تاکہ نہیں وہ سوئے گئے بھول جتنا عرض آتنا ہے طول

پہلی جاربوب

نیزہ بازون کا ایک ہے شکر ایک ہنگے سے سب وہ باہر کھینک
 رو کرین جس طرف بڑا مصاف گھر کے گھر کر دین ایک پل میں مشا

پہلی

پہلی شمشیر
 پانٹون چلے نہیں پانٹون کماؤں
 دوہین بوجھتین ستاؤں

پہلی شمشیر
 گرت کو جو گی سب کین بچا
 ۴۲۴

پہلی شمشیر
 تین پانٹون اور پانٹون نہ ایک
 چوچا ہے سوئے اٹھا

پہلی شمشیر
 ایک نار بھونرا سی کالی کان نہیں وہ پہنے بالی
 تاکہ نہیں وہ سوئے گئے بھول جتنا عرض آتنا ہے طول

ایک نارنگی نارنگی میں پیاری
 ادھی گوری ادھی گوری
 داکا الٹ طور پر
 ایک نارنگی نارنگی میں پیاری
 ادھی گوری ادھی گوری
 داکا الٹ طور پر

ایک ننھی سونہرے ہیرا
 جب چو کے پردے منہ ڈال
 پیالے میں اس کے چوکا دھرا
 سانسے سونہرے ہوا کا کال

پہیلی

ایک نارنگی کے انچھریاں
 ہر انچھریں وہ فورن
 تریا ہے یا حبس دو گر
 پہلے انچھریں ہو یا ر
 تیسرے انچھریں ہو بیر
 کیا ہے وہ بتلا اسے یا ر
 بندے ہے ایک اور بن
 ہر دم ہوناری سے نہ
 دوسرے انچھریں ہو مار
 چوتھے انچھریں ہو طیر

پہیلی

ایک نار دیکھی ادھل سے
 جاتے جگ میں وہ پانی کو
 سرکار کا کر پر کل سے
 جو ہر سات لگا دے جی کو

پہیلی

پہیلی نارنگی
 ادھی گوری ادھی گوری
 داکا الٹ طور پر
 پہیلی نارنگی
 ادھی گوری ادھی گوری
 داکا الٹ طور پر

بار بار کالین واک
چو کوئی چنہ تبادی یاد

سپیلی حمام
سپیلی حمام
سپیلی حمام

سپیلی چار پائی
سپیلی چار پائی
سپیلی چار پائی

	سپیلی مستی	
زناری دیاں کوئی کوئی بنا لگاؤ ہی ہیز	لوہو کی وہ نارینائی تابو کردہ کہتی ہیں	
	سپیلی ارگجا	
آدھا ارناسارا ہاتھی	جن دیکھا اُن لایا چپاتی نہ	
	سپیلی شمع	
سر آفتیش کا اور گوری مگات	کھڑی کھڑی رو دوئی سنسا اور کنتھ نہ چھوٹا	
	سپیلی گلگیر	
گال چھو لائے لینا تاکے	جب منہ کھولے سر کو کاٹے	
	سپیلی شمع	
چمڑھ چوکی پر بیٹھے رانی	سرپاگ بدن پر پانی	

سپیلی نارا آشیانی
سپیلی نارا آشیانی
سپیلی نارا آشیانی

رات سمیناں مینہ آ گیا
چھو لون باتون سب کو کھلایا
اگر دیکھ وہ ہووے روکھ

پانی دیکھ رہا بدست
سپیلی چار پائی
سپیلی چار پائی

ایک اجسا کھڑی پائی
سپیلی چار پائی
سپیلی چار پائی

لاجون مارسی پو پو پائی
سپیلی چار پائی
سپیلی چار پائی

سپیلی چار پائی
سپیلی چار پائی
سپیلی چار پائی

سپیلی چار پائی
سپیلی چار پائی
سپیلی چار پائی

سپیلی چار پائی
سپیلی چار پائی
سپیلی چار پائی

سپیلی چار پائی
سپیلی چار پائی
سپیلی چار پائی

سپیلی چار پائی
سپیلی چار پائی
سپیلی چار پائی

نمک حرم کو لائی اس پیاری

ایک ناری کی بان دیوانی
پو سیلی جو نر

پیشانی ماہی

ایک ہی

پیشی اجار

[illegible]

میں انچھلکا دوسرا

میتواند به شما کمک کند تا به راحتی به این اطلاعات دسترسی داشته باشید.

پیش

اس بن جبک کا کام دھوا	قول تال کے کپا پورا
وہ نے آخر چرچہ کھما دے	جو کوئی ہم کو لار و دکھا دے

پہیلی خوبگلان

اتنک سسی مین دیکھی نار
جہلی بڑی ہے واکانائون

چت ہے واکو سب سنا
یو جھو سپیلی یا چھانڈ وکانون

پہلے

نار ایک سو پچھ گھڑے	ننت اٹھ بھور مہینا کھاوے
واکی آنکھیں تیس دکھاؤں	پچھ میں آسکا ناؤں بتاؤں

پیشانی پاک

ایک روز جیل جیل کو گوسدہ لائی ہو | ادھر پرانی مرد چٹھاوی مردوں پر پردہ چٹھی؟

پہلی دہائی

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

کتابخانه کا سید کریم بخش

پیشی گھر میں

پہیلیں
تیرا ایک پانی میں تر ہے
سو وہ

جانبین و ده پانی پانی

پس بہار تہذیب و تمدن

تاریخ
کتابخانه

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

یجانب

پیشی پاپور

سینئر ایڈیٹر

پیشانی لفافہ

نمای ایک عورتی
نورین یونین

مجلس

بن تھل جڑ دبی ہوا کی پات نہ والہ

جاکریات نہ کوئی نسل پہل سدی دیو جیبا

یہ ترور و دہ پھول ہے سواجی دیکھو اسے

کت برن اور جو میں میں ٹھاکون

نہیں کھات کہ انہیں ڈوبتی تھی مگر تھنا

سبتن مال کی بیوی کی گم سکہ میرا ڈھنگ سیدری ہونیاری ہوجو کیو پی کر گنگ

پیشانی پر اردو دیکھو

دیوبند
نقارہ

کے طور پر احاطہ میں

پروٹو کولون بولین پروٹو

پیشانی شان غسل
کندای که ملک جام صورت صبی پیدا
امت دود در پیش از او کون یک بار بزم
بنام نوم دل پرده مانگ و کوبان
و بوی خوش است پیوی بوی بخاری نازون
باز

یہ ہیں اور یہ ہیں

بہارِ ہندی بیان
جلد سوم
نظر و کھلا دین

ایک سیمینار کے بارے میں

پہیلی طاق

	پیشی کاغذ	
--	-----------	--

وہ ناکستی ناوہ لڑھا
جیتا لاد و پیٹھ پر لے

پیشی سنگھڑا

ماسیت زند سانور و سینگ بل و نه
بار و نام هر سب کسین بخت هر صل با نه

پیشی طبیبہ مرزا

مارے سے وہ جی اُٹھے بن مارے مرجای
بن پانوں جبک جبک پھر ٹھٹھون ہاتھ بکای

وہی ہے جو بھگوان کی پوس
میں سوار ہو کر رہتا ہے
وہی ہے جو بھگوان کی پوس
میں سوار ہو کر رہتا ہے

سید محمد

ایضاً

مجلس

پیشی قبیلہ

سید احمد علی

ہسکی غریب

پیشہ کی دودھ دہی

پہیلی بندوق	
کارانہ اور کاری گات	بن بھو جن وہ کرے نہ بات
نت اٹھ مار جو رے کھاسے	بول بول سب سبھا رچھاسے
پہیلی بندوق	
ایک نار و دوائین کھائے	پیٹ میں واسکے ہاتھی جائے
اس نار کا یہی سبھاؤ لگا	جن دیکھیا تن چھاتی لاؤ
پہیلی دھوتی	
ایک نار و یکھی اردھنگی	راکھے ہے وہ ٹانگین ننگی
جو دھوبن کرتی ہے کام	سو ہے وہا تریا کا نام
پہیلی تہینہ	
ایک نار پیا کو بھانی	تن مہا کو سگر جوں پانی

پہیلی یادیں

پہیلی جھنور کی

نان دہ پنا دیوستان دہ داس منزل
کچھ بدھ بید ہو گشت بین لکی لکڑ

پہیلی شکر

باغخدا رکندی ہے جاکے دار پناہ
دار دیو جی جیات سیکین ماری پناہ

پہیلی سپر

برو اکون دی نین آن دہ در پھول
یہ اچھ دیو جی سیکی ایک پات اور پھول

مین کس دیوا کا ناتون

بو جھ سپیلی یا چھانڈو کاٹون

پہیلی عرق

دھوپ لگسو کو نین اوچھانڈون لگ کھلا

مین تھ پوچھن ای سکھی پون لگو مگا

پہیلی چوڑ

پاروسا کی سولہ رانی

تین پڑکھ کے ہاقت بگانی

مرزا جینا داس کے ہاقت

کبھی سوئی پی کے ساتھ

پہیلی قندیل

سہرا نہ ہلپاٹون پروینگ ہوڑا بگانی

پیت مین واکا گادی گل مین انکوڑالی پڑھی

پہیلی بندوق

اک متواری ہر ہتھیری پر پڑوٹا پالے

الٹا ہاتھی اپنے بھیر ڈالے اور نکالے

ایک تیر سا ایشہ چوڑا
بن اسٹنڈوہ سہا چوڑا
ننت سار سار کور
کلن ۳۳

راکھ سار پیٹ مین ہاقت
پہیلی تیر وکمان
ناری کیت سنگ دودھ
اور بھگ کلا پکڑے
آن دوجی دھب لاسے
ناری سیک بھگ اڑجاسے

پہیلی بندوق

بواہ
پہیلی کمان
پہیلی کمان
پہیلی کمان

پہیلی کمان
پہیلی کمان
پہیلی کمان

جنگ چلا کر بی گناہی کے لئے
 دینی ناری اگر کسی نے چھوڑ
 پسیلی حج طفلان
 ناری چھوڑ کر سے شان
 سور و لیا پوچھن آوے
 پسیلی باکی بی بی خط

جو پیڑی سو ہی چری چلت رہی بن پانوں پران ہرن وہ ہو ہی ہر سچ پکارو ناولن

پسیلی

ایک نار کے سیاح گھیرے اوکھد راکے کن بہتیرے
 جو کی ناخ اور سینکے پورے ایک آنکھ سوچھ چھپ کھورے

پسیلی ہنسی

پسیلی سیدی ہر پٹ پھونکت اٹھ کر پکار تان بان مارو سدا لی ہنسی پی پکار

پسیلی چاکو

بہت کام کا ہے اک نر آدھے دھڑین اسکا گھر
 کبڑا ہو کر گھر میں بیٹھے کام کرے نہیں ٹھالا بیٹھے

پسیلی حوات قلم

ایک پرکھ اک تیسہ سون کالا کالا منھ کروا سون بھاگا

پسیلی باکی بی بی خط
 ایک نارات پتری پھوڑی پھوڑی
 بن پک پتھن سون جانی رت ہی پکام
 آرت ہو یہ کام دین پس کو جھاکو
 جہان جاو ات ہی راجی اور جھادی
 ایضا
 (۲۳۵)
 پسیلی چھپ چھپ
 ناری ایک دھنی سک باٹھ
 کارد منھ کرنا ناولن اعلیٰ ہر
 شب واسک جگ منھ پتیر
 مجمع بند در جو مصلح
 پسیلی باکی بی بی خط
 ایک نارات پتری پھوڑی پھوڑی
 بن پک پتھن سون جانی رت ہی پکام
 آرت ہو یہ کام دین پس کو جھاکو
 جہان جاو ات ہی راجی اور جھادی
 ایضا
 (۲۳۵)
 پسیلی چھپ چھپ
 ناری ایک دھنی سک باٹھ
 کارد منھ کرنا ناولن اعلیٰ ہر
 شب واسک جگ منھ پتیر
 مجمع بند در جو مصلح

ایک نار کے سیاح گھیرے اوکھد راکے کن بہتیرے
 جو کی ناخ اور سینکے پورے ایک آنکھ سوچھ چھپ کھورے
 پسیلی ہنسی
 پسیلی سیدی ہر پٹ پھونکت اٹھ کر پکار تان بان مارو سدا لی ہنسی پی پکار
 پسیلی چاکو
 بہت کام کا ہے اک نر آدھے دھڑین اسکا گھر
 کبڑا ہو کر گھر میں بیٹھے کام کرے نہیں ٹھالا بیٹھے
 پسیلی حوات قلم
 ایک پرکھ اک تیسہ سون کالا کالا منھ کروا سون بھاگا

رحم مادر میں الٹ نکلا ہو
 ریم سوزاک پھر ہو تو خسر ہے
 کبھی کسی بچہ کی سیدہ کا
 سیدہ ایسی ہو کہ بچہ نہ
 کھاتا ہو سب کچھ کھا کر
 بچہ نہ کھاتا ہو سب کچھ
 کھا کر بچہ نہ کھاتا ہو

اگر کسی توامت پہ اوقات خسرین کون ہو تیری سیادت کا مفر تیرے والد کو ہوئی تب ایک سال دفع سمجھ کر یہ دوا تجویز کی مولے اک مادہ خرپینے لگا عمر باقی تھی غرض پانی شفا آخر کار اس مرض کے بھی لیے	گذری جو خلق و کرم ہی میں ام جانتے ہیں خاص سے یہ تا عوام تب حکیموں نے بہ تشخیص تمام شیر حسد یا قوس کا فور ایک ام ہر سحر اس شیر کا اک بھر کے جام پھر ہوا سوزاک ہو بنا احتلام وہ جو مادہ خر تھی اسکے آئی کام
--	---

ریم سوزاک پھر ہو تو خسر ہے
 رحم مادر میں الٹ نکلا ہو میرے

من تو تک ای نصف انسان نصف خ قتل حرمت پر خدا کی خلق کے ریزہ چین جس جس کے ہو تو خوان کا رات دن پھرتا پھری وایو بعین بیش و کم تجھ میں دیکھا عقل و حق گھر سے اپنے کھا کو جادو کے بیان	منے کیا سید نہیں دیکھے مگر کب کسی سید نے باندھی ہو کر ہجو کر اس اس کی ہر شام و سحر اسکے اسکے گھر میں اسکے اسکے گھر نطفے کی ترکیب کا ہے یہ اثر جاتی ہی مانگے ہو اس سے حاضر
--	--

رحم مادر میں الٹ نکلا ہو
 ریم سوزاک پھر ہو تو خسر ہے
 کبھی کسی بچہ کی سیدہ کا
 سیدہ ایسی ہو کہ بچہ نہ
 کھاتا ہو سب کچھ کھا کر
 بچہ نہ کھاتا ہو سب کچھ
 کھا کر بچہ نہ کھاتا ہو

رحم مادر میں الٹ نکلا ہو
 ریم سوزاک پھر ہو تو خسر ہے
 کبھی کسی بچہ کی سیدہ کا
 سیدہ ایسی ہو کہ بچہ نہ
 کھاتا ہو سب کچھ کھا کر
 بچہ نہ کھاتا ہو سب کچھ
 کھا کر بچہ نہ کھاتا ہو

[illegible]

[illegible]

در نهما از جهان شود معدوم
سپاسگاری عالم دهند و سپاسگاری
علق انفس است آدمی کافول
مکون سجاده گلابی بیات
اب بلاء که در دنیا است

مورتوں میں پڑیے رنگارنگ
چاہے اتو ہی تو رہے بن کر

لال طوسی سفید اور کالے
خلق ششگرد اپنے کڑوالے

کس نیاید ز بر سایه بوم
ورسها از جهان شود معدوم

<p>تیری جس باغ تک صدا جاوے تجکو اس گل زمین سے جلد کوئی اُس محلے کو تو اُجاڑے ہے ٹوئیاں طوطے کے بچے اقبال کر نہ شاعر جہان میں ہو کوئی شومی قسمت اپنی سے تجھ تک</p>	<p>پھر کوئی خار و خس نہ دان پاوے کچھ تصدق دے راہ بتلاوے آپ کو جس محلے پہونچاوے ہین جو بولی تو اپنی سکھاوے تجکو سودا نہ شعر دکھاوے کوئی ناکس ہی آدو تو آوے</p>
--	--

کس نباید بر سر سائی لوم
در صفا از جان شود معدوم

ای بیابان محسیت کے غول ۶
فرخ آباد کے محلون میں
جلدیان سے نکل وگرنہ عزا
بستیون کونہ کرتوڈ انواڈول
حد سے باہر تو کر چکا ہر کلول
بھرم میں اس طرح سے نوکا کھول

[illegible]

ورا سو خوشی
 بالاجی کوئی کیس کو میں اپنا احوال
 زلف خوابان کی مر سے دیکھو جوئی پنجاب
 یارب اس بچ کو تو اس شکیلا نکال
 لکاش سو غیب سے میں کیونکی کوئی کمال
 سنا آبا و اجداد دل ویرا سننے را
 یادمہ مسرتان بیچ مسلمانے را
 کیون و لا یعین ذہراک آج کو کشاکش
 بیچو قانون سے نہ ملان بچو کشاکش
 درد

زنجیران ترسے رشک چرخان چرخ
 گدازد و آید و آید و آید و آید
 کس کی دین سے تپش پاشان چرخ
 کس کی دین سے تپش پاشان چرخ
 کس کی دین سے تپش پاشان چرخ
 کس کی دین سے تپش پاشان چرخ

درد و رفت نہیں آسان تجھ کو کتنا تھا	اس قدر بہت ہو تو نادان تجھ کو کتنا تھا
دیکھ تو مہو گاہ پشیمان تجھ کو کتنا تھا	کیون تو لیتا ہی مری جان تجھ کو کتنا تھا
اچھ کر دی تو دل لانا خود بیا جان من	کس نہ کر دست چنیں کار گویا دشمن
تجھ کو اُس شخص سے تنہا نہ پڑا ہی پالا	مفت میں مجھ کو بھی لیجا کے بلا میں ڈالا
ملکے آنکھوں سو دوانی تو مر اگھر گھٹلا	کیون رو دل کہ تو بھلا میری تو کیا بھلا
کیون ہوا ہی تو مری جان کا لینے والا	ہا ہی رہی ہا ہی میں دشمن کی بھل میں پالا
ایں زمان چاروں دہانیم وہ تہہ نہیں	کردہ خود بگہ گویم وہ تہہ نہیں
کیا کر دی دل بھی پڑھا مجھ کو کافور	کب تک دل میں اس کاوش بجا کو کر
اس غم و درد بلایہ کتنا کدہ میں مرون	آتش غم سو طرح خیم کرد و رو کر جلون
اب نہیں تائبے بان کو جو چرخ خوش کن	کیونکہ احوال دل اس شخص سے جا کر کیون
شیرجہ این آتش جانسوز نفقہ تاکو	سو ختم سو ختم این راز نفقہ تاکو
یار تجھ زلف کو سودا میں پریشان ہر دل	تیرے دیدار کا جون آئینہ حیران ہر دل

دل مر اٹھ گیا ہے کس کی دین سے تپش پاشان چرخ
 صیغہ صدیق کو قدا سنی تپش پاشان چرخ
 دل کو دیار دفا بوم من عزون
 بارہ کر دندنا ستی تپش پاشان چرخ
 اس قدر چیم موت کو کتنا تھا ایجا
 کچھ تو اول میں کچھ نہ کچھ نہ کچھ نہ کچھ نہ
 در نہ تو بیاں میں نہ کرنا تھا کوئی کچھ نہ کچھ نہ
 بلیک پھر تاتھا تو ہر ایک کس کچھ نہ کچھ نہ
 اپنی مجلس میں نہ دیتا تھا کوئی کچھ نہ کچھ نہ
 ان زمان جای نور دیدہ مردم شہ
 روس زیبای تو از دیدہ مردم شہ
 پیکر ہی دل کو در دست سے بیاں کچھ نہ کچھ نہ
 اب جھڑی تو بے شک کچھ نہ کچھ نہ
 ہی معلوم کیا ہی غرض اس تان کا جان
 دل کو تم کیلے کیا چاہت ہو میری جان
 بیچے بیچے دل پاشان چرخ
 لیکن ہوتا نہیں کچھ نہ کچھ نہ
 فونڈا کی دھم دھم کچھ نہ کچھ نہ
 انور فاکر ان فاکر کچھ نہ کچھ نہ
 واہ وا ایسی ہی دیکھی ہوں فاکر کچھ نہ کچھ نہ
 کوئی بھڑوا دیا کچھ نہ کچھ نہ
 غم سا داسا بوجھ بوجھ کچھ نہ کچھ نہ
 میں تو پا جا رہی ہوں کچھ نہ کچھ نہ

۱۳۳۵
 ۱۳۳۵

اس قدر یاد دلاؤ کہ اس قدر یاد دلاؤ کہ اس قدر یاد دلاؤ کہ
 اس قدر یاد دلاؤ کہ اس قدر یاد دلاؤ کہ اس قدر یاد دلاؤ کہ
 اس قدر یاد دلاؤ کہ اس قدر یاد دلاؤ کہ اس قدر یاد دلاؤ کہ

اس قدر یاد دلاؤ کہ اس قدر یاد دلاؤ کہ اس قدر یاد دلاؤ کہ
 اس قدر یاد دلاؤ کہ اس قدر یاد دلاؤ کہ اس قدر یاد دلاؤ کہ
 اس قدر یاد دلاؤ کہ اس قدر یاد دلاؤ کہ اس قدر یاد دلاؤ کہ

میں جہت غیر کا شکوہ یہ کیا تجھے یار	دیکھ لینا تھا جو کچھ دیکھ لیا تجھے یار
گر لفظ ہر کسی خلق نکو نہ اسی کرد	
شعخ با ماتو یہ کردی کہ با بچہ ہا کرد	
شیشہ دل کو مرے سنگ تم سے پھوڑا	دل سے میری بھی انتخاب تیری طرے ہوڑا
تم کو کچھ اتھ گیا میری نہیں وہ تھوڑا	جھکو کھاتا نہیں ہر دم کا ترانہ تھوڑا
خوبرو لیون کا جان بچ نہیں کچھ ہوڑا	شعر رشتی کا دل ایسے پر نہیں کچھ ہوڑا
مید ہم جاوے در دل بدل آراء کرد	
چشم خود فرشتہ گنم زیر کینہ پاؤں کرد	
صحبت بد میں تھیں آٹھ پہر محبت ہی	غیر کے ساتھ شب و روز تھیں غفلت ہی
دھیکر طرز تھاری مجھ حسرت ہے	اگر ہو تم آدمی زاوی تو یہ کیا غیرت ہی
واہ وا چاہیے امر کو لیون میں حیرت ہی	ایسی برداشت کی اک سکویا طاقت ہی
گر چنین ست کہ دالم بکلامت باشد	
ما بخیریم دشمن نیز سلامت باشد	
چشم بد و در میان خوب کا ہو چنگ	چاکو چڑدن میں حق بھر کے لگ رہے ہنگ
بھیگر خندون میں کیسے ہو بھانا منہ چنگ	اس قدر آپ سواب تنے اٹھایا ہنگ

اس قدر یاد دلاؤ کہ اس قدر یاد دلاؤ کہ اس قدر یاد دلاؤ کہ
 اس قدر یاد دلاؤ کہ اس قدر یاد دلاؤ کہ اس قدر یاد دلاؤ کہ
 اس قدر یاد دلاؤ کہ اس قدر یاد دلاؤ کہ اس قدر یاد دلاؤ کہ

اس قدر یاد دلاؤ کہ اس قدر یاد دلاؤ کہ اس قدر یاد دلاؤ کہ
 اس قدر یاد دلاؤ کہ اس قدر یاد دلاؤ کہ اس قدر یاد دلاؤ کہ
 اس قدر یاد دلاؤ کہ اس قدر یاد دلاؤ کہ اس قدر یاد دلاؤ کہ

ایں نیکو کیم امرنی دست گوشت و دلش
ز دوزخ و جہنم است گساید میش

اب تو کہتے ہیں جریقان دغا بازوں کا
ہو گا معلوم کھا لو گے جو خط ان کی کلام
پھرتے سوا کرینگے ملک تھیں خام و عام
اور میان میٹھی محبت کی تری جم میں غلام
سب چلا جائینگے آخر یہ تھیں کر بد نام
دیکھا اب بھی سمجھا اسی یار نہ کر ایسا کام

زبان جنبه‌بیش که از کرد و پیشیان باشی
جمع تاجع نباشی تو به پیشان باشی

<p> کاشے تجھے مروں کے شہر لوٹیں غیر سے ملے کچھ نہ پوچھو جو زمین لب تلک نہ ہر کے گونڈو کو کھانچ کر زمین </p>	<p> تب تو لے یار جلے دل کچھ پھوڑا نہیں ہم ترستے ہی رہیں غیر فریوں لوٹیں ہر بھی ڈالو بلا سے تو بلا سے چھوٹیں </p>
---	--

آفتاب زندگی غولش مراد شوارت
گزنایق کبشی حق تو برین پارت

کیا کوئی اور طرہ دار نہ تھا دنیا میں کیا کہیں اور گرفتار نہ تھا دنیا میں یہ ستم اور پز نہار نہ تھا دنیا میں	کیا کوئی تجساریار نہ تھا دنیا میں کیا کسی کو سوجیاریار نہ تھا دنیا میں عشق سے کسی کو سردکار نہ تھا دنیا میں
---	---

اے تو کہتے ہیں جریغان و غبار نام
 ہو گا معلوم نکالو گے جو خط ان کا نام
 پھر ترسوا کرینگے ملکی تھیں خام و عام
 زان بندیش کہ از کردہ پشیمان باشی
 جمع تاجع نہ باشی تو پشیمان باشی
 کاشکے تجھے مری مرگے شہر ٹوٹیں
 غیر سے ملے کھجور نہ پڑھو تہو میں
 کسب ملک نہ ہر کے گوشت کو کھانے میں
 آتند ز زندگی غرض مراد شوارست
 گزشتہ قلمبشی تو مریم بارت
 کیا کوئی تجھساری بار نہ تھا دنیا میں
 کیا کہ کو سو سہیاری نہ تھا دنیا میں
 عشق سے کسکو سرکار نہ تھا دنیا میں
 کیا کوئی اور طرہ دار نہ تھا دنیا میں
 کیا کہیں اور گرفتار نہ تھا دنیا میں
 یہ ستم اور پز نہار نہ تھا دنیا میں

مسدس و رتبه و دست و پوی و کشتی

رکمی بی بی لوی دختر کریم خان نیا زاد	فغیت نورباشی کی کشیکار سزاو
مطلوب کوکرسی بی مختصر زلف و رازو	اشا مات نگاه چشمی جادو طرازو

برقت میتوان فهمید معنیهای نازار
در شرح حکمت چیست مرقان شراب و

کروڑی جسکی اب ہر سطر انوار سیلی ہے
غرض اسکی ادوا کا جو جتنا شغل سیلی ہے

بدقت میتوان فهمید معنیهای ناز او
که شرح حکمت اصفیست مرغان دراز او

رسالہ علم میں غمغیزی کون ازیا لکھا
کہیں کھنک پر عینک مطالعہ کر کر وہ سکھ

به وقت میتوان فهمید معنیهای نازا و
که شرح حکمت اینست مخرجان درازا

جو کوئی شعر مشکل ہوئی جی کو سنا لہو تو معنی کیے یوں بواہن مجھ کو گویا تار

ادا کر لی جو آری انسی اخص بن یا فاطمی اثر
 موت بتیان و قید مغنیہ کے نازاد
 محمد بن غزل
 حافظ اور تغریب
 شاہ زمان
 لکھنؤ

محل علم

محل سوم نصیحتیں

افق عظیمین درہای صفت حافظ
ایمان پر عبور از گنجین

ایک دل ہو تو ہو تو سنی ہو غمخواری دل
جہاں دینا سے دل در گزاری دل
کہ در دست و گرام گرفتاری دل
وہاں دینا سے دل در گزاری دل
جہاں دینا سے دل در گزاری دل
کہ در دست و گرام گرفتاری دل

جو چاہے تو کہ گرفتار ہوں تیرے پر	ملطفت و خلق توان کرد صید اہل نظر
بہرام و دانہ نیک مرغ و انار	
ترا ساسن نہیں جگ بین تیرے لایب	دل نہیں ہمیں معلوم سر عالم غیب
جو فکر تیرے میں اب سر کو لای سو جو جیب	بہر این قدر نتوان گفت در جہاں غیب
کہ خال مع در و فانیست کی بیابا	
لبوں کو اگر جیساں جوان و فخر کور کھا	چمن چمن میں پڑا شور ہر طرف غوغا
ہر ایک مرغ نے دی باغ باغ ہو یہ دعا	شکر فروش کہ عمرش در از با جہاں
تلقہ نہ کند طوطی شاخ زار	
نصیب کر کے سعادت کا تیرے پرین دست	جو دیوین جام جم اور قیسا و کا جہاں دست
گدشتگان کی طرف سے نہ رکھ تو رکھ نہ سخت	بغیر صحبت اجابت آشنائی سخت
سیا دار آرجیان دست ہمارا	
اُسی ربط محبت کرے خدا کی نیست	بتان کے تانہ کرے خلق کو جدائی نیست
کر لگی ہستی کو انکی تو میوفائی نیست	اندانم از چہ سبب تک آشنائی نیست
سہی قدان چشم ماہ سیارا	
ٹھلے ہر سو واپا از زلفہ حاقظا	کہ سنے تو سنے ہی شعر شکر از حافظ

۴۴۶
نہیں دیکھیں جو وفا کا نہ جنت کا
نہیں دیکھیں جو وفا کا نہ جنت کا
نہیں دیکھیں جو وفا کا نہ جنت کا
نہیں دیکھیں جو وفا کا نہ جنت کا
نہیں دیکھیں جو وفا کا نہ جنت کا
نہیں دیکھیں جو وفا کا نہ جنت کا

دل
دل
دل
دل
دل
دل

من و صند بنمندی دل و دل خفته بیا
 که کوهن حلقی لعل کاهل پر خفا
 من و صند بنمندی دل و دل خفته بیا
 که کوهن حلقی لعل کاهل پر خفا
 من و صند بنمندی دل و دل خفته بیا
 که کوهن حلقی لعل کاهل پر خفا

دل کو دھو ڈال بر غرض هر جام بدست	ندب بند و آزار و هین یک حوت
چيست آسائش کونین سبک سالی دل	
چشم نمازگار ام هو ایسی ہی کہ بس	صبر کی غرض سے چہ میں نہ مہرگان کنش
دل کو یہ جاتری کو چہ میں چو لے کی ہو	انہن را تو دو بنگ ز فریاد و جرس
ترک پنہا کند سر دات گز دل	
سودا و ادھی یہ بات جو بکلی ہم	دل کا اس ہنوس چارہ کہ یہ ہر جای دیم
کون اس ل میں ادا کرے یار و دیم	عشق چون تیغ کشد بر دل چارہ کلیم
کیست جز دماغ کہ آید سپہ داری دل	
مخمس چہارم	
زبیل ہون کہ اس گلشن میں سر گل چھوٹا	نہ طوطی ہون کہ دل میرا فاسی باغ لیجا
میں ہون طائر آتش بازی کسی ہی بہا آؤ	نہ باجو اسے دوام نہ باکزار سوداؤ
بہر جا سپہروم افزیش می بالہ تاشا	
نسل اس سپہروی نہیں ہوتی محو کوہان ہین	اگرانی اسقندیاؤن پہ سر ہر اسقندریگین
چل تھاب نیوای ساتی ہوس کو چہ چنکین	چہ گل حسید دماغ آرزو آتشہ تسکین

من و صند بنمندی دل و دل خفته بیا
 کہ کوهن حلقی لعل کاهل پر خفا
 من و صند بنمندی دل و دل خفته بیا
 کہ کوهن حلقی لعل کاهل پر خفا
 من و صند بنمندی دل و دل خفته بیا
 کہ کوهن حلقی لعل کاهل پر خفا
 من و صند بنمندی دل و دل خفته بیا
 کہ کوهن حلقی لعل کاهل پر خفا
 من و صند بنمندی دل و دل خفته بیا
 کہ کوهن حلقی لعل کاهل پر خفا

من و صند بنمندی دل و دل خفته بیا
 کہ کوهن حلقی لعل کاهل پر خفا
 من و صند بنمندی دل و دل خفته بیا
 کہ کوهن حلقی لعل کاهل پر خفا
 من و صند بنمندی دل و دل خفته بیا
 کہ کوهن حلقی لعل کاهل پر خفا
 من و صند بنمندی دل و دل خفته بیا
 کہ کوهن حلقی لعل کاهل پر خفا
 من و صند بنمندی دل و دل خفته بیا
 کہ کوهن حلقی لعل کاهل پر خفا

[illegible][illegible]

سودا

نیزه قتل است که بر وی در مدینه و در ازمین
و در اسونچو و در سمرقند و در بخارا و در

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

خلق کی پدید آمدن
از آرزای ربی بخلق عالم
مختص

غدا خاوا و اناست اظهار سر کردن
 معارف خزان آینه چون جز شود پیدا
 جگه تا کون این نام آستین پانی تو از درون
 غنچه آتسوان تکرار غنچه تو درون
 سر پانی استی و مکرر چه تو درون
 بر نعل ایستاد در راه تو درون
 اگر خاک بر این نیست در یاد در غبار من
 حق درین من سودا غنچه ای بود که عالم
 کبابی اختیار گاهی استادون درین عالم

از دم شمع ازل تا بقیامت مدحش	
نه تو یان دیر و حرم کی سی مکان تنگی	خانقاه و مدرسه کی طرح نه صحبت جنگی
دل من سودا تو خیالات نه کز خون تنگی	گر ترا هست درین کوچه نه سر کنگری
دین و دنیا یکو چه چرخ محضت لغوش	
مخمس هشتم تضمین غزل شاه ناصر علی	
پسر بعد از پدر گریک و نام آور شود پیدای	بدان ماند ز تخم نخل شیرین تر شود پیدای
بوصفش از زبانها این سخن اکثر شود پیدای	المونی گری و دوزین بحر شکو تر شود پیدای
چو گیرد قطره راه عدم کو سر شود پیدای	
هوا هر کس بضاعت پر تو ملک عشق کارهای	نه خونی اشک ز نخت بگره رنگ چو کهای
خودی اور کبر نه رکها چو جگه بود از ازا کهای	ببطاعت کوش گر عشق بلا انگیزه کهای
مستاعی جمع کن شاید که غار نگر شود پیدای	
شباب اپو کی هستی و جو کھویا اختیار از دست	تو وقت شب بک نادان کھوتوزینهار از دست
ندری اتنا بجای اب تو دامن جنت کو تو از دست	بیریری سی کن گرد جوانی رفت کار از دست
زیر گم گشته در آتش ز خاکستر شود پیدای	

غنچه آتسوان تکرار غنچه تو درون
 سر پانی استی و مکرر چه تو درون
 بر نعل ایستاد در راه تو درون
 اگر خاک بر این نیست در یاد در غبار من
 حق درین من سودا غنچه ای بود که عالم
 کبابی اختیار گاهی استادون درین عالم
 غنچه آتسوان تکرار غنچه تو درون
 سر پانی استی و مکرر چه تو درون
 بر نعل ایستاد در راه تو درون
 اگر خاک بر این نیست در یاد در غبار من
 حق درین من سودا غنچه ای بود که عالم
 کبابی اختیار گاهی استادون درین عالم

پس
 من ز جنبیدم ز جابان جاب و جاب
 من ز جنبیدم ز جابان جاب و جاب
 من ز جنبیدم ز جابان جاب و جاب
 من ز جنبیدم ز جابان جاب و جاب

از خوش و زیلا نور پوشی
دامن لعل افراشته ناز پوشی
آن ناز دادا کرده ناز پوشی
خون شد و دم افرا که چون ناز پوشی

[illegible][illegible]

از سبزه سر پرده در آغوش شستی	
پیمان ترا سے یار نہ دیکھا بھی محکم	ہو عہد ترا ہم سے وفا عیر سدا دم
اس وعدہ غلامی سے جگر خون کر و غم	بر خاست ز دل نالہ و ہوش فتاد م
باغیر چو ای وعدہ فراموش شستی	
دیدار کا شوق اپنی مرضی چشم سے کھویا	دید اپنے کا گو ہر مری کا لون میں پر دیا
پیغام برون کا ہون تری اندون جویا	سازیم زد دیدار بے پیغام تو گویا
بر خاستی از دیدہ در گوش شستی	
صائب کا ہر اشعار کا ہر ایک ثنا خوان	اکتے ہیں قصی کے نہیں ہر وہ نہا ندا
فیضی والو افضل کو طوطی کہیں نادان	از ہوش رہو دیکھیں ہر زہ درایان
خیر ست چہرا این ہمہ ہوش شستی	
شوکت جو کہو تر ہر بخار یکا سوہ باغ	بیدل زغن ہندی و ناصر علی کریم باغ
تکبیر نے کیا تیری جون لالہ مجھ داغ	شور زغن و نرائے بلند ست درین باغ
ای بلبل خوش لہجہ تو خاموش شستی	
محسن دوازدہم	

[illegible]

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

حسن دیکھا ہو اک ایسا کہ نہ دود و نہ شبنم	ہر گل و شمع کا جلوہ بشب تار پہ پہ
گرچہ یہ بات ہو فہمید خلائق سی بعید	دیکھو زمین و وزلف اسکرخ سرخ و سفید
جن نے کبھی نہ من مایہ و شبنم گل شمع	
کچھ بہار اگر خزان سے بھی ہوئی رسوا تر	دیکھتا کوئی سنسنیں سو حرمین بھر کی نظر
موجب کا بھی کچھ ہو دیکھا اسی باد رک	جب سی دستار سفید اس کی سخی چہری پر
جلوہ نظرون میں نہیں تیرے ہیں چندان گل شمع	
آج شادی ہو اگر وہ ہیں گل ماحرم ہے	خوشی رخت سے عیش باغ سے ہی باغ ہے
پر وہ سمجھے ہو جو تحقیق سے کچھ محرم ہے	باغ دنیا میں سدا شادی و غم تو ادا ہے
روی شبنم بچر ہو دین جن جن ان گل و شمع	
بہرہ کر دی ہو فقط ہوا اگر شیشہ و جام	کرنی لگاشت چن بڑی و ساقی کس کام
ہو میسر جو یہ سلمان تو ہی پھر عیش تمام	میں سو داس کہو ہونیکو نا حق بنا
دیکھتے باغ میں کیوں جا ہی نادان گل و شمع	
میں کون تجھے سو گوش سول کی تو اگر	عیش دنیا نہیں ہو تو ت دیوانہ اس پر
کہ چمن ہو دین پران گل و دامان سحر	ہو جہان بادہ گلزار بلورین ساغر
اپنے نزدیک تو ہی جلوہ کنان گل و شمع	

۴۵۴
 کہیں جسے یہ یاد مانع عشا و سحر میں
 کو سو طرح کی سسین اس کو چھین
 اظہار ان کا جسے ہوا نے کو زمین
 تو آپ ہی زبان از دوسو کب با رسیدہ ہو
 ال حزن از دوسو کب کا با دعا
 شتا نہیں ہو در عیت کا با دعا
 ہنسی نہیں کی شوق پہ چڑھا
 اور تو دل نہیں ہے داؤد
 اور تو دل نہیں ہے داؤد

مدبر گویا چو سب دلیلی را خوان
 گلشن مین کی بیابا بد کثای باغیان
 خیزد دل صدفین نه کوم بنده حاکمان
 تعلیم گریه دون اگر ایوب سب
 انشا الله اب بھی مری صمیم زار
 غن جگر نہ داغ
 آری کچھ مری

مہر کو یقین تیرے سودا کو ناقص
 نہ ہو ورنہ یقین تیرے سودا کو ناقص
 نہ ہو ورنہ یقین تیرے سودا کو ناقص

مختصر

باتی پہنچ کر وقت تفاعل بہانہ
 اس قطرہ ابر ترے زمین پر
 اس قطرہ ابر ترے زمین پر

مت پوچھ مری دل کا سر پر مری ٹلنا	منہ کر کے سیکھر سے ہر صبح نکل چلنا
جب رات کہوتی ہے پھر شمع نہ ٹکنا	ہر روز کا وہ منہ ہر رات کا یہ جلنا
کیا کام کیا دل نے دیوانیکو کیا کیسی	
تقدیر کے گلے کو امکان نہیں بھونا	تقصیر نہیں دل کی قسمت کا ہڑبھونا
ہر چند مسلم سب اب جی کی تین کھونا	لیکن مجھے آتا ہے پھر پھر کسی رو نا
کیا کام کیا دل نے دیوانیکو کیا کیسی	
اس جینے سے بہتر ہر ابوت پر ان کے	جل بجھے کہیں جا کر یا ڈوب کہیں مریے
کس طرح کٹیں راتیں کس طرح دن بھرے	کچھ بن نہیں آتی ہر حیران ہوں کیا کیے
کیا کام کیا دل نے دیوانیکو کیا کیسی	
گلشن میں زانی کے یوں عمر ٹٹی ساری	ہر ایک طرف پھرنے کرتے ہوڑے بخواری
آزادگی میری بھی سرداری ہے بھاری	انصاف کرو یا رومین اور گرفتاری
کیا کام کیا دل نے دیوانیکو کیا کیسی	
جو بچہ گذرتی ہے مقدور نہیں سہنا	خون جگر آنکھوں سے دامان تلک سہنا
جواب کوئی پوچھے منہ دیکھ کر کہ سہنا	دینا نہ جواب اسکو کہنا تو یہی کہنا
کیا کام کیا دل نے دیوانیکو کیا کیسی	

یہیت ہوا سے کہ وہ سے ہوا نہیں
 کو یا چین میں خردم علیے اصحاب
 کتا بیک و دب سے بختور یون کباب
 ماسی جو کہ اب بیکر جو کوئی شرب
 اسیت میں کمان جو تازی خانان خراب
 جہ شکر گئی تو شیفک تر سینخواں

دقت کو دم کی بوجھ غنیمت ای بجز
 کیا جانتے کہ فضل کمان اور ہم کو کم
 ساتی شتاب اتش و سلسلہ کا عام
 پویشاں دس لکھ کی ہوا اس قدر
 ہمای اب کی سودا کو کیفیت سی و دان
 مزار حقاہی اس عالم کدم اس کی بجانا

مختصر نوادیم

مختصر

لکھی ہر آنکھ میں رگ کی نول غار کی
 آواز

نہوں ہم ظلمتی زبان آدمی صرافنا
 کوئی بات پوچھی تو اشک کھنکھاتا
 جو بھلا را دیو نہ کہو ہنس دیکر رہ جانا

امدان سپیدام کا دیس ہو یہ جو اب
 ہرگز نہیں رہا اب جو غیر اضطراب
 حاصل نہیں رہا اب جو عاشق کو اور تار
 دن نہیں کچھ اور ہے کچھ منتظر اس
 بس اگر کچھ نہیں سلام ہو یہ اگر کچھ
 ملنا اگر ہے کچھ نہیں اب اس مہربان

۴۵۸
 ملاقات نہیں رہی ہے انتظار کی
 حکومت دوست ناز سے ایسی کہاں فراموش
 کب ہو سکی ہے ملاقات کا سہرا
 میں غنایں بدیل سے کب ہو سکی
 پڑن نہ ہو سکی ہے انتظار کی
 ملاقات نہیں رہی ہے انتظار کی
 خستہ ہو چکا ہے جو ان باتوں میں خیال
 سنتے ہو چکا ہے کہ کہاں ہیں کب
 ہنسنا ہون میں تو میں کب ہو سکی
 نغمہ درگاہ میں کب ہو سکی
 چچی سدا کہوں کب ہو سکی

وہ مہر وہ وفا وہ عنایات ہو گئی	وہ مہربان گئے وہ مدارات ہو گئی
صحبت تو رفتہ رفتہ یہ ہیبت ہو گئی	حشر کی تو مدتوں سے مساوات ہو گئی

گالی کجھونڈی تھی جواب بات ہوئی

کناہ آن آن مرو گھر سے تو نکل
حرمت میں سب طرحے غرض کچھ نکل

دشنام دینی شرط محل خواہ بے محل
باتی تو مار کھانی اب آگے سو آجکل

حسن لوگے تم اس رکھی یہ اوقات ہو گئی

رسوای خلق و خوار جان اب میں ہو چکا
ہرگز نہیں دریند نصیحت و فائدہ

ہونی جو کچھ تھی قبلہ حاجات ہو گئی

رہنا ہمیشہ درپے آزار تا کجا
بس اب ستم سے درگذازیں تا کجا

آمالِ دلِ مرکی مکافات ہو گئی

وعدہ بھی تھا یہی کہ میں آؤنگا دن فوجی لیکن نہ بعد شام کے پیش از درجہ جلی

فہم دست دوم

۱۰۰

سوار زونگی دل میں تو یہ بھی رہی اہی	پر غم ہی تھیں نہوئی ہم سے آگہی
ہر چند کر کے غم سے ہم اظہار رہ گئے	
ذہبی ہر کیا رقیب میں جو جھگڑ بھاگیا	دلال کون سا تجھے اس سے ملا گیا
تو کوٹریوں کے مول اسی ہاتھ آگیا	قیمت پہ ایک دل کے تو غلام بھاگیا
یوسف کے ہاتھ ملتے خریدار رہ گئے	
شب جن میں کی تھی بادہ خور تری بھنگ	کہتے پھر میں تھکودہ کیا کیا جدھر تھک
پیارے غضب خدا کا پڑی آنکھ جھوٹھ پر	اتنا تو سچ ہو کر کے تھیں مست و بے خبر
عیتارگی سے اپنے وہ موٹا رہ گئے	
کہتے تھی ہم ناز کو کیا جانے ہو تم	دنیا کا نیک بد کہاں پہچانتے ہو تم
مندان کو اپنے ہاتھ کی کیوں ساہو ہم	لیکن ہماری بات کوئی ماننے ہو تم
اپنا سام تو کتنا ہی سزا رہ گئے	
لے کو تیرے غیر سے ہم سن کے رہ گئے	دیکھا جو اپنی آنکھوں تو رو دھنک رہ گئے
آتش کے بچ رشک و جل بھنگ رہ گئے	دیوانے ہو کے تھکوں ملک چنار رہ گئے
کیا کیا ستم نہ سکے ہم اسی بار رہ گئے	
ہو راستی تو یہ کہہ میں لائق حبا	یہ میری تو اپنی سمجھتے ہیں جو وفا

یہی ہے جب چلے گئے سب سے
 اس میں چھپا ہوا ہے سب سے
 یہی ہے جب چلے گئے سب سے
 اس میں چھپا ہوا ہے سب سے
 یہی ہے جب چلے گئے سب سے
 اس میں چھپا ہوا ہے سب سے

میں نے تو یہ بھی رہی اہی
 پر غم ہی تھیں نہوئی ہم سے آگہی
 ہر چند کر کے غم سے ہم اظہار رہ گئے
 ذہبی ہر کیا رقیب میں جو جھگڑ بھاگیا
 تو کوٹریوں کے مول اسی ہاتھ آگیا
 قیمت پہ ایک دل کے تو غلام بھاگیا
 یوسف کے ہاتھ ملتے خریدار رہ گئے
 شب جن میں کی تھی بادہ خور تری بھنگ
 کہتے پھر میں تھکودہ کیا کیا جدھر تھک
 اتنا تو سچ ہو کر کے تھیں مست و بے خبر
 عیتارگی سے اپنے وہ موٹا رہ گئے
 کہتے تھی ہم ناز کو کیا جانے ہو تم
 دنیا کا نیک بد کہاں پہچانتے ہو تم
 مندان کو اپنے ہاتھ کی کیوں ساہو ہم
 لیکن ہماری بات کوئی ماننے ہو تم
 اپنا سام تو کتنا ہی سزا رہ گئے
 لے کو تیرے غیر سے ہم سن کے رہ گئے
 آتش کے بچ رشک و جل بھنگ رہ گئے
 دیوانے ہو کے تھکوں ملک چنار رہ گئے
 کیا کیا ستم نہ سکے ہم اسی بار رہ گئے
 ہو راستی تو یہ کہہ میں لائق حبا
 یہ میری تو اپنی سمجھتے ہیں جو وفا

دوست اٹھا دیا پس دیوار رہ گئے
 غم میں
 دوست اٹھا دیا پس دیوار رہ گئے
 غم میں

پنجشنبہ

ایک تیار بخور دیکھی تو پڑھا کیا کیا کچھ
وہ تو وہ زیریں فلک اب ہو چکا کیا کیا کچھ

کیا کہوں میں کہ مورخ نے لکھا کیا کیا کچھ
ہمسے اب گے زمانے میں ہو کیا کیا کچھ

تو بھی ہم غافلون نے اُسکے کیا کیا کیا کچھ

لیا کہوں تجھ سے یہ نقصان کی انجی تہین
راہ بیچاروں نے پائی نہ کہ وہاں سے نکلیں

پانی ہو پو نچانہ کے جا کر انھوں تک آنکھیں
دل جگر جان یہ رشت ہوئی سینہ میں

کھر کو آتش دی محبت نے جلا کیا کیا کچھ

لیسا کون میں کہ تیری عشق میں کیا پیچھا
رندگی کے غرض اسباب سے اب کچھ نہ رہا

جیسے کہتا ہر کوئی ہو تراصفا صفا
دل گیا مبرا گیا موش گیا جی بھی گیا

شغل میں غم کے تریختے کیا کیا کیا کچھ

شکر مدشکر بدرگاه خدا بلکه هزار

نہ رہے عشق کی مچھ پاپس متاع بازار
حسرت وصل و غم جو خیال آزار

مرگیا مین یہ مردی مین رہا کیا کیا کچھ

مفتق بازون مین مرا کیونکہ نہوجاں لایا کوئی جگ مین نہ رہا سچھے رفیق و عاشق

ج

اب کی کہانی میں روئے مقدس کو میں ہوں
 نان کے نام سے دو طلبہ از خون
 ناقص جاوے غدیہ کو میں ہوں
 دیکھو یہ ہیں غل میں چھوٹے
 چلوں سے بکلا لاون میں چھوٹے
 بی کی امان تو کہ بات میں ہوں
 شہزادوں میں تو کہ بات میں ہوں
 بی کی امان تو کہ بات میں ہوں
 شہزادوں میں تو کہ بات میں ہوں

بارہ برس کی عمر میں جو دست خدا نواز
کے در و در میں کھڑی ہو کر اپنے بچوں کی
میں سے ایک کو چنا لیا اور اسے اپنے
سواں بیٹا بنایا اور اسے اپنے
سواں بیٹا بنایا اور اسے اپنے
سواں بیٹا بنایا اور اسے اپنے

ان سے تباہی میں ترو جی
شکین آخوندی چلے گئے کھائے بھان
مجلوہ کی نظر سے بن ترو جی
لا باغیب میں ترو جی جو در در
شکین نورانی میں ترو جی
بال سکرانہ ترو جی ترو جی
عبدیہ پر ترو جی ترو جی
ترو جی ترو جی ترو جی
ترو جی ترو جی ترو جی

آگے ہو دھول دھپا میں تمکو کہ سنایا

مٹھا کر جو پنہ کو دھیلے کے ہن گند وڑی
کڑکے تو ٹھکڑے ہین اور تیل کے پکوڑے
تب شیخ سدو بولا سنتا ہی اتری کھڑے

بھینسا ہی لے کے چھوڑ دینا چاہیے کیا تو لایا

دو تیل کے کپڑے لگے چار سی جھڑنا
بکرانہ لون نہ بھینسا لون، اگر گدھ تو لانا

تب جانیکا تو خردی سر دن کو سن نہایا

مجموعہ سبب و ششم

سنتی ہر ایدو وطن یہ تراکیا سمجھاؤ
یون آمدی انچو پاپ سواسنت دلاؤ
بابل بساطیون کے نکر کا تور اداؤ
نوشہ مرے کو آرسی مصحف کا چاؤ

عینک کی جوڑی ساتھ منگاڑا ہن شیخ جی

دو شتاب آگے پہنچا اب نہ تو ڈھیل
باقی نہیں بچہ انہیں فقط ہار ہی اصل

سر نہ نہیں ہوا آنکھ نہیں شہ کی ڈھلا نیل
چو کی دو آنکھی ٹھیکہ گستاخ بان کیل

طعمہ اچھی اسیکاسو جاتی ہیں شیخ حنی

[illegible]

دین جانی ہوتا ہے کہ جس کو دین سے دور کر دے
 دین جانی ہوتا ہے کہ جس کو دین سے دور کر دے
 دین جانی ہوتا ہے کہ جس کو دین سے دور کر دے

تخت الشرا کو چھپے جاے ہین شیخ جی	
یہ تو ہین بوڑھو خرس وہ ہر شیخ اچلی	ماری کھو تو دھول کھجی داڑھی نیچ لی
آنکو تو جانتی ہو کہ ہین شیخون مین ولی	کھلتی ہر آنکے جو رو کی تباہ طرح کلی
پھولے نہیں بدن مین ساتی ہین شیخ جی	
جب دیکھتی ہو وہ کہ ہر بات کی ہوا	دس مین دن چھری کو ہو لے نہ نہیں کھلا
آتی ہر آنکے پاس لیے تیل اور توا	کستی ہر یہ نہ مانے گا آپ اب ہرا
ہم تم کو شیخ ڈوڑھو بناؤ ہین شیخ جی	
جب گھنگرو پٹکے چلے ہر شکتی چال	آہا ہر شیخ جی کی تین اس صدا پر حال
عمادہ سر چھینک کی ہو جاتی ہین چال	تب مہربانی سے یہ کہتی ہو چھینک
اب ہکو اپنی چاہ جتاؤ ہین شیخ جی	
ایک رو شیخ چوی کو جو دوسرے جلاڑی	کنے لگی کہ تم ہو برون کو مرے بٹے
اب بس ڈھپی رکھو کہیں چکانہ گریڑی	ڈرتا نہیں ہر مجھے تو اے جھڑی نہ ٹھری
کمدون ابھی دواسر ستاؤ ہین شیخ جی	
ایسی تو پار بنے خدا کی بھی مہ ڈرے	آکر کس شیخ جی کے مصلے پہ ہک بھرے
شاہ کو آٹھی داڑھی کر لیا لون مین کر کے	یار بکرہ چھال شتالی سوا ب مرے

رات دن رنگ مین چھپے جاے ہین شیخ جی
 رات دن رنگ مین چھپے جاے ہین شیخ جی
 رات دن رنگ مین چھپے جاے ہین شیخ جی

۲۶۵

دین جانی ہوتا ہے کہ جس کو دین سے دور کر دے
 دین جانی ہوتا ہے کہ جس کو دین سے دور کر دے
 دین جانی ہوتا ہے کہ جس کو دین سے دور کر دے

دین جانی ہوتا ہے کہ جس کو دین سے دور کر دے
 دین جانی ہوتا ہے کہ جس کو دین سے دور کر دے
 دین جانی ہوتا ہے کہ جس کو دین سے دور کر دے

ہر کسب و کار میں سود و منافع ہوتا ہے
 مگر سود و منافع کے لئے کسب و کار میں
 ہر کسب و کار میں سود و منافع ہوتا ہے
 مگر سود و منافع کے لئے کسب و کار میں

زن مریدی کا دکھ اس مریں بیون بھرنا	پیر سے آگے جو نہ کھوڑا کرنا
بیابان کے روزیہ عمامہ سرا اور دھنا	زمین پر ہو گئی گردن تری جھک کر ہرنا
شکل خیر کے دھڑھی تری چوکور بنو	
کستی ہن پاس تری بھٹی ہوئی سمجھنا	دھڑھی تھی ہر تری شانہ کھریرا چوہنا
عیب شرعی تری پانچون نہیں عالم پہ نہان	دی ہر اندھیاری تری آنکھو نیقہ نہان
نہیں یہ ہار گلچے ہر گل خود بنے	
کائی جو زہ کو ایسا ہی تو ہو دندان گیر	کرنہ لگی دیگا گوشہ عزالت میں سپر
کمری ہی کہ کھو اٹھ نہ سکے چھوڑ حصیر	مارے کم خوری کو کھانا نہیں کچھ غیر
تس یہ ہر تھکاوڑ تو نامرشی شکور بنو	
سہر جب نہ تری دیکھنے باز ار لگا سہ	لوگوں کی چشم گمان میں تو طرصار لگا
یان کمون بی بی کے کھانیکو تو ہر بار لگا	کوی کرنے سے تری آگے ہر انبار لگا
بوڑھے گھوڑے کی نہیں بھان پہ آخو بنو	
کام کا دیو تری پیٹھے پہ جس دم لاگا	مار مستی کی تھوڑ سو جھانہ پیچھا آگا
جا پڑا بھری پہ تو پہن کے سو با باگا	چھاٹی جب ان زود و تھی تو پھر ایسا بھاگا
جتنا تھا بھانہ تھنبا اہم تو غور بنے	

ہر کسب و کار میں سود و منافع ہوتا ہے
 مگر سود و منافع کے لئے کسب و کار میں
 ہر کسب و کار میں سود و منافع ہوتا ہے
 مگر سود و منافع کے لئے کسب و کار میں
 ہر کسب و کار میں سود و منافع ہوتا ہے
 مگر سود و منافع کے لئے کسب و کار میں

ہر کسب و کار میں سود و منافع ہوتا ہے
 مگر سود و منافع کے لئے کسب و کار میں
 ہر کسب و کار میں سود و منافع ہوتا ہے
 مگر سود و منافع کے لئے کسب و کار میں

این تک همی به من و نخل تری زبان
چشمک روان خوش گفتا بیاب
دوان جیس نخل سببیت کامن یاب
جاک خوشون شاه بین اصلح کو دیاب
نوزدن خود سببیت کامن یاب
کان راز من خواند از استاد کرده
ان بیت عیار هات البته نین چرت
پندم کو کاغذ تو که کشت خواه کرد

این کتاب که به معنی هفتمین فصل است که در این
 بوسه تو شوم شام کواد و چون غل غل
 آفتاب گرسنه تو ازین هم دو صبح
 این لوح را بگو که از استاد کرده
 شیرازی عفا بیای ترا در نه امی
 ده خوس گریغ کوئی هو گا تو کبابی
 کونان کو کونون کنی پیه تری زبان
 هرگز که نگوید آفتاب غل غل

۴۸
 زن گفتگو عیث دل خود شاد کرده
 جس کی چنگ نوازند مال جز زور
 جزب که چنگ نوازند مال جز زور
 کیسے جو سکا حال تو کہے تو خود
 مطلع شایست با برے خیم نور
 چسین چسین تو ارمی در کردہ
 زہ دن سے جو چو کوئی کشتا تھا پو
 رہتے نہیں مہلہ سہ چو کوئی کشتا تھا پو
 نقشہ سے اب چو ہے کچھ پو کوئی کشتا تھا پو
 زخمی کہ از غم

لعلت خدایکے بھڑکے تھیں منہ پر قلعہ بان	حلقے کہ سودہ لعل لب خود نبی بران
آزردہ اش ز غم خبر پیدا کردہ	
اکدم ترے چاکو نہ دیتی تھی خلق حسین	دارالامازہ آکے یکہستی تھی دن درین
بچھٹکا رنجیدہ جبے لعنت ہی فرمن عین	کام یزید دادہ از کشتن حسین
بنگر کر اچھل کہ دل شاد کردہ	
ناناتے نے پاکے جب اہل حم پہ دست	یون کر ملا باک بن ہی پھل جوں شتر موت
ہر اک لٹاس لعین ہی کسا ای شکم پست	بہر خے کہ خار وخت شقاوت است
در باغ دین چہ با گل و شمشاد کردہ	
مہو کا فرشتگان معذب کا جب ورود	جتنا کیگا تو کہ میں شیعہ ہوں ای بیور
دینگے وہ یہ جواب چلا کر ترے غمور	چندین ز شیعہ بودند ای رنگے بیور
آخر عمل بہ سنت احد اکر کردہ	
لعلت بڑوں کو اپنی جو کرتا ہی ای لعین	ہی مومنوں کی سب یہ خوشامد نہ پامین
ایمان ہو تری تو نہ سادات ہی ہو کمین	از زاد ہائے طبع تو معلوم شد چنین
دنیا و دین تو ہر دو بر اکتاد کردہ	
جیسی یہ جو تیرے نے کی بات کا تست	شاعر چھٹ اسکا شعر نہ دیکھا میں ناہست

طالع مبین است بری که لبان و گیسو
 بیاورد و متولد شد خندان و پشیمانی
 و چرخ یا توده را از او گیسو
 خرابه گیسو

جب ملکہ کو باپ تراشیع کرتھکا	سمجھا کہ اس شکرست نہویگس جدا
جھنجھلا کے اس غریب نے تجھ بیون کہا	آخر کبوتا سے اپسیرین وضع تا کجا
کون را کر دکا نچر قست و کردہ	
میدان میں بکھرے تھاتو جڑ و زمیند قن	قالب تہی کرے تھابہ تن نار سید قن
کہا تھا غش تو دیکھو تھا جب خون چکید قن	تا نصف گیر شہ ز دستت برید قن
فی الفور قصہ رستم و ہیلاد کردہ	
کم ظرف کس قدر تو ای بھڑو و حلیہ ج	مارے اگر پیش تو لگی کہنے آپ کو
میں وہ سپاہی ہوں لاؤں رستم و ہیلاد	وربغات گزید و ایشا سے گفتگو
شاعر شعی و مرثیہ اچھا بد کردہ	
مگر بے نہیں ہوا سپ ترالبلکہ ہر دھک	بے آب لیون رہی وہ جو بکھتی شہ
کسی چو تو ڈول ہو وہ چاہا ہر دھک	در گرم کردنش چہ نفس سوختی چہ شک
خزگرہ را تو کہہ حیدر کردہ	
ایز غلبہ چو پیر سو و اسون رستم	کشتون و آب پشای تجھ منہ کو نکاست
پھر کہ جو کھایا تو زہلو اسکی باز خاست	مانند شمع سوختن و کشتن رداست
ممدوح خلق را تو بزم یاد کردہ	

ایک اور کتاب ہے جو کہ ایک عالم
 کا ہے جس کا نام ہے "الکتاب
 فی التفسیر" جس میں ہے
 ایک اور کتاب ہے جو کہ ایک عالم
 کا ہے جس کا نام ہے "الکتاب
 فی التفسیر" جس میں ہے

بہنہ میں دو گویا ہرگز نہ دل جلاؤں
کوسا کو جو حلال کے اسکو یہ سناؤں
ارمخوایہ گفت با و کوا عدال سے
انفقم کنی دیداری جب یہ بات چیت
بار دی بیان نام ہوئی یاچون کی جیت
بدست احرام غوری سا کہ خوشن درین
شادی ہو تب تو کا ستیں اسیان کریں
اک منہ ایہ گفت کوا عدال
حلت کو نہ گوی

۱۴۶۴
 ۱۴۶۵
 ۱۴۶۶
 ۱۴۶۷
 ۱۴۶۸
 ۱۴۶۹
 ۱۴۷۰
 ۱۴۷۱
 ۱۴۷۲
 ۱۴۷۳
 ۱۴۷۴
 ۱۴۷۵
 ۱۴۷۶
 ۱۴۷۷
 ۱۴۷۸
 ۱۴۷۹
 ۱۴۸۰
 ۱۴۸۱
 ۱۴۸۲
 ۱۴۸۳
 ۱۴۸۴
 ۱۴۸۵
 ۱۴۸۶
 ۱۴۸۷
 ۱۴۸۸
 ۱۴۸۹
 ۱۴۹۰
 ۱۴۹۱
 ۱۴۹۲
 ۱۴۹۳
 ۱۴۹۴
 ۱۴۹۵
 ۱۴۹۶
 ۱۴۹۷
 ۱۴۹۸
 ۱۴۹۹
 ۱۵۰۰

فردوسی شاعر

۱۔ اے نبیؐ! کہتا ہوں کہ اگر آپؐ اپنے چاہنے والوں کو
 ۲۔ اے نبیؐ! کہتا ہوں کہ اگر آپؐ اپنے چاہنے والوں کو
 ۳۔ اے نبیؐ! کہتا ہوں کہ اگر آپؐ اپنے چاہنے والوں کو
 ۴۔ اے نبیؐ! کہتا ہوں کہ اگر آپؐ اپنے چاہنے والوں کو
 ۵۔ اے نبیؐ! کہتا ہوں کہ اگر آپؐ اپنے چاہنے والوں کو
 ۶۔ اے نبیؐ! کہتا ہوں کہ اگر آپؐ اپنے چاہنے والوں کو
 ۷۔ اے نبیؐ! کہتا ہوں کہ اگر آپؐ اپنے چاہنے والوں کو
 ۸۔ اے نبیؐ! کہتا ہوں کہ اگر آپؐ اپنے چاہنے والوں کو
 ۹۔ اے نبیؐ! کہتا ہوں کہ اگر آپؐ اپنے چاہنے والوں کو
 ۱۰۔ اے نبیؐ! کہتا ہوں کہ اگر آپؐ اپنے چاہنے والوں کو

جو بوم بنی رہی تو کیا ہو جگہ چل
 کر دون با بنادون چل
 میں کا کہہ سے کر دن چل
 جو بوم بنی رہی تو کیا ہو جگہ چل
 کر دون با بنادون چل
 میں کا کہہ سے کر دن چل

مختصر سی و شصت
 شہر آشوب

جو بوم بنی رہی تو کیا ہو جگہ چل
 کر دون با بنادون چل
 میں کا کہہ سے کر دن چل

۲۷۵
 جو بوم بنی رہی تو کیا ہو جگہ چل
 کر دون با بنادون چل
 میں کا کہہ سے کر دن چل

جو بوم بنی رہی تو کیا ہو جگہ چل
 کر دون با بنادون چل
 میں کا کہہ سے کر دن چل

جو بوم بنی رہی تو کیا ہو جگہ چل
 کر دون با بنادون چل
 میں کا کہہ سے کر دن چل

کیا ہی خچ بنے میں او سکریں یہ بہر	نہیں ہی اصلی و نقلی میں فرق ذرہ بھر
جواد ربوم ہو سوادہ یہ لگے وہ نہ	جو راہ باٹ میں آتا ہو صبح و شام نظر
کے ہی خلق وہ جاتا ہی الو بنے کا	
نظر کر دو تو کہ ذرہ بھی بھر طویں میں ہی شور	جو طویں سے کس دنیا کس کی ہو دی ہو غور
کیو محبت شعرا اس کی کچھ نہیں منظور	ہوئی ہی بسکہ یہ صنعت گرمی مری مشور
ہر ایک دیکھنے آتا ہی الو بنے کا	
فہیم ہومری صنعت پر چاہے قربان	رکھی ہی طویں کی مین چن چن چکی زبان
کہ جو کہے ہی اس کچھ نہیں ہی اسپر حیان	جسے سمجھ ہو وہ ہوتا ہی اسکوں حیران
سخن جب اپنے سناتا ہی الو بنے کا	
کیا ہی کام میں وہ ہے جولائق انعام	قبول خاطر دانا پسند خاص و عام
سو جگہ دیکھ کے آئینہ دی ہی یہ دشنام	نہ پوچھ کر اسے جو کچھ کیا ہے میں نے کام
مرے ہنر کو مٹا لے الو بنے کا	
میں کار گیر ہوں ناؤ کا سب پہ نظر	جو کچھ کے کوئی کرتا ہوں پیٹ کی خاطر
وہ بوم بنی میں گرفتار ہو کچھ ماہر	تو اسکی شکل کروں اور جانور کی پھر
عجب یہ شور مچاتا ہے الو بنے کا	

سوار کز یاد سپین بود درین سمندراست نانی است
 طبع این ز غمین بر دل برای خود بیدل
 ندان از نام آید بدیدم کس نیست کاشی
 کز او مشور سپین جلیقین غن سوامی
 قبل جوید نه سمسازین سپین بجای

[illegible]

رہی فقط عربی باجی پراٹھون کی شان پراٹھا فکر ہے تنہیف خج پر ہر آن	جو چاہیں اسکو نہ بجاوین یہ تو کیا اٹھان رس گیا حال اگر ملک کا یہی تو ندان
کلمین طاشا کھارون کی یا لکی مین ٹھول	
انھیں سرائی امارت سب ہی منظور نہ رسم صلح کی سمجھین جنگ کا دستور	کہ ہوں دو مو جھیل اور ایک کتی ہور جو انہن قاعدہ دان تھی ہو وہ نشور
قماش انکی طبیعت کا سبھی ٹھول	
امیراب جوہن دان اٹھون کی ہر یہ چال بچھی ہر سوزنی خواجہ کھڑا جھیل ہر مال	ہر ہی مغل خانہ نشین دیکھ کر زمانہ کا حال حضور بیٹھے ہیں اک دو ندیم اہل کمال
دھری ہر سنے اگ نیکیدان واک تبول	
جو کوئی ملنے کو انکے اٹھون کی گھڑ آیا جوڑ کر سلطنت اسین وہ دریاں لایا	ملے یہ اُس سر کر اپنا دباغ خوش بایا اٹھون نے پھر کے او دھری منہ یزایا
خدا کے واسطی بھائی کچھ اور باتیں لول	
جو صلت کر لیے جج ہوں مغیر و کبیر وطن پہونچنے کی سوچھی ہر بخشی کو تدبیر	تو ملک و مال کا فکر اسطرح کرین مین مشیر کھڑا یہ اٹھون دیوان خاص بیچ وزیر
کشا میا نہ کے بانسو نہ فقر کی ہر غل	

ہر کس کی ذات
 ہو پیر کی اور جس پر اہل
 بنانے کے لئے
 تھا رسکھا نلو دارا انور و دیجی تول
 مصلحت میں کسی محوری بین سو کیا کان
 کہ میری طرح مس کے طے کا از ناگر آفتاب
 کو بیایا تو بخون یا بین یہ ہے کہ کان
 جی

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

۱۔ ہر دارالافتاء میں ایک عالم
 ۲۔ ہر دارالافتاء میں ایک عالم
 ۳۔ ہر دارالافتاء میں ایک عالم
 ۴۔ ہر دارالافتاء میں ایک عالم
 ۵۔ ہر دارالافتاء میں ایک عالم
 ۶۔ ہر دارالافتاء میں ایک عالم
 ۷۔ ہر دارالافتاء میں ایک عالم
 ۸۔ ہر دارالافتاء میں ایک عالم
 ۹۔ ہر دارالافتاء میں ایک عالم
 ۱۰۔ ہر دارالافتاء میں ایک عالم

پین من ہے اس میں کدو ہے اور چھوٹی کیتھول
 پین من ہے اس میں کدو ہے اور چھوٹی کیتھول

اور اب جو رزم میں آتا کہ فیجی نا ہے	جو ہتھی اندھنی ہو اُسین تو ہاتھی کا نا ہی
نہ ٹھو چارو کار اتب کا نے ٹھکا نا ہی	ہر ایک جھوک سے سوے عدم روزا نا ہی
اب اسکو خواہ وہ پانچ چھلین خواہ کچھول	
کر تو ہی جھوک سے شاگرد پیش اب معاش	کھمین گیا تو تو باورچی وان کلورین آتش
کرین قناتون میں زبان بچھو پر دہ نا	تلے سے کھینچ لے مسند کو آنکر فراش
اگر کہیں کر شاٹھک چاندنی کا جھول	
یہ خامان محل کی ہر اندون صورت	یہ خوان دھونے کا کشمیر نی میں باقی ست
نہ اٹھ کے بلو کی ہرگز نہ رو دین قبت	سبھی جھوکھ سے درباریوں کی کھ کی گت
کہ بوری بھیک کے جسطح ٹھہر جا کچھول	
مچا رکھی ہے سلاطینوں نو یہ تو بہ بھاڑ	کوئی تو گھر سے نکل آئی ہین گریبان بھاڑ
کوئی دراپڑ پہ آدے دی مارتا ہی کواڑ	کوئی کچھو ہم ایسی ہین چھاپی بیسی ہاڑ
نوجا ہی کہ ہین سبوز ہر دیکھے کچھول	
غرض مال ہر اس گفتگو سے یہ میرا	کہ بے زری فرجا ایسا گھرا آنکر گھبرا
تو کوئی قصد کرے نو کری کا بہتیرا	نہیں یہ فائدہ کچھ تا وہ چھوڑ کر ڈیرا

اور
جو پانچون بادشاہوں نے
وہ نواب سے آقا خان
جو پانچواں کسی حکم کے بعد
کے براہ وہ بھر کر آئے
نواب کی زمین دہی سے خدا جانے
آس زانے میں چٹائی سے وہ کاروں
تین تین تان ہو پڑ بھر بھی ہیں
وہ

گزیده نواری بسو که بهودی خط و جوده
 بهجمله که اینین جب سپه گری کا فنون
 پس از نو سیکه نوون باند عشق کا فنون
 زمانه دیکه که بهتار می دگر کجول
 سخن جو شهر کی دینا می گردن آغاز
 تو اسکوست که این هوش پندک
 مینن ده کھر منو حه
 کوئی تو پندک

اور اب

اور اب جو دیکھو تو دل تھوڑی زندگی ہو ادا
 بجای گل جنوں میں کمر کمر ہے گھاس
 کہیں ستون پڑا جو کہیں ٹھیر مری غول
 یہ باغ کھا گئی کسی نظر نہیں معلوم
 خجائے کن کی زکھایان قدمہ کو جھٹھا
 جہان تھی سرور و منور بہان اگو جو قوم
 چھوڑی زلف و زغن سیاہیں چمن میں بھوم
 گلوئی ساتھ جہان بھلیں کہیں چھین گول
 رکھیں تھی سر پہ پگھٹ کی گرد و دیات
 کلب جہان کی تھے پہاریوں کے آب جیات
 اور ان درختوں کی چھائیں کی گھنٹی سی پات
 نہ وہی درخت ہیں بے ان نہ آدمی کی ات
 کوئیں میں مردی ٹھیر میں نہ لسیان ہر دو
 جہان آباد تو کب اس تھم کے قابل تھا
 مگر کبھی کسی عاشق کا یہ نگر دل تھا
 کہ یوں اٹھا دیا گو کیا کہ نقش باطل تھا
 عجب طرح کا یہ بحر جہان میں ساحل تھا
 کہ جسکی خاک سوتلی تھی خلق مٹی رول
 دیا بھی وان نہیں دھن تھی جس جگہ نال
 پڑی ہیں کھنڈرون میں آئینہ خانہ نال
 کردول پر از امید ہو گئے مایوس
 گھرون سیوین خجائے کھل گئی ناموس
 ملی نہ ڈولی انھیں جو تھی صاحب چوڑل
 بخیب ادیوں کا اندون ہی یہ معمول
 وہ برق سر پہی صبا قدم تلک ہر طول

نویز شش منی بیاد لث و فو
 در سوا صد حلال است نه ماری
 در سوا صد حلال است نه ماری
 در سوا صد حلال است نه ماری

ہر کیا سبب اس خبث کا جز یہ کہ مہمت	حور و نکانہ عاشق ہوں کہ موجب ہوتا
دلکش بت ہندی می ہمیں تری دلخواہ	
یہ فرض کیا بد ہوں میں سچا ہر ترا قول	پر بد مجھے کس طرح تو نظروں میں لیا تول
صحت مری تیری کا تو اتنا ہی رہا ڈول	تین دیکھ مجھے حور چھایا میں پھلا لول
سو بھی کسی کو چوں گلی میں کہہ دیکھا	
اکثر تو مرے خبث میں جھٹتا ہر سی بات	اکتو نہیں فلانی کی شب دروڑ ہر اوقات
خود اسکی نجاست کا نہیں کتے پہ اثبات	لازم ہر مسلمان نہ کرے اس سے ملاقات
یہ چاہے صحبت سے رکھے ایسی کی اگر	
پہنچ ہے جو کہتا ہے تو ہمیں بھی تین ہر	کتے کو کسے پاک سو وہ دشمن دین ہر
لیکن وہ سگ نفس نعر اس سو کہیں ہر	تجھ پر جو ہر اک نخط و ہر آن تعین ہے
تو اسکانہ کنکار سے تباہ	
دنیا کو بھی جیفے کا سگ نفس ہو طالب	شیر وں پہ جو گیدڑ کو یہ کر داتی ہو غلاب
وہ مرد جو اس میں گرفت طالب	نے خر ہے وہ گوا سپہ ہوا مرد کا قالب
اس حرف میں رشک عقل کو یہ تباہ	
سبھا ہو سگ نفس کو تو اپنے فکاری	اس واسطے اس ساتھ مجھ کو دل ہی یاری

دنیا کے وہ جیفے کو سپہ ہوا
 اس کا پاپ بھانک پہ ہر سی ہر
 اس کا پاپ بھانک پہ ہر سی ہر
 اس کا پاپ بھانک پہ ہر سی ہر

۲۷۹

حسین دہلوی

کرم عتیق بن پیلے کی بی بی یہ تقدیر
 کرم عتیق بن پیلے کی بی بی یہ تقدیر
 کرم عتیق بن پیلے کی بی بی یہ تقدیر

خدا کا واسطہ کو دنگ نہ گنہ ۱۵
 خدا کا واسطہ کو دنگ نہ گنہ ۱۵
 خدا کا واسطہ کو دنگ نہ گنہ ۱۵

مرزا علی مسدس دیو درہو

در نہاسی علی باغ جان این ہم نیست
دولت است کہ با خون دل آید بکار
میں کیا خبر نہ اس بیات کو
کون سہلے لگا دولت لیتی ہے بار
نہو غفلت میں پھان سے بولالک بار
رات یاد وہ منہ سبک زار و زار

بیت قصیدین سنگام دم سے یہ نصارا
اک خطایک عفت مرزا علی پیارا
نگاہ کھڑی اوپر گدڑ سے جا بھارا
شب روساں جو پلوئی کو تین پلارا
دل میوہ در دست صاحب دلاں طدارا
دردا کہ را زینان خواہ شد اشتار
دہ دروہ کی چاری بیت الخلتاں اگر
چلکئی ہوئی بجائی اس بات کو بنارا

بیت ۸۰
سودا

اک مار گزرتو جی شایہ جاگر گید
جب آجکے پائے مادی کہ آہ جاگر
کشتی شنگا نیلے باد شنگارا
باغدار کہ با زینان پیارا سے بولی
پاٹاں سے چکی جو رودان سے بولی
بختی ہون نہیں ہونی پھر میں بولی
نام و خبر ہے تو کہلے پھر میں بولی

مستحق و مستحق

نہوگا پھر کھوے تند خو ہوا سو ہوا	
کیسے ہیں جن نے دیوے کئی ملک یارو	دکھا کے چہرے کی اپڑ تک اک جھلک یارو
ہوا ہی میرا ہی قاتل وہ تک پلک یارو	پہنچ چکا ہے سر زخم دل تلک یارو
کوئی سید کوئی مریم کرو ہو اسو ہوا	
دیا جو آپ سی منے جو دل کو سلنے کھو	تو چاہے کہ رہو ہاتھ اس سیتی تم دھو
عبث ہے کہ جو باتیں کر دو تم رو رو	یہ کون حال ہے احوال تم یہ احوال کھو
نہ چھوٹ پھوٹ کر اتنا ہو ہوا سو ہوا	
بولوں کے قتل کے تین الامان ہو سو دا	جنوں کی فرج کا یار و نشان ہو سو دا
کیا جب ان نے قائد رندان ہے سو دا	دیا اسو دل و دین اب یہ جان ہو سو دا
پھر آگے دیکھے جو کچھ کہ ہو ہو اسو ہوا	
مسدس	
صمد کو جوچین میں ہوا سو دا کا گزار	کہا اک لیل نالان سو کر ای عاشق زار
دیکھنا گل کاشک آٹھ پھر کا و شش خار	کہ تو کیا لطف میسر ہو جو یون فصل ہار
دولت است کہ با خون دل آید بکار	در نہ باسی علی باغ جان این ہم نیست

میں کیا خبر نہ اس بیات کو
کون سہلے لگا دولت لیتی ہے بار
نہو غفلت میں پھان سے بولالک بار
رات یاد وہ منہ سبک زار و زار
بیت ۸۰
سودا
اک مار گزرتو جی شایہ جاگر گید
جب آجکے پائے مادی کہ آہ جاگر
کشتی شنگا نیلے باد شنگارا
باغدار کہ با زینان پیارا سے بولی
پاٹاں سے چکی جو رودان سے بولی
بختی ہون نہیں ہونی پھر میں بولی
نام و خبر ہے تو کہلے پھر میں بولی

خداوند سبحان و تعالیٰ انکی تفاوت جو
 غلبہ علیٰ سائر کتب و تصانیف جو
 بنی بر آں سر و نقیب و شریفی اسکی قیامت جو
 بنی بر آں سر و نقیب و شریفی اسکی قیامت جو
 بنی بر آں سر و نقیب و شریفی اسکی قیامت جو
 بنی بر آں سر و نقیب و شریفی اسکی قیامت جو

کرین ظاہر میں حیدر مصطفیٰ کی پیشانی	خدا کی ہر کھڑی طاعت میں کھیں اپنی پیشانی
قیامت جو کہ ہو دین سید و گنہگار جانی	زہو ایمان انکا اور زہو انکی سمانی
اگر قحط الرجال افتد ازینہ انس کم گیری	
اب ان کشمیر یوں میں جو کہ اب علم و دین منکر	سمجھتے ہیں وہ اپنی تین جو کہ پہلے پہلے منکر
اشد ہر ظالم نزد رب العالمین منکر	خدا عالم کی سب بودی ہیں ہمارے آئین منکر
اگر قحط الرجال افتد ازینہ انس کم گیری	
کمانی و اسلحہ کیا خزون نے جاں ہوا	چھلانوں تل کی پیشانی کو سار اگر دیکھالا
سبھی مکار ہیں انکو لگا ادنی سے تا اعلا	بدان اپنا خلافت میں انھوں نے نام لگا
اگر قحط الرجال افتد ازینہ انس کم گیری	
سمائی چہ یہ انکوں میں مایہ داب یا کاری	خوج سے چھوڑ کر کرتے ہیں گریہ بوزاری
بچاویگی وہ ان جھنڈ میں لگی پیش مکاری	نہیں دیکھو مڑا پسو کرین جو حق و دیاری
اگر قحط الرجال افتد ازینہ انس کم گیری	
جو انہیں اب بڑا عالم بہت اچھا صل ہیگا	وہ اسکا علم گرد کچھ تو سار اب علم ہیگا
یہ ڈالا سید بک جو حق میں سب اسکا غل ہیگا	زیادہ سب ہی غاصب اور ظالم ہیں ہیگا
اگر قحط الرجال افتد ازینہ انس کم گیری	

نہیں ہر کھڑی طاعت میں کھیں اپنی پیشانی
 زہو ایمان انکا اور زہو انکی سمانی
 سمجھتے ہیں وہ اپنی تین جو کہ پہلے پہلے منکر
 خدا عالم کی سب بودی ہیں ہمارے آئین منکر
 چھلانوں تل کی پیشانی کو سار اگر دیکھالا
 بدان اپنا خلافت میں انھوں نے نام لگا
 خوج سے چھوڑ کر کرتے ہیں گریہ بوزاری
 نہیں دیکھو مڑا پسو کرین جو حق و دیاری
 وہ اسکا علم گرد کچھ تو سار اب علم ہیگا
 زیادہ سب ہی غاصب اور ظالم ہیں ہیگا

اگر قحط الرجال افتد ازینہ انس کم گیری
 نہ تو انکے قتل و کشتن کا حق جو
 نہ تو انکے قتل و کشتن کا حق جو
 نہ تو انکے قتل و کشتن کا حق جو
 نہ تو انکے قتل و کشتن کا حق جو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حمد باغی که عند لیب طبع یک گل شپرده چمن ابداع اوست و طوائف نظر یک گلستان
 پریده و رنگ باغ اختراع اوست طوطی شکر خای ناطقه در محاذی مائینه عرائس
 معانی سرگرم ادای دلکشی و ساعده تفکر را بهیوی جوده تحقیقش دماغ آسمان بپاک
 شود عشق یک نمکدان بخوان کرم و شیرینی شکر خواب راحت مضامین یک نگشت
 از ماده نعم قادری که عقل کل یک پروانه پرتوه شمع جانش قهاری که عالم ملکوت
 شکر جبهیده معجز جلالتش بهشت یک گل سربون مظهره دیوار گلزار مهرش شکر یک گیم
 دو دسیت برخاسته از مطبخ قهرش محطی که دریای بیکران فیضان باین موج زنی
 قطره ایست از قلم اسرارش جلی که مرآت خیالات دو عالم مشتاق مجله وید
 کاتب حکمش نوشتن بیایه چون کن ناتمام گذاشته دودوره افلاک و مرکز خاک

4

[illegible]

شہزادہ جہانگیر نے اپنے چچا جہانگیر سے کہا کہ
 میں نے سوچا کہ میں اپنے چچا سے کہوں کہ
 میں نے سوچا کہ میں اپنے چچا سے کہوں کہ
 میں نے سوچا کہ میں اپنے چچا سے کہوں کہ

مرثیوں کے سنے جو کتنے بند معنی اُنکے تب آدین ہم کے ہاتھ جب بتکار میں نے یہ سخن ہو یگانہ شعر سے ماہر اسکا آگاہ جو کوئی ہو خوب ماہر اس فن کے جب کیے میں غور آپ کے مرثیوں کو تب اکثر ہاتھ آیا مرے بسعی تمام نہم میرا جہان میں در آیا مرثیہ کہنے کا ہے چوین بلکہ وہ چیز جس سے شعر ہو مطلب اس کام کی جدی ہوا ضد کے ماری تو یوں وہ کچھ ہی کچھ شعر کے قاعدے کے موجب ہم سوز بانی تھاری لے محمد دم	بندش اُنکی نہ آوے اپنے پسند شرح لکھدے جو مرثیے کے تھ دل میں گزرا کہ مرثیے کا فن میر کی گفتگو ہے دال اسپر سیکھے اس سے کہنے کا اسلوب دل میں متا کوئی نہ ٹھہرا اور ڈھونڈنے میں لگا ہر اک کو گھر غرض اک مرثیہ اور ایک سلام وہم اپنا بہت بجا پایا واقعی فن شاعری میں نہیں مرثیے میں روار کھے ہے ہر جگہ شاعر اس راہ سے نہیں گام چاہے ایسا کہے تو کہ نہ کہے کہنے لاگے تھے مرثیہ کم کم ہوا اپنے تئیں کو یوں معلوم
---	---

مرثیوں کے سنے جو کتنے بند
 معنی اُنکے تب آدین ہم کے ہاتھ
 جب بتکار میں نے یہ سخن
 ہو یگانہ شعر سے ماہر
 اسکا آگاہ جو کوئی ہو خوب
 ماہر اس فن کے جب کیے میں غور
 آپ کے مرثیوں کو تب اکثر
 ہاتھ آیا مرے بسعی تمام
 نہم میرا جہان میں در آیا
 مرثیہ کہنے کا ہے چوین
 بلکہ وہ چیز جس سے شعر ہو
 مطلب اس کام کی جدی ہوا
 ضد کے ماری تو یوں وہ کچھ ہی کچھ
 شعر کے قاعدے کے موجب ہم
 سوز بانی تھاری لے محمد دم

من
 غلام لہجہ علی ہونہار
 ابوبکر بنی ہونہار
 غلام لہجہ علی ہونہار
 ابوبکر بنی ہونہار

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

ساتھ اوسکے ہے جسکا نام ذوالنورین
پس فرج باپ سا ہوتا
جس پر ہوں فضل ایزد تعال
بری ہے ہستی کی نط اسکی
آپ کو ہے بزرگی ابدال
سب تصدق پذیر سولے تاجد

لا مکان بھی ایک بازگاہ طفلی سرترا کوئی مکان خم سونہیں پاتا میں خالی السلام

عوض کوئی مکان جو لفظ صحیح

ہر گریبان لیردوں تیر کشتکراہو

اور لالی کا حرف کرد و حکم
ہو نہ ثابت شفق سے یہ جب تک

عبدین ہونے کی بات بپائی
اسکا اثبات پر دینا اعلیٰ
حق تو کی کام سے پہنچ
سببی و امام حق کی وزارت
سے تھارے مددگار
تو

مضمون سینہ میں پیش ازمنہ اسیر نہیں کہ پہنچ قفس کے جسوقت زبان پر یافد
 ببل ہو واسطے کوس وادرس کے غرض جس اہل سخن کا درمنصفی زینت لب ہر
 سرشتہ حسن معانی کا اس کلام کی اس ہی انصاف طلب ہو اگر حق تعالیٰ نے صبح
 کا غنہ پدید کے مانند شام سیر کر نیکیہ خاکسار خلق کیا ہو تو ہر انسان کو فالوس
 داغ میں چراغ ہوشیاری چاہیے کہ دیکھا گئے جینی کر ورنہ گزند زہر آلود سے
 ہے اہل کا ہیکو مری ہر چند کلام استادان سلف پر بھی غلطی کا گمان ہو کہ واسطو کہ
 اس کا راز بالخطا و انہیان ہو لیکن خدا تعالیٰ نے جنہیں شعور کرامت کیا ہو
 ان میں ناکہ اگر کسی کی بددلی ہو تو قلب نکال آویز تو اس کیسے کو غرض و غور نہیں
 ہوتا بلکہ غور سے اس کا کیا کچھ پائی تو اس کیسے ٹھور نہیں پر لازم ہو دہوش کو ربط
 انصاف سے ہی کہ جو جھکرو تو بال فیضان ناطقہ اپنی گردن پر نہ لے چنانچہ شیخ سعدی
 علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ۱۰ اول اندیش و انگلی گفتار نہ پای پیش آمدست و
 پس دیوار ہوا انسان کہ جس فن سے آپ کو کیا نبغی ماہر نہ کرے چاہیے کہ کہیں
 اپنی حد سے سخن باہر نہ کرے گفتگوی جاہل پامووی عالم مورد انفعال بلکہ خوشی
 ہو اسکی برابر جہ فضل و کمال ۱۱ بات گراوی تو چہ رہ کہ گمان کے نزدیک
 سوط کا ہی سخن پردہ خاموشی میں نہ اگر نا آگاہ جس فن کا آگاہ ہو اس فن کے

کلام کو باہر دینے کے لئے اس میں کمال ہے
 اس میں کمال ہے اس میں کمال ہے
 اس میں کمال ہے اس میں کمال ہے
 اس میں کمال ہے اس میں کمال ہے

مضمون سینہ میں پیش ازمنہ اسیر نہیں کہ پہنچ قفس کے جسوقت زبان پر یافد
 ببل ہو واسطے کوس وادرس کے غرض جس اہل سخن کا درمنصفی زینت لب ہر
 سرشتہ حسن معانی کا اس کلام کی اس ہی انصاف طلب ہو اگر حق تعالیٰ نے صبح
 کا غنہ پدید کے مانند شام سیر کر نیکیہ خاکسار خلق کیا ہو تو ہر انسان کو فالوس
 داغ میں چراغ ہوشیاری چاہیے کہ دیکھا گئے جینی کر ورنہ گزند زہر آلود سے
 ہے اہل کا ہیکو مری ہر چند کلام استادان سلف پر بھی غلطی کا گمان ہو کہ واسطو کہ
 اس کا راز بالخطا و انہیان ہو لیکن خدا تعالیٰ نے جنہیں شعور کرامت کیا ہو
 ان میں ناکہ اگر کسی کی بددلی ہو تو قلب نکال آویز تو اس کیسے کو غرض و غور نہیں
 ہوتا بلکہ غور سے اس کا کیا کچھ پائی تو اس کیسے ٹھور نہیں پر لازم ہو دہوش کو ربط
 انصاف سے ہی کہ جو جھکرو تو بال فیضان ناطقہ اپنی گردن پر نہ لے چنانچہ شیخ سعدی
 علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ۱۰ اول اندیش و انگلی گفتار نہ پای پیش آمدست و
 پس دیوار ہوا انسان کہ جس فن سے آپ کو کیا نبغی ماہر نہ کرے چاہیے کہ کہیں
 اپنی حد سے سخن باہر نہ کرے گفتگوی جاہل پامووی عالم مورد انفعال بلکہ خوشی
 ہو اسکی برابر جہ فضل و کمال ۱۱ بات گراوی تو چہ رہ کہ گمان کے نزدیک
 سوط کا ہی سخن پردہ خاموشی میں نہ اگر نا آگاہ جس فن کا آگاہ ہو اس فن کے

مضمون سینہ میں پیش ازمنہ اسیر نہیں کہ پہنچ قفس کے جسوقت زبان پر یافد
 ببل ہو واسطے کوس وادرس کے غرض جس اہل سخن کا درمنصفی زینت لب ہر
 سرشتہ حسن معانی کا اس کلام کی اس ہی انصاف طلب ہو اگر حق تعالیٰ نے صبح
 کا غنہ پدید کے مانند شام سیر کر نیکیہ خاکسار خلق کیا ہو تو ہر انسان کو فالوس
 داغ میں چراغ ہوشیاری چاہیے کہ دیکھا گئے جینی کر ورنہ گزند زہر آلود سے
 ہے اہل کا ہیکو مری ہر چند کلام استادان سلف پر بھی غلطی کا گمان ہو کہ واسطو کہ
 اس کا راز بالخطا و انہیان ہو لیکن خدا تعالیٰ نے جنہیں شعور کرامت کیا ہو
 ان میں ناکہ اگر کسی کی بددلی ہو تو قلب نکال آویز تو اس کیسے کو غرض و غور نہیں
 ہوتا بلکہ غور سے اس کا کیا کچھ پائی تو اس کیسے ٹھور نہیں پر لازم ہو دہوش کو ربط
 انصاف سے ہی کہ جو جھکرو تو بال فیضان ناطقہ اپنی گردن پر نہ لے چنانچہ شیخ سعدی
 علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ۱۰ اول اندیش و انگلی گفتار نہ پای پیش آمدست و
 پس دیوار ہوا انسان کہ جس فن سے آپ کو کیا نبغی ماہر نہ کرے چاہیے کہ کہیں
 اپنی حد سے سخن باہر نہ کرے گفتگوی جاہل پامووی عالم مورد انفعال بلکہ خوشی
 ہو اسکی برابر جہ فضل و کمال ۱۱ بات گراوی تو چہ رہ کہ گمان کے نزدیک
 سوط کا ہی سخن پردہ خاموشی میں نہ اگر نا آگاہ جس فن کا آگاہ ہو اس فن کے

مضمون سینہ میں پیش ازمنہ اسیر نہیں کہ پہنچ قفس کے جسوقت زبان پر یافد
 ببل ہو واسطے کوس وادرس کے غرض جس اہل سخن کا درمنصفی زینت لب ہر
 سرشتہ حسن معانی کا اس کلام کی اس ہی انصاف طلب ہو اگر حق تعالیٰ نے صبح
 کا غنہ پدید کے مانند شام سیر کر نیکیہ خاکسار خلق کیا ہو تو ہر انسان کو فالوس
 داغ میں چراغ ہوشیاری چاہیے کہ دیکھا گئے جینی کر ورنہ گزند زہر آلود سے
 ہے اہل کا ہیکو مری ہر چند کلام استادان سلف پر بھی غلطی کا گمان ہو کہ واسطو کہ
 اس کا راز بالخطا و انہیان ہو لیکن خدا تعالیٰ نے جنہیں شعور کرامت کیا ہو
 ان میں ناکہ اگر کسی کی بددلی ہو تو قلب نکال آویز تو اس کیسے کو غرض و غور نہیں
 ہوتا بلکہ غور سے اس کا کیا کچھ پائی تو اس کیسے ٹھور نہیں پر لازم ہو دہوش کو ربط
 انصاف سے ہی کہ جو جھکرو تو بال فیضان ناطقہ اپنی گردن پر نہ لے چنانچہ شیخ سعدی
 علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ۱۰ اول اندیش و انگلی گفتار نہ پای پیش آمدست و
 پس دیوار ہوا انسان کہ جس فن سے آپ کو کیا نبغی ماہر نہ کرے چاہیے کہ کہیں
 اپنی حد سے سخن باہر نہ کرے گفتگوی جاہل پامووی عالم مورد انفعال بلکہ خوشی
 ہو اسکی برابر جہ فضل و کمال ۱۱ بات گراوی تو چہ رہ کہ گمان کے نزدیک
 سوط کا ہی سخن پردہ خاموشی میں نہ اگر نا آگاہ جس فن کا آگاہ ہو اس فن کے

ہر اک جان اس غم سے سزا ہے
 کہ جس نے اس کو غم سے سزا ہے
 ہر اک جان اس غم سے سزا ہے
 کہ جس نے اس کو غم سے سزا ہے

غرض کیا کہوں کس دش کا غم ہے
 حسین علی کی شہادت کی شب ہے

مرثیہ عن شرح

یہ مطلع جو ہے آپ کا تو عجب ہے
 کہ یہ ریت کسے والون کا مہر ہے
 ورنہ فیض کا ناطق کی سبب ہے
 سچا نو کہ یہ مرثیہ یونہی سب ہے

متن

محبوب نے دل سو خوشی سب بتی ہے
 ہر اک گھر میں ماتم کی مجلس چھی ہے
 عجب طرح کی واسے دیلا چھی ہے
 کہ روز قیامت کی گویا یہ شب ہے

شرح

تجی کا رچی قافیہ شانگان ہے
 سودہ ہر سہ مصرع میں مورت کمان ہے
 رچی اور تجی قافیہ جب کہ یان ہے
 تو یہ قافیہ ہر طرح سے کدھب ہے

متن

کوئی دل نہیں جس کو ماتم نہوے گا
 وہ دل دیر ہی جس میں یہ غم نہوے گا
 یہ دن کچھ قیامت سے بھی کم نہوے گا
 قیامت میں یہ کچھ نہوے گا جواب ہے

شرح

ہر اک جان اس غم سے سزا ہے
 کہ جس نے اس کو غم سے سزا ہے
 ہر اک جان اس غم سے سزا ہے
 کہ جس نے اس کو غم سے سزا ہے

پیشوا کے تشریف آوردن کے لئے
پیشوا کے تشریف آوردن کے لئے

پیشوا کے تشریف آوردن کے لئے
پیشوا کے تشریف آوردن کے لئے

میں نے اسکو وطن سے بلایا	بج اقربالا کے بن میں بسایا
پھر اس جو رہے شکو مارا ہوا	کہ بس غم سے خوشید کرتی تیں
شرح	
میں اقربالے زافرونی با	کیا غیر موزون مصرع سراپا
میں اس میں ہرگز مرا حرت بجا	کہ اوزان اشعار میری بلب ہی
من	
تو نے وہ جفا اسکو دکھائی ظالم	کہ جسکا وہی آپ رب ہیکا عالم
تو نے دے اسکو اکدم بھی سالم	وہی اسکو کیا کیا تعجب ہی
شرح	
دے میں دیا ہے یہ کہنا روا ہی	زبان جمع واحد سے یوں کشا ہی
یہ میں حیران ہوں کس ملک کا ہی	دے اسکو کیا کیا تعجب ہی
من	
دو لون رات و دن کو کئی طرح میں	بظاہر مصیبت پہ باطن فرح میں
سحر ہوا خون قضا کے قح میں	کہا پی سے شیر تو خشک لب ہی
شرح	

پیشوا کے تشریف آوردن کے لئے
پیشوا کے تشریف آوردن کے لئے

پیشوا کے تشریف آوردن کے لئے
پیشوا کے تشریف آوردن کے لئے

من مین سے اندر کو سونا باری
 من مین سے اندر کو سونا باری
 من مین سے اندر کو سونا باری
 من مین سے اندر کو سونا باری

نہ اس معنی سے بھی ہو چکی	نقص اس سوا قسم ہے پارچہ کی
سوفظوں سے اسکا نکلتا ہے	جگہ آپ کی جس ارادی کو راج دی
روستے گاسرا نیا کوئی سنگ	کہو مرنیہ یہ رولادے گا کسکو
کہو کیا جو یو پیجے وہ کیا شتر	رولانیکی خاطر سناویہ جبکو

نہ اس معنی سے بھی ہو چکی	نقص اس سوا قسم ہے پارچہ کی
سوفظوں سے اسکا نکلتا ہے	جگہ آپ کی جس ارادی کو راج دی
روستے گاسرا نیا کوئی سنگ	کہو مرنیہ یہ رولادے گا کسکو
کہو کیا جو یو پیجے وہ کیا شتر	رولانیکی خاطر سناویہ جبکو

نہ اس معنی سے بھی ہو چکی	نقص اس سوا قسم ہے پارچہ کی
سوفظوں سے اسکا نکلتا ہے	جگہ آپ کی جس ارادی کو راج دی
روستے گاسرا نیا کوئی سنگ	کہو مرنیہ یہ رولادے گا کسکو
کہو کیا جو یو پیجے وہ کیا شتر	رولانیکی خاطر سناویہ جبکو

نہ اس معنی سے بھی ہو چکی	نقص اس سوا قسم ہے پارچہ کی
سوفظوں سے اسکا نکلتا ہے	جگہ آپ کی جس ارادی کو راج دی
روستے گاسرا نیا کوئی سنگ	کہو مرنیہ یہ رولادے گا کسکو
کہو کیا جو یو پیجے وہ کیا شتر	رولانیکی خاطر سناویہ جبکو

نہ اس معنی سے بھی ہو چکی	نقص اس سوا قسم ہے پارچہ کی
سوفظوں سے اسکا نکلتا ہے	جگہ آپ کی جس ارادی کو راج دی
روستے گاسرا نیا کوئی سنگ	کہو مرنیہ یہ رولادے گا کسکو
کہو کیا جو یو پیجے وہ کیا شتر	رولانیکی خاطر سناویہ جبکو

اور اس طرح اس کے قریب جانی
 اور اس طرح اس کے قریب جانی
 اور اس طرح اس کے قریب جانی
 اور اس طرح اس کے قریب جانی

ادرجہ بیٹھون کی ہر دھن کو کھڑا کر سیاہ اپنے ہی مہنون دیکھا
 ای بابا جی ہکو یہ جینا ہے کھانا کھلا دو اگر زہر کی کوئی حب ہے
 کوئی نظم میں ہے کہ اتنا ہر دے تھیں تو یہی پیشا جب نہ تب ہے
 نہ آو دھری کہ لفظ کا ڈھب ہے اس نہ بابا ہی جی کا مخاطب ہے اس میں
 ای بابا جی ہم پر بردان پڑیگا یہ جینا ہی سر پر ہمارے غصہ ہے
 لیے کو مشدد جو تھنے کیا ہے سبق حاجی مونس سے شاید آیا ہے
 پڑے گا چھرے گا جو یہ کہہ دیا جھلا کیے یوں قافیہ ٹھیک کہ ہے
 ای بابا دینے میں ہکو محب دو ہمیں گور پر فاطمہ کے بیٹھا دو
 ہر دھن کو کھڑا کر سیاہ اپنے ہی مہنون دیکھا
 ای بابا جی ہکو یہ جینا ہے کھانا کھلا دو اگر زہر کی کوئی حب ہے
 کوئی نظم میں ہے کہ اتنا ہر دے تھیں تو یہی پیشا جب نہ تب ہے
 نہ آو دھری کہ لفظ کا ڈھب ہے اس نہ بابا ہی جی کا مخاطب ہے اس میں
 ای بابا جی ہم پر بردان پڑیگا یہ جینا ہی سر پر ہمارے غصہ ہے
 لیے کو مشدد جو تھنے کیا ہے سبق حاجی مونس سے شاید آیا ہے
 پڑے گا چھرے گا جو یہ کہہ دیا جھلا کیے یوں قافیہ ٹھیک کہ ہے
 ای بابا دینے میں ہکو محب دو ہمیں گور پر فاطمہ کے بیٹھا دو

کہ درجہ اب اگر جو مرد با
 کہ بدست و تیغ ایسی ہے
 کہ بدست و تیغ ایسی ہے

کہ درجہ اب اگر جو مرد با
 کہ بدست و تیغ ایسی ہے
 کہ بدست و تیغ ایسی ہے

کہ درجہ اب اگر جو مرد با
 کہ بدست و تیغ ایسی ہے
 کہ بدست و تیغ ایسی ہے

میں اصغر کو بھی اس کھڑی بھول گئی ہوں
 میں اس دم تو فانوس سی مل اٹھی ہوں
 اتے میں اُدھر عابدین ذکا پارا
 کر یا باجی میں کیا کرونگا بچارا
 آئی یا اکیلا میں اب کیا کرونگا
 اے یا با مصیبت میں کیا کیا بھونگا
 میں تم بعد احوال کسکو کہوں گا
 اس آتش کدی میں کتبک و ہونگا
 مجھے کہیے ناموس کیدھر لجاؤں
 کہاں جا کر عورات کو میں چسپاؤں
 ولیکن میں اب انکو کیدھر لجاؤں
 کہاں سو میں اب بیان مدینہ کو لاؤں
 گماشتہ نے ہر اک کو چھاتی لگا کر
 بوقت مصیبت ز آیات اطہر
 یہ فرما کے شیریں کو سدھار

کہ شب جسکو ساری ہلائی رہی ہوں
 مرا تن بدن شمع سان ملتب ہے
 سر اپنے کے تئیں چار پائی سوار
 مراد دل عجب طرح سے مضطرب ہے
 یہ ناموس کیدھر میں لیے پھونگا
 میں کیا جانوں قسمت میں کیا کیا ہے
 بچوں کا بگنا میں کدو نگر سہون گا
 مراد دل تو تندہ درسا سب ہے
 یہی چاہتا ہوں کہ رگوں کا خون
 کروں کیا جسب کہ یاس زب ہے
 میں چھپنے کو انکے کدھر گھر بناؤں
 یہ بحر التوبہ میں حد ہے
 کہ ای بکیسو صبر ہے استلہام
 قصیر اجمیل انہیں منتخب ہے
 کھڑے ہو مخالف کو نہ پرکار

کہ شب جسکو ساری ہلائی رہی ہوں
 مرا تن بدن شمع سان ملتب ہے
 سر اپنے کے تئیں چار پائی سوار
 مراد دل عجب طرح سے مضطرب ہے
 یہ ناموس کیدھر میں لیے پھونگا
 میں کیا جانوں قسمت میں کیا کیا ہے
 بچوں کا بگنا میں کدو نگر سہون گا
 مراد دل تو تندہ درسا سب ہے
 یہی چاہتا ہوں کہ رگوں کا خون
 کروں کیا جسب کہ یاس زب ہے
 میں چھپنے کو انکے کدھر گھر بناؤں
 یہ بحر التوبہ میں حد ہے
 کہ ای بکیسو صبر ہے استلہام
 قصیر اجمیل انہیں منتخب ہے
 کھڑے ہو مخالف کو نہ پرکار

۲۹۵

کہ درجہ اب اگر جو مرد با
 کہ بدست و تیغ ایسی ہے
 کہ بدست و تیغ ایسی ہے

جہاں تپا اس سے بنی کا ناس
مجھ نے نانا کا اس دم ادب ہو

نہی آپ بیان مقام کے
وہ خود اس مقام کے

نہی آپ بیان مقام کے
وہ خود اس مقام کے

نہی آپ بیان مقام کے
وہ خود اس مقام کے

نہی آپ بیان مقام کے
وہ خود اس مقام کے

اسے تم سناؤ گے جس اہل دین کو کون کا بجا کہتے ہو اس لعین کو سلی کا اگر بولے ہوئے قاتل نقطہ قافیہ کے لیے حرف بطل	کیسا تمھیں آفرین اس یقین کو زبانی پھر ایسے کر یہ کیا غنیمت رکھتے تب یہ تشبیہ ک نوع حال جناب ایسی میں کہیے دراز اور
---	---

متن

تجھی کو مرا حق نے قاتل کیا ہے بھلا کہ تو کیا تیرا بیٹے کیا ہے	یہ ابلیس کا بچا جھٹلا ہے کہ میرا لہو تجکو شہد و طب ہے
--	--

شرح

بقول آپ کوشہ فریو نہیں کہا ہے تو یوں کیوں کہیں بن ترا کیا لیا ہے	جو پہلے دو مصرع میں مضمون بند تھا کہ میرا لہو تجکو شہد و طب ہے
---	---

متن

یہ سنکر شمر آئے بیٹھا سرھانے کہا شہ نے اٹھو کہ سن ای ویو	لگا ڈھونڈھنے مار نیلے بنانے مجھے اپنے نانا کا اس دم ادب ہے
---	---

شرح

زبانی تمھارے فقط یہ ہے انشا کچھ آیا نہ تھا شمر نانا کا بھیجا	
---	--

جہاں تپا اس سے بنی کا ناس
مجھ نے نانا کا اس دم ادب ہو

نہی آپ بیان مقام کے
وہ خود اس مقام کے

نہی آپ بیان مقام کے
وہ خود اس مقام کے

نہی آپ بیان مقام کے
وہ خود اس مقام کے

نہی آپ بیان مقام کے
وہ خود اس مقام کے

پہلے کلام کا لفظ "وہ" کی بجائے
 کہ نہیں تو صحیح کہ یہ لفظ
 کہ وہ لفظوں کے ساتھ لکھا
 ہے اس کے ساتھ اور جو
 وہ سب کے لئے اور جو
 ہیں علیٰ میں سے کہ یہ
 ۲۹۰
 پہلے کلام کا لفظ "وہ" کی بجائے
 کہ نہیں تو صحیح کہ یہ لفظ
 کہ وہ لفظوں کے ساتھ لکھا
 ہے اس کے ساتھ اور جو
 وہ سب کے لئے اور جو
 ہیں علیٰ میں سے کہ یہ
 ۲۹۰
 پہلے کلام کا لفظ "وہ" کی بجائے
 کہ نہیں تو صحیح کہ یہ لفظ
 کہ وہ لفظوں کے ساتھ لکھا
 ہے اس کے ساتھ اور جو
 وہ سب کے لئے اور جو
 ہیں علیٰ میں سے کہ یہ
 ۲۹۰

علی سے ہماری حضرت زہراؑ کی مبارک شہادت سی
 کے سے باز رہی اور اس شہادت سے
 سے محمدؐ عربی کے نور عین سلام
 سے مشرق و مغرب سے کربین بن زعنا بن سلام
 سے دوسرے روز جزا تم پر فرض عین سلام
 سے تھیں سلام کرین پہلی قوی یاد بخیر
 سے فرض جزا پر اسکا تا عین سلام
 سے وارثا عت کا تم سے اسکا تا عین سلام
 سے ایک سے عت اسکا تا عین سلام

نازل شد از آسمان بر سر محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 و اس کا نام اسلام ہے
 و اس کو دین اسلام کہتے ہیں
 و اس کا خدا کا نام ہے
 و اس کا رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے
 و اس کا کتاب قرآن مجید ہے
 و اس کا جنت ہے جنت النعیم
 و اس کا جہنم ہے جنت البقیع
 و اس کا روزِ آخرت ہے یومِ الدین
 و اس کا خدا کا نام ہے اللہ تعالیٰ

اور باپ ہی عسلی ولی شاہ مرتضیٰ اُس شاہ قل کفا کو خدا کا سلام ہے نازل سے اسکو علیٰ سنبلی اُس لافانہ لافانہ کہ خدا کا سلام ہے گزرا جو اسکو تن پہ اسی صبر سے لیا اُس حامل بلا کو خدا کا سلام ہے اشک فقط بھی آنکھوں میں باقی نہیں با اُس رمز انما کو خدا کا سلام ہے	ناتا ہے جس کا حضرت پیغمبر خدا مان سکی ہو و حضرت خاتون کبریا جسکے پدر کو محکم لکھی کہا نبی حضرت حسین تکو کہیں ہیں سچ نبی جن نے خدا کی راہ میں اسطرح شہید غیر زینما حق نہ کیا ان نے جو کیا سودا غموش اب کہ جگر آب بوبہا جس شاہ اولیا کا لکھا تو نے ماجرا
--	---

سلام

انکو غلام کا یہ غلام اب بدام ہے جسکے جناب سچ خدا کا سلام ہے حق کی طرف سے ان کے سوا باقرین یا شاہ تملوارض و سما کا سلام ہے اللہ نے کیا ہے وہاں کا نصیب	حسین کی جناب کا جو کوئی غلام ہے وان حرم بندگی کامری مسیح و مہر لکھا ہے جبریل اٹھو کو بعد یقین من بعد اسکو بوبہ یون باد خیرین پیدا ہوا تمھارے لیے جنت نعیم
---	---

اس کا خدا کا نام ہے
 اس کا رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے
 اس کا کتاب قرآن مجید ہے
 اس کا جنت ہے جنت النعیم
 اس کا جہنم ہے جنت البقیع
 اس کا روزِ آخرت ہے یومِ الدین
 اس کا خدا کا نام ہے اللہ تعالیٰ

بعد از ان پوچھا کہ کیا ہے
 حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا
 کہ یہ ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ چاہے
 وہ اس کو جنت النعیم دے
 و جس کو اللہ تعالیٰ چاہے
 وہ اس کو جنت البقیع دے
 و جس کو اللہ تعالیٰ چاہے
 وہ اس کو جہنم دے
 و جس کو اللہ تعالیٰ چاہے
 وہ اس کو روزِ آخرت دے

دین و دنیا کی ہر شے پر
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
 اطاعت واجب ہے

عید الفطر

نہیں ہلالِ فطر پر
 عید الفطر کی خوشیاں منانے کے لیے
 مسلمانوں کو حکم ہے کہ

جاکر ان کی بندگی میں
 کعبہ جو کہ جانبِ موسیٰ رضی اللہ عنہ
 وہ جن میں گے شاہِ انقیامِ اسلام
 ہر دو عالم کا ہی جو وہ پیشواِ اسلام
 دو جہان کا ہی جو وہ اک رہنماِ اسلام

موسیٰ کاظم امام رہنما ہیں کی جو وہ
 بعد اسکو پیچ کے شہرِ خراسانِ طہین
 بعدہ حضرت تقی کو کہ باو اب تمام
 عرض کیو بھر تقی سے باخشیع و خشیع
 اسکی بعد از کھنے کو جائز جس العسری

تجھے کہتا ہی یہ سودا اس سخن کو کہ ہم
 مہدی ہادی کو کہ صبح و مسامیرِ اسلام

سلام

ای امام رہنما حیدر کے ثانیِ اسلام
 اس کلامِ اللہ کی تم ہو معانیِ اسلام
 ای خدا کے غنیمتِ رازِ نہانیِ اسلام
 اس سرورِ سینہ احمد کی جانیِ اسلام
 ای امام رتبہ اعلیٰ کے بانیِ اسلام
 نور چشم شاہِ باز لا مکانیِ اسلام

ای محمد کی دو عالم میں نشانیِ اسلام
 کہتے ہیں قرآنِ ناطق شیرِ حق کی ذات
 فخرِ آدم کی خلقت کو تمھاری ذات ہی
 بفضیلتی کا خیر النساء کو مصطفیٰ اللہ
 کہتے ہیں جسکو شہادتِ رتبہ اعلیٰ ہو
 عرصہ دنیا پہ ہے سایا ترا تار و زخمیر

نہیں ہلالِ فطر پر
 عید الفطر کی خوشیاں منانے کے لیے
 مسلمانوں کو حکم ہے کہ
 عید الفطر کی خوشیاں منانے کے لیے
 مسلمانوں کو حکم ہے کہ

عید الفطر

عید الفطر کی خوشیاں منانے کے لیے
 مسلمانوں کو حکم ہے کہ
 عید الفطر کی خوشیاں منانے کے لیے
 مسلمانوں کو حکم ہے کہ

دو لکھن کی جو بھرتی ہو کر رہی ہو
 دو لکھن کی جو بھرتی ہو کر رہی ہو
 دو لکھن کی جو بھرتی ہو کر رہی ہو
 دو لکھن کی جو بھرتی ہو کر رہی ہو

<p>معلوم ہوا تب جو برائی میں کی غور کا نام ہوا وہ سرخا جو ساچن کا جتاوا دو لکھن کی لڑی آستین دو لکھا کی چٹھاوا جو خوان کہ دو لکھن کی لڑی منھدی کا آیا دو لکھا کا لہو ہاتھ نہیں دو لکھن کی لگایا دو لکھن کو شب عقد جو بہن ملاو سنوارا جسکے لیے سب کچھ تھا گیارہ بہن ہار نتھ کو تو اتار اس سرور میری حوالے لوتھ آتی ہو اسکی بہن کھان پیڑ والے کیا شکی سواری کی کوئی قصہ کو بانڈو سہری کی تین سیرے سے کھاٹ کا بانڈو گرد اسکی برائی سے صورت سے بلو خاک فریاد و فغان آنکی سے بر کنبہ افلاک کتنا تھام ہر دکھ دو لکھا کی نیگت مان باپ کی لکھی کی گئی ہاں کدھرت</p>	<p>رنگ کھیلنے کی جا اٹھیں میں تھان کا گردن کا خط زخم تھامکے کا کلاوا ساچن کا یہ دستور ہو کہ کسکے ٹٹن کا تھا خسر و خسر پورہ کا خون آہیں جایا یہ رنگ ہر شادی میں نہ ماز چلین کا بوللا یہ زیند اپا کہ خدا سے نہیں چایا کیا فائدہ اب اسکو سنگا راور برن کا اور خاک کہو اسکو سر اپنی میں بیٹا اب وقت نہیں اور کسی حوت سوچ کا بن سیر آتے ہیں اسچا پر کہ کا ندھے اسطرح چڑھا بیاسے شہزادہ مدین کا سب چاک گریبان کی بادیدہ زندہ زرا شک تھامو کہ ایک کچھ نزن کا اس گبرو کی شاید ہونے ہو گور سرت چھوڑ گیا سہاگ اسکا نشان سکتین کا</p>
---	--

دو لکھن کی جو بھرتی ہو کر رہی ہو
 دو لکھن کی جو بھرتی ہو کر رہی ہو
 دو لکھن کی جو بھرتی ہو کر رہی ہو
 دو لکھن کی جو بھرتی ہو کر رہی ہو

دو لکھن کی جو بھرتی ہو کر رہی ہو

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

تولاے دیویدان کا فوکر تصدیق
 اعلیٰ عین جب تو میں نے اس کا
 کھو ملندہ بقیہ ایسے میں
 کھو جوں بہ جوں کھو گیا
 اتنی رخصت ہو گیا کھو گیا
 رسی غنیمت میں کھو گیا
 کما جان برادر کما گیا
 کدو ن کدو ن کدو ن کدو ن
 کدو ن کدو ن کدو ن کدو ن

[illegible]

سید احمد بن محمد
ابراہیم خان آپ کو اس
بسان اور اوی زوینا بامور
کے آس احال کے پونچھو سر
تیک پہنچو کہ کار شست
بطعن فیض نشان جلا

[illegible]

راجعون سزا باز بخاید قطره
 بسیر عظمی کلا جو کیسی
 فنا خون سزدیست عابدین کو
 نال کلا خون کی سزا پانی پیش
 بخار دل جو زمین میدان میں
 عوف اس آب سزا کی

میں کہ نصاریٰ یوں از رو نادانی
 کیوں کہ نصاریٰ یوں از رو نادانی
 کیوں کہ نصاریٰ یوں از رو نادانی
 کیوں کہ نصاریٰ یوں از رو نادانی

بغیر اسکے تو ہرگز بندے نہ یہ صورت
 کہ جسطرح سے تو آیا ہوں ان مدینے
 نموش ہو کر آسمان کی سمت نگاہ
 وہیں سمجھ گئے اس بات کے ترقی سے
 سولے عابد پیا رہتے تھے ہمراہ
 ہر ایک کو دھڑا جھک سکھنے سے
 بسوے شام چلے رکھ کر کوئی نیریز
 دیا کفن نہ اسی چار گزینے سے
 حسن کا ریزہ الماس سے جگر چھاٹا
 چڑھا ہی نیریز پر سر اس ستم گزیر
 خوشی خوب ہو اظہار کرنی واسکے
 خوشی تھی فاطمہ کو پیر بن کے سینے سے
 پر اس گلی پہ چلاب سے خنجر فو لاد
 یہ رنگیا ہی ٹھٹھک ہاتھ مار سینے سے
 اور اس کے ساتھ کسی مملکت کی سواری

بحث کری تو پانی کی واسطی منت
 اگر یونہی نہ چلے شام کر نیکیو بعیت
 سخن یہ سنکے عینون سے شاہ خلق پنا
 اجل کو اپنی جو کچھ غیش و قوم بھی ہمراہ
 آپ کے کیا ہی کوئی امین آہ و لولیا
 برای آب بدریا خون سمیت از شاہ
 خبر جو یوں وہ عین بعد قتل آن سرد
 زمین پڑا لگو دھوپ میں تن مہر
 علی نے سجدہ میں لوہو سرائی کا چاٹا
 حسین شہزادان کا گلے لہو چاٹا
 جھاجو گزری ہو گی سوا اب کوں کس
 پڑا وہ سوکھی و عریان ہو پ میں جو
 فلک نے کرتے تو کی سودا اگر پیہرید
 سمجھ نہ مہر کو بالاسے چرخ بد بنیاد
 شہا تو دی مجھ تو فقیہ گریہ و زاری

اور اب تو میں بین تہمت کو تو چنچن
 جس وقت کی ہے یہ بات نصاریٰ کو
 سوچا میں جواب سنائی عین آن
 پہلو چھو سا کیوں تاقی چھو کیوں تاقی
 من بعد تامل کیا اس ستم گزیر
 لا باہر چلے گیا جبکہ یہ
 نزدیک بار تو کاف سے بھیجی ہو
 کب راہ سلطانی ان تہمتوں پر
 شکر نصاریٰ نے بولا کہ جسے
 یوں دین میں جہنم کے درخت پر
 یوں جو نصاریٰ اس امر کو جان
 میں کہ وہ عامی اس شجر کی جان
 از رو کہ اس جہنم فرشتہ دان
 کیوں کہ نصاریٰ یوں از رو نادانی
 کیوں کہ نصاریٰ یوں از رو نادانی
 کیوں کہ نصاریٰ یوں از رو نادانی

میں کہ نصاریٰ یوں از رو نادانی
 کیوں کہ نصاریٰ یوں از رو نادانی
 کیوں کہ نصاریٰ یوں از رو نادانی
 کیوں کہ نصاریٰ یوں از رو نادانی

انقصہ زمین اور پر کزل امام دین
کہنے لگے پھر باہم غارت بھی چلو لہرین
یہ زونپہ اور اوٹون پہاڑ اٹھو کو دھن
یہ مشورہ کلعن پھر آئے جو خیمے پہ
اسوقت ہوا برپا سنگامہ صد محشر
چادر سی حرم میں جو چہرہ کو چھپاؤ تھا
شمشیر بہنہ کر اور اسکو ڈراؤی تھا
ہاتھ ایک لعین برور و سراپی پارو تھا
کہ کہ یہ عمل کرنا قسمت میں ہمارو تھا
زینب نے کہا اس سوگرتو یہ سمجھتا ہے
بولاکہ نہیں رہنی تم پاس تو اب یہ شمشیر
اسطرح کیا غارت کھلنے پھیلنے کا
چھوڑا نہ لعینوں نے کٹر ابھی بدن پر کا
نیکیا کے حرم ساری اور آگ دہی ہو کو
مقتل کی طرف لا کر کہنے لگے ابل لو

سب شکر کی جگہ زمین گھس گئے پیشانی
تھا سب کچھ اسی خاطر اب سیم اور زمین
سرکٹ کو مردوں کا کرزند و کوزنہ زانی
تیغ خون سے سراپہ دو نکو چاڑھو اندر
جسمانی سوز لرزاتا عالم روحانی
ہر ایک لعین اس سے چادر وہ چھنا دی تھا
کی اپنے پیہر کے گھر پر یہ ستم انی
اور پائون سوزیب کر خلیاں تارو تھا
نزدیک خدا جس سے کھینچیں گے پیشانی
خلیٰ خچانی کے یہ تو کس لیے درپے
بہتر ہے کہ میں ہی لون سے تو ہو بہ جانی
زیور کی جگہ ہر زچھلا نہر ہار کا
لٹنے سے بچا وہ کچھ مجھے جسے عریانی
ایک ایک شتر اور پھٹلا کر انھیں دو دو
نفسیں تھیں اینٹوں کی جاتی ہن جو بچانی

[illegible]

و ان جان نبی مارا جسب عاکی
 فز و زب کے کوٹے فز و زب کے
 فز و زب کے سلطان اعظم کے
 فز و زب کے پھینک دینے
 فز و زب کے پھینک دینے
 فز و زب کے پھینک دینے
 فز و زب کے پھینک دینے

[illegible][illegible]

که در طهارت غلای بیان دی
چونکه ازین بریهوفاک و خون من دی
چونکه ازین بریهوفاک و خون من دی
چونکه ازین بریهوفاک و خون من دی

چند روز بعد که از آنجا بازگشت
به خانه رسید و دید که در آنجا
کسی نمانده بود و همه چیز را
خوار کرده بودند و او را به
دشمنان خود سپردند و او را
در میان آنها فرو بردند و او
را کشته و سر او را بریده و
آن را به دشمنان خود دادند

۵۲۰

کلیانہ پیر پور
جلد پنجم
مستطاب
اوپر شادی کی ال
مقبول
میت

10

جو مجھ سے کہتے ہیں کہ ہر شے سوا کچھ اور
 کچھ نہیں تو کمون اسکی ماور اچھ اور
 حدیث آتی ہے جب میں بکی کی محکوب یاد
 اس امر میں جو ہوا ہونی سی یون ارشاد
 پاز غزای زمانہ ہوا جب سو خلق
 پر اس قسم کو ڈکھو کہ کاناسکا خلق
 سمجھتے ہو کہ یہ ماتم ہو واسطو کس کے
 کہانی نے جسے میں سود الدین اسکی
 یگفتگو محمد کی اس سخن پر دال
 گلا یہ کاٹنی کا کیا ہو خون سی لال
 حدیث محکم لھی سی یون ہوا مفہوم

وہ چاہتی ہیں زبان سوری سنا کچھ اور
 الم سے آل محمد کے بے بھلا کچھ اور
 بغیر مرثیہ سمجھو نمون لوانحساد
 مانعت ہی بھلا اسکی کفر یا کچھ اور
 وہ دل نہیں نہوا ہو الم سی حبسوزق
 غزای لاکھ طح کی یہ عزا کچھ اور
 علی وفاطمہ میں مادر و پدر جس کے
 مرو حسین کو مجھ سے نہ جاننا کچھ اور
 رسول کا ہی وہ قاتل جو ہر کشندہ آل
 میں اس گلی سے گلا وہ سمجھو نہ گا کچھ اور
 دوئی جو چاہونی اور علی میں سب معلوم

دوستی سے نہ چھوڑا افسوس کر چکی گاتا۔
وقت رخصت بجائی نہ چادر نہ لیا۔
عبدالرزاق اونٹوں پہ چلے کو سوئے قتل گاہ۔
لائے وہ ملعون بارے شایان وسیہ
جا پڑی جہیم جاری جانب تغزل گاہ
کے لائے خانہ یکدیگر میں تلبان کیا

جلی مودت غی با شش بیست و یکم بیان
 کلمه بود که در حق پروردگار
 در حین آنکه سخن از امر خدا می کرد
 در حین مصروفی در حق او سر می میان
 بگوید که در حین تو را بدو جاس بن چون
 در حین توحش که بودم زهرای اهل بیان
 آن بین جاسی و رولک در زمین
 آن مکرر نامطیع بنین

زندہ بریا کر یا بایں کا شوق میرے جگمگاتا
لوں بھان تیری خوشی جگمگاتا
ہے میرے اس میدان میں جا ناشاب
خامسے اس پر ہے سایہ کا افسانہ
آتش کی لہریں میں اب سب طرح سے نارید
ایک ساعت میں جگمگاتا دینا ہے خواہ
پایں میں جگمگاتا دینا ہے خواہ
جدید

درینج الامین سوس کانی روستی
 شمع کی طرح گلا کر جوان روئے بین
 سحر کی سیلچہ پچات نہیں جانی
 حلقہ چرخ میں تو کاغذ کی پوچھانی
 چرخ و دایرہ از دست فلک دون درین
 صورتیہ جان دیکھ کے سونہر
 تیرا خون کی طرح خندہ زبان و لہجہ
 جلا بین شمع کی سیلچہ

سجدہ کر نیکی بھی دین فرصت نہ تھا کابلین	چڑھ کر چاتی برتر اس رکاٹ کی شمع حسین
خون تیرا اس قدر جاری ہو بر دی زمین	جسمین بال و پر ڈوبنے کے کبوتر سائیان
جب کرین وہ قوم ظالم سرتر تن سے جدا	تب کرین دل میں نماز جمعہ کا قصد ادا
رکھ کے یزیدی پرتی سر کر کرین قبلہ نما	پھر کہیں تکبیر سب اللہ اکبر سائیان
و آواس ظلم و تعدی کی خدا دلوا لئیگا	یا رسول پاک اسکا مصطفیٰ دلوا لئیگا
یا وحی اسکا علی مرتضیٰ دلوا لئیگا	فاطمہ لکھ لئیگی اس غول کا محض سائیان
مرجبا ہی تجھ کو سودا مرثیہ اب کہا	سنکی تھیر بھی جبر کی بار پانی ہو بہا
دین و دنیا کی تری برائین ساری عدا	حضرت شہیر شاہ بندہ پر و سائیان

مرثیہ جناب حضرت امام حسین علیہ السلام

آج وہ دن ہے کہ سب اہل جان و توہین	جنتی ہیں زیر فلک پر و جان و توہین
خاک میں ہو کر جہاں دیکھ تو وہ روزی ہر	مخ ہو کر جہاں بال فشان و توہین
اویا و غنیمت اس اور نہ بنیو نہیں خوش	طاقت نالہ نہ انکو نہ تھیں تاخوش
سنگون گرد و گرد کی ہم دوش بدوش	چسکے بیچ ہو سب خد و کلان و توہین
غش و حورین تو دیکھیں عین دیوار کوشت	سینے کو اپنملک کو توہین باز کوشت

جلا بین شمع کی سیلچہ
 سحر کی سیلچہ پچات نہیں جانی
 حلقہ چرخ میں تو کاغذ کی پوچھانی
 چرخ و دایرہ از دست فلک دون درین
 صورتیہ جان دیکھ کے سونہر
 تیرا خون کی طرح خندہ زبان و لہجہ
 جلا بین شمع کی سیلچہ
 سحر کی سیلچہ پچات نہیں جانی
 حلقہ چرخ میں تو کاغذ کی پوچھانی
 چرخ و دایرہ از دست فلک دون درین
 صورتیہ جان دیکھ کے سونہر
 تیرا خون کی طرح خندہ زبان و لہجہ
 جلا بین شمع کی سیلچہ

اسکا نام زمین
 ان میں بیان
 دو نظرون
 اسکا نام زمین

امام حسین

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

جگر دیکھا ز غلج بوسہ
چو دیکھا ز غلج بوسہ
چو دیکھا ز غلج بوسہ
چو دیکھا ز غلج بوسہ

یقین ہی جانید روح الامین نہیں بھید
بجای سنبہ اُسے خاک سے تھا حسین
بیخ تیرے کو امین نے ادا کیا ہر قض
دیت لی تب کی سزا کو جب تھا حسین
جو عرض میں کردن ارشاد ہو یار در
شہید تیغ ستم وہ جو ہر سوا حسین
دیت کر دینی میں آنکھیں نہ شادی عم
اگر ہو کر تو ہو کر خویش و اقربا حسین
نہ فکر مٹی کا دل میں نہ غم جمائی کا
حسین اس پہ فدا ہی سب فدا حسین
دیت ہی دینی میں حق کہ اگر خوشی ہو اب
تو ہو یہ امر کہ امت کو بخشو امی حسین
چلا یہ عرش کو کتا ہوا ہر روز بند
رواست امت اگر جان کند فدا حسین
آئی غم نہ سودا کو چھٹ حسین کے غم

غرض کس سی ہی لذت اگھائی ہو کشید
بنو جو داس اگر ٹوٹ کر کے تیغ یزید
مری طرف ہو کرو جا کے جبریل یہ عرض
ادای دین پر ہر پسر یہ کرنا عرض
کہا امام سے روح الامین فواس مشر
دیت یہ آنکھ تین دیوے خالق اکبر
کہا امام سے روح الامین زچہ اشم
خدا کی اہ میں اگر قتل تیغ ستم
نہ دور و بیکر کا مجھ کو نہ دکھ ہو بھائی کا
یہ روم روم تصدق ہو کہ بھائی کا
تجھ تو عین ہی راحت ہو ایہ رخ زیب
پراس عطا ہو بھی نہ پھیرنا ہو یاد
یہ سن امام سے روح الامین زچہ دم ہر
حسین جان گرامی فدا ہی امت کرد
تجہ شاہ شہیدان تیغ ستم

جگر دیکھا ز غلج بوسہ
چو دیکھا ز غلج بوسہ
چو دیکھا ز غلج بوسہ
چو دیکھا ز غلج بوسہ

جگر دیکھا ز غلج بوسہ
چو دیکھا ز غلج بوسہ
چو دیکھا ز غلج بوسہ
چو دیکھا ز غلج بوسہ

[illegible]

نشیب بزم عشقین این سخن سنان کو شکر کمال
یوسف است تا بدو را بسسان بر خصال
موجب اس غم کان پیچ و خم ای یار و دگر بین
فصل جو گریه ای که خون به پیرازد گرد مال
دلالت بیخ فانی یکس همدانده است
ای یار و دگر

جلد دوم کی پہلی صفحہ پر ان غلاموں کی فہرست ہے
 بنفہ سنی نہیں سنی کیا ہے ہر سال
 یہ روایت رکھو گا اللہ ہوں تیری پامال
 لکھو دھڑلہ اس کو ختم سنی
 خون کی سودا ہو دھڑلہ کی سنی
میرزا دیر سوم
 میں نے سنی کی کیا

سفنے والی اس سوزن کو شرط لیا انہی میں دو در
روز صاف رہے کبھی ٹھپہ کم روز محشر ہی نہیں
گوشنک کبیر پر لکڑی پونجی نہ تھی جنکی صدا
یا رسول اللہ کو کیسے بخون آغشته ہیں
شامیان کجی ہیں سر نہر پر رکھ اذراہ طنز
اسپ و غصت اینی کی اسید پر پیش یزید
داد و دوا دی ہماری اب کہ نزدیک خدا
ناقہ جو کب تھا صاحب کا سولہ سکہ و اسطر
یہ تو کہ پوسل کا تیرے تھا جسکے سر کو آج
اہل بیت اسکو جو ہم باقی رہی سواب ہمیں
سکھتے ہیں اکثر کتب میں راویان معتبر
جا پڑی نش برادر پر جو زنیب کی نگہ
یہ جگر گوشہ وہ تیرا ہونہ لاتی تھی جسے
تا لبش خورشید سی سوسمعی گرد و خاک میں
خلد میں کیا فاع البال اسکی حالت سی تو

[illegible]

مصیبت اولیا و انبیاء کی سنی کیا دیکھا
 تعب و کم کی لکھنی پیو جو کجی جہاں کی سو
 پڑی ہین تہن کرم الیوب سی صبر آزمائی سو
 غم فرقت و حوا کی یہ آدم ندر و گرین تھو
 اور ایسا ہجرین یوسف کرد و تہر کھان
 سنا ہو گا جو کچھ فرعون سر دہی کے لایا تھا
 ستم کی تیج و صلیح کا ناتھہ میں آیتھا
 نبی جو تھار ہا ہر آن مرضی الہی میں
 پڑی طوفان کو باعث فرح کی گشتی تباہی
 خیال آتے ہیں دل اپنی لاکھوں تانہ و زنا
 یہ سب کچھ دیکھ کر پر ایک نو دیکھا نہ وہ نہیں
 تعب و کمرے کا ہر ایک پر عالم میں جو گذرا
 نہیں کھنکے قابل مصطفیٰ کھر جو گذرا
 انھو نہیں کا ہیکل گزری کسی کی جیلہ سے
 پس کاتن نظر آیا پیر کو خاک و خون اندر

ولو دیکھا نہ وہ جو ماجر اسے کر بلا دیکھا
 عداوت بھائیوں کی ہو کیا یوسف بھلا
 بلکہ آری سو تن نکر یا کا بھی ہوا دیکھا
 اگر آب چشم سی آنکی سد اسیر جیوان تھے
 اگر آنکی چشم میں نور نظر کن سے رہا دیکھا
 بھاہر در پر صیسی کو مت فی چڑھا یا تھا
 تن عجیبی سو ہر اک عضو عالم سے جدا دیکھا
 مصوہت کھنکی کیا یونس زجا کر طبن باہن
 جو گزری ان پر سوال جہاں نے ملا دیکھا
 کہ سختی کی نماز کا وودا کر ہوا کہ میں
 نبی کی آل نے جوا پی سر پر پار دیکھا
 کوئی فرزند کی خاطر کوئی یان نہ کوہ کھنکا
 نہ کا نوسنا و آکھین زوہ ماجر دیکھا
 کہ ہر اک لو تھہر چھائی کی جا اپنا کھنکے
 پیر کا سر سپرے نوک نیزہ پر دھر دیکھا

کسی کو دیکھا نہ وہ جو ماجر اسے کر بلا دیکھا
 عداوت بھائیوں کی ہو کیا یوسف بھلا
 بلکہ آری سو تن نکر یا کا بھی ہوا دیکھا
 اگر آب چشم سی آنکی سد اسیر جیوان تھے
 اگر آنکی چشم میں نور نظر کن سے رہا دیکھا
 بھاہر در پر صیسی کو مت فی چڑھا یا تھا
 تن عجیبی سو ہر اک عضو عالم سے جدا دیکھا
 مصوہت کھنکی کیا یونس زجا کر طبن باہن
 جو گزری ان پر سوال جہاں نے ملا دیکھا
 کہ سختی کی نماز کا وودا کر ہوا کہ میں
 نبی کی آل نے جوا پی سر پر پار دیکھا
 کوئی فرزند کی خاطر کوئی یان نہ کوہ کھنکا
 نہ کا نوسنا و آکھین زوہ ماجر دیکھا
 کہ ہر اک لو تھہر چھائی کی جا اپنا کھنکے
 پیر کا سر سپرے نوک نیزہ پر دھر دیکھا

۵۳۷
 ہر اک کو دیکھا نہ وہ جو ماجر اسے کر بلا دیکھا
 عداوت بھائیوں کی ہو کیا یوسف بھلا
 بلکہ آری سو تن نکر یا کا بھی ہوا دیکھا
 اگر آب چشم سی آنکی سد اسیر جیوان تھے
 اگر آنکی چشم میں نور نظر کن سے رہا دیکھا
 بھاہر در پر صیسی کو مت فی چڑھا یا تھا
 تن عجیبی سو ہر اک عضو عالم سے جدا دیکھا
 مصوہت کھنکی کیا یونس زجا کر طبن باہن
 جو گزری ان پر سوال جہاں نے ملا دیکھا
 کہ سختی کی نماز کا وودا کر ہوا کہ میں
 نبی کی آل نے جوا پی سر پر پار دیکھا
 کوئی فرزند کی خاطر کوئی یان نہ کوہ کھنکا
 نہ کا نوسنا و آکھین زوہ ماجر دیکھا
 کہ ہر اک لو تھہر چھائی کی جا اپنا کھنکے
 پیر کا سر سپرے نوک نیزہ پر دھر دیکھا

ہر اک کو دیکھا نہ وہ جو ماجر اسے کر بلا دیکھا
 عداوت بھائیوں کی ہو کیا یوسف بھلا
 بلکہ آری سو تن نکر یا کا بھی ہوا دیکھا
 اگر آب چشم سی آنکی سد اسیر جیوان تھے
 اگر آنکی چشم میں نور نظر کن سے رہا دیکھا
 بھاہر در پر صیسی کو مت فی چڑھا یا تھا
 تن عجیبی سو ہر اک عضو عالم سے جدا دیکھا
 مصوہت کھنکی کیا یونس زجا کر طبن باہن
 جو گزری ان پر سوال جہاں نے ملا دیکھا
 کہ سختی کی نماز کا وودا کر ہوا کہ میں
 نبی کی آل نے جوا پی سر پر پار دیکھا
 کوئی فرزند کی خاطر کوئی یان نہ کوہ کھنکا
 نہ کا نوسنا و آکھین زوہ ماجر دیکھا
 کہ ہر اک لو تھہر چھائی کی جا اپنا کھنکے
 پیر کا سر سپرے نوک نیزہ پر دھر دیکھا

جس نے سہم سہی سہیں
چلے جاتے ہیں اشترون پہ سہی
جب کا خادم تھا جب تیل امین
حیف صد حیف آج طوق کران
اور وہ پا پر بہن جاتا ہے
تسپاں کھینچنے کو صد افسوس
ہاں اس ہیکسی و غربت میں
طعن تشنیع سے لعین ہر دم
باپ کے غم میں ہر وہ اتلا غرق
دن اسے چین ہر نہ شب آرام
تاب آگ نہیں ہر سنے کی لہ
سودا اب تعزے میں اُس کے تو

ہو گئے سب طرح سے اور ناچار
 قید میں شامیوں کے زار و زار
 گھیرے جاتے ہیں انگوٹوں کو کفار
 عابدین کے ہوا گلے کا ہار
 آج اُس دشت میں جو ہی رہ پزار
 ہاتھ میں دی ہی اشترون کی ہمار
 کون اسکا سہہ منور و مغوار
 کرتے جاتے ہیں اس کے دل کو فگار
 نہیں روئے سوا اُس سے سروکار
 یونہیں گزری جو اس کو لیل و نہد
 خون اشکوں سے روتے ہیں حصار
 عمر طبعی تلک ہو ماتم دار

مثنوی مستدس حضرت امام در زبان
پنجاب مع دوہرہ

3

قلین بودم خوش غمی از کوهستان
 با کوهستان من سوزانده بودی
 زینب یارم دیکه کوهستان
 لا اله الا الله
 نمانند از کوهستان
 سنانی تو کوهستان
 کس پانی سنانی
 پوچ کوهستان
 کی نی پوچ کوهستان
 میلاد کوهستان
 کوهستان

[illegible]

ہک دکھ تیندی مران دا بھالے میندی نال	
دو جے سادے سر پیا بنتر دا جبال	
پتہ تھا جو نیکا جیسا اصغر تیندیا پیرا	اُس نوں بھی گدوسی وج تیندی پیا سیاتیرا
اکبر دی گل کی آئینہ میں اسدا سینا	اکس کس نوں ہن دوانی شال مارا کلبسا
دل نوں ملنے پچھائیا مارے پے دھ لوک	
ہک ہک کھڑے جو بانٹے خیم نکستی لوک	
سین میں بالو اصغری ہن لال ریلو لاکری	کیون لین ہن تیندی غنسی ہن کھڑے جڑی
گرم زمین کوں چھاتی تیندی میچ کیون چڑی	کسندی پیرور دکر اوٹھندی ساسی نہیں چڑی
پتیو نوں سانولے گیا چنکا جیسا نال	
بتھو نوں میچ پل مارتے بلا کسا تین لال	
جاندی میں جو کافر لینکے عدنی کینا	چھدنی دیندی کاہو تینویر اشہر دنیا
بھی تیندی پالادی سیکھڑ دوری دھینا	عمرو باقنی کٹ جاندا وان لوں بھی ساسینا
یہ تو قسم نہ دیکھدی اس بن میں لے بیر	
اکبر دی گل ہو چھڑے حلق اصغری شیر	
پاک وطن والا کی سرک زکریل وج بکلیا	دریا یا ان بھلا تھا تپسرنی نا دلویا

[illegible]

جادو محض این نرسد غلامی گم می کند
 سیس کنگار لاد گیسو نون بین
 نول بی بی جادو نون بین
 و نور سورت آن دکمار و تو این
 اول کس سبب بخون استیغیست
 بی بر نسل نری نیست که غایت
 و تو بین رنگ بیکه که در کرات
 کس ساعت تین بانه سحر حق
 کان تری سر پیک که در پیر
 و تا کنون نه تری غلام این
 جادو محض این نرسد غلامی گم می کند

ہن تو سانو چھدی بھائی تینو کنی پیا	جو تو بھجھ چھاو بھراوا مائی اوپر سو یا
جہا تو سی بہ لال جو کنید اکا ہی وچ ڈو یا	تن تیندا بے سبیب تاپی سر نو کنی کھو یا
چھدے ہوں کیلکھڑی دور وتیندی کول	
مان جائے سے بہا یا مد کی تید سے بول	
چھاؤ کی تینو کنی جانوان پر ایس گھر کھوئی	غم وچ تیندی خیم جنم ہن دو انگلی اور پوئی
تہنائی زینیدی ریچھی سادی جگر کھوئی	ناہیں کسیداس وچ علیج وقت مری کھوئی
ایسا بھجھ تفر کا پایا سرگ دے ہاتھ	
سرتیندا تن چھانڈ کے چلا ہی تیر ساٹھ	
ہو تاتیندی شست و اجو وطنی وچ پیا	خاصی دان کفن ملدا تو گاڑھا دھون بھیا
یان تو پیا اسانوں تیندی گور گدھی دانانا	مینو بھی ہن چھاو بھراوا اپلو تیندی سونا
سکھ وچ تیندی بھائی کیتی تیندی رنگ	
کیکھ چھپے دھکھ پو جنم داسنگ	
موت کا تیندی ہن زکھیا جگ جگ پنا لا	زنجائی نو کفن ملو زنجائی وچ لون ٹٹلا
ایسا تہ کسی دی سر پر دیکھا کتنے ستالا	گور بناتیندی بھینوں گی کر جگدھالا
جھاڑو تیندی گور دی کرونگی اپنی کہیں	

جوین ایسا بجائی چھوڑ جائے گا تو نہ
 بڑھ کر یاد من مری یون کنی وری وری وری
 کوہی ندی اس کنی وری وری وری وری
 کنی وری وری وری وری وری وری وری
 جس جاسے اتنا نہ کی وری وری وری وری
 دلین سنہ و غریب کی وری وری وری وری
 بہن جو وری وری وری وری وری وری وری
 وہ من وری وری وری وری وری وری وری

آر سی مصحف دیکھ کر ٹوٹی اس کی اس
رو و سگی جب تک بے ساس نہ کرے پس

درست ایتیری بنی کورن ہو سجا کر دکھاؤ
کبتک کیچون ہو گا یہ کھکاش محو می

لو ان ہوا ایسا جو کہ فی ابتن سے تیرا سیں لگا
وہاں کی یہ اسی تن میں پہلوں کو چنگو تھجاو

بیسناختہ یسنگا رسب پل مین دلیو کنوڑا
چوراہہ ترے بلکھی مٹی میں

چھاتی میں اس شوخ بہشت غم کی اگر سیر کرے

موت کی منیڈائی ہو چکا کوئی جو تو اب حسین
چپکے ہو جانے سو تیرے بہن محمد بن لاکھ لکھ

قاسم کس سے روس کر رہا ہے بن مین سو
گھونگھٹ مین بڑی تیری جی دیو سے رو رو

کلمہ رکاب کے گودی میں ادب اور علم کی شمع پر غم
جی میرا بھی تن سے میری کاشکی اوجھار و اب غم

روئے روزیاد میں تیری انگلیاں ہر پیکر
اسکی موت کچھ لگی ہے میری دل پر بھی ہم

بیٹا تو بچان ہے یہ بہو کا حال ۶
کیا اب جی کر مین کروں عزیز سیت مبال

بتلاوی تو اسکو مجھ بھی معلوم اسکا اگر نشا

تیری ماہیں پوچھی ہر اس سے کجا بھی کیا کس سے

[illegible]

دو وطن کی تھی جو کجا بود وطن کا ملک کیا
دو ملک اور دو وطن کا ملک کیا
میری حالت کی شہر کی کیوں نہ ہو میری کیا
قاسم کے لئے نہیں کیوں نہ ہو میری کیا
کشتی پر لڑیں تھی میں اس سے تو جاوے ہوں
دو ماٹی اٹھکے ہو ابو عتیق تو اس کیوں
سے پڑا ہو جب طرح کے نہیں کو کجا
اور لوگوں کا اچھا نہیں ہو

و دشمن بنده بدی کی مرین چرخ ز کی بویس کوئی
چا و میشان کی تیج ری : اتون کو بھر نیدر نہ سونی

بیابان کی شب سارا کلم سر پڑا در دھول
دو لہا کی چو تھی گردن تھو کے ہون بھول

ایسی کسوڑی بھی جو کسی کو نہ ملے کہ
 مارے شہر میں گدازاں کو ہولی پنا جاوے شہر
 دیکھی نہ یہ دھلا دھن مول ہو روز قیات

دو طحا کی قسمت میں مرنا بیاہ کے روز
جیوسے دو پٹھن جب تک کہ ولحاکا ہو سوز

کوئی بھی مان دیکھی تو ایسی ہی کو جو باپ سے
کھانا جو اس سہاے میں جاں خون مگر وہ اپنا کھانا

یہ شادی دیکھی نہیں کہتے ہوں گے لوگ
حسن شادی کی رسم میں بومبو مور نکھوگ

عمر جو اس دھلے سہاگے کو غلبہ نہ تھا کہ اس نو شہ کراٹھ پر یونین سے کوموہتا ہوگا
آتش غم سے شادی میں اس کی دل عام کرتا تھا۔ پوچھنا ہوگا جو نام اسکا سننے والا کہتا ہوگا

بیتا تھا یہ حسن کا اسم اسکا ناٹون

آئینہ مسکین

م

[illegible]

بشنواز نے چون خطا کی گئی
 منصف کے بارے میں خیال
 اس کو کھانا دیا ہے اس کا خیال
 میں تو ہوں شکایت کی گئی
 پر تائب ہوں سب طرح راضی ہوں
 غلام تھے تقدیر جب کبھی لگا
 غلام کی میری منت کا کیا
 بشنواز نے چون خطا کی گئی
 منصف کے بارے میں خیال
 اس کو کھانا دیا ہے اس کا خیال
 میں تو ہوں شکایت کی گئی
 پر تائب ہوں سب طرح راضی ہوں
 غلام تھے تقدیر جب کبھی لگا
 غلام کی میری منت کا کیا
 بشنواز نے چون خطا کی گئی
 منصف کے بارے میں خیال
 اس کو کھانا دیا ہے اس کا خیال
 میں تو ہوں شکایت کی گئی
 پر تائب ہوں سب طرح راضی ہوں
 غلام تھے تقدیر جب کبھی لگا
 غلام کی میری منت کا کیا

غلام ام حرفے حکایت می کند	عزم بد لہا کار آفت می کند
ملے را ابر غارت می کند	گریبے حسد و نہایت می کند
برق چشمک زن اشارت می کند	
بشنواز نے چون حکایت می کند	
شاہ دین نے جب مدینہ چھوڑ کر	اگر بلا کے عزم پر پابندی کر
تنبہ کہام دوست سے باہم تر	حق سے یوں چاہا نہ تھا قصد سفر
سب سے یہ بندہ چلاشا کر	
از حید ایہا شکایت می کند	
میرے جینے کی خبر جب تک سنو	در گذر خطا لکھنے سے مت کیجیو
بھول جانا تم نہ دو را قتل و ن کو	پر اٹھا کر جب قلم لکھنے لگو نا
بھر کے آہ سر دیکھ لیر لہو	
بشنواز نے چون حکایت می کند	
جد کے جام و تہ پہ بولا سپر امام	دل میں تھانیر قدم ہوں میں تمام
دہر نے چاہا نہ یان میرا قیام	شکوہ ہر چند اس سے کرنا ہی حرام
پر یہ دل آزدہ بخیر الام	
از حید ایہا شکایت می کند	

بشنواز نے چون خطا کی گئی
 منصف کے بارے میں خیال
 اس کو کھانا دیا ہے اس کا خیال
 میں تو ہوں شکایت کی گئی
 پر تائب ہوں سب طرح راضی ہوں
 غلام تھے تقدیر جب کبھی لگا
 غلام کی میری منت کا کیا
 بشنواز نے چون خطا کی گئی
 منصف کے بارے میں خیال
 اس کو کھانا دیا ہے اس کا خیال
 میں تو ہوں شکایت کی گئی
 پر تائب ہوں سب طرح راضی ہوں
 غلام تھے تقدیر جب کبھی لگا
 غلام کی میری منت کا کیا

ظالمون کے لئے تشنگی کی نیند چاہئے کہ عجب
 شاہ دین کا شغل ملکوت کی شکر تو جہان کر عجب
 عالمون کے لئے تشنگی کی نیند چاہئے کہ عجب
 شاہ دین کا شغل ملکوت کی شکر تو جہان کر عجب

ڈالتے تھے خاک سر پر خاص علم	مقتدی کہتے تھے رور و کرہام
آگے پیغمبر کے ای یار و امام	از جہاں یہاں شکایت می کند
جب چلا رخصت ہو وہ غالی ناب	یوں کہے تھا بھر کے آہ سرد تب
خاتمہ تقدیر کیا کہتا ہے اب	بشنوا ز نے چون حکایت میکند
آخرش جس جانہ پنا یا قطرہ آب	ڈالی وان بستی مدینہ کر خراب
سب طرح شا کر ہر بندہ بھیجا	از جہاں یہاں شکایت می کند
آہ جس صورت سی ابن مصطفیٰ	کر بلا کے بن میں با چندین جفا
دیکھ گئے غلامہ اب کہتا ہے کیا	بشنوا ز نے چون حکایت میکند

ظالمون کے لئے تشنگی کی نیند چاہئے کہ عجب
 شاہ دین کا شغل ملکوت کی شکر تو جہان کر عجب
 عالمون کے لئے تشنگی کی نیند چاہئے کہ عجب
 شاہ دین کا شغل ملکوت کی شکر تو جہان کر عجب

ظالمون کے لئے تشنگی کی نیند چاہئے کہ عجب
 شاہ دین کا شغل ملکوت کی شکر تو جہان کر عجب
 عالمون کے لئے تشنگی کی نیند چاہئے کہ عجب
 شاہ دین کا شغل ملکوت کی شکر تو جہان کر عجب

[illegible]

بوئے کی آگے قلم ہو سینہ چاک
بشنواز نے چون جگایت میکند

تین گردن پر مری حبس دم چلی
سیر کے کئے تھک نہ جاگے سہیلی

تاسکے کوئی نہ یہ ابن علی
از جہد ایہا شکایت می کند

<p>رویتین اس تن کو گلے لگنے ارزا بھیر سدھارین ہو کے محل پر سوا</p>	<p>فاطمہ بیسنگے ہو بے اختیار دل میں آخر صبر کو دے کر قرار</p>
---	--

خامدہ ختم سخن برپا کی بار
بشنو از نے چون حکایت میکند

سودا تو خاموش جواب یک تل کہ قلم کو اپنے کاغذ سے نہ مل
اشک سی تنہا نہیں سی خاک گل آب سے اس حرف سی تھیر کی کل

حال چرابیہ کہ دل ہیخت دل
از عدلش شکامت مسکندر

مرثیہ حضرت قاسم مسدس ترکیب بند

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

و من کفر نوسا چهره محمد کا دین
 لیکانت منک ساهرم کرده عین
 ۹۰ من سطحی ایندازن و عابد در عین
 پیرس را عبادت اس شخص کا هو حال تباہ
 و بکراتی تو کثر کا ہو بجان اندر
 و من آید وہ دیت ہو درستی کا جواب
 اور مانگو کی سے دہہ ارقطہ آب
 دوسری شدت کرمانہ نہیں ہو بیتاب
 ایل تو آتش غریب کا اسکا ہو کباب

دامن کمر نوسا چو زخمه کا دین
 لکاشم تک ساهو تر مر
 جی کج بیضا خا دیوان کی ملعون یزدید
 اسیم مانگھا کوئی دین کی غفلت
 عوف کشتا یون سنس اس طشت کو د
 لاسیمین سر اسکا تر دیو مانے دست

ایک کو ال محمد سے نصیب چھوڑا
 مستقل تارک بودین سے ہم نمودا
 کہ سبب خطے کی دنیا پر کو بار کی
 کام خستہ خلافت کر کے تیرا
 دوزشالی میں جو جگہ پر دنیا اچھ
 اہل بیت اسکے زمین خاں انعام
 لا کر بل جی جی کے خاں خاں
 یوہ سر جو بر بادوش محمدیہ
 جگہ زنبہ ہی طبعش کو ہی پاکیز

اہل بیت او سکے جو باقی ہیں سو ہیں دربار	قید میں کو فیوں کہ جاتی ہیں وہ بچا
نہ انھیں چین ہوں کو نہ خیانت آرام	انصیت میں چلی جاتے ہیں کہ بل شام
لیے جاتی ہیں جس راہ سی و خاستان	نہیں تالاب و کوئیں کالسی منزل میں نشان
پا برہنہ چلے دان نہیں عبا تشنہ دہان	سر کھلے اور وہ اشخاص بہشت شتران
جسکے محل کی طرف دیکھ نہ سکتا تھا فلک	مہر و مہ کی نہ پڑی جن پہ نظر آج تلک
اسطرح جاتی ہیں کہ دوا کی طرح وہ کفار	کسیکے ہاتھ میں ہوں کسیکے ہاتھ ستار
مست و سرشار ہر اک کیف میں کھنچتے لو	عابدین کرتیں جاتی تھی ڈراتی ہر بار
کیا کری ہاؤ وہ اسکا کوئی غمخوار نہیں	اب سوار و نیکی کچھ اسکو سروکار نہیں
لیے جاتی ہیں جو اسکو سپہ ظلم کی صف	کوئی نہیں نہیں ایسا جو کری انکی طرف
پیٹ کر منہ کو یہ کہتا ہے کہ شاہ گنج	سر نہ پایا ہے مڑ پل کانیزی یہ ہدف
کھوڑی دوڑا کر اسوار تو جاتی ہیں تیر	جو کماندا تھا اس فوج ستم میں بڑیر

[illegible]

ایضا صفحہ عابد سوامی پر ذکر ہے کہ
کے کمال جسم و عقل کی تفسیر
کر دی فائدہ غم لین روایت ابھی
حریم جو

منزل عام کوئی آخر ملک وادہ میں
 کدوئی جو خانہ اس کی اردو باد میں
 جہنم عابدین کو اس سے پورے
 زینا زیا انونین اور طوق خلک
 جہنم خانہ فریب طوق خلک
 کدوئی جو خانہ اس کی اردو باد میں
 اور دی اٹھون سنہ باد میں کدوئی

ان سکون کی خوشی میں نہ رہتا تھا کہ وہ اپنے دل کی بات کہتا تھا کہ
 میں نے یہ سب سوز و گداز کیا ہے کہ میں نے اپنے دل کی بات کہتی ہے
 کہ میں نے یہ سب سوز و گداز کیا ہے کہ میں نے اپنے دل کی بات کہتی ہے
 کہ میں نے یہ سب سوز و گداز کیا ہے کہ میں نے اپنے دل کی بات کہتی ہے

<p>دروغ کا شکار و درو جو کیا آطلب پیاس سے پہونے اگر جان تھا برب گو دکھل طبع چھول کر مہجنا تھا آب کو انہیں سے دی رحم کسے آتا تھا ان غریبوں نے پیر درو یہ رہتا تھا مشکو دیتی تھی انہیں پیو کر گرم ایسا آب رتبہ بخارین عبا کا جھون کے مانفوق گرم یہ دھوپ کی تابش سے گل میں تھلوق وہ آہیں دہلیز اندیشے بہا کر جا سکو تھی یہ شدت سے تپ مسکو کہ ہوا تھا مسکو تھی نظر چار طرف اسکی ہر چشم پر غم جوش خون با ل مسکو نے یہ مارا اسدم بھرتے اک آہ جگر سوز کہا دوا پر کچھ تری حال سے میری نہیں داغ جگر اندکون کے لیے خلاف نی کیا ای شہین</p>	<p>تو وہ ماری ہی کی نگرانی نہیں کر سب ہم نہ دین آب تھیں دین میں گودا آتش سیسے میں اسکو کنال مان کا جلا جاتا وہی رسالت کی جھوٹ بکھاتا تھا تشنگی سے جو گھٹون میں کوئی سر نہ دیتا جوش میں سے برابر نوز پندار آتش پیادہ وہ جاو تھا اور گرد و سوار فوج کہ اسی طوق کمون یا گریبان آتش کہ تے جاتی تھے ستم سے یہ وہ کیا اسکو خون کف پا کا پی خار سفیلان آتش ناگمان باپ کا سر نہری یہ دیکھا جو علم کہ بر سے لگی از دیدہ گریبان آتش او میں قربان تری سر کو رات ہی کہہ کرتی جو غم کی دل فاطمہ بیان آتش بطن ہی فاطمہ کے قتل کہا یہ تھیں</p>
--	---

جانی تھی کہ میں نے اپنے دل کی بات کہتی ہے
 کہ میں نے یہ سب سوز و گداز کیا ہے کہ میں نے اپنے دل کی بات کہتی ہے
 کہ میں نے یہ سب سوز و گداز کیا ہے کہ میں نے اپنے دل کی بات کہتی ہے
 کہ میں نے یہ سب سوز و گداز کیا ہے کہ میں نے اپنے دل کی بات کہتی ہے

سکون کی خوشی میں نہ رہتا تھا کہ وہ اپنے دل کی بات کہتا تھا کہ
 میں نے یہ سب سوز و گداز کیا ہے کہ میں نے اپنے دل کی بات کہتی ہے
 کہ میں نے یہ سب سوز و گداز کیا ہے کہ میں نے اپنے دل کی بات کہتی ہے
 کہ میں نے یہ سب سوز و گداز کیا ہے کہ میں نے اپنے دل کی بات کہتی ہے

باہر دانا کی اعرف جان سے قبول
 کہ اس کو کھجور بہتر زبان حسین از پیر
 نہ رکھو در اس کی پانی تم شفقت سے
 خدا کے سامنے طلب انسان چین از پیر
 لعل اس میں سے چھو بھی یتیم سے
 لڑائی محبت تم تیسے لڑکوں سے

دردنات و دردمن

درد من کی گویا
درد من کی گویا
درد من کی گویا
درد من کی گویا

درد من کی گویا
درد من کی گویا
درد من کی گویا
درد من کی گویا

کرگیا شکرتھارا بیان حسین غریب
یہ ہم نشینوں سے کہنے لگا بچشم پر آب
ہوار صا سٹھار می وان حسین غریب
جو روز حشر یہ بدنامی اپنی سر پر لو
کھڑا ہو بالکش خون چکان حسین غریب
نیال محض ہی ملنا بھر کفن معلوم
انھوں سے یہ نہیں رکھتا مکان حسین غریب
کفن تو حشر مرتب ہو بدن خیر ان کو
کہاں کفن کدھڑای ہمدان حسین غریب
ہی اس میں جرم تھا راجہ تم سے ہو برہم
بنا ہو اس کی امتحان حسین غریب
دکھو کسانہ خاطر میں وہ سخن لایا
اسیر دشمنی آسمان حسین غریب
بیان کو اس کی تو کرتا ہی منع حداد
کہ خاک دھو کر باد میںان حسین غریب

کما یہ شہ نے بھی دیکھو عالم پیش سول
لکھا ہوا دی زبان بھی کہ اندر ایک لکھا
بنی جو خانہ خرابو یہ پوچھے دو گویا
تیب اس سے ہو کر محض تم اسکو جاؤ
کہیں جو فاطمہ اپنے مجھ میں دیکھو
اگر اسکا قطع سخن بول اٹھا شہ معلوم
نہ امیون خست بدن کاٹ کر گلا وہ شوم
عجب یہ فکر کرو ہو نہیں کچھ اسکا سود
کیسے لاش کو نکھڑیں کہین جو وہ مردود
کبیدہ تم سے کھو ہو نہ ستر و عالم
قضا تو ڈالی ہے جب سے بنا و تیغ ستم
غرض مجھوں نے ہر طرح اسکو سمجھایا
ندان دشت بلا میں بات رہا آیا
اب اس سے اگر جو گند راہی اسپر بجو تب
بغیر دمن و کفن یہ تو جاتی ہیں سب

درد من کی گویا
درد من کی گویا
درد من کی گویا
درد من کی گویا

۵۵۶

درد من کی گویا
درد من کی گویا
درد من کی گویا
درد من کی گویا

قافلہ اس میں چلا جلد قضا رانگاہ
 ہو گئی صبح تو اک نخل میں لار وہ پناہ
 وار داس جا ہوئی اگر ز چارٹ کی گینہ
 پانی میں کچھ کے جو عکس کی پان فی تمیر
 دیکھ کر آنسے کہا ان کے صاحبزادہ
 کس لیے آن کر اس نخل تلے بیٹھے ہو
 سسکے ہو لے کر دوزندہ میں سلم کی ہم
 نہ کوئی دوست ہو اسجانہ کوئی جو ہم
 تب کہا ان کے کہ تمہیں سو میں جاؤں قربان
 چلے تم گھر میں ہو اسکو کوئی دم مہمان
 غرض اس عین جو خامہ کرتی تھی سخن
 لیکھی بی بی کنے آنکو زبرد امن
 پوچھا خاتون نے یہ میں کون جو آؤ میں
 سننے ہی بی بی قدم پر گری ہو گر گریان
 پھر لگی کہ کروں آپ کو میں تمہیں فدا

رہ گئے پیچھے وہ مصوم کم اسی ہوئی
 نیچے اس نخل کے اک آب کشہ تھا قدیم
 اسکی بی بی رکھو تھی آل محمد کو عزیز
 آئی وان اسکو نظر شکل د و خورشید عید
 ہو گئے کون نشان اپنے گھراں کا دو
 کونسی تپہ کو اسی مصیبت ہے عظیم
 باپ کو فرین ہوا آ کے تہ تیغ مستم
 آسرا ہو کسی کا نہیں جز رب کریم
 ایک بی بی ہر مری تمہیں ملا فدا جان
 رکھی گئی تھو نہایت بتواضع تکریم
 گویا آئی تھی قضا ان کنز ہو صورت بدن
 کہا اس سے یہ معزز میں کر انکی تعلیم
 تب کیا جاریہ فی صورت لحوال بیان
 پاس بے بیٹھی انھیں کر کے سلام تسلیم
 ہوئی حاجت کچھ اگر تھو تو دیجے فرما

جسے کہیں کہیں نہ کر دے چاہے
 جسے کہیں کہیں نہ کر دے چاہے
 جسے کہیں کہیں نہ کر دے چاہے
 جسے کہیں کہیں نہ کر دے چاہے
 جسے کہیں کہیں نہ کر دے چاہے
 جسے کہیں کہیں نہ کر دے چاہے
 جسے کہیں کہیں نہ کر دے چاہے
 جسے کہیں کہیں نہ کر دے چاہے
 جسے کہیں کہیں نہ کر دے چاہے
 جسے کہیں کہیں نہ کر دے چاہے

تھی ترو میں مدارات ہی کہ وہ خاتون
 کہ ہو اور داسی ان میں عارٹ مہمون
 یہاں ز سر شوش میں چھوٹی بی بی
 نہیں بے خبر بیو دیان کو صباب
 قطع کر کے ختم ہو دیان کو صباب
 تھکاں میں صبح کو تاشام پھینچا جو صباب
 ہوا جو لگی کی شب میں
 اونی تاشام و شوش میں
 نوادہ اس کے بیٹے کی یاد آزار
 ساتھ ہو گیا نہ دے کوئی بے خود و یاد
 شادانہ مومن ہوئی کہ کس نے بے خود و یاد
 بیٹا مسلم کہ کس نے بے خود و یاد
 نار میں دے کس نے بے خود و یاد
 چہ کہ تازی عیث اپنی تو جنتوں کی گلیم
 ان کی کھن سے کیا ان کی بانون سے بے خود و یاد
 جلا لاں سے کیا ان کی بانون سے بے خود و یاد
 ہم وہ کیا حاصل ہو جس سے ان کی بانون سے بے خود و یاد
 زین یارہ میں کیا ان کی بانون سے بے خود و یاد
 زہم ماراں میں کیا ان کی بانون سے بے خود و یاد
 چار پائی کو نکالان میں کیا ان کی بانون سے بے خود و یاد
 سورہ اسیر وہ ملعون کی خوش اور

سورہ اسیر وہ ملعون کی خوش اور
 چار پائی کو نکالان میں کیا ان کی بانون سے بے خود و یاد
 زہم ماراں میں کیا ان کی بانون سے بے خود و یاد
 زین یارہ میں کیا ان کی بانون سے بے خود و یاد
 ہم وہ کیا حاصل ہو جس سے ان کی بانون سے بے خود و یاد
 جلا لاں سے کیا ان کی بانون سے بے خود و یاد
 ان کی کھن سے کیا ان کی بانون سے بے خود و یاد
 چہ کہ تازی عیث اپنی تو جنتوں کی گلیم
 نار میں دے کس نے بے خود و یاد
 بیٹا مسلم کہ کس نے بے خود و یاد
 شادانہ مومن ہوئی کہ کس نے بے خود و یاد
 ساتھ ہو گیا نہ دے کوئی بے خود و یاد
 نوادہ اس کے بیٹے کی یاد آزار
 اونی تاشام و شوش میں
 ہوا جو لگی کی شب میں

باز اس عمل سے امان خدا کو جلا
عاقبت اپنی بدکرداری سے زبرد
سنا یہ حق برائے شفقہ ہوا بدینہ

اگے یوں راوی جاسنور کر ہی گرفتار
ایک امنین سے جگادوسر کیورکرزار
خواب میں دیکھوہوں میں یہ کہ رسول مقبول
کیون کیا یہ کہ دوفرنزدل جانسیر ملول
یہ سخن سنکر سراسیمہ ہواں نے بھی کہا
ایک سو ایک گلے لگ کر دئی پھر ایسا
ہو بر آشفہ زن انی سو لگا کرنے سخن
تا کہ معلوم کروں مرد کوئی ہو یا زن
زن بیچارہ نے اسکو نہ دیا سو جواب
حجری میں دیکھی تو د طفل میں شک متا
دیکھ کر اُسے کیا حارث ملعون فرسوال
اُس لعین کو بھی انھوں لوج کیا دوسر حال
فرقتنا مار لگا سننے سنایہ حیدم
آخرش دونوں گے سیو میں گرہ دی ملہم
دروا اُس حجری کو محکم کیا دے کر زنجیر

[illegible]

عجب سے غم کے کوئی کون دیکھتا
میں نے کون کون سے ملک کے درویشوں کو
دیکھا ہے کہ ان کے دل میں ایک ایسی کچھل
ہوتی ہے جیسا کہ ان کے دل میں ایک ایسی کچھل
ہوتی ہے جیسا کہ ان کے دل میں ایک ایسی کچھل

عجب سے غم کے کوئی کون دیکھتا
میں نے کون کون سے ملک کے درویشوں کو
دیکھا ہے کہ ان کے دل میں ایک ایسی کچھل
ہوتی ہے جیسا کہ ان کے دل میں ایک ایسی کچھل
ہوتی ہے جیسا کہ ان کے دل میں ایک ایسی کچھل

عجب سے غم کے کوئی کون دیکھتا
میں نے کون کون سے ملک کے درویشوں کو
دیکھا ہے کہ ان کے دل میں ایک ایسی کچھل
ہوتی ہے جیسا کہ ان کے دل میں ایک ایسی کچھل
ہوتی ہے جیسا کہ ان کے دل میں ایک ایسی کچھل

آگے کیا اسکو کسم پرسی کون و اولیا
جسکا تھا نام محمد سے پہلے مارا
راوی کتاہی کہ جب کاٹلیو انکو سر
بٹیم گئی چھاتی سے چھاتی کو ملائیکہ
آج سو واپس تو غرب مرنا یا تو نے
کہے یہ مرثیہ جیسا کہ ٹپا یا تو نے

جسطرح دونوں تیریوں کے تین قتل کیا
پھر جدا تیرے کیا ان سنے سربراہیم
وومین دریامین دیا ڈال تنو کو لیکر
آخر الامر تیرے آب وہ مظلوم سیم
دل سے ہر ایک کو شادی کو بھلا یا تو نے
حشر میں اسکی جزا دیو تھے رب کیم

مرثیہ دیگر

گردون پرا زخروش و فغان و مصیبتا
آفاق بزم ماتیمان و مصیبتا
خلقت و شکل جو نہ نواک سولی
ہر شہر کو جو کو چہ وہ ہرہ گلی گلی
کرتیکو سر نواک اٹھا تو میں یہ ملک
روح الامین کے خوشی سے آغشته ہر ملک
افلاک ہو درون و برونی پرا زلال

شیون درون کون و مکان و مصیبتا
عالم تمام گریہ کنان و مصیبتا
دنیا کی جیب چاک ہو جو گل کی ہو گلی
وا حسرتا جو بلان ہو تو دان و مصیبتا
زیر زمین عجب نہیں آجائی گر خاک
حورون کی ہو یہ و دروزبان و مصیبتا
لے فرش تالویش کیا غم زیا نال

عجب سے غم کے کوئی کون دیکھتا
میں نے کون کون سے ملک کے درویشوں کو
دیکھا ہے کہ ان کے دل میں ایک ایسی کچھل
ہوتی ہے جیسا کہ ان کے دل میں ایک ایسی کچھل
ہوتی ہے جیسا کہ ان کے دل میں ایک ایسی کچھل

عجب سے غم کے کوئی کون دیکھتا
میں نے کون کون سے ملک کے درویشوں کو
دیکھا ہے کہ ان کے دل میں ایک ایسی کچھل
ہوتی ہے جیسا کہ ان کے دل میں ایک ایسی کچھل
ہوتی ہے جیسا کہ ان کے دل میں ایک ایسی کچھل

عجب سے غم کے کوئی کون دیکھتا
میں نے کون کون سے ملک کے درویشوں کو
دیکھا ہے کہ ان کے دل میں ایک ایسی کچھل
ہوتی ہے جیسا کہ ان کے دل میں ایک ایسی کچھل
ہوتی ہے جیسا کہ ان کے دل میں ایک ایسی کچھل

عجب سے غم کے کوئی کون دیکھتا
میں نے کون کون سے ملک کے درویشوں کو
دیکھا ہے کہ ان کے دل میں ایک ایسی کچھل
ہوتی ہے جیسا کہ ان کے دل میں ایک ایسی کچھل
ہوتی ہے جیسا کہ ان کے دل میں ایک ایسی کچھل

دراکی مقام میں بچھائیں سب انھیں
پھینکیں کہیں وہ غمزدگان و ام

اس کام سے عجب نہیں امتِ نوح کیا
ایسے چرخِ دین کو کھجنا کر دیا
خیر ان ہون میں یہ قوم بد اعمالِ دشتِ نوح
جن نے کیا نیک کے اجر و کار کو
مشرقیں آہِ فاطمہ جب یوں قدم دھکا
اور گود میں جگر کے وہ ٹکڑی ہر دم
پر تھے جو مسلمین سنی کے وہ نورِ عین
ایمان کا چہرہ فہم ہو جو بایِ مشرقین
حسنِ بدوی کو ملکِ نوئے محمدان راز
اُن اشر و توشت پہ چکر نہیں جواز
خورشیدِ سویا بر چلا دیکھ وہ گردہ
رزاقِ تمام غرضش باین شوکت و شکوہ
مقتلِ سواُسِ گردہ فی حنبدِ کیا گدہ
تب جبریل زانوی غم سے لگا کر سر
جنت کی ہر فضا کی دلِ سگانپٹ دلا

[illegible]

کر دیا ہے کہ کو قدم
 لاشا نکالنے کو قدم
 کر دیا ہے کہ کو قدم
 لاشا نکالنے کو قدم

شاہ ہمیشہ اشک مری حشرم میں رکھ
اس روسیہ کو یان تبیں انی تو غم میں رکھ

اپنے عزائے سابقہ امت الم میں رکھ
نکلے بدن سو کشتی یہ جان و مہمیت

مشرقیہ دیگر

ہاے وہ ناتختار ایاجی
ظالمون نے کر بیچارے ایاجی
وآن موایا ستر تخت جگر
گرچہ تھا اک تیر کے پرتاب پر
گو سفند وں کا جو کائین ہین گلا
نزع کرتے وقت ایسے کو بھلا
شیخ سی کوئی اگر توڑی ہر پھول
اُس تن نازک سی کہ تو کس اصول
فاطمہ سی کہ کہ ہو دین داد خواہ
وہ گلو جو تھا ترانت بوسہ گاہ
گر کہیں مر جاے کوئی بے وطن

فاطمہ کے من کا پیارا بیانی
 کیا کمون کس طرح مارا یا نبی
 تھے جہان سیراب حیوان سرسبز
 وان سے دریا کا کنار ایا نبی
 آنکو بھی دیتے ہیں پانی اول
 نیز نہ میٹھانہ کھرا یا نبی
 دیکھنے والے کا دل ہو ورمول
 خالمون نے سر اٹا ریا نبی
 قتل لوین شبیر ہو ورمول بے گناہ
 وان چاخنجر دو دھارا یا نبی
 اُسکو بھی ملتا ہر دم گز کا کفن

[illegible]

نہیں
منجھ پر مونس
مندی تو بدنام
کے من پون میں بھی کرا
بے خبر کی شیب بڑی زنی نہیں
سیر کر دن سے برا ہے نکال
چلے آئے تھوکن سے جسکی جان نال
جان

میں بیاد کا دیکھا ہے معمول پہنچا ہوا ہے
 میں بیاد کا دیکھا ہے معمول پہنچا ہوا ہے
 میں بیاد کا دیکھا ہے معمول پہنچا ہوا ہے
 میں بیاد کا دیکھا ہے معمول پہنچا ہوا ہے

جہاں بیٹھے تو ہے لوبہ کا تھا لا زمین آسمان گر کوئی چھپنے کہیں دیکھا کہ دولہا کی قضا نے گل آرائش کے یان زخم بدلتا ہیز بزمک لا زخون سے سرخ تن ہیں چڑھے جب بیاہنے نبی سے برکو کوئی کوٹے سے سینہ کوئی سر کو زہر شادی کہ جبین تخت کی رات کون کیا آرسی مصحف کی دین بات کہیں یون بیاہ میں گائے بھاؤ وہ باہم سمجھانے کو چیا دے کسی نے کھائی گرا سن بیاہ کر پان دیے ہیں سمجھن کو ہار جو ان زہر ہے یہ بیاہ جسکی مشترک دھوم بچاری سمجھن کو کھانا معلوم	عجب اُسکے لیے مسند بچائی نہ ان رسموں کے وہ پاؤں ٹھکانی لیا ہونیک سرسرا بندھائی کنول کے پھول چاک پیر میں ہیں اسے کہیے غضب یا لکہ خدائی لٹا یا چرخ نے دونوں کے گھر کو جو نوبت ہے تو یہ نوبت دھائی انگاری ہو گئی چٹے میں نوبات نہ پھر دولہا نے شکل اپنی کھائی کہ ہر اک نہ گرنو حے کو آدے الم ہر ایک سے لیوے بھائی اجل کے سرخ ہیں لوبہ سو زندان سوز خیر انکی گردن میں بچائی مرین پیاسے براتی ہوئے مظلوم سبھوں نے رو ہی رو جان اپنی کھا
---	--

رجبی تو نے خلقت رانی
 مرثیہ مفردہ
 اسے امام زمان داویلا
 سید و جہان داویلا
 ۵۶۳
 ان میں جس جگہ میں نشان داویلا
 شاہ کون و مکان داویلا
 زخم اندام پر زخم سکن میں
 لوط پر لوطی کوئی آج نہیں
 بچہ بچہ ان میں بیاہ سب ان میں
 لکڑا سب بچہ جوردہم
 فلک دغون میں پر بیاہ پرتان
 فلک دغون میں پر بیاہ پرتان
 فلک دغون میں پر بیاہ پرتان

ان سے رو کر میں اپنا جگر پر دھنسا
جس کا چپکے چپکے ہر طرف پھیلتا
راست رو کر میں اپنے جانے کو چاہتا
جس کا چپکے چپکے ہر طرف پھیلتا

وہ مسلمان ہیں جو ایمان لائے ہیں اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا ہے
وہ مسلمان ہیں جو ایمان لائے ہیں اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا ہے
وہ مسلمان ہیں جو ایمان لائے ہیں اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا ہے
وہ مسلمان ہیں جو ایمان لائے ہیں اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا ہے

اس مصیبت پہ کب ہوتی نہیں مہربان کرتی تھی جب بانویہ بین پیٹ سرگاہے کھٹے تھی وہ حسین	حال ہی مجھ پر یہ طاری یا رسول تھا عجب ارض و سما میں شور و سن آگاہ رو رو کر پکاری یا رسول
--	--

مرثیہ دیگر

غم ہو مخموم حسین و دل عالم داوی چاک نے سپرین خلق کو ہر کرداوی غم ہو سینے میں تو کیونکر کرے اشک جو مل کے باہم یہ محرم میں چاڑی بھوم پھر ہی از سر نو جب سن جبری کاسل دیکھ کر اشکویہ ہو جاوی اسکا احول آہ ہو اسکا علم اور سرشک اشکی فوج گروہ کو عشرت کی معاہدت کر اسکا اوج ایکدن غم و خوشی نے یہ کہا سن او غم کام دنیا کا تری ہاتھ رہے ہر درہم	اشک کی فوج ہی زنجیرہ از فولادی چشم سے تا اقدام راہ اسے بنادی طفل و دیوانہ چلے آئے ہر لای ملزوم جسکو دیکھیں سونو ہاتھ انکی ہر فریادی شعلہ کر دے ہر سو ماہ محرم کا ہلال کہ نہ دیرانہ ہی چھوڑی ہر نہ پھر آبادی آتی ہو سینے سو وہ چہنم ملک مار کر صبح تاب کیا رہ سکے دل میں جو سرور و شادی تجسس بے چین ہر تالے حور و ملک آدم دل کو آفاق کرتیں کس لہریہ ایلادی
--	--

وہ مسلمان ہیں جو ایمان لائے ہیں اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا ہے
وہ مسلمان ہیں جو ایمان لائے ہیں اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا ہے
وہ مسلمان ہیں جو ایمان لائے ہیں اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا ہے
وہ مسلمان ہیں جو ایمان لائے ہیں اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا ہے

وہ مسلمان ہیں جو ایمان لائے ہیں اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا ہے
وہ مسلمان ہیں جو ایمان لائے ہیں اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا ہے
وہ مسلمان ہیں جو ایمان لائے ہیں اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا ہے
وہ مسلمان ہیں جو ایمان لائے ہیں اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا ہے

مہربان سے خوشی کو پہنچانے کے لئے
 سہاگنی پیکر میں خوشی کے لئے
 ہوں جو علم کی آری میں جوان شہنشاہ
 ہوں جو علم کی آری میں جوان شہنشاہ

وہ جو فرزند محمد کے پڑی تھی بے سر
 تاجہل روز بہتر تن سجاں اس ٹھانوں
 ہاں اسطرح کیا قتل نبی کا وہ گانوں
 چرخ نے تخم ستم واسطے اس کے بویا
 تیغ کے واسطے تھا روز ازل ہو گیا
 نہ تو سمجھے یہ لعین ذات خدا کو حاضر
 دین سے منہ موڑ کے دریا میں لہو کی آخر
 لوٹ کر بھیلے جب اہل حرم کو بہیات
 جو سوار اشتہر و نکی شہت پھیلے ستر
 قتل بچانیکا آگے نہ کے یہ ناکام
 اہل بیت نبوی شقیوں نے سوچا کیشام
 عند ردہ آل نبی سے کیا شیطانوں نے
 حیث کفار کے نزدیک مسلمانوں نے
 پس خوشی از رہ انصاف کراں اسکو غور
 اندون تھہر سو والی کھیں صحت کسٹور

ایک کی لاش زمین کھود نہ وان گردوا
 یوں چری تھے کہ گہر دھوپھی پیر چھا
 شہر اسام میں تھی جسکے سبب آری
 رہا اس تخم کے چل کھانیا و انکا جو یا
 گردن آل محمد پہ خط آزا دی
 نہ کیا پاس علی کا نہ نبی کی خاطر
 کشتی آل نبی شامیوں نے ٹھلادی
 اس مصیبت کی کھان تاج کہ سکتی بت
 مان تبول انہیں کسو کی تھی کسو کی دای
 ہی یہ ڈر سو ادب پر نہوا سکا انجام
 جا کر دی اپنی خلیفہ کو مبارکبادی
 نہ جسو آنکھوں ہی دکھانہ ساکانوں نے
 کر دیا خانہ دین بیت ہو جون ابرادی
 اشتیاق جب کریں مولای دو عالم پر
 دل میں کسٹور محبون کی ہو جا شادی

مہربان سے خوشی کو پہنچانے کے لئے
 سہاگنی پیکر میں خوشی کے لئے
 ہوں جو علم کی آری میں جوان شہنشاہ
 ہوں جو علم کی آری میں جوان شہنشاہ

چندین بین اور نور و دن دکھا دے
 یہ تھی اسید قویہ دن دکھا دے
 سب روز اپنے چھوڑ جا دے
 سب روز اپنے چھوڑ جا دے

بین جان ہوں یہ کیا جا دے
 ۵۶۶
 اب کون بھول لاس نہ ہوں
 بھول لاس نہ ہوں
 بھول لاس نہ ہوں
 بھول لاس نہ ہوں

ایک کی لاش زمین کھود نہ وان گردوا
 یوں چری تھے کہ گہر دھوپھی پیر چھا
 شہر اسام میں تھی جسکے سبب آری
 رہا اس تخم کے چل کھانیا و انکا جو یا
 گردن آل محمد پہ خط آزا دی
 نہ کیا پاس علی کا نہ نبی کی خاطر
 کشتی آل نبی شامیوں نے ٹھلادی
 اس مصیبت کی کھان تاج کہ سکتی بت
 مان تبول انہیں کسو کی تھی کسو کی دای
 ہی یہ ڈر سو ادب پر نہوا سکا انجام
 جا کر دی اپنی خلیفہ کو مبارکبادی
 نہ جسو آنکھوں ہی دکھانہ ساکانوں نے
 کر دیا خانہ دین بیت ہو جون ابرادی
 اشتیاق جب کریں مولای دو عالم پر
 دل میں کسٹور محبون کی ہو جا شادی

س عاصی کو نوشتا
 رشید حضرت
 مقبول حق پر حبیب
 لازم جهان میں
 جن دشمن میں
 پیغمبر حسین کا
 پیغمبر کو تاقیامت
 غنیمت بودین افلاک
 آواز صریح
 شیعوں

کبریا کی طرف سے
 اس نعم کی آواز سے
 جو خورشیدِ جہان میں
 خورشیدِ طغیان میں
 اسی عزیز و سگرم
 پوچھنا چاہو کہ کون
 اس نعم کی طرف سے
 اس نعم کی طرف سے

ہر کسی کی تیغ کا وہ تن ہے اسخان ہے
 ہر کسی کی تیغ کا وہ تن ہے اسخان ہے
 ہر کسی کی تیغ کا وہ تن ہے اسخان ہے
 ہر کسی کی تیغ کا وہ تن ہے اسخان ہے

دیو کا گونگسوان بھر کا جام پانی
 سب خوش و اتر بانو انگ گئی ہنری
 سیرا جس جگہ میں میں خوش و طیر سار
 سب بار بار اور اسکو ماری پڑی ہنری
 اندیشہ پاک کرو تو بار و کر چکدن میں
 جان برباد رہا ہونے ننگی سو مایوس
 کوئی نہ پاس نہ تھا جو نہ پاس
 و دوست پاس اسکو کوئی نہ ہنری
 اگر نہیں ہر اس سو کوئی مگر خدا ہی
 تیغ ستم سے بھائی جاس جگہ ہر
 میٹا رہا سود و نون کی لوتھ پر گرا ہی
 صورت یکشت و خون کی کرن لالہ لہری
 یوں گردن اپنی کرن سے تو باگانی
 جو زریغ آیا چھوٹا بڑا خون میں
 کوئی بھتیجا کوئی ہی بھانجا انھن میں

جسکو میں سوچتا ہوں سوچ حسین کا ہی
 پانی سے آنیکوہ کسی تین پکاری
 ہونو تپہ تشنگی سو وان دم حسین کا ہی
 کوئی نہیں ہر اسکا ابیکسی کو بن میں
 غربت سوا کوئی بھی بہم حسین کا ہی
 اندیشہ آہر و کا اور فکر یاس تا موس
 میں کیا کہن کہ کچھ علم حسین کا ہی
 ڈالو دشمن او پر ایسی فلک تباہی
 اس حال میں محبوب محرم حسین کا ہی
 اسجا بھج بھتیجا مار او میں پڑا ہی
 قتل اسطرح قبیہ پر ہم حسین کا ہی
 تر پڑی دیان بھتیجا وان ٹوٹا بھائی
 کٹنے کا صطرح سو عالم حسین کا ہی
 کیا کیا عزیز اسکا بھانجا انھن میں
 بیٹا کوئی ہی اسکا جو عم حسین کا ہی

۱۰۵۶۹
 ہر کسی کی تیغ کا وہ تن ہے اسخان ہے
 ہر کسی کی تیغ کا وہ تن ہے اسخان ہے
 ہر کسی کی تیغ کا وہ تن ہے اسخان ہے
 ہر کسی کی تیغ کا وہ تن ہے اسخان ہے

اے حسین
 اے حسین
 اے حسین

جنتی مخلوق خدا کی ہیں اس عالم میں
 آرم دو دیو پری حمد و ملک اور جنات
 خون دل ہر ذرہ چشم کو کب تک ہوں
 ختم کر مرتبہ بیچ آل محمد پہ ملوات

جنتی مخلوق خدا کی ہیں اس عالم میں
 آرم دو دیو پری حمد و ملک اور جنات
 خون دل ہر ذرہ چشم کو کب تک ہوں
 ختم کر مرتبہ بیچ آل محمد پہ ملوات

غرض اس شادی سے تا شہر رہیں گم
 روز و شب خاک بسر میں گراں مہین
 طاقت سب نکل کر نہیں نظم بیان
 سودا کہتے ہیں تجھے سچا خواب دکھان

مرثیہ حضرت

ہاے دیو حیدر کے پیار کی کیا ہوئی
 تھے وہ شہزادی ہمار کی کیا ہوئی
 فاطمہ کہتی ہیں بد روزار زار
 انگریں دیکھو نہیں مجھ کو تار
 دلگو میرے چین اور نور نہیں
 دھوئی تھی ہر دم میں جنکو پیر ہیں
 جنکو میں اتنا کیا تھا برہین پال
 دیکھ نہیں سکتی تھی چھو کا سودہ لال
 کھر میں اب مجھ کو نظر آتے نہیں
 کوئی تو ڈھونڈھو بھلا جا کر کہیں

سازمین تارا آسمان سب کی کیا ہوئی
 دین و دنیا کے ساتھ ساتھ کیا ہوئی
 عالی ہو وہ مدینہ ان بنسیر
 دھونڈھو بھلا جا کر کہیں

دیکھو بھلا جا کر کہیں
 دیکھو بھلا جا کر کہیں
 دیکھو بھلا جا کر کہیں
 دیکھو بھلا جا کر کہیں

ان کا نام دنیا کا روپ سیاہ تھا
 پانچ جگہ جہاں تاج پیر میں
 باپ سے دلوانی کوثر کی سبیل
 ہر دل عالم کو اس کے علم کار و گم
 جو جھلے سب اقر با کثری پر گم
 ہائے جو تھو دین اور دنیا کے تعلق
 دھڑلے سے ہن خاک و خندہ کی گداز
 آس غرض ز سیر کرنی ہن کھام
 رور و کرکنا ہی عالم سے امام
 ہم سے انگریز ہن سید انیس
 اس کے ماتم میں کسے ہی مہربان

ہاں دو جگہ کی اجاری کیا ہوئے
 بھرا مرز شہر اہمیت کے گھیل
 ہائے و دحق کے سنواری کیا ہوئے
 ساکنین عرش تک ہوا کھاسوگ
 دین کے سالار ساری کیا ہوئے
 جن سے یان ایمان فی یار رواج
 سرتون سی ہونیاری کیا ہوئے
 آنکھوں سے ہن ہن نائے صبح و شام
 حق کی نظروں کو نہاری کیا ہوئے
 سر کو اپنے پیٹے ہن کر و بیان
 ہاں وہ حیدر کے پیاری کیا ہوئے

صفیر دنیا کا روپ سیاہ تھا
 پانچ جگہ جہاں تاج پیر میں
 باپ سے دلوانی کوثر کی سبیل
 ہر دل عالم کو اس کے علم کار و گم
 جو جھلے سب اقر با کثری پر گم
 ہائے جو تھو دین اور دنیا کے تعلق
 دھڑلے سے ہن خاک و خندہ کی گداز
 آس غرض ز سیر کرنی ہن کھام
 رور و کرکنا ہی عالم سے امام
 ہم سے انگریز ہن سید انیس
 اس کے ماتم میں کسے ہی مہربان

مرتبہ مرثیہ

تری گردش سی شہ محزون نہوتا
 اور اسکا کر بلا میں خون نہوتا
 بلاتا ابن ملجم بھی سمجھ کر نہ

سن ای گردون اگر تو دون نہوتا
 مدینے سے کبھی بیرون نہوتا
 بجائے اسطرح کوئے کو حیدر نہ

جہاں تاج پیر میں تاج پیر میں
 باپ سے دلوانی کوثر کی سبیل
 ہر دل عالم کو اس کے علم کار و گم
 جو جھلے سب اقر با کثری پر گم
 ہائے جو تھو دین اور دنیا کے تعلق
 دھڑلے سے ہن خاک و خندہ کی گداز
 آس غرض ز سیر کرنی ہن کھام
 رور و کرکنا ہی عالم سے امام
 ہم سے انگریز ہن سید انیس
 اس کے ماتم میں کسے ہی مہربان

جہاں تاج پیر میں تاج پیر میں
 باپ سے دلوانی کوثر کی سبیل
 ہر دل عالم کو اس کے علم کار و گم
 جو جھلے سب اقر با کثری پر گم
 ہائے جو تھو دین اور دنیا کے تعلق
 دھڑلے سے ہن خاک و خندہ کی گداز
 آس غرض ز سیر کرنی ہن کھام
 رور و کرکنا ہی عالم سے امام
 ہم سے انگریز ہن سید انیس
 اس کے ماتم میں کسے ہی مہربان

[illegible]

[illegible]

شور آنکے کیا شو قیامت کو مات
 سنبھل سنبھل ہیں یہ ملعون ہمارے اری
 حال دشمن کو بھی دشمن یہ نہو یہ طاری
 تجھ میں ایسے سر کر بن جال یہ اپنا اظہار
 دیکھ کر دور سے دیکھو دعا آخر کار
 ظالموں نے ہمیں دکھلائی یہ اپنی کردار
 حلق پیاسی پیچھتی ہیں چار سے تلوار
 اسی مقدور کمان آگ جو احوال پرہر
 خوار ہو کر سر کو نہ پزیر کر چہر
 مطلب اس طرح محمدی کہیں تجھ پر زیب
 از زمین تا بہر زمین حشر کا عالم تجھ جاب
 سودا کچھ تو نہ کہ اگر یہ کرا حوال تمام
 پنجتن پاک کا تو ان پر تین کہیہ غلام

اس خرابی سے تری عزت اظہار سے
 طعن و طنز آنکے سے ہیں ختم نہو پیر کاری
 جسطرح قید میں ہم سید ابراہیم
 تیری آگے جو کہا تھی کہ ہم میں دنیا دار
 خانہ دین کو تین کر کے یہ سار چلو
 صورت اس حال کی نہ کہنوں پھر ہی ہزار
 پانی کی آگے ہمارے جو کہیں دھار چلو
 ز کفن لاشوں کو انکی طرے گور گور
 ہا یوں شہر مدینہ کو وہ سردار چلے
 اہل بیت نبوی ہستی جاتی تھی سب
 قتلگاہ پر سیدہ باویدہ خونبار چلے
 سسکے یہ مرثیہ میناب میں غبار و غم
 تیری مذہب کی اگر درم میں تکرار چلو

مرتبہ حضرت

بولی ہیں مرغ نہیں آج کہ نالان ہیں ہم | کستی ہیں گل سدا چاکہ کی بیان ہیں ہم

[illegible]

پانچا جس سے کہ اس قسم کا گناہ نہیں آتا
گو کہ نزدیک نہین لگے محمد کی آل
نہ خورشید کو سیر نہ ہمیں ات کو
کیا قیامت بدخدا کو شیعہ دیکھی جو
حق تعالیٰ انھیں نابود کرے جلد میں
ہو کہ چوٹی وہ بھی کم جانین ہیں اور انہیں
یانی کسی سے کہیں جا کر اپنی ب و ناب
اس قدر گرم ہو جہل سے ہوا شک کباب
زندگانی سے کیا سوخت نہ دم کر اس
آہ بھرتی میں توانی سے جلد گوشت کی
اس مصیبت سے میں شام لے جاتی ہیں
چھینکی تیغ کبھو سناؤ آ جاتی ہیں
قید سے گرہیں آزاد کرن اب یہ یتیم
بوجھ چو کوئی کہ ہے کون کیسکا ہے یتیم
بیٹا اسکا چہرے کتری رسول النفلین

مفتی محمد رفیع

نہیں مستند
جواب روایت زوایات پر از سر
روایت تو سنگ
میدان میں نہ دین کے بارے میں جبکہ

جواب روایت زوایات پر از سر
روایت تو سنگ
میدان میں نہ دین کے بارے میں جبکہ

<p>کر ہاتھ تھادست کسی کا جدا تھا پائو لو تھوٹن پہ جا پڑی نظر آنکی جہان گمان زینب پکاری ہوئی تو ان تھوٹن جہاں اے سگینا کشتہ و مذبح بسبب میں کیونکہ اتنی لو تھوٹن پاؤں تھوڑے جب تھوڑے سر کشام جائیں گامیں کیا کہوں اس سر کے بالین سے سدا چنبرہ رسول نثار داکو اپنی رکھو تیرا فرش خواب بابا کی گنیت کے سبب ابن بو تراب کپڑوں کو غم میں چاہیے رو و رو کر میں ای نور چشم فاطمہ بتلا میں کیا کر دن زینب غم کے رو و رو با و از درد پاک یہ خون میں وہ پڑا ہو کہ جس کے قدم کی خاک یا مرفعی علی می حشر کا قیام سودا کو بھولیو نہ تو اپنی زینب کا</p>	<p>ٹیکل اور آل ہمیر کے واسطے تاریک و تیرہ ہو گیا آنکھوں میں دوجہاں جہاں جگہ دی اپنی بھی خواہر کیو واسطے پہونچی ہوں تھوٹن آن کے میں بھی نصیب پہچانے کو سر نہو پیکر کیو واسطے لٹکی تھا نوک نیزہ سے اور پڑ رہی تھی محو شانہ تھا گیسوان معنبر کیو واسطے مان پڑی نہ تن پہ کچھو کس قتاب تین خاک اختیار کی بستر کیو واسطے کفنا کے سطح سے تھوڑے گور میں حرون سو تو نہیں جو چادر و مچھر کیو واسطے کہتی تھیں یہ کہ تیغ ستم سے ہوا ہلاک سر نہ تھی چشم خسرو خاں کیو واسطے جس روز ہو عرض کی رکھی ہو یہ غلام دریای احطش کے شاد کیو واسطے</p>
--	--

جواب روایت زوایات پر از سر
روایت تو سنگ
میدان میں نہ دین کے بارے میں جبکہ

جواب روایت زوایات پر از سر
روایت تو سنگ
میدان میں نہ دین کے بارے میں جبکہ

جواب روایت زوایات پر از سر
روایت تو سنگ
میدان میں نہ دین کے بارے میں جبکہ

جواب روایت زوایات پر از سر
روایت تو سنگ
میدان میں نہ دین کے بارے میں جبکہ

۵۷۸
راغب کورڈل مسبقین کا جو ترجمہ
گوجی ہے غلام اندوز
اس مین بند کپڑو شری اور است خوب
از عالم جان سوز
کافانہ کہیں حضرت ایوب
میں روز

عباس کے کر قطع ستم کشیوں نے بازو
 جو خشکی میں مہی ہو نظر آئی ہر محکو
 دل دیکھ سکینہ کے پریشان ہو گئے گیسو
 جزم رگ علاج اسکا نہیں کیجیے مرہم
 زینب و غرض شاہ کو اس نظم بیان سے
 بدترین کہ رہا تو ہی ہوا بخر و کلان سے
 نکلا یہ سنن جس گھڑی زینب کی زبان سے
 بولے کہ نہیں ہر یہ جگہ مارنے کی دم
 یہ کہ کے ہوا شاہ کا میدان کو آہنگ
 اور راست کیے اپنے بدن پر سب جگ
 اس آن حرم بیچ قیامت کا ہوا رنگ
 اکبر گیا شیون دہاسے پڑا زغم
 کرتا تھا شدہ دین کی کوئی منت و زاری
 پیٹے تھاسر اپنے کے تین وقت سواری
 ٹوٹا تھا کوئی مار نیکی اپنے کڑی

۱- در پیشگاه
 ۲- عشق و محبت
 ۳- اولاد و بزرگان
 ۴- استعدادهای
 ۵- در پیشگاه
 ۶- عشق و محبت
 ۷- اولاد و بزرگان
 ۸- استعدادهای

وہ خجندیہ پر بیس تین سو چار
 اس میں بیس تین سو چار
 اس میں بیس تین سو چار
 اس میں بیس تین سو چار

جب نذر خدا لاکے خلیل اپنے پسر کو
 پایا نہ قبول اسکا خدائی نے کسی رو
 گردن کا بنی زاد کی خیر سے نہ یک مو
 دین کو دیا امرا آئی نے پھر اس دم
 یہ دیکھ کے احوال رومی وہ بنی اللہ
 تار یک ہوا نظرون میں لے ماہی سوتا ماہ
 مقبول مرا ہونے پہ سرق کے بدر گاہ
 افسوس صد افسوس کہ شادی کی جگہ غم
 اس سر کی سعادت ہو کہ جو راہ خدا میں
 بندا ہے وہی خوب جو ہر بخ و بلا میں
 طمک غور کر و آپ کو دو جگ کی بنامین
 صابر برضا بیٹھو قدم گاڑ کے محکم
 خجندیہ وہی ہے جو گلے میری چلیکا
 وقت اس کے گلے کا ذرہ نہ ملے گا
 سرور ملی ہو گرنہ مرا اسکے ملے گا

کرنو لگو زبان
 شان اپنی کوشا
 کا ٹاکیا اس آن
 زیر دم خبر
 کرنا کہ و فریاد
 یہ غم ہو اروداد
 تم چاہے ہر شا
 بہو تمسکو دل پر
 گردن سے جدا ہو
 راضی برضا ہو
 تم کون ہو کیا ہو
 ای عترت اطر
 یہ تنگو یقین ہو
 گواہ و گھمبیر
 لرزش زمین ہو

اس میں بیس تین سو چار
 اس میں بیس تین سو چار
 اس میں بیس تین سو چار
 اس میں بیس تین سو چار

اس میں بیس تین سو چار
 اس میں بیس تین سو چار
 اس میں بیس تین سو چار
 اس میں بیس تین سو چار

[illegible]

۵۸۰
کتابخانه کونسل مسیحی گراسی باروچیا
کیدی مری شہر دین
عبدجبار شاہ کونسل خاں شہار مسیحی
مارا ہے کہ مسیحی
مذہب کی طرف سے

بستر پہ جو بیماری کے ہو عابدِ بیمار
کیسا ہی جو ہر مرضی حق میں تجھے آزار
جو ظلم و ستم تجھ پہ کریں قومِ جفا کا ر
تہنا نہ نصیبت میں گرفتار میں کچھ اہم
جانا جو قسمت سے مدینے کو تھکنا
کہیو کہ سلام ابن علی کہ کے سدا را
جب تک کہ لعینوں نے سر اسکی کو اتارا
مشتاقِ ملاقات رہا مرگ کے تا دم
یہ کھلے شہِ دین کے گیا گھوڑ کو خست
من بعد نصیب اسکی ہوا جامِ شہادت
وان سو جو گیا اسپ سو دے پردہ عصمت
پھر کیا کیوں تھا حق ہی اس احوال سو محرم
آیا جو نظر خانہ زینِ شاہ سے خالی
وحشت ہوئی اک وحشتِ محشر سے زالی
خاک اتنی سر و شکل پہ ہر ایک نے ڈال

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

گردا سکه کھر میں نہ منیب دکلشوم و سکی نہ
 کستی تھیں کہ ویران ہوا آج نہ سینہ
 کوئی نہ بچا آل کاڑو بایہ سفینہ
 اس بحر ظلم سے کہ کیوں کی ترین ہم
 انقضہ جو احوال حرم رکھتی تھی اس آن
 لو ہو کھڑی روئی تھی چنانسان مچھیلان
 طاقت نہیں سننے کی اس باب آکر مہربان
 تو منیق عزائی تجھے ہر ماہ محسرم

مربیہ حضرت

شجرا ر غم سے ہو گئی بزرگ و بربا
 پھر کس خوشی کی ہو تو اب گد بربا
 ہر گلشن جہان میں قیامت کی اب بھر
 جاوے عبیر بلی میں گل گرد و منہ او پر
 گلزار فاطمہ کا میں احوال کیا کہوں

گل شبنم الم سے ہوئی چشم تر صبا
 سیر چہرین کو آج سے موقوف کر صبا
 غنچے ہوئے خموش گریبان کو چا
 بلبل کا آہ نالہ سہیڑھے جگر صبا
 ہر اک سخن سے د مبدم آتی ہو غنچ

دکھلا دیوے کے لئے زمین خالص
موت کو انسانی دوستی کے چہرے پر
جس کی دی ایک شہسازان انکو
شہسازان جو وہ ستان پر
عاقبت غی

دعای اہم
دعای اہم
دعای اہم

دعای اہم
دعای اہم
دعای اہم

کافران
کافران
کافران

لکھتا ہوا کہ کتاب میں راوی معتبر
نیز سے گئے وہ لعین سب کا
اس لعنتی نے سر کو چھو ابد کی چٹری
صفت تھی جو اہل بیت کی دان کو کھو
آیہ رو سیہ تو کوڑھ سی ہو جا رہا گناہ
جینے سے اپنے جب کیا یہ ہو کر ناہیہ
آویہ تو جو کرتی ہو مجھے یہ گھٹو
راوی کسی ہے ایک فرنگی نیکو
سن ایہ زید ہم جو ہیں عیسے کو دین
تو نے بنی کی اپنی نہ حرمت رکھی نظر
اس حرف سے زید لعین نے غضب میں
دیکھا جو اس فرنگی نے اس دم یہ باجرا
آیہ سر خدا کو واسطی ایمان کر عطا
انقدہ سر نے شاہ کے کلمہ دیا پڑھا
آخر زید لعنتی خلق کے کئے

اس قافلہ کا شام میں جہدم ہوا
پیشہ زید پٹشت میں اس سر کو دھربا
کئے لگا کہ دانت تو موتی کی مہر لڑی
زینب یہ بولی انہیں سو سر سپر کر صبا
ماری ہو بسد گاہ نبی پر یہ جو بید
بولانہ یہ پھیر کے منہ کو اوڑھ صبا
پوچھ گیا اپنی جہانی کئی اس زبان سے تو
کئے لگا زید کو وہ دیکھ کر صبا
پوچھ میں اس علاقہ سنوت سم پاخو
یہ کہہ کر ان زانیہ کی کسی چشم تر صبا
جلاد اس کو قتل کو وہ میں لیا بللا
بولا اٹھا کشتت سے وہ شدہ کا صبا
نانا کر اپنی دین میں مجھ کو حبل لا
راوی معتبر فی یہ دی ہی خبر صبا
نالو اس کے تن سے فرنگی کر دان ہو

دعای اہم
دعای اہم
دعای اہم

بلا باندھ دیو دس لائی کا
 چھوٹی تھی تیری کیا چھوٹی تھی تیری
 چھوٹی تھی تیری کیا چھوٹی تھی تیری
 چھوٹی تھی تیری کیا چھوٹی تھی تیری

کس خوشی سیتی دکھاؤ گے محمد کو مخ پوچھیں گے حشر تمنا سو تو کیا درگوش اپنی نیاں کے نو اسو کو کیا پیاسا بچ ٹھور تمنا کرتیں نہیں کہیں بن مزخ مہربان بولو جو ای کا فرود نیا کہیے	فاطمہ کے یہ دیا جان کو غم کیا کیت مصطفیٰ کو جو وہ تھا جسم کا دم کیا کیت ہو کے افسوس تمن خیر ام کیا کیت اپنی کر مرن کا کا یا یہ کرم کیا کیت کر دیا دین کو تمن اپنے عدم کیا کیت
---	---

دیکھو مریہ مخمروہ

دیکھو چرخ کی بیداری ہا ہو گئی دست ظلم سے حیف اہل بیت نبوی بیٹھے ہیں رہنمائی کو چلے امت کی شام کی فوج نے آکر دیکھو مارتا صید حرم کو نہ ڈرا گرچہ ہو ظلم ترا کام دے یا نبی تیری ہی امت فرج تخت کی رات ہو ماتم میں ملن	فاطمہ کج ہن فریادی ہا خانہ دین کی بربادی ہا شہر کبچ کر سوی وادی ہا کر بلا دین کو جتھی وادی ہا پل میں میران کی یہ آبادی ہا کیا زمانے کی جو مبادی ہا چرخ اتنی ستم ایجادی ہا یوں تری آل کو ایداری ہا ہر یہ قاسم کی عجب شادی ہا
--	---

دن کی بستی کو مٹا دی ہا
 صفت بھگوان کی طرح اک پل میں
 صفت ایمان کو الٹا دی ہا
 تپ کی کسطن اب تو حرم جاسے نہیں
 سودا سے آواز دی ہا
 کشتی سے ہون کی استادی ہا
 دیکھو مریہ مخمروہ

ابن کلدان صاحب زمان کمان
 کمان کمان کمان کمان کمان
 کمان کمان کمان کمان کمان
 کمان کمان کمان کمان کمان

ادب و ادب کی سی چیزیں ہوتی ہیں جو کہ جس سے
 دل میں جو ترقی پانچ ہے اس کے لکھان ہو
 وہ فقیر کہ اس کی ترقی پانچ ہے اس کے لکھان ہو
 اس کی ترقی پانچ ہے اس کے لکھان ہو

[illegible]

یا رو کیا کیسے غرض اُن مظلوموں نے
تھایہ زبان زد تجھ بن ابی و امی جیسا
رو تو دے تو سوتلی نادان سکی نہ
کتے تھو وہ لگ لگاؤ میری سکی نہ
چھو پھیان تیری سوگ میں بٹھی ہن میری
ذکر دو او غذا کا کیا ہر ایک سی شکو
کرنیو لاجز خدا اس رنج و بلا میں
باتیں یہ سنکر غرض چو نکلی جو سکی نہ
دیکھ یہ حال اہل حرم سب دلا کے
بولازاری کا سبب کیا جا کر خبر لو
بولی سکی نہ خواب میں دیکھا پن پر کو
تب ہی سراپا حشر کا ہی عالم اُس پر
سنکر کہا نیزید نے سر اُس کے پدر کا
اوس ملعون کو امر سی سر طشت میں نہر کر
لیجا کر حب رکھ دیا وہ اگر حرم کے

کاٹی شب آنکھوں میں دامن کر تو خبری
کاٹری چو بن اوس ہر اب سیت ہری
خواب میں دیکھا باب کو ان نوکباری
کون کر گیا تجھ بن اب تیری غمخواری
عابد بھائی ہی تیرا تس کو بیاری
چلو پانی کے لیے عزت داری
دل جوئی کون جسکی اور تیری دلدار
بابا بابا کہ کے وہ معصوم پکاری
سُنکے وہ ملعون نیند سے چو نکا کیساری
کس پہ کج ایسا پڑا ہی یہ دکھ بھاری
چونک اٹھی ہو یک بیک دتی دکھاری
دیتی ہن تسکین اُسی چھو پھیان بیچار
دکھلا دلیجا اوسمے تاجھو فی زاری
کھانکی جو قاب ہو یوں کی تیاری
سمجھے قاب طعام سے یہ پہر ساری

با بوسه و بوی خوشی که در این
 پوچھیں ای دوزخ میں بندہ رہی
 آہ ایے مطلب ہرگز نہ دانی
 دیکھو کہ یہ تم جو ایل حم
 ۵۸۶
 منشی حالت میں رہی
 ہرگز نہ دانی
 منشی حالت میں رہی
 ہرگز نہ دانی
 منشی حالت میں رہی
 ہرگز نہ دانی

بانویون لایق
 بجای صغریا لایق
 و در وقتی جاویدان
 بجای صغریا لایق
 بجای صغریا لایق
 و در دنیا و دنیا پر
 که مراد ماه انور
 جمعی بجای صغریا لایق
 و در دنیا و دنیا پر
 بجای صغریا لایق
 بجای صغریا لایق

برای دریافت اطلاعات بیشتر
با ما تماس بگیرید

وادرینغا وادرینگ
ہی ہر اصغر لاڈلا
وادرینغا وادرینگ
ہی ہر اصغر لاڈلا
وادرینغا وادرینگ
ہی ہر اصغر لاڈلا
وادرینغا وادرینگ
ہی ہر اصغر لاڈلا
وادرینغا وادرینگ
ہی ہر اصغر لاڈلا
وادرینغا وادرینگ
ہی ہر اصغر لاڈلا

ان بیخیز از کوی آب ستا نشین
 دادر یغا و ادرغ
 پیوچھے گر ہو سہیہ
 دادر یغا و ادرغ
 ششک لب سوتا دیر
 دادر یغا و ادرغ
 صلیق اسکاوا

پسین بھول کا
ہی کی اصغر لاڈلا

[illegible]

دن دوں کے چاند کو مارین شامی گھیر	
جگ میں دیکھا ہی کہین ایسا بھی اندھیر	
بس نہیں چلتا کسی نندیا کچھ تقدیر	کیا کروں ای میری دلبر ہای سرور ہای
بکیں تجکو دیکھ کر روتی ہوں جبک ناخ	
کیا کروں ای لاڈلے میرے کچھ ناخ	
دیکھ کر تجھ لاش کو کہتی گئی ہو شام	تیری یوں ہر ایک خاں ہای سرور ہای
آنکھ میں جو کو لو پہری ہو جاے ہی پیر	
پیر دیکھا جاتا نہیں پڑا ہوا یوں سیر	
یوں کیا غارت تر دکھو کہ مستورات کی	سر کی بھی چھڑنی چادر ہای سرور ہای
نقد جنس سب ظلم سے بیونکا اک بار	
لوٹ کے لے گئے وہ شقی چھوڑا اک تار	
نظم جو گذرا ہر پنجہ پیر منگی اسکو یاد کر	نعرہ زن ہوتا بمشرا ہای سرور ہای
اڑاتی ہو گاے بھی شیر جو پھیر اٹھائے	
روؤں نہ تجسا پوت جب بت کی منہ جاے	
مطلب ان طرح نسی ہر دم حضرت خیر	سیخن لائین زبان ہای سرور ہای

۱۰۰

بیت بنی کپڑی لال باہر حسینا واسین
کسان پڑ پڑی نڈھال باہر حسینا واسین
عکس دیکھو عورت کا حال باہر حسینا واسین
آہل حرم باہر حسینا واسین

[illegible]

[illegible]

چو بیاہ دیکھا ہے غرض ایسا کہین
 غم سے یوں ہر لیک کی آنکھیں بہین
 سونے کو نوشہ و خوش کی بخت تک
 کھیلے ہو سارا کٹم لو ہو سوز نگ
 کیا کروں اگر میں ساچن کا بیان
 لی بہن نیز دن پر سرون کی مشکین
 کیا کہوں اب جو کٹی مٹھدی کی رت
 ایسی ہی پھر دھوم سہ آئی برات
 جو براتی میں گریبان چاک سب
 شور بول اپنی لو میں جان ملیں
 اس طرح لائے غرض وطن کا گھر
 جب پڑی عورت کی اس پر نظر
 لگت کر اس میں گلو دلحا کی مان
 کیا دھنکا زین دیا ای میری جان

چلتی ہو ہر چشم سے لو ہو کی حار
 جس میں جز ماتم خوشی ذرہ نہیں
 ہو گئے ہیں سینے سنگ آبشار
 چھوڑ کر اپنی نوبلی کا پلنگ
 سمدھنیں روتی ہیں دھار میں بار بار
 دل پر از خون رنگ کر شیشے ہیں یا
 گل میں آرایش کر زخم بے شمار
 صبح کی فوس میں ملل کے مات
 ہو گیا روز قیامت آشت کا
 خاک سر ڈال ہوئے یک سیت جب
 گرد و شہ کی لوتھ کے زار و دزار
 اک تن بے سر کو ڈالو کھاٹ پر
 عرش کے آواز شیون ہوئی پل
 بولی ای نوشہ ترا سر جو کہاں
 سچ تو کہہ کن نے لیا تن سہ آمار

اٹے آ زین کھجے تا دہن
 بیاہ دیکھا ہے غرض ایسا کہین
 غم سے یوں ہر لیک کی آنکھیں بہین
 سونے کو نوشہ و خوش کی بخت تک
 کھیلے ہو سارا کٹم لو ہو سوز نگ
 کیا کروں اگر میں ساچن کا بیان
 لی بہن نیز دن پر سرون کی مشکین
 کیا کہوں اب جو کٹی مٹھدی کی رت
 ایسی ہی پھر دھوم سہ آئی برات
 جو براتی میں گریبان چاک سب
 شور بول اپنی لو میں جان ملیں
 اس طرح لائے غرض وطن کا گھر
 جب پڑی عورت کی اس پر نظر
 لگت کر اس میں گلو دلحا کی مان
 کیا دھنکا زین دیا ای میری جان

چو بیاہ دیکھا ہے غرض ایسا کہین
 غم سے یوں ہر لیک کی آنکھیں بہین
 سونے کو نوشہ و خوش کی بخت تک
 کھیلے ہو سارا کٹم لو ہو سوز نگ
 کیا کروں اگر میں ساچن کا بیان
 لی بہن نیز دن پر سرون کی مشکین
 کیا کہوں اب جو کٹی مٹھدی کی رت
 ایسی ہی پھر دھوم سہ آئی برات
 جو براتی میں گریبان چاک سب
 شور بول اپنی لو میں جان ملیں
 اس طرح لائے غرض وطن کا گھر
 جب پڑی عورت کی اس پر نظر
 لگت کر اس میں گلو دلحا کی مان
 کیا دھنکا زین دیا ای میری جان

چو بیاہ دیکھا ہے غرض ایسا کہین
 غم سے یوں ہر لیک کی آنکھیں بہین
 سونے کو نوشہ و خوش کی بخت تک
 کھیلے ہو سارا کٹم لو ہو سوز نگ
 کیا کروں اگر میں ساچن کا بیان
 لی بہن نیز دن پر سرون کی مشکین
 کیا کہوں اب جو کٹی مٹھدی کی رت
 ایسی ہی پھر دھوم سہ آئی برات
 جو براتی میں گریبان چاک سب
 شور بول اپنی لو میں جان ملیں
 اس طرح لائے غرض وطن کا گھر
 جب پڑی عورت کی اس پر نظر
 لگت کر اس میں گلو دلحا کی مان
 کیا دھنکا زین دیا ای میری جان

[illegible]

معدود از شمشاد چو دریا
 سحرش در آن کجاست
 شمع آفتاب در آن کجاست
 شمع آفتاب در آن کجاست

معدود از شمشاد چو دریا
 سحرش در آن کجاست
 شمع آفتاب در آن کجاست
 شمع آفتاب در آن کجاست

پرتو سر کس لے پیش جناب کبریا
 مطلقا اس امر میں بار نہیں جاتا ہر دم
 جس حکم پر کھنچتا ہے نیاز می کا علم
 یہ زبانی فاطمہ کی تجھ کو سنایا ہوں حساب
 بسطی حاضر ہوا وہاں جای حاضر ہوتا
 یہ سخن کہ کھنگلے اپنے جگر گوشہ کی مل
 خاک نمی زیر قدم جتنی ہوئی لومہ کی گل
 دیکھ کر یہ خواب جو چو نکاشد دنیا وین
 یوں کہا خدام کس کس کر شلینہ و کتین
 قافل جان سوز یوں کرتا ہوا بگ بیان
 جنگو چھوڑا تھا دین میں رہ باآہ و فغان
 چھوڑ کر چھوڑ گیا ہر تم نے جو عزم خضر
 یہ سخن سن شدہ لڑکھو خاک دی کشت بھر
 تم خبر اس خاک کی پاؤں کی سیر میں من
 کر لائیں جسکھڑی جو چھوڑا ہو کر طین

کا ندھو سو لیکر میری کیاں ہر تائیں کی جا
 گو نبوت یا امامت کو سب فائق ہوں ہم
 کھنچتی ہو اس جانبوت اور امامت کی کھا
 اس سے بہتر ہی نہیں حق میں تم ہو اور
 تا بدر گاہ خدا ہو سرخرو تیرا حال
 یاں ملک و دگر مژگان سے چو تیرا حال
 یوں محمد سے ہوا نصرت کا اسکی انصاف
 پونچھتا آنکھیں سوئی اہل حرم آیا ہیں
 ہو جو اسباب سفر و پیغمبر لڑو تو کھلی
 لڑ حرم کو ساتھ اپنی جب لگی ہو زور
 اس شدہ دنیا وین سے یوں لگو کر زور
 کیوں کی ہو چکی مختار کی حال کی ہو خبر
 اور فرمایا کہ تمھیں تم اسکی شیشی میں ڈال
 راوی بھی اسطرح کھنچ رہی چنانچہ سخن
 ہو گئی وہ خاک شیشی میں نہ بگھڑاں لال

معدود از شمشاد چو دریا
 سحرش در آن کجاست
 شمع آفتاب در آن کجاست
 شمع آفتاب در آن کجاست

معدود از شمشاد چو دریا
 سحرش در آن کجاست
 شمع آفتاب در آن کجاست
 شمع آفتاب در آن کجاست

[illegible]

تن ترا یونین بزیر چرخ ز تپا سودا
 کیون نه رو و لاش تری سیرین ال
 تجکو بغیر لب و لب من روحی فداک
 ستر تر اینی که او پرتن ترای خاکین
 خون دل کیونکه نه منجه دیده ننگین
 هر ترا نانا پیسیر باب تیرای امام
 نشسته لب بارین تجو اسطرح ملکر ایشام
 او بد تجو برن مجهر صنیعی آتی دلج
 مصطفی اور مرتضی کی دی هر فرج غم
 فاطمه پیرین لالتین نه زیر آسمان
 واسطی تیر کفن کرا عی شیه و جهان
 یسحق کجگر حلاوه تو بدیر کنگ گل
 کیون نه تیر ساهه خاک خونین هم
 کر حلا لاش بدیر کجگری عابدین
 بول قضا است کی تیری شقیاتل خستیم

خاک خونین نه زو شب هر غضب هر
 تن هو تنخ ظلم سیر اسطرح تیرا چاک
 تحا ترا یکجه لقب هر غضب هر
 بھرری مالی تری ز خونک هر اک چاکین
 تجو سیر ایسا غضب هر غضب هر
 جس سیر محشرین طلب عالم کو هر کثر کاجام
 جانک تر حساب هر غضب هر
 خاک خونین تو پیرای او دو جگ کسر کاجام
 خانه دل کو لقب هر غضب هر
 سو تو اب عریان پیرای خاک خونک ریا
 ز حریر و ز قصب هر غضب هر
 های بابا دیو مالی همی نه هم تجکو حله
 یونک کجگری مین اب هر غضب هر
 منجه مدنی کی طرک کرده نبی کانورین
 سمجھین مین مش و طرب هر غضب هر

متن کتب کلاسیک در دستخط نستعلیق
 در حاشیه بالایی صفحه که به صورت مورب
 درج شده است.

در حاشیه چپ و راست صفحه
 متن‌های اضافی در دستخط نستعلیق
 درج شده است.

جلد دوم
 بین داد و ستد
 فریاد کوئی
 کس کی موت
 و نیلے
 ال آدم
 بن جہنم
 جہنم
 ۶۰۵
 خنیں
 اور انکی ہون
 کی قوم
 کے سبب
 کون حال
 آدم

دین کی باتوں میں سے ایک بات یہ ہے کہ جو شخص اپنے
 دل میں سے کسی چیز کو نکال دے وہ اس کی مانند بن جاتا ہے
 مثلاً اگر کسی نے کلمہ پڑھا تو اس کی مانند بن گیا
 اگر کسی نے نماز کی تو اس کی مانند بن گیا
 اگر کسی نے روزه رکھا تو اس کی مانند بن گیا
 اگر کسی نے صدقہ دیا تو اس کی مانند بن گیا
 اگر کسی نے صبر کیا تو اس کی مانند بن گیا
 اگر کسی نے شکر کیا تو اس کی مانند بن گیا
 اگر کسی نے عفو کیا تو اس کی مانند بن گیا
 اگر کسی نے سچائی کی تو اس کی مانند بن گیا
 اگر کسی نے محبت کی تو اس کی مانند بن گیا
 اگر کسی نے ایمان لایا تو اس کی مانند بن گیا
 اگر کسی نے اللہ سے ڈرا تو اس کی مانند بن گیا
 اگر کسی نے اللہ سے ڈرا تو اس کی مانند بن گیا

دنیا کی حلاوت کا نہیں چاہتی تھی کیونکہ زور و زور کو آنسو ہی مہربان گذرا ہو جب اولاد محمد یہ یہ طوفان	ہونا ہمیں اب خاک بسر تاجوری ہو کس طرح نہ اس غم سے شب و روز ہونا ماتم میں جنوں کو ملک جن و پری ہو
--	--

مرثیہ حضرت امام

کہتے ہیں زور و زور کے زین العابدین مرتدوں نے کر سہ دین کو تین پوچھے وہ مجدد انشاؤ سے نہ کر دیے حک کار و بیداد سے آنکھ کی آہ جب کی شان میں آگ کو یہ لوٹا ہوا سید ان میں اگر کسی گل شمع دین وہ رو سیاہ باز آنکا کھر ہے جبکہ مہر و ماہ و آرتوں کے سر میں نیر و نیر و نیر بے مکان میں وہ کہ جنکو ہر زمان غلاموں کی ماتھے سے ہو بے وطن	ہوا کہ ہر دادا امیر المومنین لکھو یا مہر نبوت کا نگین جو ہوا ہر آج ہر جہاد سے سب حروف و فقر شریع میں حق تعالیٰ نے کسی قرآن میں چادر ان میں ایک کر بر سر نہیں پھرتے ہیں ہم وہ بدہ ہو کر تباہ آگے دروازے پہ گھستے تھو جبین تن پڑی ہیں خاک و خون کر دیان سجدہ کرتے عرش اعلیٰ کے کمین آن کر یا ساموا کر بلی کے بن
---	---

دین کی باتوں میں سے ایک بات یہ ہے کہ جو شخص اپنے
 دل میں سے کسی چیز کو نکال دے وہ اس کی مانند بن جاتا ہے
 مثلاً اگر کسی نے کلمہ پڑھا تو اس کی مانند بن گیا
 اگر کسی نے نماز کی تو اس کی مانند بن گیا
 اگر کسی نے روزه رکھا تو اس کی مانند بن گیا
 اگر کسی نے صدقہ دیا تو اس کی مانند بن گیا
 اگر کسی نے صبر کیا تو اس کی مانند بن گیا
 اگر کسی نے شکر کیا تو اس کی مانند بن گیا
 اگر کسی نے عفو کیا تو اس کی مانند بن گیا
 اگر کسی نے سچائی کی تو اس کی مانند بن گیا
 اگر کسی نے محبت کی تو اس کی مانند بن گیا
 اگر کسی نے ایمان لایا تو اس کی مانند بن گیا
 اگر کسی نے اللہ سے ڈرا تو اس کی مانند بن گیا
 اگر کسی نے اللہ سے ڈرا تو اس کی مانند بن گیا

دین کی باتوں میں سے ایک بات یہ ہے کہ جو شخص اپنے
 دل میں سے کسی چیز کو نکال دے وہ اس کی مانند بن جاتا ہے
 مثلاً اگر کسی نے کلمہ پڑھا تو اس کی مانند بن گیا
 اگر کسی نے نماز کی تو اس کی مانند بن گیا
 اگر کسی نے روزه رکھا تو اس کی مانند بن گیا
 اگر کسی نے صدقہ دیا تو اس کی مانند بن گیا
 اگر کسی نے صبر کیا تو اس کی مانند بن گیا
 اگر کسی نے شکر کیا تو اس کی مانند بن گیا
 اگر کسی نے عفو کیا تو اس کی مانند بن گیا
 اگر کسی نے سچائی کی تو اس کی مانند بن گیا
 اگر کسی نے محبت کی تو اس کی مانند بن گیا
 اگر کسی نے ایمان لایا تو اس کی مانند بن گیا
 اگر کسی نے اللہ سے ڈرا تو اس کی مانند بن گیا
 اگر کسی نے اللہ سے ڈرا تو اس کی مانند بن گیا

جو کوئی اس درحوظ میں پیادہ چلے
 ساری منزل بیچ فریاد م نہ لے
 دروہر مظلوم ہو سکتا ہے غور
 میری سی ہو دی تعدادی اُسیا دور
 ہوتے جسکا ساتی کوثر پیر
 یاد کر لے تین اُس کا پیر
 آبِ تیزی اپنی گو کوئی جتاے
 باپ میرا سا ہر جسکے سرِ جبار
 دعویٰ مجھ دکھ سے اُس ہتائی کا
 اسطرح دانہ ہو جیسے رائی کا
 دل سے میری پوچھی اصغر کا درد
 غم سے اکبر کے مرا چہرہ ہے زرد
 دوان کیا کوئے میں دادِ اکتف
 سر کیا نیز سے پہ بھائی کا ہدف
 ہو عرض عابد نہایت بے قرار

جو کوئی اس دھوپ میں پیادہ چلے
 ساری منزل بیچ ذرا دم نہ لے
 دروہر مظلوم ہو سکتا ہے غور
 میری سی ہو دی تعدی اسیا پور
 ہوئے جسکا ساتی کوثر پیر
 یاد کر کے تین اس کا پسر
 آب تیزی اپنی گو کوئی جتاے
 باپ میرا ہر جسکے سر جو جی
 دعویٰ مجھ دکھ سے اسی ہتائی کا
 اسطرح دانہ ہو جسے رائی کا
 دل سے میری پوچھے امن کا درد
 غم سے اکبر کے مرا چہرہ ہے نرم
 دوان کیا کوئے غم میں دادا کو تلف
 سر کیا نیز سے پہچائی کا ہدف
 ہو عرض عابد نہایت بے قرار

میری سی زنجیر ہوا اسکے گلے
 اس مصیبت کی ہو قدر اسکی تین
 پر وہی سمجھے جو کچھ ہے مجھ پر
 ہو وہ فرزند شفیع المذنبین
 تشد لب تن سے جدا ہوا اسکا سر
 روکے ہر پیر سے ہو کر ہنشین
 وہ مقیم آفاق میں مجھ کا کاسے
 جس کا نانا ہوئے ختم المسلمین
 تن ہو قیصر جسکے باپ اور بھائی کا
 دروہر مجھ سے گو ہو دی یقین
 آب پیکان لڑ گیا ہے جسکو سرد
 سکر میں تیری پہ جسکا دھڑکسین
 کر بلا میں دی الٹ بابا کی صفت
 آفرین اس میں پر صد آفرین
 کہتے جاتے تھے یہ دروہر زار

دل میں کی جس آدمی کی گفتگو
 دردی پائی نہ پائی آئین ہو
 اب یہی میرا سچا دوست ہو
 غلاموں سے سچا دوست ہو
 ہر دوسرا جس کو چاہو ادا
 دوزخ کا کھانا کھا کر دوزخ
 میں لپٹ کر دو دن دھارین ہمارے
 عابدین القدر کرنا حق سبحانی

چھ نبس چلتا تو یہ تو تھا سبلا مار بھی کر ڈالت میرے تئیں ایسے جینے سے تو بہتر تھاکین درد دل سے میرے کون آگاہ ہو بات دھیاروں کی گب دلخواہ ہو کوئی مجھسا ہو سو میرا سمجھ درد چہرہ بیماری سے اُسکا ہوے زرد ضعف کے ماری چلا اُس سے نہ جا جب قدم لگے رکھ تباہ کھڑے باپ کا نیرے پہ سر مویش پیش ساتھ اس کے ہونے اُسکا قوم خوش راہ تو چلنا ہو اُسپر لیون کٹھن تازیانے سے کرین مجروح تن راہ وہ لیجاوین حسین ہونہ آب ملک جو پانی مانگے وہ خانہ خراب	جالپٹ جاتا گلے سے آہ مار ساتھ میری باپ کے شمعین جس مصیبت میں ہوں میں لیون نہار دکھ مرے کو کے دل میں راہ ہو گو کسی کے سامنے کیسے ہزار رہ گیا ہو اقر باکٹو کے فسر نے دوا اُسکی ہونے تیمار دار ہاتھ سے تھانے سر زنجیر پاس راہ چلوتے ہو اُسکو مار مار اونٹوں پر ناموس چھپ سینہ ریش کھینچتا جاتا ہو وہ اُسکی مہار تسبیح ہر کہ کے لا یعنی سخن کھینچنے کو کھڑین گرتلوں سو خار تب چلین جب گرم ہو خوب آفتاب کھینچ کر شمشیر اُسے دکھلائیں دھار
--	--

دل میں کی جس آدمی کی گفتگو
 دردی پائی نہ پائی آئین ہو
 اب یہی میرا سچا دوست ہو
 غلاموں سے سچا دوست ہو
 ہر دوسرا جس کو چاہو ادا
 دوزخ کا کھانا کھا کر دوزخ
 میں لپٹ کر دو دن دھارین ہمارے
 عابدین القدر کرنا حق سبحانی

دل میں کی جس آدمی کی گفتگو
 دردی پائی نہ پائی آئین ہو
 اب یہی میرا سچا دوست ہو
 غلاموں سے سچا دوست ہو
 ہر دوسرا جس کو چاہو ادا
 دوزخ کا کھانا کھا کر دوزخ
 میں لپٹ کر دو دن دھارین ہمارے
 عابدین القدر کرنا حق سبحانی

شام کو اچانک سے بیدار ہونے پر وہ بے پروا ہو کر اٹھ کھڑا ہوا اور اپنے کمرے کے دروازے پر دستک لگا کر بیٹھ گیا۔ اس کے پاس ایک چمکدار شیشی کا گلاس تھا جس میں وہ کچھ لکڑی کا تیل لٹکا ہوا تھا۔ اس نے گلاس کو ہاتھ میں لے کر دیکھا تو اس میں ایک عجیب سی شکل نظر آئی۔ اس نے اسے دیکھا تو اس کی آنکھیں کھل گئیں۔

<p>اُسکا نواسا ہی یہ تھا جو وہ ترہیب طعمہ تیغ ستم جب یہ ہوا یہ غریب تیغ سے تو عضو عنوا سکا جدا کر دیا کاٹ کر خنجر سے سر نیزی پر رکھ دیا سر کے تئیں کاٹ کر پیچے جب شامیں کیونکہ نہ سر پیٹ پیٹ میں گردن آہ دفنان اس کی کیا ایک بیک طرف بلا اس کی پیش شامہ صفت غم میں کیونکہ نہوں نہ پیش یہ تو رہا ایک کنار لا شو کو وہ دین کفن سو کھتی ہو چھپ ہو خاک پر عیان بن اہل حرم کرتیں آ کی یہ غارت کی جنس سے پوشاک کی کیا کون کیونکر لیا گوش ملک تک کچھونکی نہ پہنچی صدا پردہ سے باہر آئی آنکھ تئیں اشیا ایک سبھی جا پر نہ دی جس سے کرین حجاب</p>	<p>جس کے تئیں اب دفن ہونے کا نصیب اس کی کسی نہ میں گور گھرے کا خیال سیس کو تو در کی طرح تیر و نہ نہج دیا اور تر پتا ہوا اس کی یو ہو میں ال اُس تن بچان یہ تیغ بہتوں کی کھینچا موزی کا چورنگ ہر ج محمد کی آل لیکو اسکا شام باسر فرزند خویش برجی کا جھپا ہو کر گسیو کی اس کے بال رنگے نظام اتار خون جھری پیرہن آج وہ کاٹو ہو کے باغ بنی کر نہال ہاتھ میں چھلکی قسم سے بھی نہ رہی دیا کر نیو پاک شک کو ایک پھوڑا روئل زار سی و الحاح پر انگور کی اعتنا اگدی خم کو پھر لوٹ کے مال و منال سر کھلی ہر ایک یون جون ہو رہا آفتاب</p>
---	--

میں نے تو زبان سے یہ سہارا دیا
 کہ تو جہاں جاؤں گے میں تو چھوڑ دوں
 وہاں سے تیرا بہشت ہے اس میں
 سو کو وہ جہاں گئے اس میں
 تجھے ملے گا یہ سب سہارا
 جس کا تیرا سہارا ہے اس میں
 قن کی دین میں ہوں کی دین میں
 بولیں جہاں لاکھ فاطمہ کی دین میں
 شامہ صفت غم میں کیونکہ نہوں نہ پیش
 یہ تو رہا ایک کنار لا شو کو وہ دین کفن
 سو کھتی ہو چھپ ہو خاک پر عیان بن
 اہل حرم کرتیں آ کی یہ غارت کی
 جنس سے پوشاک کی کیا کون کیونکر لیا
 گوش ملک تک کچھونکی نہ پہنچی صدا
 پردہ سے باہر آئی آنکھ تئیں اشیا
 ایک سبھی جا پر نہ دی جس سے کرین حجاب

ان کے دل میں ایک عجیب سی بات تھی۔ اس بات کو وہ کبھی کسی کو نہیں بتا سکتے تھے۔ اس بات کو وہ اپنے دل میں ہی رکھ لیتے تھے۔ اس بات کو وہ اپنے دل میں ہی رکھ لیتے تھے۔ اس بات کو وہ اپنے دل میں ہی رکھ لیتے تھے۔

نزد آن شد اُسے بانوی گودسی لیکر
کیا سوال نہ سرگرداوی آن لشکر
کیا ہر آل محمد پہ تنے بند یہ آب
تم اس بچکا تو گردن پہ اپنی لونہ عدا
اگرچہ اگر شمار گناہگار ہوں میں
تھری سامنے ماضی اگر نہ ہر نہیں
خدا کرو اسطے اسکو تو قطرہ پانی دو
وہاں میں تو گرفتار اسکر تم مت ہو
وہاں جواب لعینوں کی شاہ دین کی
ابو تراب کی بیڑی جان کی توقین
یہ لیکر آئین سے تباہ لعین نے او دیا
اور اسکو کھینچ کر پھر سو شاہ دین کھنکا
وہ تیر حلق پہ اُس طفل کو لگانا گاہ
یہ حال دیکھ کر چپ ہو رہی وہ بھر آہ
یہ حزن گود میں بانو کی دیکر فرمایا

بحرب گاہ گئے ہو سوار گھوڑی پر
کہ کچھ بھی روز قیامت سے ٹکھوشت
کہ طفل ہی چھ مہینہ کا پیاس سے بیتاب
سمجھ لو یہ کہ پھر اس کام میں نہ ہمت
نہار آکشتنی تیغ آبدار ہون میں
کہ تو اس پہ بھلا کیا گناہ ثابت ہے
پھر اگر قتل مجھے چاہو جس طرح کہجو
جو کچھ کہ قہر آئی کی ٹکھو غیرت ہے
کہ خوف ہو کہ تو ان باتوں سے ذرا بھی نہیں
سخن قبول ترا کب بغیر معیت ہے
کسان کو فاق سے سونا تیر کا جوڑا
اگر تو منصف و انصاف کیا قسادت ہے
اور اس طرح کہ گیا پھوٹ اُس سے زونگا
پھر آنکھیں دین داسکو یہ حکایت ہے
بشتاب کہ میں سیراب اسکو کر لایا

وہ آبان سے تو مکان تیر ہی پایا
ماری واسطے جو شربت شہادت پر
بجھال دو چھوڑ دین ہوا یہ غل
کریں کہیں کوئی کھنڈی کا شاخ
کہاں کہاں کی جگہ ہے گشتِ بزم
کہاں کہاں کی بادریابی وہ بیخود
کہاں کہاں کی مچھلیں خاک کے حشر
کہاں کہاں کی قتل نہیں خاموش
کہاں کہاں کی موزیان پہلو خاشاک

عزف کما جویا ایسا ہی مری میاں نے
شش دین رو کی جو حالت ہے
کے سامعون کے کہ جسے ہر
نماز میں کہیں کہیں

[illegible][illegible]

پروین کس لعل جهان تاب است
سر دل روی بیدون سادست
همان یگانه یمن جان لبی زبانی
چشم تو بآب من آسائند

بر آب

چون زده جان تا خاک عداوت کل را
 و در خون من افکند زهر کینه
 و در خون من افکند زهر کینه
 و در خون من افکند زهر کینه

چون زده جان تا خاک عداوت کل را
 و در خون من افکند زهر کینه
 و در خون من افکند زهر کینه
 و در خون من افکند زهر کینه

۹۱۲

چون زده جان تا خاک عداوت کل را
 و در خون من افکند زهر کینه
 و در خون من افکند زهر کینه
 و در خون من افکند زهر کینه

پیر آبخیز در بر جو کج سپاس کی کند
 خاطر من جو کج تو نیست تلخ می یاب
 خوش طالعی نمی بودی اسکو جواب
 یار دویی کجاست می ربه جنت
 زخم دم شمشیر به تن پر در جنت
 القصه فیهون سے یہ کہتا تھا دوسرا
 اتر اہر مخالف کالب آب پہ شکر
 یہ سنکے خبردار سے بول رہا تھا ابرا
 ان نے یہ کیا عرض کیا میں کہ سالہ
 آگے یہ وایت ہو کہ جس وقت ہوئی شام
 ہوا تو بھیجوں میں باخشا غلام
 افتقد وہ حاضر ہوا اس حکم شہنشاہ
 یہ قوم ستم پیشہ تری سخت ہی بدخواہ
 جس وقت پکا کھا کر میں خیمہ میں بیو
 خاطر میں جد حرا ز ابھی جاؤھر کو

مجھے یہ وہی سانی کوثر کا جو ہو پو
 شمشیر باطن ہر واقعہ میں نایاب
 کب انکو نصیب ہو نہیں ہر جنت کجھن شور
 اب دوی قدم تم سے رہا کوثر جنت
 خنجر کی رگوں حلق پہ ساغر بکف حور
 ناگاہ خبر دار نے دی یون خبر آ کر
 اس قصد پہ تاپانی کو کر لیجے محصور
 اس فوج کا تو دی یہ نشان کون سی ہوا
 حرا بن ریاحی کر اسے بول رہا ہو
 بھیجا شاہ ابرا کو تب حرنے یہ پیغام
 کچھ عرض مجھے خدمت عالی میں ہر منظور
 بولایہ تصدق ہو کہ جان نبی افتقد
 سمجھاؤ سمجھیں گے میں کثرت یہ مغرور
 بہتر ہو تری حق میں کہ تو یانسووان ہو
 روزانہ جو ہو کوچ تو مانع ہوں مقهور

چون زده جان تا خاک عداوت کل را
 و در خون من افکند زهر کینه
 و در خون من افکند زهر کینه
 و در خون من افکند زهر کینه

پوئے شد دین آل نبی کی ہر ہین خاک
 آکر پہ لکھی ہیں کہ جو خیمہ ہوا ہر پا
 تھے اہل حرم جتنے انھیں سامنے ملوا
 اس شست میں اپنا میں کروں نذر خدا
 ہر دست مرادہ جو ہر اس امر میں صابر
 رو رو کر یہ سن گئی لیکن زینب و کلثوم
 جس روز سہو ہن ہم تری دیار محرم
 اگر تو نہ دینا میں تو کیا جی کہ کرینگے
 ہر آن تری یاد میں رو رو کر مرینگے
 بو کر شد دین اسمیں بس اپنا نہ چلیگا
 سر و حٹ سے مری کا ستے ذرہ نہ ملیگا
 غارت مری کلثمی کی یہ تمھیں جو نا
 مت رو تم اسی کہ تمھیں آگے رو نہ
 جیو جیسا سود کھی گا جو کچھ رو رو کر باہم
 بھائی کو رو روگی کہ جتنی کو ہر اک دم

بہتر ہے کہ خیمہ کمرین اس جا پہ بدستور
اور خیمہ بین داخل ہو نہ شہ جنگھی اُجھا
بولے کہ خدا کا مجھ سے کیا یہ منشور
جاؤں نہ مدینے کی طرف لیکن کھین پھر
تم ہو رضا اسکی مین سب طرح ہو سرور
وہ روز ہو نہ رست شب روز ہو محرم
او فضل تری نام تھی سو شہنہ شور
ہم درو جدائی کا تری کیوں نہ جبر نیلے
چیر جائینگے پھر گھونہیں ہر ایک کی ناسو
یہ امر کس طرح سے ٹالانے طے لگا
کیسا ہی جو کائے کار کو کر کوئی مقور
بھرنی نہ تھیں خقیوں کی ہاتھوں نہ ہونا
کر یا دھیت کو مری تا لب گور
رونیکی سبب ہن بہت اور نخت جگر
وہ وقت قریب آنی پہونچا نہیں دور

[illegible][illegible][illegible]

کیا تھا کہ بکریاں چانی کو دیکھیں
 دیوین سپید ہوا اسے ایسا دیکھ کر
 دیکھ کر اس نے چپکے سے
 دیکھ کر اس نے چپکے سے
 دیکھ کر اس نے چپکے سے

<p>ترتیب مان رو رو دیکھو چو کر اگر ملاتی ہے سنا پس لپٹی ہو اور انکو پٹاتی ہے پنکھوراکسا اب جھکے گیسی مان جھلا نیکو گیا کیون چھوڑ تو جھکے غم انہیں رو لانیکو بہن یہ کس طرح جوگی تہا او میری جانی کھلاویگی کسی کو دین اب تیری مان جانی عوق تیری جہانسی آج کو کش میں جاتی طح انکاری کو کر کی میری ات دن جیتی غرض دور و سکنہ اس گھر میں کی تھی یجب حالت حرم کو دل پہ دیکھو لگدنتی یہ تو فرشتہ لکھو جو اب سودا پڑھایا ہے نہ تھا اپنی ہی خاطر خانہ میں گھر بنایا ہے</p>	<p>تر اخلق انکو ہر دم کھول کھول کیوں جاتی ہے گئی تم کو دس شاید جو مان کیا ہزاری ہے کسی لاو نیکی بدل تیرے پوری مسلمانیکو مجھ بھی ساتھ لیتا جا سکیں تیرے داری ہے تیری بدل ہی جھکے کر دن کیوں موت گئی تری بن لیکہ م بھی زندگی کا پھر بھاری ہے تو اتنا کا بیو غم میں تیری میں ہر دم کھاتی جلا یا جن تجھے غم میں مجھ دہ کون ناری ہے سر اپنا پٹ کر ہر خطہ آہ سر و جھرتی تھی کہ جسکی شرح لکھو سوز بان خامہ غاری ہے حدیث من کی پر کر عل سب کور و لایا ہے جگہ خست میں سب کو واسطی تو ز سنا ہے</p>
--	---

مرثیہ حضرت امام

کسی ہر فاطمہ و رو کے یار با پناہ لال
 کھو گیا ہی مرا کر بلا میں اب لال

ترتیب مان رو رو دیکھو چو کر اگر ملاتی ہے
 سنا پس لپٹی ہو اور انکو پٹاتی ہے
 پنکھوراکسا اب جھکے گیسی مان جھلا نیکو
 گیا کیون چھوڑ تو جھکے غم انہیں رو لانیکو
 بہن یہ کس طرح جوگی تہا او میری جانی
 کھلاویگی کسی کو دین اب تیری مان جانی
 عوق تیری جہانسی آج کو کش میں جاتی
 طح انکاری کو کر کی میری ات دن جیتی
 غرض دور و سکنہ اس گھر میں کی تھی
 یجب حالت حرم کو دل پہ دیکھو لگدنتی
 یہ تو فرشتہ لکھو جو اب سودا پڑھایا ہے
 نہ تھا اپنی ہی خاطر خانہ میں گھر بنایا ہے

میں

بوزنگ کس منہ کہ گھر سدا سول لنگا
 پوچھو گا ہر ایک مجھ سے حال ابن بو تراب
 کب تلک ہو دل مرا اس آتش غم کو کباب
 گر میری والدین کو مجھ پر مصوبت ہو شدید
 لیکن میں کس مصیبت کو مجھ پریش یزید
 راہ خارستان سے میرا در تپنے لگی سر پائو
 بیٹھک کا شا جہان کھینچوں ہوا تھی بھانپو
 ڈالی ہر اک ہاتھ میں اُن ظالمون کی تکی
 طوق بھاری سے اذیت تھی یہ مجھ کو ہر
 ظاہری تورات دن رہتا تھا مجھ پر عذاب
 طعن و تشنیع اُنکا کرتا تھا مجھ پر کباب
 تھانہ ظفر ظالمون کی چوڑی لکڑی کی پل
 وہ مصیبت سر میری تھی غرض اُن کی
 سوطح دیو تھو دکھ وہ دشمن جانی مجھ
 ڈالتو تھے خاک پر رکھلا کدہ پانی مجھ

لوٹ لیکر ظالمون کی بھر دیا خمیر جلا
 سر گذشت اُنکی سو دنگا بین کیں کو جلا
 کاش کھا جاتی مجھ کی رن میں شمشیر بلا
 ہاتھ سے اُن ظالموں کو وہ جو شامی میں لپیڈ
 پیادہ یا دھول پھین سو آفات کا کرمتلا
 درختوں کا کہیں سایہ نہ فریہ نہ گانو
 لاکھ کا ٹالوٹ کر رہ میرے تلو و زمین گلا
 پانوئیں زنجیر میری اُن لعینوں کی جڑی
 جس سے میں اک آن ملتا نہ سکتا تھا ہلا
 باطنی ایدہ مجھ سے سو اسکا کیا حساب
 سوطح سے بات اُنکی میں سے تھا دل جلا
 ہر سخن سے شقیو کھاتا تھا میرا سیدیل
 طح آنسو کی معمور تو ہی روڈوں میں چلا
 تشنگی کی جھکڑی ہوتی تھی لمبائی مجھ
 مار کر سپاس اپنی رہ جاتا تھا ہر دم تلام

۶۱۷

بات داچی جو کرنا میں چاہتا ہوں
 سر بلا میں جو کرنا میں چاہتا ہوں
 اس کے لیے میں جو کرنا میں چاہتا ہوں
 اس کے لیے میں جو کرنا میں چاہتا ہوں

میں ہوں اس کا بدن سو چاک چاک
 دیکھو یہ حالت دل میں جان میں کجا
 رو دین انہیں خون میں نہاں
 کسمان سے اسی کی طرح
 دہریہ کی جی ہو سو وہ کب چوری
 دہریہ کی جی ہو سو وہ کب چوری

دل میں کائنات کا
 دل میں کائنات کا
 دل میں کائنات کا
 دل میں کائنات کا

[illegible]

شیوہ احسان سوانہ نہ سہ گز وہ طلبا
ہو گیا کیا جانیں اس میں کیا حق کار
اس سخن پر آب ہوا نکھونکی رہ ان جلیلا

مرتبه حضرت امام

خشک بود لب بدم آید چون لبوس تر شود
 بای بای در دای درینا گودره خالی گودره
 افسوس سیر شاید گردن گیر سپر جان و تنگ
 بای بای در دای درینا سوچا لیون کا شود
 با بچا پیلان سکانو اسی جنبو نکا سی ساله
 بای بای در دای درینا وچه پانیس گن شود
 چین عجیب نهادل کو میری ساتھ سوار شو
 بای بای در دای درینا مجھ سرکا فسر شود
 بای بای در دای درینا در دھرتی جگر شود
 آب خضر راتھا آکھیں سیر تو ملل کو دھونین
 بای بای در دای درینا سکی جی چا گودره

[illegible]

قلنا کہ جس کی لکھا ہے تم
 میری جگہ پر لکھو نہشت میں اگر میری
 بابا کہ حق تو ہے کہ کوئی کہ سمجھا تاخت
 آئیں گے ان بقیے میں توں کچھ آتا تھا
 شام کو نام آن مودود کی پری نہ جاتا تھا
 میں بے ہوشاؤش سو دہ زبان چلی ہی
 خلق کا دل دیکھیں مجاز کا آئینے پر
 چمکے شمس کی مجلس میں یہ صبح نور سالت ہ
 نالغ شکر کیم شکر شکر ہ
 شہ

۶۲۲

[illegible]

مرثیہ مخمس ترکیب سب

لیا میں صبح جو با چشم اشکبار افسوس	کہا کسی نے کیا کیوں تو مہو کز افسوس
میں بولا اس پر کرتا ہوں رو کر افسوس	نہال عمر کمر بگشت غم ست و بار افسوس
اگر گریہ نہ دینے جد ہزار افسوس	
وہ بولا تخمِ گل چاہے حبیط سے بو	تو سنبر ہونے سے اسکا امید دل شو کھو

کے سر مبارک
 میں دم را از بزرگواران قوس
 غبارق کا ترسے آنچون کہ ہر چہ بود و گویا بین
 جی اینچہ چہ کہے متیبار ہر چہ کہ گویا بین
 سے قدیمت شیرازی طبع سے خودن بین
 میں کہ کاروانی میں میر کیچہ افکار قوس
 جو

بجز خدا کے یہ بندہ کچھ اپنا کس کو میں اور دیکھوں کہ پیکرِ تیری خون ہے	اگر پہاڑ پہ ہو کچھ مرا تو وہ نہ ہے تری بدن پہ ترا سر نہ پہنچ سکیں
--	--

سرانہاد کھون تن اینی پے برقرار فہوس

و کھانہ پڑاں کا گھون کس سوای پہ پہیات
کھوئی کئی کس طرح اس نیاغ سو میری اوقات
کوئی راہی کھون جس کو سوز دل کی بات
سوی قریب تر تو قتلگ سے آب فرات

نہ تیر و خلق میں یا فیکسی پہنچو ہمارے افسوس

یہ نظم ناکو دل دوز میں تروتن پر
کہ نہ فلک پہ نہوینگے اس قدر اختر
میں دیکھو ان صبحی اپنے تڑا یہ حال پر
جگہ کوئی نہیں ثابت جدھر یہ ہو نظر

کہ تجھ بدن سی ہو سیکان تیرا افسوس

ہوئی جس پر مصیبت یہ زیرِ چرخِ کائنات
کہ بعد مرگ کیا ہونا اُسکو دفن و کفن
تہا جہنم کی آگ میں کیونکر دیکھیں میری نہیں

لہ تیرو تن پہ لفن کا نہیں ہوتا مفسوس

تر اتوای پدر اس مست مین بر یک کچھ حال
دکھاوین کسکو گنہ رتا ہر ہم چہ احوال

شامیان شتم پیشه نابکار افسوس

از زبان ده

[illegible][illegible]

اب آرزو داری دل میں بس مر جو چاہے
 اُدھر پہنچ کر گدوان میں نہ تو قدم نہ رکھے

بزرگواران من کسب کمال
 کن ایستادن از دین کمال
 است خواران من کسب کمال
 کن ایستادن از دین کمال
 بزرگواران من کسب کمال
 کن ایستادن از دین کمال
 است خواران من کسب کمال
 کن ایستادن از دین کمال

این کتاب را بنام بایکامه خوانند
که این کتاب را بنام بایکامه خوانند
که این کتاب را بنام بایکامه خوانند

ابن کمالیہ کی یہ تفسیر ہے کہ خدا اور میں ایک ہیں
 اب اس کے دو روپ سے جو نام نامی کا
 جو اتفاق کر کے شکل و مکان کے ساتھ کا
 بیان تمام نوسو و اب تو اس علم کا
 اب اس کے دو روپ سے جو نام نامی کا
 جو اتفاق کر کے شکل و مکان کے ساتھ کا
 بیان تمام نوسو و اب تو اس علم کا

مرثیہ مخمس ترکیب بند

ابرردنیکو آٹھا ہر آج کسار کے بیچ	ساغر خون جگر چلتا ہی مہوار و سنے بیچ
خاک سر کر کے آئے مست ہشیار و کمر بیچ	گھر گیا بلخ رسالت کا وہ گل غار و کمر بیچ
یعنی ابن سانی کو فرستگار و سنے بیچ	
ابررد و یگاسد ایغور پتین کو خون و جام	مہوشیار مست سر پر خاک ڈالین و جام
ساتی کوثر کا بن بانی و تابا یا گھسہ تمام	حیث اہل قبلہ سے صادر ہو یا ر وہ کام
امجد رحیم کام کوئی ہین غار و سنے بیچ	
نور چشم مصطفیٰ سے ہی یہ امت کا معاش	خویش و فزون دن کا اسگر و دیاتن پاش
بجالی کی اسکے تر پتی ہر لب دریا یہ لاش	اب وہ تنہا جھپٹ کرتا ہو پانی کی تلاش
تیر باران اسپہ ہر ہر سوکان غار و کمر بیچ	
فاطمہ گنتی ہین ورنالہ و فریاد سے	یہ ستم باہر مین دیکھا عالم ایجاد سے
یانبی تم کو چھپو پچھتر مین ہر جلا د سے	تشنہ لب مارا گیا ہے گردن اس بداد سے
جز حشیں بگینہ کوئی گنہگار و سنے بیچ	
تم کو ابھی دیکھو جس روز مہون مین داغ و خاہ	داو مین کو نوکر نہ ہا ہون جب کھون تہ گواہ

یہ مرثیہ مخمس ترکیب بند ہے جس میں مرثیہ مخمس کی تمام تر خصوصیات اور خوبیاں بیان کی گئی ہیں۔ اس میں مرثیہ مخمس کی تمام تر خصوصیات اور خوبیاں بیان کی گئی ہیں۔ اس میں مرثیہ مخمس کی تمام تر خصوصیات اور خوبیاں بیان کی گئی ہیں۔

یہ مرثیہ مخمس ترکیب بند ہے جس میں مرثیہ مخمس کی تمام تر خصوصیات اور خوبیاں بیان کی گئی ہیں۔ اس میں مرثیہ مخمس کی تمام تر خصوصیات اور خوبیاں بیان کی گئی ہیں۔ اس میں مرثیہ مخمس کی تمام تر خصوصیات اور خوبیاں بیان کی گئی ہیں۔

یہ مرثیہ مخمس ترکیب بند ہے جس میں مرثیہ مخمس کی تمام تر خصوصیات اور خوبیاں بیان کی گئی ہیں۔ اس میں مرثیہ مخمس کی تمام تر خصوصیات اور خوبیاں بیان کی گئی ہیں۔ اس میں مرثیہ مخمس کی تمام تر خصوصیات اور خوبیاں بیان کی گئی ہیں۔

یہ مرثیہ مخمس ترکیب بند ہے جس میں مرثیہ مخمس کی تمام تر خصوصیات اور خوبیاں بیان کی گئی ہیں۔ اس میں مرثیہ مخمس کی تمام تر خصوصیات اور خوبیاں بیان کی گئی ہیں۔ اس میں مرثیہ مخمس کی تمام تر خصوصیات اور خوبیاں بیان کی گئی ہیں۔

یہ مرثیہ مخمس ترکیب بند ہے جس میں مرثیہ مخمس کی تمام تر خصوصیات اور خوبیاں بیان کی گئی ہیں۔ اس میں مرثیہ مخمس کی تمام تر خصوصیات اور خوبیاں بیان کی گئی ہیں۔ اس میں مرثیہ مخمس کی تمام تر خصوصیات اور خوبیاں بیان کی گئی ہیں۔

یہ مرثیہ مخمس ترکیب بند ہے جس میں مرثیہ مخمس کی تمام تر خصوصیات اور خوبیاں بیان کی گئی ہیں۔ اس میں مرثیہ مخمس کی تمام تر خصوصیات اور خوبیاں بیان کی گئی ہیں۔ اس میں مرثیہ مخمس کی تمام تر خصوصیات اور خوبیاں بیان کی گئی ہیں۔

کوئی تو فرزندِ انبیا ہے کس کا کوئی خوش
 جس سخن سے اُن غریبوں کے جو دل پر نشیں
 کہتے قلعے میں ملعونِ نیرودہ ابو کے بیچ
 کہ رسولِ اخترِ مہمان ایسے مسلمان ہا چہ پید
 اور یوں ماریں امامِ دین کو یہ کچھ نیرید
 میں جو کچھ بچا تو اُن سے بھی میں نہ یہ پید
 کہ آ رہا ہے گردنِ آسمانی زار و کرج
 ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا

صبح ہوئی تو بھرا دثون پہ انگو کر سوار
 کہتے ہیں عابد کو لے چل وہ نصین نابکار
 راہ چلو اتنی ہیں بھر اُس ناتوان کو مار مار
 جانتے اتنا نہیں ظالم کہ دثون کی مہار

تحصیل کی تاب کب بھرتی ہو سیا رزق پر

<p>کر دیا ہر ایک تو بیماری نے اسکو نبل جبر ہی اُسکا کرو اب مشکل اُسکی آئے حل</p>	<p>قطع منزل سو نہیں ہر چین اسکو ایک پل کیا یہ مشکل ہر کردہ ملعون تو کتنی مین حل</p>
--	---

اور چل سکتا نہیں ہے راہ دہ خاں کو بیچ

ایک تو پہنچا تھا بیماری سے مر گئے تو یہ	دوسری اس حال پر ہوئی مصیبت نصیب
کیا دوا کا ذکر ہے اور کیا ہے مذکور طبیب	آب کا قطرہ جو انسے لگتا ہے وہ غریب

کستریہن یان ب تلوار دلمی دھار کچ

طعن و طعنہ اگر و مستجابی ہر ہر کے	بیٹھے دم بھر نہ دین سایہ تلخ دیوار کے
پانچ کے سو سو میں اسکو ڈرو بہین غار کے	کیا گذرتی ہو نیکی کہ دل پہ اس بیمار کے

جسلی بیماریاں کے لیے دلائل اور دوا

درج جو ستورات کوڑھارس کی لایا بین
جتنے وارث تھے ہوئے وہ طہرہ شیشیرین
پچھلے ہیں ستم نہیں لڑھکین بعد اوردین
بکرا اور قتل سے جو شخص معنی ما بدین

دوہا چھپس ہر سی من لکھ دے

[illegible]

عیال ہو اہل دین سے سرزد
 قاتل قاتل قاتل قاتل
 دے لگدڑ سے استیصال
 قاتل قاتل قاتل قاتل
 بیاہن نیک سے ظاہر میں ہو بد
 قاتل قاتل قاتل قاتل
 ہمارے واسطے یہ ظلم بے حد
 قاتل قاتل قاتل قاتل
 اس میں یہ کیوں
 قاتل قاتل قاتل قاتل

سر اسکا بن سسکے فدا تم آہا تم آہا
 جہازہ نہ تھکے رہا عابد سوطق اسکا
 بکین شمع شمع سے رانی کالی
 پھوڑا خوشی ہی اسکا نہ بھائی

<p> حسینا تنہا جو میرے دل کا آرام پر یہ غم ہے کہ نبیوں میں ہو یوں نام </p>	<p> چلے ہے اسپہ تیغ خون آشام محمد سے کی امت اور یہ کام </p>
<p> سر اسکا خنجر کین سے جدا کر کہو میں رہ گیا تن تنگ سا کر </p>	<p> وہ ظالم نے گئے کینے چڑھا کر کہو میں یہ کچھ تری امت کہ کر </p>
<p> نہ تھا عالم میں کھپے پانی کا توڑا یہ دنیا کے لیے منہ دین سیوڑا </p>	<p> پراں سکو نے بہت پہونچا نہ تھوڑا یہ دنیا کے لیے منہ دین سیوڑا </p>
<p> شہا آنگو حدیث من رآنی نہ آیا رحم دیکھ اسکی نبوانی </p>	<p> ہوئی کیا خواب غفلت کی کہانی دیا ذرہ نہ وقت زنج پانی </p>
<p> تمنا جس کو بغیر کا حب نہیں لگیں سر اسکا آگے وہ کٹانیں </p>	<p> کہیں عضو اس کے نیز و کٹانیں مسلمان ہو کے بات اسکی مانیں </p>

۶۲۶
 تری عنثرت کی تو لانا نہ تھی غث
 تری عنثرت سے اتنی عبت
 تری عنثرت کی تو لانا نہ تھی غث
 تری عنثرت سے اتنی عبت
 تری عنثرت کی تو لانا نہ تھی غث
 تری عنثرت سے اتنی عبت
 تری عنثرت کی تو لانا نہ تھی غث
 تری عنثرت سے اتنی عبت

بیان اس جہاں کا کتب کز وں چن
 شہر کا کہنے کیوں عفت کیوں چن
 شہر کا کہنے کیوں عفت کیوں چن
 شہر کا کہنے کیوں عفت کیوں چن

یون حرم جانا پر اوٹھون پر پورے لنگ
 پہننے کے آج پہننے کے بدل خواہ
 واحسینا واحسینا واحسینا واحسینا

یون حرم جانا پر اوٹھون پر پورے لنگ
 پہننے کے آج پہننے کے بدل خواہ
 واحسینا واحسینا واحسینا واحسینا

یون حرم جانا پر اوٹھون پر پورے لنگ
 پہننے کے آج پہننے کے بدل خواہ
 واحسینا واحسینا واحسینا واحسینا

یہ حرف سے مہربان سرور توحیدم	سے شیر خدا کے منہ سے پیس
گلہ آپس میں لگ اڑ شدت عنہم	یہی کہتے تھے رور و شکل شبنم

فاطمہ ثمر آفاطمہ آفا

مشریہ مخمس ترجیع بند

دل سے جو پوچھا میں اپنے کیوں نہیں پہنچا	یون لگا کنوڑہ مجھ سے کیا کون میں تجھ سے
تشنہ لب مارا ہر شقیوں نے نبی کا نور عین	جس طرف دیکھا جہان میں ہر ہی ایشور شین

واحسینا واحسینا واحسینا واحسینا

جسکو دیکھو بھر ہی خون جگر سے ہر لپک	خاک سر پر کرتی ہیں مومن سے لے کا نرنگ
آج ماتم ہو رہا ہے لے زمین سے تافلک	سینہ کہہ کہہ کوٹھے میں آدم و جن و ملک

واحسینا واحسینا واحسینا واحسینا

تن تو اسکارن میں ہر آلودہ گرد و غبار	سر پہ جاتی ہیں تیزی پر لعین نا بکار
اہل بیت اوٹھون پر گرد و آلودگی میں بے محل سوار	ہر قدم کھتی چلی جاتی ہیں رور و زازار

واحسینا واحسینا واحسینا واحسینا

اس سفر کے دیکھ کر عالم ہو گیا نراہ کا	کچھ بجز خون جگر تو شے نہیں ہر راہ کا
---------------------------------------	--------------------------------------

واحسینا واحسینا واحسینا واحسینا
 اس طرح جانا پر اوٹھون پر پورے لنگ
 پہننے کے آج پہننے کے بدل خواہ
 واحسینا واحسینا واحسینا واحسینا
 ۶۲۶
 اس طرح جانا پر اوٹھون پر پورے لنگ
 پہننے کے آج پہننے کے بدل خواہ
 واحسینا واحسینا واحسینا واحسینا
 اس طرح جانا پر اوٹھون پر پورے لنگ
 پہننے کے آج پہننے کے بدل خواہ
 واحسینا واحسینا واحسینا واحسینا

واحسینا واحسینا واحسینا واحسینا
 اس طرح جانا پر اوٹھون پر پورے لنگ
 پہننے کے آج پہننے کے بدل خواہ
 واحسینا واحسینا واحسینا واحسینا
 اس طرح جانا پر اوٹھون پر پورے لنگ
 پہننے کے آج پہننے کے بدل خواہ
 واحسینا واحسینا واحسینا واحسینا

[illegible]

ملکیا مائی میں انکی سلطنت کا تاج تخت	ہیں یہ نازک داخل ان میں میں جہنم کی سخت
شک بھی کہتا ہوں اگر کوئی کچھ انکو ہوا سخت	پوچھ میں یوں جگہ کی انکو ہوں شکاک سخت

وا حسينا و احسينا و احسینا و احسن

کیا کوں میں اب مٹھنکی بجواسی کا بیان خواہ آنکار و مست ہو ورنہ خواہ خجہ اہل جان	کچھ نہیں ہر فرق ہرگز نیک و بد کو دینا سانہ آجاء کوئی ناس سے کستہ ہیں کہ مان
---	--

وہمینا، حسینا و حسین

<p>ہر روایت پہونچی جب قتل پاوا لا رسول خاک ڈالی سر پہ لپٹے او ملکر نہ چھو</p>	<p>و کھیکر زینب فوسوی لاش فرزند قبول پیٹ پیٹ اپنی سر و صورت کہا ہر چہ</p>
---	---

واحسینا واحسینا واحسینا واحسین

چہرہ کیاریں اس قدر تیز و قریبان میں
واروں ہر زخم بدن پر تیرا چلی جان میں
ہاں بھائی و بھین میں کہ آنکھوں سے پڑھتین
اب یہی کہ کہ رہنمائی مرگ کی خواہان میں

واحسینا و احسینا و احسینا و احسین

جس سے ہر شخص دل لہو جیو نہی کاٹھو کو بشہر
دولت لوین مینی الی تیرے کو بشہر
شاہد تہا حق عرب میں دیکھ تیرا بشہر
یا کو کا شہر نکھو کو لینے ہر سو بشہر
و احسنہ و احسنہ و احسنہ و احسنہ

[illegible][illegible]

ہزاروں کھینچ تلواریں مقابل ہو دین تنہا
مگر غلام جس پر چوڑا لاساری دنیا سے

خلف ساقی کوثر کا محمد کا نواسا ہے

کیا چو پایہ آگھر اپنے جنگل سیر کرسارا
کھیر و آشیان ہو پختا ہو اینجہ برپارا
سبیا بان مرگ یون کسا ہو انچھر کا گھسارا
نہ ہو پختا ہو وطن ایو وطن سی ہو کر آوارا

خلف ساقی کو شکر کا عمدہ کاٹنا ساہو

پیمبر زاد و نین مارا کسے نانا کی امت نے	کسی پر بھی کبھی تیغ و کھسے نانا کی امت نے
بناد و شکو مارا ہو تے نانا کی امت نے	کیا ہو قتل دنیا میں جسے نانا کی امت نے

خلف ساقی کو شتر کا محمدؐ کا نواسا ہے

<p>کھین بہن رو آپس میں ہمدردی و نظر یکرتب انگور میں خشک ہو و عوام مسلمان</p>	<p>رہو تفسیر میں ہم تو زراہ نامسلمان سمجھتے ہو وہ جو کون کچ مارا جب کون پانی</p>
--	--

خلعت ساتھی کو شکر کا محمدؐ کا نوا سا ہے

زمین سحر نقش پا پر بود ایسی کی اخلاص گرم
کوی پوچھو خنوں و جا کر است میں کہ کی

خلف سانی کو قتل کا حکم دیا گیا ہے

مسلمان ہرین جیل میں ان سپر ایجنسی کی جانی

34

池

[illegible]

بادشاہ نے بھی اوروں کو دیکھا کہ وہ پھر پھر وہاں
 دیکھو وہ مال خوشی کے ساتھ کھاتے ہیں
 بے شمار مال خوشی کے ساتھ کھاتے ہیں
 بادشاہ نے بھی اوروں کو دیکھا کہ وہ پھر پھر وہاں
 دیکھو وہ مال خوشی کے ساتھ کھاتے ہیں
 بے شمار مال خوشی کے ساتھ کھاتے ہیں

شکر نہ کہیں کی کیا تاجک جو در اگر کو ملک غنوں
 سے تری ہوئی کیوں نہ بیان چاہی بن
 کہ نہ جو بدین تیرا ورق میں تر ہو چو نہ چون
 جاؤں تیر سے اگر ہو کے پاس ہے عجیبی نہ
 پیڑ کی جب تین مدد چاک کر کہ درم تران
 بادشاهے عجیبی بود و سپا سے جانبازان
 پونا لوار کو در تر سے خون کی کو زبان

جب گل کھلنے شہید و ن کی کمر تھی
 ہر طرح کی جو کا جنس کا ہو زنا بار

ویدہ مریخ کا اُس وقت ہوا تھا خونیا
 سب لگے کہنے کہ اللہ ری تری کل

بادشاہ ہے عجبی لود و سیاہی عجبی

آخرالامر اس بحال کوادشون پرلا د
شہہ نیز کہ یہ تھا سب دن کی پیش نہاد

بادشاہ عجمی بود و سپاہ عجمی

سرسبز گوسون کی جو برشام چپلا
نزدی آس آن زمین اتنی کر تاعش
نہ ہا سبکا پڑا خاک میں اور خویش ہا
ہاتھ سی ہاتھ ملا ملک فری کہ کہ کے ملا

بادشاہی عجمی بود و سیاہ عجمی

آیا اس قافلہ کو جسکے مری قتل ہوا
اشقیہا کنجہ اس قافلہ کے تھے ہمراہ

بادشاہ ہے محمدی بود و سپاہ محمدی

لاش پر پھائی کی زینب فرما رہی تھی کہ وہ بھائی کی زبان سے اظہار
تقاریر تک ہر سمیت زخا وہ سالار

بادشاہ ہے عجمی بود و سپاہ عجمی

[illegible]

بادشاه عجب بود سپاس عجب
 غلام اسام من کنی در خط
 او پیش نه دیار من کی یک
 کنی کمال نبی حرف من کی
 ران بود سپاس عجب
 قتل مصطفی

[illegible]

طوق گردن میں جو کو میری منجھس بجاری
بیچکر تو نے وہ غمشیر سران میں باری
راہ چلتی میں لہو ہوا کھیلے سے جاری
غم مہرباؤ کر رہیں گے تجھے قوم ناری

باو شاسے عجیبی بود و سیاہے عجیبی

منزبہ بیگا ہوں اس سے نہیں ہم بالوس
سہیننگا ہوا اگر خار گرین ہیں بالوس
پایس میں کید اگر شک آنکھوں کو تیرے
مہبتا نوہ میں کرتی جو دے یاتوس

بادشاہ ہے عجبی پودو سیاہی عجبی

چپ ہوسو واتونکلاب بی بیان جا کلاہ
سننے والونکی لہو تکی ہوسکھونکی راہ

بادشاہ عجمی بود و سیاہ عجمی

مشرقیہ سندس جیع بند

مان اصغر کی دن اور رین
ہاے اے اصغر ابن حسین
رور و کرتی ہین یہ بین
کسکو دیکھیں گے یہ نین

تجھ بن میرے نور عین
کیونکر ہو اس دل کو چین

دلی کی طرف سے لکھی گئی ہے۔ یہ ایک نیا نسخہ ہے جس میں
میں نے اس کو دیکھا ہے۔ یہ ایک نیا نسخہ ہے جس میں
میں نے اس کو دیکھا ہے۔ یہ ایک نیا نسخہ ہے جس میں

تجھ بن میرے نور العین	کیونکر ہوا اس دل کو چین
تجگو اپنی گود میں پال	کھٹلا کر میں گلے میں ڈال
وہ جوتی تھی زلفوں کے بال	کیون اب مجھ سے تو ہے ال
تجھ بن میرے نور العین	کیونکر ہوا اس دل کو چین
تجھا اس دل میں یہ ارمان	دودھوں پل کر ہوے جوان
مرگ نے لیکن دی نہ امان	کیا کیجے اسے میری جان
تجھ بن میرے نور العین	کیونکر ہوا اس دل کو چین
چھینک تجھے جب آتی تھی	گنتی تھی میں پریشانی
مے تو جب بچپن میں جی	کہہ میں تیرے ملبہاری
تجھ بن میرے نور العین	کیونکر ہوا اس دل کو چین
رونا میں کو سب لداؤں	دودھ اٹھک کر کسو لداؤں

تجھ بن میرے نور العین	
کیونکر ہوا اس دل کو چین	
تجگو اپنی گود میں پال	کھلا کر میں گلے میں ڈال
دھوئی تھی زلفوں کے بال	کیون اب تجھ سے تو ہے ال
تجھ بن میرے نور العین	
کیونکر ہوا اس دل کو چین	
تجھا اس دل میں یہ ارمان	دودھوں پل کر ہوے جوان
مرگ نے لیکن دی نہ امان	کیا کیجے اسے میری جان
تجھ بن میرے نور العین	
کیونکر ہوا اس دل کو چین	
چھینک تجھے جب آتی تھی	کتنی تھی میں پیر شوی
مے تو جب بچیں میں جی	کہ میں تیرے ملباری
تجھ بن میرے نور العین	
کیونکر ہوا اس دل کو چین	
رونا میں کو سبلاؤں	دودھ اٹھک کر کسکو ملاؤں

کتے ہیں تم چھوڑیں اب کہاں جاؤ گے | اب ہم کئی دھ جاؤں تباؤ و کھوار

قیمت جو تین سب بی بیان پائیر لٹفال

کسان سوال پشتمین دیکھیں جو یہ حال

ہم بھی مریں جہان پر شہ کا مقل

لڑتی ہیں سب بہن ہی ہاتھ اینٹھ لٹل

جن سن سونل آج هو اهر شهر دينا

اُن سن جب میں سنو سمارا کیا میری جینا

ایک نہیں جتنا رہا جس کا لیون نام

وارث تو سب مر کے اس معنا کس کام

پھر مدینہ من جا کر منہ کسکو دھلاؤں

بختون سو کاش اُدھر سی جتہ آون

کہ کیا دلوں میں جواب استغاثہ دین کر رہا

لو جھے جو کوئی آج کہہ تم کھو سارے

لاکھ طر حکا اب ہمیں آتا ہی افسوس

من کو ایندوگرہ گئی لون میں مہوس مہوس

تقریباً چھ سو کوڑا ہمارا لابی والی

اسے کیوں ترمھوا گئے یہ کہو شدہ عالم

وہ کہتے ہیں کہ یہ لوگ اس قدر

حسرت و حاکشاو که در محراب که تهن

انہی میں سے ہی ہونی چاہئے۔

مارکٹاری ہیٹ بین مر سے سو

کہتے ہیں تم چھوڑو میں اب کہاں جاؤں
 اب ہم کھیدھ جاؤں تباہ و کھرا
 قید ہوئیں سب بی بیان پاسبان
 کسان سولہ ہند میں دیکھیں جو یہ حال
 لڑتے ہیں سب میں ہی ہاتھ اپنی لٹل
 ہم بھی مرین جہان ہوشہ کا مقل
 آن بن جب میں سنو ہمارا کیا یہ دنیا
 جن بن سونل آج ہوا ہر شہر دینا
 ایک نہیں جتیار ہا جسکا لیون نام
 وارث تو سب مرچکے اب دنیا کی کام
 بختون جو کاش ادھر سو جتیار آوین
 پوچھے جو کوئی آج کہہ تم کھو یا دین
 لاکھ طرح کا اب ہمیں آتا ہر خسوس
 من کو انچرہ گئی یون ہی سوئس سوئس
 ایسے کیوں تم بھول گئے ہوشہ عالی
 جس سو جا کر شاہ کرین ہو دکھ کی تہین
 تم بن جب میں کون ہا اب ہر والی
 دن تو روز گشتیں کیونکر اب تہین
 انچہ میں ہر ہی ہونی ہوئے سوتہ
 مار کٹاری پیٹ میں مر رہے سو

راه می جانی نهین غم نهین
 طاق نهین در آب دم نهین
 یلمری کیون کون ماری آتوار
 این کونی یار نه یاد
 سب جو کس کو یاد
 زونی سینه نه بهاری
 کون کون بهاری
 کون کون بهاری
 کون کون بهاری

یاری کیون کون مارے ایتوار
 در ہمار کوئی یار نہ یاد
 سب جو کس کو یاد
 زون کی سب سے بہن ہماری
 کوٹ کوٹ سے بابا کی پیاری

سب سے پہلے اس کو یاد
دینی کی تعلیم دینی
کوڑے لگوانے کی بجائے
پیارے لگوانے کی تعلیم
دینی

م

م

۶۴۰

سید احمد علی

کھول کر دیکھو کہ یہ کیا ہے
 یہ تو ایک عجیب و غریب
 کتاب ہے جس میں
 ہر چیز کی ایک تصویر
 ہے جس سے اس کی
 شکل و صورت
 بخوبی معلوم
 ہو سکتی ہے۔

کون پادشاه راه حاکمان
باب کاظم خلق کس
پس چون که درین
کدام که درین

لے کر تیرا نام اب وقتی ہوں دین

ایسا پیری کون تھا جن کو کوہ پیر

اور علی کا مین سہن پوتا +

بنیت محمد حبیبکی ماتھی

جیتا رہا نہ کوئی رن مین

جیسا ہوں کسو سے کچھ باتیں

ایسا کون مدرسہ ہے جاوے

جاتا ہوں اس دُکھ سے روتم

کوئی اس کے سنگ نہ ساٹھی

جاتی ہیں یہ روتی ہیں

کوئی نہ بولے ایدہر آتین

سرور کو یہ خبر سناوے

حبکونیت پیار سے کہتے تھے

اسکا بیٹا لاڈلا دیکھوں لیون ہوا ہے

ساتھ حرم کجا بٹین نریدی

جوہر کہ آنکھوں سے دیکھا

مجدد جو گذری سبب ندادی

شام چلامین تنہا جاؤں

چابک مار حیلہ وین تمہکو

چچا برادر سب مومتی بابا کو نزدیک

کافر سے بدتر وہ کسیدی

اب میں کروں کہاں۔ تک لیکھا

کس سے ہوں میں جا فریادی

ساتھی اپنا کس کو لاؤں

تیننی حسینج ڈراوین محبو

ایسا اب کوئی نہیں دیکھتا جو شریک

<p>لے کر تیرا نام لے دو تو میں ہوں نرین</p> <p>ایسا پیری کون تھا جن کو کھوہیں</p>	
<p>اور علی کا میں ہوں پوتا +</p> <p>بنت محمد حبیب کی مانتھی</p> <p>جیتا رہا نہ کوئی رن میں</p> <p>چاہوں کسو سے کچھ باتیں</p> <p>ایسا کون مدرسے جاوے</p>	<p>جاتا ہوں اس دھڑ سے روتا</p> <p>کوئی اُنکے سنگ نہ ساتھی</p> <p>جاتی ہیں یہ روتی، ابن میں</p> <p>کوئی نہ بولے ایدھر آتیں</p> <p>سرور کو یہ خبر سناوے</p>
<p>جب کونت پیار سے کہتے تھے شبیر</p> <p>اُسکا بیٹا لاڈلا دیکھوں یوں بچہ</p>	
<p>ساتھ حرم کو جاتیں یزیدی</p> <p>جو جو کچھ آنکھوں سے دیکھا</p> <p>مجھ پر جو گزری سب بزدلی</p> <p>شام چلا میں تنہا جاؤں</p> <p>چابک مار چلا دین مجھ کو</p> <p>چچا بڑا در سب ہو تو بابا کو نزدیک</p>	<p>کافر سے بدتر وہ گسیدی</p> <p>اب میں کروں کہاں تک لیکھا</p> <p>کس سے ہوں میں جا فریادی</p> <p>ساتھی اپنا کس کو لاؤں</p> <p>تین تین کھینچ ڈرا دین مجھ کو</p> <p>ایسا اب کوئی نہیں کہ میں نہ کر سکوں</p>

کمال اور غنیمت پانچویں باب
 کمال اور غنیمت پانچویں باب
 کمال اور غنیمت پانچویں باب
 کمال اور غنیمت پانچویں باب

مجھ کو قاسم پناہ کر کے رکھ گیا ہے
 لوگ کہیں نہ آگیا میں جانوں ہوں

جیتون کی تو مجھ کو کھجانی پیاس کے مار میں یہ سیریں جا کے چاہی بھی ہاتھ کٹا دے پانی پر کیا کیا کچھ بیتا پانی کی ہر سحر تھی کالا	مرتون کو بھی دیا نہ پانی بوند کی خاطر بچے تر پین تیر پانی ہاتھ نہ آ دے جو کوئی گیا نہ آ یا جیتا وہاں جو گیا اسکو ڈس ڈالا
--	--

باب چھ اور بھائی بھائی اور غمخوار
 ایک ہی باری مرگے پیاسی سندی کنا

جتنے بھائی جان تھو میرے ایسا کون جو مجھ تک آ دے ہر چہ حیرت وہ سچا پاری کچھ پیاسا اور میری باب کردوینا ہنسن میں کھو سویرن بیٹھیں جگ میں خاکوں پر تمہیں راج میں	سب دان ہو گئے خاک کر ڈھیر مجھ سے بیس کی سپر شاوے مرقی ہن غریب کی ماری مان رو روجی مجھ پر کھو دین لوہو کی اڑاڑ ٹپتی ہن چٹھین کون میں کون کون کون کون
--	--

کمال اور غنیمت پانچویں باب
 کمال اور غنیمت پانچویں باب
 کمال اور غنیمت پانچویں باب
 کمال اور غنیمت پانچویں باب

